

شیخ علی رحمان فرماتے ہیں کہ علامہ مفتی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا  
احمد عبدالجواد رحمان کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

# کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی منقعی بن حاتم الدین  
ہندی بزحان پوری  
سنہ ۱۰۰۰ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعہ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاعتدال

اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان فون: 32631861



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ  
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

### تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

اردو ترجمہ

# کنز العمال

حصہ دہم

مترجم

ابو عبد محمد یوسف تنولی

## فہرست عنوانات..... حصہ دہم

۳۵۷	دواعرق النساء	۳۳۵	عریضہ از مترجم
۳۵۷	الاکمال	۳۳۶	کتاب الطب والرقی والطاعون... من قسم الاقول وفيه ثلاثه
۳۵۸	الحمی... بخار		ابواب الباب الاول في الطب وفيه فصلان الفصل الاول في
۳۵۸	الاکمال		الترغيب وفيه ذكر الادوية
۳۵۹	متفرق دوائیں	۳۳۶	علاج امراض جسمانی، جھاڑ پھونک اور طاعون سے متعلق
۳۶۰	الحبة السوداء... کلونجی		احادیث قولیہ
۳۶۰	الاکمال	۳۳۶	پہلا باب... طلب (علاج الامراض)
۳۶۰	آلاترچ والسفرجل... لیموں اور ناشپاتی	۳۳۶	فصل اول... (علاج کی) ترغیب میں
۳۶۱	الاکمال	۳۳۷	الاکمال
۳۶۱	الزبيب... کشمش	۳۳۸	التداوی بالقرآن... علاج بالقرآن
۳۶۱	الاکمال	۳۳۸	الاکمال
۳۶۲	الاکمال	۳۳۸	حجامت کے ذریعہ علاج کروانا
۳۶۲	الدباء والحدس... کدوس اور دال	۳۵۲	جمعرات کو حجامت کی ممانعت
۳۶۲	الاکمال	۳۵۲	متفرق دوائیں، لدود، سعوط وغیرہ
۳۶۳	اتین انجیر کا ذکر... اکمال میں سے	۳۵۲	اشد
۳۶۳	متفرق اشیاء	۳۵۳	شہد کی فضیلت
۳۶۳	صبح کا بہترین کھانا	۳۵۳	الاکمال
۳۶۳	اگر شربت میں ٹھہری گرجائے	۳۵۳	التداوی بالصدقة... صدقہ سے علاج
۳۶۵	دوسری فصل... ممنوع معالجات میں اور جذام کی خوفناکی	۳۵۵	التقر... کھجور
	سے متنبہ کرنے میں	۳۵۵	الاکمال
۳۶۶	الاکمال	۳۵۵	اللبس... دودھ
۳۶۶	الحجذوم... جذام کی بیماری والا	۳۵۷	الاکمال
۳۶۶	الاکمال	۳۵۷	الطیب... بغیر علم بغیر جانے علاج کرنا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۸۳	البط..... چیرالگاتا	۳۶۷	دوسرا باب..... دم کر کے جھاڑ پھونک کے بیان میں
۳۸۳	الامراض (الفرس) مختلف بیماریاں (نقرس)	۳۶۷	پہلی فصل..... اس کی جواز کے بارے میں
۳۸۳	جذام..... کوڑھ	۳۷۰	الاکمال
۳۸۵	جذامی شخص کے ساتھ کھانا	۳۷۰	تفسیر الولادة..... ولادت کی مشکل
۳۸۶	انگی..... بخار	۳۷۰	العین من الاکمال..... نظر بد کا ذکر
۳۸۷	فصل فی الرقی المحمودۃ	۳۷۱	اچھی چیز دیکھ کر ماشاء اللہ کہے
۳۸۷	بخار کے لئے مخصوص دعا	۳۷۲	قتل الحیات من الاکمال
۳۹۱	الرقی المذمومۃ..... ناپسندیدہ جھاڑ پھونک	۳۷۲	ذکر سانپوں کے مارنے کا..... اکمال میں سے
۳۹۲	الکتب الرابع من حروف الطاء	۳۷۲	الرقی الامور متعددۃ من اکمال میں سے
۳۹۳	الاکمال	۳۷۲	متعدد امور کے لئے جھاڑ پھونک کا بیان
۳۹۳	اکمال	۳۷۳	دوسری فصل..... جھاڑ پھونک سے ڈرانے کے بیان میں
۳۹۳	الاکمال	۳۷۵	الاکمال
۳۹۵	الاکمال	۳۷۵	تیسرا باب..... طاعون اور آفت سماوی کے بیان میں
۳۹۵	العدوای	۳۷۶	مدینہ منورہ کی وباء منتقل ہونا
۳۹۶	الاکمال	۳۷۷	الاکمال
۳۹۷	کتاب الطیرۃ والقال والعدوی..... من قسم الافعال	۳۷۷	بیماری کا عذاب ہونا
۳۹۷	بدشگونئی، نیک شگون اور چھوت چھات کی روایات جو از قبیل افعال ہوں	۳۷۸	کتاب الطب
۳۹۸	کسی بھی چیز میں نحوست نہ ہونا	۳۷۸	علاج کی ترغیب
۳۹۹	ذیل الطیرہ	۳۷۹	الادویۃ المفردۃ، الحمیۃ..... مفرد دوائیں..... پرہیز
۳۹۹	حرف الطاء..... کتاب الظہار..... من قسم الافعال	۳۷۹	ترک الحمیۃ..... ترک پرہیز
۴۰۱	حرف العین	۳۸۰	الزیت..... زیتون کا تیل
۴۰۱	کتاب العلم	۳۸۱	البط..... چیرالگاتا
۴۰۱	باب اول..... علم کی ترغیب کے بارے میں	۳۸۱	شہد
۴۰۲	نفع بخش اور نقصان دہ علم	۳۸۱	الکئی..... داغ لگانا
۴۰۵	علم کی مجلس جنت کے باغات	۳۸۱	الحقنہ
۴۰۶	علماء کے قلم کی سیاہی	۳۸۲	الحجامة..... حجامت
۴۰۷	ایک عالم ہزار عابد سے افضل	۳۸۲	ذیل الحجامة
۴۰۹	فرشتوں کا پتہ بچھانا	۳۸۳	ممنوع علاج
			مکروہ الادویۃ..... ناپسندیدہ دوائیں

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۴۳	فصل اول..... روایت حدیث اور آداب کتابت کے بیان میں	۴۱۰	دین کی سمجھ عطیہ خداوندی ہے
۴۴۴	حدیث پڑھنے والوں کے حق میں دعا	۴۱۳	علم کی بدولت بادشاہت
۴۴۵	اسرائیلی روایات	۴۱۴	بے علم کا اللہ کی نظر میں حقیر ہونا
۴۴۵	اکمال	۴۱۶	حصہ اکمال
۴۴۶	چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت	۴۱۶	انبیاء علیہم السلام کی رفاقت
۴۴۷	تبلیغ علم کی فضیلت	۴۱۷	علم کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل سے افضل
۴۵۰	جھوٹی حدیث بیان کرنے پر وعید	۴۲۱	علماء کی زیارت کی فضیلت
۴۵۲	عالم اور متعلم کے آداب .. از اکمال	۴۲۲	علم نجات کا راستہ ہے
۴۵۳	طالب علم کا استقبال کرو	۴۲۳	علماء دین کے محافظ ہیں
۴۵۵	کتابت اور مراسلت کا بیان	۴۲۵	دین کے احکام سیکھنے کی اہمیت
۴۵۶	اکمال	۴۲۶	باب دوم..... آفات علم اور علم پر عمل نہ کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان
۴۵۶	فصل دوم..... متفرق آداب کے بیان میں	۴۲۸	علم پر عمل نہ کرنے پر وعید
۴۵۷	طالب علم کو مر جا کہنا	۴۲۸	عالم کی موت زوال علم کا سبب ہے
۴۵۹	حرف عین..... کتاب العلم از قسم افعال	۴۳۰	علم کا چھپانا خیانت ہے
۴۵۹	باب..... علم کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں	۴۳۱	علماء کا بگڑنا خطرناک ہے
۴۶۰	علم دین ہدایت کا ذریعہ ہے	۴۳۲	بے عمل و اعظ کا انجام
۴۶۳	علم میں مہارت جہاد سے افضل ہے	۴۳۳	حصول علم میں اخلاص نیت
۴۶۳	علماء کا ختم ہونا ہلاکت ہے	۴۳۴	حصہ اکمال
۴۶۳	کتابت علم کی ترغیب	۴۳۴	گمراہ کن حکمران
۴۶۵	باب..... علماء سے بچنے اور آفات علم کے بیان میں	۴۳۵	علم کا حصول رضاء الہی کے لئے ہو
۴۶۷	بے عمل عالم کی مذمت	۴۳۷	دین کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کی ممانعت
۴۶۸	عالم باعمل ہو	۴۳۸	سخت عذاب کا ہونا
۴۷۰	فصل..... علوم مذمومہ اور مباحہ کے بیان میں	۴۳۹	علماء کو مغالطہ میں ڈالنے کی مذمت
۴۷۰	علم نجوم	۴۴۱	قیامت کی علامت
۴۷۲	علم نسب کا بیان	۴۴۲	علم چھپانے کا برا انجام
۴۷۲	قصہ کوکا بیان	۴۴۲	علوم مذمومہ کا بیان
۴۷۳	علم نجوم کے بیان میں	۴۴۳	حصہ اکمال
۴۷۴	علم باطن کا بیان	۴۴۳	باب سوم..... آداب علم کے بیان میں

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۹۷	ترغیب عتق کا بیان	۴۷۴	باب علم اور علماء کے آداب کے بیان میں
۴۹۸	فصل عتق کے احکام کے بیان میں	۴۷۴	فصل روایت حدیث کے بیان میں
۴۹۸	ولاء کا بیان	۴۷۷	کتاب حدیث میں احتیاط
۵۰۰	حق ولاء فروخت کرنے کی ممانعت	۴۷۸	تاہل سے بات چھپانا
۵۰۲	استیلاء	۴۷۹	جھوٹی روایت کا بیان
۵۰۳	ام ولد کا بیان	۴۸۰	علم کے متفرق آداب
۵۰۵	مشترک غلام کو آزاد کرنے کا بیان	۴۸۱	اتفاق رائے پیدا کرنا
۵۰۵	مدبر کا بیان	۴۸۳	علماء کا باوقار ہونا
۵۰۶	احکام کتابت	۴۸۵	آداب کتابت
۵۰۷	بدل کتاب پوری طرح رد کرنے کے بعد آزاد ہونا	۴۸۷	لکھنے کے آداب کا ذکر
۵۰۹	احکام متفرقہ	۴۸۸	الکتاب الثانی از حرف عین... کتاب العتاق از قسم اقوال
۵۱۱	کتاب العادیہ... از قسم اقوال	۴۸۸	فصل اول... غلام آزاد کرنے کی ترغیب اور احکام کے
۵۱۱	اکمال		بیان میں
۵۱۱	کتاب العادیہ... از قسم افعال	۴۸۹	حصہ اکمال
۵۱۲	کتاب العظمتہ... از قسم اقوال	۴۹۰	غلام آزاد کرنے کے آداب... از حصہ اکمال
۵۱۲	قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے	۴۹۰	غلام آزاد کرنے کے احکام... از حصہ اکمال
۵۱۳	حصہ اکمال	۴۹۲	فصل دوم... آزادی کے متعلق احکام حق و لاء
۵۱۳	فرشتوں کی تسبیحات	۴۹۳	حصہ اکمال
۵۱۵	نور کے ستر ہزار پردے	۴۹۴	جھوٹی نسبت پر وعید
۵۱۶	کتاب العظمتہ... از قسم افعال	۴۹۴	ام ولد کا بیان
۵۱۶	تعظیم کا بیان... از قسم افعال	۴۹۵	حصہ اکمال
۵۱۸	کتاب الاول... از حرف نین	۴۹۵	کتابت کا بیان
۵۱۸	کتاب الغزوات... از قسم اقوال	۴۹۵	حصہ اکمال
۵۱۸	غزوہ بدر	۴۹۶	مدبر غلام
۵۱۸	کعب بن اشرف کا قتل	۴۹۶	حصہ اکمال
۵۱۸	اکمال	۴۹۶	متفرق احکام
۵۱۹	غزوہ احد کا بیان	۴۹۷	ممنوعات عتق
۵۲۰	غزوہ احد... از اکمال	۴۹۷	اکمال
۵۲۱	غزوہ خندق... از اکمال	۴۹۷	کتاب العتق... از قسم افعال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۴۷	خندق کے موقع پر جزیرہ اشعار	۵۲۱	سریہ بزمعونہ... از اکمال
۵۵۰	غزوہ خندق کے موقع پر نمازیں قضاء ہونا	۵۲۲	غزوہ قرظہ و خیبر... از اکمال
۵۵۳	غزوہ بنی قریظہ	۵۲۲	غزوہ ذی قرد... از اکمال
۵۵۳	حیی بن اخطب کا قتل	۵۲۲	غزوہ حدیبیہ
۵۵۳	غزوہ خیبر	۵۲۲	غزوہ خیبر از اکمال
۵۵۸	اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا	۵۲۲	غزوہ موتہ
۵۵۹	باغات بٹائی پر دینا	۵۲۳	الاکمال
۵۶۰	غزوہ حدیبیہ	۵۲۳	غزوہ نینین
۵۶۱	حدیبیہ کے مقام پر کرامت کا ظہور	۵۲۳	اکمال
۵۶۳	مراہیل عروہ	۵۲۳	سریہ ابی قتادہ... از اکمال
۵۶۶	حدیبیہ کے سفر کا تذکرہ	۵۲۳	غزوہ فتح مکہ... از اکمال
۵۶۹	غزوہ فتح مکہ	۵۲۵	سریہ خالد بن ولید... از اکمال
۵۷۰	فتح مکہ کے موقع پر سیاہ رنگ کا عمامہ	۵۲۵	اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک معرکہ میں بھیجنا... از اکمال
۵۷۲	عبداللہ بن نطل کا قتل	۵۲۵	متعلقات غزوات... از اکمال
۵۷۳	عباس رضی اللہ عنہ کا سفر ہجرت	۵۲۵	کتاب الغزوات والوفود... از قسم افعال
۵۷۶	آپ علیہ السلام کا کعبہ میں داخل ہونا	۵۲۵	باب رسول اللہ ﷺ کے غزوات بعوث اور مراسلات کے بیان میں
۵۷۸	کعبہ کی چھت پر اذان	۵۲۵	غزوات کی تعداد
۵۷۹	جاہلیت کے مفاخر کا مدفون ہونا	۵۲۶	غزوہ بدر
۵۸۱	کفار کو پناہ دینا	۵۲۹	بدر میں خصوصی دعا
۵۸۲	فتح مکہ	۵۳۲	قلیب بدر پر مردوں سے خطاب
۵۸۳	حدود حرم میں قتل کرنا بڑا گناہ ہے	۵۳۲	بدر میں تین آدمیوں کا قتل
۵۸۵	مجاہدہ کی پاسداری	۵۳۳	ابو جہل کا قتل
۵۸۶	ابوسفیان واپس مکہ لوٹ گیا	۵۳۷	زرد رنگ کا عمامہ
۵۸۸	مہر نبوت کا دیدار	۵۳۸	غزوہ بدر کے موقع پر قیدہ رضی اللہ عنہا کی وفات
۵۸۸	غزوہ حنین	۵۳۹	غزوہ احد
۵۹۰	دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا ثابت قدم رہنا	۵۴۰	راہ خدا میں نسبی رشتہ کی رعایت نہ کرنا
۵۹۱	عباس رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی	۵۴۲	شہید کا مقام جنت میں
۵۹۲	حنین کے موقع پر آپ علیہ السلام کی بروہاری	۵۴۷	غزوہ خندق
۵۹۳	ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس خنجر		



صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۶۱۶	رسول اللہ ﷺ کے مراسلات اور معاہدہ جات	۵۹۳	غزوہ طائف
۶۱۶	ہرقل کو دعوت اسلام	۵۹۵	غزوہ موتہ
۶۱۹	وفود کا بیان	۵۹۶	برتن پانی سے اہل پڑا
۶۲۰	وفد بنی تمیم	۵۹۸	غزوہ تبوک
۶۲۳	تمہ وفود	۵۹۹	غزوہ ذات السلاسل
۶۲۵	قتل کعب بن اشرف	۵۹۹	غزوہ ذات الرقاع
۶۲۶	رسول کریم ﷺ کے مراسلات	۶۰۰	جنگ یرموک
۶۲۶	ذی یزن کے نام خط	۶۰۰	غزوہ اوطاس
۶۲۸	کتاب الثانی..... از حرف غین	۶۰۰	غزوہ بنی مصطلق
۶۲۸	کتاب الغضب..... از قسم اقوال	۶۰۱	سریہ عاصم رضی اللہ عنہ
۶۲۸	حصہ اکمال	۶۰۱	سریہ عاصم رضی اللہ عنہ کے متعلقات
۶۲۹	ناحق زمین غصب کرنے پر وعید	۶۰۱	سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
۶۳۰	زمین غصب کرنے والا احنت کا مستحق ہے	۶۰۲	سریہ اسامہ رضی اللہ عنہ
۶۳۱	حرف غین..... کتاب الغضب..... از قسم افعال	۶۰۳	آپ علیہ السلام کو افاقہ
		۶۰۳	اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اظہار اطمینان
		۶۰۷	سریہ خالد بن ولید بسوئے اکید و رومۃ الجندل
		۶۰۷	شاہ اکید کی گرفتاری
		۶۱۰	حضرت جریر رضی اللہ عنہ
		۶۱۱	حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا سریہ
		۶۱۱	سریہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ
		۶۱۱	سریہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
		۶۱۲	سریہ معاذ رضی اللہ عنہ
		۶۱۳	سریہ عمرو بن مرہ
		۶۱۳	سریہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
		۶۱۳	سریہ بسوئے بنی قریظہ
		۶۱۳	سریہ بسوئے بنی نضیر
		۶۱۵	سریہ بسوئے بنی کلاب
		۶۱۵	سریہ کعب بن عمیر
		۶۱۵	متعلقات غزوات

## عریضہ از مترجم

حدیث کی کتاب کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال حدیث کی شہرہ آفاق کتب میں سے ایک اہم کتاب ہے۔ سچ پوچھے تو یہ حدیث کا عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دارالاشاعت کے مدیر اعلیٰ اور انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے اس کتاب کی اہمیت کو سمجھا اور پھر اس کے ترجمے کے لئے جملہ اخراجات کو برداشت کیا یوں اب یہ عظیم کتاب مترجم ہو کر آپ کے ہاتھوں میں آگئی ہے۔

خصوصاً جلد نمبر ۱۱ اہل علم کے لیے نسخہ کیسے سے کسی طرح کم نہیں سچ پوچھے تو مجھے یوں کہنے میں ذرہ برابر باک نہیں محسوس ہو رہی کہ طبقہ علماء کو کنز العمال کی ”کتاب العلم“ اول تا آخر حفظ کرنی چاہئے۔ آج کل جہاں بے راہ روی اور وہ رستہ جو علماء کا نشان سمجھا جاتا ہے اس میں خود اہل علم حضرات کی طرف سے تقصیرات کی جارہی ہیں ایسے حالات میں متذکرہ بالا حصہ اہم کردار ادا کر سکتا ہے کتاب العلم میں علماء کو ان کا اصل مقام دکھایا گیا ہے گو فنی اعتبار سے کتاب العلم کی اکثر احادیث پر کلام ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کر لیں گے لیکن ترغیب و ترہیب کا جو پہلو یہاں نمایاں کیا گیا ہے بخدا حدیث کی کسی اور کتاب میں ایسا شاندار نظر سے نہیں گزرا۔

پھر کتاب الطب میں جن جزئیات کو خوبصورت انداز میں منظم کیا گیا ہے اس کی مثال بھی کہیں ملنا مشکل ہے آج جب حصول علم کی راہیں بہت زیادہ ہموار ہو چکی ہیں لیکن توہمات عوام الناس میں جوں کے توں ہیں اس لیے کنز العمال جلد ۱۰ کتاب چہارم طیرہ فال کے جملہ مضامین از حد نفع بخش ہیں۔ پر مجلد کے آخر میں غزوات کے ابواب کو جس بسط و تفصیل سے بیان کیا گیا ہے وہ بھی محتاج بیان نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے ترجمہ کو آپ تک پہنچانے میں جس جس کا بھی ادنیٰ سا حصہ ہے اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

ابو عبد محمد یوسف تنولی

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين.

کتاب الطب والرقي والطاعون..... من قسم الاقوال وفيه ثلثة ابواب الباب الاول

في الطب وفيه فصلان الفصل الاول في الترغيب وفيه ذكر الادوية

علاج امراض جسماني، جھاڑ پھونک اور طاعون سے متعلق احاديث قوليه

اس مجموعہ میں تین باب ہیں۔

پہلا باب..... طب (علاج الامراض)

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول (علاج کی) ترغيب میں

اس میں دواؤں کا ذکر ہے۔

۲۸۰۷۲... طبیب حقیقی اللہ کی ذات ہے اور شاید تو کچھ ایسی چیزوں سے آرام پا جائے جن سے تو دوسروں کو جلا ڈالے۔ شیرازی عن مجاہد مرسلہ

۲۸۰۷۳... اللہ ہی طبیب ہے۔ ابو داؤد عن ابی رمثہ

۲۸۰۷۴... تو معاذ بن ہے اور اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔ مسند احمد عن ابی رمثہ

۲۸۰۷۵... ہر مرض کی جڑ بڑھتی ہے۔ دارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن السنی، ابو نعیم عن علی وعن ابی سعید وعن الزہری مرسلہ

۲۸۰۷۶... اللہ کے بندو! علاج معالجہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کوئی ایسی بیماری نہیں اتارتا جس کی دوا اس نے نہ اتاری ہو۔ بڑھاپے کے۔

(مسند احمد زوائد مسند ابن حبان حاکم عن اسامہ بن شریک)

۲۸۰۷۷... اے اللہ کے بندو! علاج کرو پس بے شک اللہ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ رکھی ہو سوائے ایک بیماری کے

یعنی بڑھاپا۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن اسامہ بن شریک

۲۸۰۷۸... بے شک اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری کو پیدا کیا ہے وہاں دوا کو بھی پیدا کیا ہے پس دوا کرو۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۰۷۹... بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو اس دوا کو جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ

ناواقف ہے، علاوہ موت کے۔ حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

- ۲۸۰۸۰ تحقیق جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری ہے۔ (حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)
- ۲۸۰۸۱ دوا فیصلہ الہی سے ہے اور ارادہ الہی سے ہی وہ شفا بخش ہو جاتی ہے۔ طبرانی کبیر ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۲۸۰۸۲ دوا تقدیر الہی ہے اور یہ (تقدیر الہی) اس کو نفع پہنچاتی جس کو اللہ چاہے جس چیز کے ذریعہ سے (بھی) چاہے۔
- ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۲۸۰۸۳ بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض اور علاج دونوں کو پیدا کیا پس تم دوا کرو اور حرام سے علاج نہ کرو۔
- طبرانی کبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا
- ۲۸۰۸۴ بے شک جس ذات نے بیماری کو بنایا اسی نے دوا کو بنایا پس جس چیز کے متعلق اس کی مشیت ہوئی اس میں اس نے شفا رکھی اس شخص کی۔
- مناوی فیض القدر میں کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں اسحاق بن یحییٰ مطلی ہے جو واضح حدیث تھا۔ سیوطی نے اس کے ضعف کا اشارہ دیا ہے۔ اس حدیث کے تمام طرق غیر صحیح ہیں۔ ابن عربی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے باطل ہے۔ جس کو شفا دینے کا ارادہ کیا۔
- ابو نعیم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۸۵ اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۸۶ ہر بیماری کا علاج ہے پس جب بیماری (میں مبتلا شخص) کو علاج پہنچایا جائے تو وہ اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔
- مسند احمد مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۸۷ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر (یہ کہ) اس سے ٹھیک ہونے کا سبب (بھی) اتارا۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

- ۲۸۰۸۸ علاج کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا سوائے موت اور بڑھاپے کے۔
- ابن حبان عن اسامہ بن شریک
- ۲۸۰۸۹ معالجہ کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا۔
- ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۲۸۰۹۰ اے لوگو! علاج کرو! پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی شفا کا سبب بھی پیدا کیا سوائے سام کے اور سام موت (کا نام) ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۲۸۰۹۱ اے لوگو! دوا کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔
- ابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۹۲ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے اس کے ساتھ دوا بھی اتاری۔ ابو نعیم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۹۳ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری اور کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا سوائے ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔ طبرانی کبیر عن صفوان رضی اللہ عنہ بن عسال
- ۲۸۰۹۴ زمین میں کوئی بیماری نہیں رکھی گئی مگر اس کا علاج پیدا کیا گیا ہے جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا۔
- طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۸۰۹۵ یقین رکھو اس امر کا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔ بجز ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔
- مسند رک حاکم عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۶..... سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور اللہ تعالیٰ شانہ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا علاج پیدا کیا۔

مسند احمد روایت ایک انصاری صحابی کے رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۷..... اللہ عزوجل نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ زمین میں اس کی دوا پیدا کی۔ اس کو جانتا ہے وہ جس کو اس کا علم ہے اور ناواقف ہے وہ جس کو اس کا علم نہیں۔ خطیب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۸..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۹..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ اس کے ساتھ سبب شفا بھی اتارا جس کو علم ہے وہ جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ ناواقف ہے۔ مسند احمد، حکیم ترمذی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب مستدرک حاکم بیہقی فی السنن عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۰..... بے شک اللہ عزوجل ہی طبیب ہے اور لیکن تو مرد مہربان (معاون ہے)۔ ابو نعیم فی الطب. عن عبدالملک بن ابیہ عن جده

۲۸۱۰۱..... اللہ ہی طبیب ہے (تو نہیں ہے) بلکہ تو تعاون کرنے والا شخص ہے اس بیماری کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

ابوداؤد عن ابی رشہ رضی اللہ عنہ

## التداوی بالقرآن..... علاج بالقرآن

۲۸۱۰۲..... تم پر دوا علاج ضروری ہیں شہد اور قرآن کریم۔ ابن ماجہ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۳..... بہترین دوا قرآن ہے۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۴..... شفا طلب کر اس (کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حمد بیان کی قبل اس کے کہ مخلوق اس کی حمد بیان کرے اور اس

(کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ نے اپنی توصیف کی (یعنی الحمد للہ اور قل هو اللہ احد۔ بس جس شخص کو قرآن نے شفا دی (یعنی وہ قرآن کی

قرأت سے شفا یاب نہ ہوا) پس اللہ نے اس کو شفا نہیں پہنچائی (یاب یہ کہ اللہ اس کو شفا نہ دے۔ ابن قانع. عن رجاء الغنوی

پہلا ترجمہ اولی معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ بددعا آپ ﷺ کا شیوہ نہیں منادی رحمۃ اللہ علیہ نے فیض القدر میں کہا ہے کہ رجاء غنوی کا نام منبہ

بن سعد ہے۔ ہمیں نے تاریخ النبی رضی اللہ عنہم میں اس حدیث کی عدم صحت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲۸۱۰۵..... (ایک عورت سے فرمایا گیا) تو کتاب اللہ کے ذریعہ اس (بچی یا خاتون) کا علاج کر۔ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

## الاکمال

۲۸۱۰۶..... جو شخص قرآن کے واسطے سے طالب شفا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا نہیں دی۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۷..... سر میں (فاسد خون کے اخراج کے لئے) حجامت کرنا (سینگیاں لگوانا) بیماریوں کا چارہ گر ہے اس کی ہدایت کی تھی مجھ کو جبریل نے

جس وقت کہ میں نے یہودیہ عورت کا کھانا کھایا تھا۔ ابن سعد بن انس

ضعیف الجامع ۲۸۵۸۔

## مجامعت کے ذریعہ علاج کروانا

۲۸۱۰۸..... مہینہ کی سترہ تاریخ کو بدھ کے دن حجامت ایک سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔

ابن سعد طبرانی کبیر کامل لابن عدی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳

۲۸۱۰۹..... سر میں حجامت کرنا جنون، جذام (کوڑھ) برص اور ڈاڑھ اور اونگھ کی بیماریوں کے واسطے ہے۔

عقیلی۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما طبرانی کبیر ابن السنی فی الطب عن ابن عمر تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸  
 ۲۸۱۱۰..... نہار منہ حجامت کروانا زیادہ مفید ہے اور اس میں شفا ہے برکت ہے اور یہ حافظہ میں اور عقل میں زیادتی کا سبب ہے بس اللہ تعالیٰ کی برکت کو ساتھ لے کر جمعرات کے دن سینگیاں لگواؤ اور جمعہ ہفتہ اور اتوار کو فصد سے بچو اور (دوشنبہ) پیر اور منگل (سہ شنبہ) کو سینگیاں لگواؤ اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو عافیت دی اور بدھ (چہار شنبہ) کو حجامت سے پرہیز کرو اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں ایوب علیہ السلام مبتلائے مرض ہوئے اور جذام اور کوڑھ کا مرض بدھ کے دن اور بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم ابن السنی ابو نعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۱۱۱..... حجامت (کے ذریعہ فاسد خون کا اخراج) ہر بیماری میں نافع ہے تنبیہ (پکڑو) پس حجامت کرواؤ۔

مسند فردوس للذیلمی عن ابی ہریرۃ، ضعیف الجامع ۲۷۵۵  
 ۲۸۱۱۲..... اتوار کے دن حجامت شفاء ہے۔ مسند فردوس، ضعیف الجامع ۲۶۵۹

۲۸۱۱۳..... چاند کے مہینہ کی ابتدا میں حجامت کا علاج ناپسندیدہ ہے اس کے نفع کی امید اس وقت تک نہیں جب تک کہ چاند گھٹنے نہ لگے۔

ابن حبیب عن عبدالکریم، ضعیف الجامع ۲۷۵۵  
 ۲۸۱۱۴..... جس نے مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کی تو یہ سال بھر کی بیماریوں کا علاج ہوگا۔  
 یعنی جب کبھی سترہ کو منگل کا دن پڑ جائے۔

طبرانی کبیر سنن کبریٰ للبیہقی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۸۵  
 ۲۸۱۱۵..... جس نے مہینہ کی سترہ انیس اور اکیس تاریخ میں حجامت والا علاج کروایا تو یہ ہر بیماری سے شفا یاب ہونے کا ذریعہ ہوگا۔

ابوداؤد مستدرک حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۱۱۶..... جس نے بدھ کے دن یا ہفتہ (سینچر) کے دن حجامت کروائی پھر اس نے اپنے جسم پر سفید داغ دیکھے تو وہ اپنے علاوہ ہرگز کسی اور کو ملامت نہ کرے۔

مستدرک حاکم بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۶۳۷۶ الضعیفہ ۱۵۶۷  
 ۲۸۱۱۷..... جس نے جمعرات کی دن حجامت کروائی اور بیمار ہو گیا تو وہ اس میں مرجائے گا۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 ۲۸۱۱۸..... جبریل علیہ السلام نے مجھ کو بتایا کہ سینگیاں لگوانا ان تمام معالجات میں زیادہ نافع ہے جو لوگ کرتے ہیں۔

مستدرک حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۱۱۹..... گرمی کی شدت کے مقابلہ کے لئے حجامت کے ذریعہ مدد حاصل کر اس لئے کہ بعض اوقات آدمی میں خون کا دوران زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ حاکم فی التاريخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۰..... تمہاری دواؤں میں زیادہ بہتر حجامت ہے اور قسط بحرہ ہے بس مسل کر اور دبا کر اپنے بچوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

مسلم عن انس رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۱۲۱..... بے شک وہ سب سے بہتر دن جس میں تم حجامت والا علاج کرو سترہ انیس اور اکیس کا دن ہے۔

ترمذی عن ابن عباس، ضعیف الترمذی ۳۵۵  
 ۲۸۲۲۲..... بالیقین جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی حجامت کرے گا تو اس کو ایسی بیماری لاحق ہو جائے گی جس سے وہ

شفا یاب نہیں ہوگا۔ عقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعیف ۱۸۸۹ الجامع الضعیفہ ۱۷۱۱

۲۸۱۲۳..... جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ



۲۸۱۲۳..... رگ کا کاٹنا دکھ کا باعث ہے اور حجامت (نشر لگا کر فاسد خون کا اخراج) اس سے بہتر ہے۔

مسند فردوس۔ عبداللہ ابن جراد، ذخیرۃ الحفاظ

۲۸۱۲۵..... جس شب مجھے (مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا) اور معراج ہوئی) اس شب میں ملائکہ کی جس کی جماعت کے پاس سے

بھی میں گذارو یہ کہتی گئی کہ محمد! حجامت کو لازم کر لو۔ ترمذی ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۶..... حجامت کرو پندرہ تاریخ کو یا سترہ کو یا انیس کو یا اکیس کو دوران خون تم میں زیادہ ہو کر کہیں تمہیں ہلاک نہ کر ڈالے۔

بزار، ابونعیم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۷..... جب گرمی سخت ہو تو عمل حجامت سے مدد لو ایسا نہ ہو کہ خون تم میں سے کسی پر غالب ہو کر اسے ہلاک کر ڈالے۔

مسندک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۸..... سر میں حجامت کرو سات بیماریوں کا علاج ہے جب کہ حجامت کروانے والا ان کی نیت کرے۔ جنون، سے درد سر، جذام

سے سفید داغوں اور نگہ سے داڑھ کے درد سے اور اس اندھیرے سے جس کو آدمی اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہے۔

طبرانی کبیر ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۹..... بے شک حجامت سر میں ہر بیماری کا علاج ہے جنون کا جذام کا، اور رات میں نظر نہ آنے کا، کوڑھ کا اور درد سر کا۔

طبرانی کبیر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۰..... بے شک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی بھی حجامت کروائے گا ہلاک ہو جائے گا۔

ابویعلیٰ عن حسین بن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۱..... بے شک حجامت میں شفا ہے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۲..... بے شک سہ شنبہ (منگل) کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون (جاری ہونے کے بعد رکتا نہیں ہے)۔

ابوداؤد عن ابی بکر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۴۰۳۰ الکشف الالہی ۹۷

۲۸۱۳۳..... گدی کے گڑھے (جو سر کے پیچھے حصہ کے آخر میں ہوتا ہے) میں حجامت لازم پکڑو پس وہ بے شک بہتر بیماریوں سے شفا ہے اور ان

پانچ سے جنون، جذام، برص، ڈاڑھوں کا درد۔ طبرانی کبیر ابن السنی ابونعیم عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۴..... بہترین دوا حجامت اور فصد کھولنا ہے۔ ابو نعیم فی الطب عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۵..... وہ بہترین چیز جس سے تم دوا کرو حجامت ہے۔ مسند احمد طبرانی کبیر مسندک حاکم عن سمرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۶..... حجامت میں شفا ہے۔ سموبہ والضیاء عن عبداللہ بن سرج رضی اللہ عنہ

۱۔ حجامت کسی سینگ یا سینگ نما شتر سے ہوتی ہے جیسے جو تک لگائی جاتی ہے اور فصد رگ میں کٹ لگا کر اخراج خون کے لئے بولا جاتا ہے۔

۲۔ یہ حصہ جو ترجمہ صفحہ نمبر ۱۴ کا ہے کا اجرت کے بغیر ہے اس لئے کہ مسجد میں بیٹھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۸۱۳۷..... جس رات مجھ کو معراج کا سفر کرایا گیا اس رات میں جس جماعت ملائکہ پر بھی میں گذرا انہوں نے یہی کہا اے محمد! اپنی امت کو

حجامت کے علاج (کی افادیت) کی خوش خبری سنا۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۸..... کیا خوب بندہ ہے جو حجامت کرتا ہے کہ خون کو لیجاتا ہے اور کھر کو ہلکا کرتا ہے اور نگاہ کو روشن کرتا ہے۔

ترمذی ابن ماجہ مسندک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضعیف ابن ماجہ ۷۲۲ الضعیفہ ۳۶

۲۸۱۳۹..... جس شب مجھے معراج کرائی گئی میں جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا اس نے مجھے حجامت کا مشورہ دیا۔

طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۰..... وہ بہترین دن جس میں تم حجامت کرو سترہ انیس اور اکیس ۲۱ تاریخ کا وہ ہے اور میں اس رات جب مجھے معراج کرائی گئی

جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا انہوں نے کہا اے محمد! حجامت کو لازم کرلو۔

مسند احمد مسند رک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، المتاھیة ۶۸ ۷۱

..... ۲۸۱۴۱ جب تم میں سے کسی کا مریض کسی شے (کے کھانے) کی خواہش ظاہر کرے تو چاہئے کہ اس کو وہ چیز کھلا دے۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضعیف الجامع ۳۷۳

..... ۲۸۱۴۲ بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ حجامت ان تمام اشیاء میں بہتر ہے جن کے ساتھ لوگوں نے علاج کیا۔

رواہ الخطیب عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

..... ۲۸۱۴۳ بے شک حجامت میں شفا ہے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

..... ۲۸۱۴۴ جس نے حجامت کے وقت آیۃ الکرسی پڑھی اس کو دہری حجامت کا فائدہ ہوگا۔ ابن السنی والدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

..... ۲۸۱۴۵ اگر ان چیزوں میں سے کسی میں جن سے تم علاج کرتے ہو خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

..... ۲۸۱۴۶ کیا خوب دوا ہے حجامت کہ (فاسد) خون کو دور کرتی ہے نگاہ کو تیز کرتی ہے اور کمر کو ہلکا کرتی ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

..... ۲۸۱۴۷ کیا ہی خوب عادت دو پہر کو سونا (آرام کرنا اگر چہ سوئے بغیر ہو) اور کیا ہی خوب معمول ہے حجامت کروانا۔

دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

..... ۲۸۱۴۸ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گذراتا تو وہ مجھے کہتی اے محمد (ﷺ)! حجامت کو

لازم کرلو۔ ترمذی ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

..... ۲۸۱۴۹ اے ابن حابس! بے شک اس میں شفا ہے سر اور ڈاڑھ کے درد سے اور اونگھ سے اور برص اور جنون سے روایت کیا اس کو ابن سعد نے بکرانج

سے یہ یعنی بکرانج کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ اقرع بن حابس نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے ایسے وقت میں کہ آپ ﷺ سر کے آخری حصہ میں حجامت کر

وارہے تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ نے وسط سر میں حجامت کس لیے کروائی پس یہ گذشتہ روایت ذکر کی۔ ابن سعد عن بک الاشج

شاید اس سے مراد غشی ہے یا دماغی تھکن جو باعث ہوتی ہے کثرت نوم کی۔ واللہ اعلم۔

..... ۲۸۱۵۰ درمیان سر میں عمل حجامت پاگل پن جذام، اونگھ اور داڑھ (کے درد) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

..... ۲۸۱۵۱ وہ حجامت جو درمیان سر میں ہو وہ جنون جذام اونگھ اور ڈاڑھ (کی تکلیف) کی خاطر ہوتی ہے اور آپ اس کا نام منقذہ رکھتے تھے (بچاؤ

کرنے والی بچانے والی)۔ مستدرک حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

اس روایت پر علامہ ذھبی کا کلام ہے۔

..... ۲۸۱۵۲ سر کے گڑھے میں حجامت نسیان (بھول) کو پیدا کرتی ہے پس تم اس سے بچو۔ اور لا الہ الا اللہ کی اور استغفار کی کثرت کرو پس یہ

دونوں دنیا میں ذلت سے بچاؤ ہیں اور آخرت میں آتش دوزخ سے ڈھال ہیں۔ دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

..... ۲۸۱۵۳ نہار منہ حجامت علاج ہے اور پیٹ بھرے پر بیماری ہے اور مہینہ کی سترہ کو شفا ہے اور سہ شنبہ کو بدن کی تندرستی ہے اور جبریل علیہ السلام

نے مجھ کو اس کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ بہت ہی ضروری ہے۔ دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

..... ۲۸۱۵۴ ایک شنبہ کے دن حجامت شفا ہے۔ دیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

..... ۲۸۱۵۵ جس نے سہ شنبہ کو بتاریخ ہفتہ ماہ قمری حجامت کی (یعنی کروائی) اللہ تعالیٰ اس سے سال بھر کی بیماری دور کرے گا۔

ابن حبان فی الضعفاء بیہقی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۵۶..... جس کی حجامت مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل (سہ شنبہ) کے دن پڑگئی تو وہ ایک سال کے علاج کے برابر ہوگی۔ رافعی عن ابن شہاب  
 ۲۸۱۵۷..... جس کو مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کا اتفاق ہو گیا تو وہ اس دن کے موقع کو بغیر حجامت کرائے نہ نکلے دے۔

ابن حبان فی الضعفاء طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں رکھا ہے۔

## جمعرات کو حجامت کی ممانعت

۲۸۱۵۸..... پنج شنبہ کو حجامت نہ کرواؤ پس جس شخص نے پنج شنبہ (جمعرات) کے دن حجامت کرائی پھر اس کو کوئی ناگواری (تکلیف) پیش آئی تو وہ  
 خود کو ہی ملامت کرے۔ شیرازی ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۵۹..... پنج شنبہ کے دن حجامت نہ کرواؤ پس جو شخص اس دن حجامت کرائے اور اس کو کوئی تکلیف پیش آئے تو وہ اپنے علاوہ کسی کو ہرگز ملامت  
 نہ کرے۔ شیرازی خطیب، دیلمی ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۶۰..... بے شک جمعہ کے روز میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں جو بھی حجامت کرے گا ہلاک ہوگا۔ ابو یعلیٰ عن السیدالحسین  
 ابو یعلیٰ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۸۱۶۱..... اس کو دفن کر دے کتا اس کو ڈھونڈ نہ لے (یا اس کو زمین میں سے باہر نہ نکال دے) (روایت کیا اس کو ابن سعد نے ہارون بن رتاب  
 سے) وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی۔ اس کے بعد اوپر والا ارشاد بیان کیا۔ ابن سعد فی الطبقات

## متفرق دوائیں، لدود، سعوط وغیرہ

۲۸۱۶۲..... بے شک ان چیزوں میں سے بہتر جن سے تم دوا کرو لدود اور سعوط ہے (لدود وہ دوا ہے جو منہ کے ایک کنارے سے ڈالی جائے  
 (بانچھ میں) سعوط وہ دوا ہے جو ناک میں چڑھائی جائے اور پیدل چلنا ہے اور حجامت ہے اور وہ بہترین شے جس کو تم سرمہ بناؤ اشد ہے پس بے  
 شک وہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ ترمذی مستدرک عن ابن عباس، ضعیف الجامع ۱۸۵۵

## اشد

۲۸۱۶۳..... اشد نظر کو تیز کرتا ہے اور بال کو اگاتا ہے۔ تاریخ بخاری عن معبد بن ہوذہ  
 ۲۸۱۶۴..... بہترین دوا، لدود و سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا اور چونک لگوانا ہے۔ ابو نعیم عن الشعبي  
 یہ روایت مرسل ہے۔

۲۸۱۶۵..... وہ بہترین دوا جو تم برتو لدود و سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا ہے۔ ترمذی ابن السنی ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۱۶۶..... اس عود ہندی کو اپنے اوپر لازم کر لو پس بے شک اس میں سات علاج ہیں گلوں کی دھن میں ناک سے چڑھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں  
 ایک بانچھ (کنارم) میں دی جاتی ہے۔ بخاری عن ام قیس رضی اللہ عنہ

۱۔ یہ ترجمہ ہے عذره کا جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ حلق میں خون آنے یا خون رک جانے کی وجہ سے شدت کرتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حلق کے آخر  
 میں جہاں ناک اور حلق کے راستے ملتے ہیں وہاں پیدا ہونے والے ورم سے اس کی ابتدا ہوتی ہے پہلے اس کے علاج کے لئے عورتیں کسی رسی کو  
 خوب بٹ کر ناک میں داخل کرتی تھیں جب وہ مقام تکلیف پر ٹکراتا تھا تو سیاہ خون نکل آتا اس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۲۸۱۶۷..... بہترین دوا سعوط ولدود ہے اور حجامت ہے اور پیدل چلنا اور چونک لگوانا۔ بیہقی عن الشعبي  
روایت مرسل ہے۔

۲۸۱۶۸..... شہد ایک گھونٹ کی نسبت بہتر علاج کسی بھی چیز میں نہیں تجربہ کیا گیا۔

ابونعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا. ضعیف الجامع ۵۰۹۵

۲۸۱۶۹..... جس نے ہر ماہ تین دن بوقت صبح شہد چاٹا اس کو کوئی بڑی تکلیف لاحق نہ ہوگی۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۰..... اس کو شہد پلا، اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ثابت ہوا۔

مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

## شہد کی فضیلت

۲۸۱۷۱..... شفا شہد کے گھونٹ میں اور حجامت کرنے والے کے نشتر چھونے میں اور آگ کے داغ میں ہے اور میں اپنی امت کو داغ سے روکتا ہوں۔

بخاری ابن ماجہ، عن ابن عباس

۲۸۱۷۲..... اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے تو حجامت والے کے نشتر میں یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے تیز داغ میں ہے جو

تکلیف کی جگہ میں لگے اور میں پسند نہیں کرتا اس کو کہ داغ لگواؤں۔ مسند احمد بیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۳..... اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ تین ہیں حجامت والے کا نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا آگ کا وہ داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور اس کو

میں پسند نہیں کرتا۔ مسند احمد، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۵۲۱

۲۸۱۷۴..... بے شک کوکھ (پہلو کو لھے سے شروع ہو کر پسلیوں کے نیچے تک) گردہ کی زگ (یانس) (کا مقام) ہے، جب اس میں

حرکت آتی ہے تو وہ اپنے بتلا کو تکلیف پہنچاتی ہے پس (جب ایسا ہو تو) اس کا علاج کر تو گرم پانی اور شہد سے۔

ابوداؤد مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

اس روایت کے بارہ میں ذہبی ہے میزان میں منکر ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ ضعیف الجامع ۲۷۳۷ المتناہیہ ۷۱۷۳

۲۸۱۷۵..... البتہ کوکھ گردہ کی نس (کا مقام) ہے جب اس کو حرکت ہوتی ہے تو وہ اپنے بتلا کو تکلیف سے دوچار کرتی ہے پس اس کا علاج کر گرم

پانی اور شہد سے۔ رواہ الحارث، ابونعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۱۷۶..... وہ حلال درہم جس سے کوئی شہد خریدے اور آبِ باداں میں اس کا مشروب بنا کر نوش کرے ہر مرض سے شفا ہے۔

مسند فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۱۷۷..... اگر ان چیزوں میں جن کے ساتھ تم علاج کرتے ہو شفا ہے تو حجامت کرنے والے کے نشتر میں ہے یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ

کے تیز داغ میں ہے جو بیماری پر لگے اور میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔ طبرانی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۸..... اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ حجامت کرنے والے نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور داغ کو مکروہ جانتا

ہوں اور اس کو محبوب نہیں رکھتا۔ طبرانی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۹..... داغ دواس کو اگر چاہو اور اگر چاہو تو گرم پتھر سے تاپو۔ مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۰..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دو پس اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں دوا ہے۔

ابن حیان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

## التداوی بالصدقۃ..... صدقہ سے علاج

۲۸۱۸۱..... اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔ ابو شیخ عن ابی امامہ

۲۸۱۸۲..... اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو پس بے شک صدقہ تم سے بیماریوں اور عوارضات کو دور کرتا ہے۔

فردوس دیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اسنی المطالب ضعیف الجامع ۹۵۷

فیض القدر میں بہت سی نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے منکر ہے۔

۲۸۱۸۳..... اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو اور اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو۔

۲۸۱۸۴..... کسی مریض کا علاج صدقہ سے بہتر دوا سے نہیں کیا گیا۔

دیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ، الشذرة ۳۶۴، کشف الخفاء ۱۱۳۸، دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

القسط:..... ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک خوشبودار لکڑی جو بطور دوا اور بطور بخور استعمال کی جاتی ہے۔ القاموس الوحید

۲۸۱۸۵..... وہ بہترین چیز جس سے علاج کرو حجامت اور قسط بحر ہے۔

امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم ترمذی نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۶..... وہ پسندیدہ شے جس سے تم علاج کرو حجامت اور قسط بحر ہے اور اپنے بچوں کو گلے کی دکھن کی وجہ سے (بطور علاج) مسل کر

تکلیف نہ پہنچاؤ۔ مسند احمد نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۷..... پہلو (کی تکلیف) کا علاج قسط بحر سے کرو اور زیتون سے۔ مسند احمد، مستدرک حاکم عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۸..... اپنے بچوں کو دبا کر تکلیف نہ دو اور قسط کو لازم کرو۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۹..... تم اپنے بچوں کے گلے جلا لو گے (یعنی اگر اپنے طریقہ سے علاج کرتے رہے تو پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کو جس سے آپ مخاطب

تھے۔ فرمایا کہ) قسط ہندی لے اور ورس لے اور اس بچے کی ناک میں چڑھا۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

شاید اس سے ذات الجنب (نمونیا) مراد ہے۔

ورس ایک قسم کا پودا جو رنگائی کے کام میں لایا جاتا ہے۔ ہندی ہندوستانی زعفران۔ ممکن ہے کہ یہاں ہندی مراد ہو اس لئے کہ ہندی اس قسم

کے دیکھی علاج میں آج بھی مستعمل ہے۔

۲۸۱۹۰..... اے عورتوں کی جماعت! تمہارا ناس ہو اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن درپیش ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ

قسط ہندی لے۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۱..... (عورتوں سے فرمایا کہ) اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن پیش آئے یا اس (کے بچے) کے سر میں درد ہو تو

چاہئے کہ قسط ہندی لے اور اس کو پانی کے ساتھ رگڑے پھر اس کی ناک میں چڑھائے۔

مستدرک حاکم سنن سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۲..... اپنے بچوں کے گلوں کو نہ جلاؤ (بلکہ) اپنے اوپر قسط ہندی کو لازم کر لو اور ورس کو پس اس دوا کو بچے کی ناک میں چڑھاؤ (یہ بھی

عورتوں سے فرمایا۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۳..... کس وجہ سے اپنے بچوں کو تکلیف دیتی ہو؟ تم میں سے ہر کسی کو کافی ہے کہ قسط ہندی لے پھر اس کو پانی میں سات بار رگڑے

پھر بچہ کے حلق میں پہنچائے (مسند احمد۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ) اس روایت کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کی ناک کے دونوں نتھنوں سے خون ابل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کیا ہوا گھر والوں نے کہا کہ اس کو گلے کی تکلیف ہے آپ فرمانے لگے (آگے اوپر والا ارشاد ذکر کیا)

۲۸۱۹۳..... کیوں اپنے بچوں کو (کپڑے کی) اس بتی سے نشتر لگائی ہو؟ اپنے اوپر اس عود ہندی کو لازم کر لو بیشک اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے جن میں سے ذات الجنب (نمونہ) ہے گلے کی دکھن میں یہ ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور ذات الجنب میں کنارہ نم (بانچھ) سے حلق میں پہنچاتی جاتی ہے (مسند احمد۔ بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن حبان، عن ام قیس رضی اللہ عنہ بنت محسن) راویہ حدیث یعنی ام قیس رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اپنے ایک بیٹے کو لے کر اور میں نے گلے پھول جانے کی وجہ سے اس (کے متاثرہ حصہ) کو مسلاتھا تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا (جو ابھی گذرا)۔

حدیث عبدالرزاق نے اس حدیث کو منہا ذات الجنب (اور ان سات میں سے ذات الجنب (نمونہ) ہے تک نقل کیا ہے زہری کہتے ہیں کہ (روایت کا کٹڑا) يسعط للعدنة ويلد من ذات الجنب (گلے کی دکھن میں ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور نمونہ میں کنارہ نم سے حلق میں پہنچاتی جاتی ہے) مدرج ہے یعنی راوی کا اضافہ ہی مجملہ کلام رسول نہیں۔  
یابہ ترجمہ کیا جائے: ”اس کے دو نتھنے خون چھوڑ رہے تھے۔“

## التمر..... کھجور

۲۸۱۹۵..... کھجور کھانا درقونج سے امان ہے (ذریعہ حفاظت ہے)۔ ابو نعیم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۶..... تمہاری کھجوروں میں بہتر کھجور برنی ہے جو بیماری کو لے جاتی ہے اور خود اس میں کوئی بیماری نہیں۔

الرویانی، ابن عدی، شعب الایمان بیہقی ضیاء عن ہریرہ رضی اللہ عنہ عقیلی، طبرانی فی الاوسط ابن السنی ابو نعیم فی الطب مستدرک

حاکم عن انس رضی اللہ عنہ طبرانی فی الاوسط مستدرک حاکم ابو نعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ الاحاظ ۲۸۵ الصحبات ۳۱

۱۔ مستدرک حاکم کی تلخیص میں علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر بتایا ہے۔

۲۸۱۹۷..... کھجوریں نہار منہ کھاؤ پس بے شک یہ پیٹ کے کیڑوں کے لئے قاتل ہے۔

ابو بکر فی الغیلانیات۔ فر دوس للدیلمی عن ابن عباس، الاسرار المر فو عہ ۱۹ اسنی المطالب ۱۱۰۶

۲۸۱۹۸..... کچی کھجور کو تیار کھجور کے ساتھ ملا کر کھا (اور) بالی کو تازہ کے ساتھ کھاؤ اس لئے کہ شیطان جب اس کو دیکھتا ہے تو غصہ (اُفسوس) کرتا

ہے اور کہتا ہے کہ ابن آدم زندہ ہے حتیٰ کہ باسی کو تازہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

ترمذی ابن ماجہ، مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہ، ترتیب الموضوعات ۷۸۷ ضعیف ابن ماجہ ۷۲۳

۲۸۱۹۹..... تحقیق تو ایک مریض القلب آدمی ہے (لہذا) حارث بن کلدہ کے پاس جو بوثقیف کا ایک فرد ہے جا پس وہ علاج کرنے والا شخص ہے

سومناسب یہ ہے کہ وہ مدینہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی سات عجمہ کھجوریں لے اور انہیں گھلیوں سمیت کوٹ لے پھر کنارہ نم (باچھ) کے

راستے گھروالے تیرے تجھے کھلا دیں۔ ابو داؤد عن سعد رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۳۳

۲۸۲۰۰..... بے شک مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بالائی مضافات کی عجمہ کھجوروں میں شفا ہے اور یقیناً وہ صبح دم تریاق

ہیں (یعنی علی الصبح کھانا علاج زہر ہے)۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۔ یہ ترجمہ عموالی کا ہے نجد سے ملتا ہوا مدینہ منورہ کا بالائی حصہ عموالی کہلاتا ہے عموالی کا بعد تین سے آٹھ میل کے درمیان ہے۔ اور نچلا حصہ وہ ہے جو



مہ سے ملتا ہوا ہے۔

۲۸۲۰۱..... عجمہ کھجور جنت کی ہے (یعنی جنت کا خصوصی پھل ہے) اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کنھی من سے ہے (جس کا قرآن کریم میں قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ضمن میں تذکرہ ہے) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مسند احمد نسائی ابن ماجہ عن ابی سعید۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۰۲..... عجمہ جنت کی (کھجور) ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کنھی من میں سے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عربی مینڈھا جو سیاہ ہو عرق النساء کا علاج ہے اس کا گوشت کھایا جائے اور شورباتھوڑا تھوڑا کر کے پیا جائے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۸۵۰  
۲۸۲۰۳..... مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بالائی حصہ کی عجمہ کھجور میں علی الصبح نہار منہ ہر سحر سے شفا ہے یا فرمایا کہ ہر قسم کے زہر سے شفا ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا  
۲۸۲۰۴..... جس نے روز نینچ سات عدد عجمہ کھجور لیس اس کو اس دن زہر یا سحر اثر نہیں کرے گا۔

مسند احمد بخاری مسلم، ابو داؤد عن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۰۲۰۵..... جس نے مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے دونوں جانبوں کی عجمہ کھجوریں نہار منہ کھائیں اس کو اس دن زہر اثر کرے گا نہ سحر اور اگر شام کے وقت کھائے تو صبح تک اثر نہیں کرے گا۔ مسند احمد عن عامر بن سعد عن ابیہ رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۰۶..... (آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا) کیا تو کھجور کھا رہا ہے حالانکہ تجھے آشوب چشم ہے۔ معجم طبرانی کبیر عن صہیب رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۰۷..... اے علی! اس نوع سے لے اس لئے کہ یہ تیرے زیادہ موافق ہے۔ ترمذی عن ام المنذر

## اللبن..... دودھ

۲۸۲۰۸..... گائے کے دودھ سے علاج کر پس بے شک میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اس میں شفا ڈالتا ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کو کھاتی ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۰۹..... گائے کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔ طبرانی کبیر عن ملیکہ بنت عمرو  
حدیث میں بقر کا لفظ وارد ہے امکان ہے کہ عجل اس میں داخل نہ ہو (ایسے ہی بے بیاہی پچھیا بھی جیسا کہ لبن اور من سے اشارہ ملتا ہے)۔  
۲۸۲۱۰..... گائے کے دودھ کو لازم کر لو اس لئے کہ وہ دوا ہے اور اس کے گھی کو بھی اس لئے کہ وہ شفا ہے۔ اور اس کے گوشت سے پمپہیز کرو اس لئے کہ اس کا گوشت بیماریا ہے۔ ابن السنی ابو نعیم مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، السنی المطالب ۹۰۹  
۲۸۲۱۱..... تمہیں گائے کا دودھ ضروری ہے پس بے شک وہ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کے گوشت بیماریا ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۲..... تم پر گائے کا دودھ لازم ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ ابن عساکر عن طارق بن شہاب  
۲۸۲۱۳..... بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی شفاء کا سبب بھی اتارا ہے پس گائے کے دودھ کو لازم کر لو اس لئے کہ وہ ہر درخت کو کھاتی ہے۔ مسند احمد عن طارق بن شہاب

۲۸۲۱۴..... بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری کو نہیں اتارا بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا ہو بجز بڑھاپے کے۔ پس منجملہ ان علاجوں کے گائے

کے دودھ کو لازم پکرڑ لو پس بے شک وہ ہر قسم کے پودے دکھاتی ہے۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۱۵..... گائے کے دودھ کو لازم کر لو اسلئے کہ وہ ہر قسم کے پودے دکھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۱۶..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا اور گائے کے دودھ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۷..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا رکھی (یعنی زمین میں) سوائے موت اور بڑھاپے کے پس گائے کے دودھ کو ضروری

قرار دو اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کے پتے دکھاتی ہے۔ ابو داؤاد طبالیسی ابو نعیم فی الطب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۱۸..... گائے کے دودھ کو لازم کر لو اور اس کے گھی کو بھی اور اس کے گوشت سے بچو اس لئے کہ اس کا دودھ اور گھی شفا ہیں اور اس کے گوشت

میں بیماری ہے۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ التذکرہ ۱۳۸ التمیز ۱۰۹

اس روایت کی تصحیح میں کلام کیا گیا ہے۔

۲۸۲۱۹..... اونٹوں کے دودھ اور پیشاب میں تمہارے فساد معدہ (یعنی بد ہضمی و اسہال جس کو ذرب کہتے ہیں) کا علاج ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن معمر بلاغا

## التطیب..... بغیر علم، بغیر جانے علاج کرنا

۲۸۲۲۰..... جس نے علاج کیا اور اس کی طبابت (لوگوں میں) معلوم نہیں ہے (یعنی تصدیق نہیں ہے) تو وہ ضامن ہے۔

مستدرک حاکم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۱..... جس نے علاج کیا اور اس کا طبیب ہونا اس کے قبل معلوم نہیں تو وہ ضامن ہے۔

ابو داؤد بیہقی ابن ماجہ مستدرک حاکم عن عمر و بن شعیب عن امیہ عن جدہ

۲۸۲۲۲..... جس نے علاج کیا اور وہ طب میں معروف نہیں پھر نقصان کیا جان کا یا اس سے کم کا تو وہ ضامن ہے۔

کامل ابن عدی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب بیہقی عن عمر و بن شعب عن ابیہ عن جدہ

## دواعرق النساء

۲۸۲۲۳..... درد عرق النساء کا علاج دیہی بکری (بھیڑ) کی چکتی ہے اس کو پگھلایا جائے پھر تین حصے کیے جائیں اور نہار منہ روزانہ ایک حصہ

پیا جائے۔ مسند احمد مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۲۴..... جس نے کوئی مینڈھا خریدایا اس کو ہد یہ میں ملا تو اس کو چاہئے کہ تین حصوں میں کھائے۔ پس روزانہ نہار منہ ایک حصہ کھائے

اگر چاہے تو اس کو (پانی میں) جوش دے اور اگر چاہے تو یونہی کھالے۔ مراد اس سے مینڈھے کی چکتی ہے جس سے عرق النساء کا علاج کیا

جاتا ہے۔ معجم کبیر طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۵..... عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے اور وہ نہ زیادہ بڑی ہو اور نہ زیادہ چھوٹی ہو پھر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرے پھر اس کو پکھلائے اور خوب اچھی طرح پکھلائے اور تین حصے کرے پھر عرق النساء کے لئے روزانہ نہار منہ ایک حصہ پی جائے۔

مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۶..... عرق النساء کی تکلیف میں عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے جو چھوٹی ہو نہ بڑی ہو۔ مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۷..... انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کمزوری کی شکایت کی پس اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا انڈے کھانے کا۔ بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بیہقی

کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابن الربیع سے نقل کرنے میں ابن الاثیر السلیطی منفرد ہیں۔ التنزیہ ۲۵۲ الفوائد مجموعۃ ۵۱

## الحمی ..... بخار

۲۸۲۲۸..... جب تم میں سے کوئی بخار میں مبتلا ہو جائے تو چاہئے کہ اپنے اوپر ٹھنڈا پانی ڈلوائے تین رات بوقت بحری۔ المعلة ۲۵ نسائی ابی

یعلیٰ مستدرک حاکم ضیاء مقدسی عن انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۹..... بخاری جہنم کی دھونکیوں میں سے ایک دھونکی ہے پس تم ٹھنڈے پانی کے ذریعہ اس کو اپنے سے ہٹاؤ (دھونکی چڑے وغیرہ کی بنی ہوئی

وہ تالی ہے جس میں پھونک مار کر یا اس کو پھلا اور دبا کر آگ کو ہوا دی جاتی ہے تاکہ وہ دہک جائے)۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۰..... بخار جہنم کی تیش سے ہے پس تم ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔ مسند احمد بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مسند احمد

بخاری مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا مسند احمد بخاری مسلم ترمذی

ابن ماجہ نسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۱..... بخار جہنم کی دھونکی سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی کے ذریعہ ہٹاؤ۔ ابو داؤد طیالسی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۲..... ام مہدم (یعنی بخار) گوشت کھاتا ہے اور خون پیتا ہے اس کی سردی اور گرمی (دونوں) جہنم سے ہیں۔

معجم کبیر طبرانی عن شعیب بن سعد رضی اللہ عنہ السنی المطالب ۲۸۸ ضعیف الجامع ۱۲۸۳

۲۸۲۳۳..... جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو (جان لے کہ) بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہذا ٹھنڈے پانی کے ساتھ اس کو اپنے سے بچھا دے

پس جاری نہر میں ٹھنڈا حاصل کرنی چاہئے اور چاہئے کہ اس کے آنے کے رخ کی طرف منہ کرے اور کہے "بسم اللہ اللہم اشف عبدک

و صدق رسولک" (یہ کام) صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے قبل (کرے) اور اس میں تین روز تین بار غوطہ لگائے۔ پس اگر تین دن

میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ دن اور اگر پانچ دن میں ٹھیک نہ ہو تو سات دن اور اگر سات دن میں ٹھیک نہ ہو تو نو دن (ایسا کرے) پس اللہ کے حکم سے وہ

قریب نہیں کہ نو سے تجاوز کرے۔ مسند احمد ترمذی، ضیاء، عن ثوبان رضی اللہ عنہ، ضعیف الترمذی ۳۶۶ ضعیف الجامع ۳۸۵

۲۸۲۳۴..... مجھ پر (پانی کے) سات مشکیزے جن کی گرہیں نہ کھولی گئی ہوں بہاؤ شاید کہ میں لوگوں سے (کچھ) کہہ سکوں۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

## الاکمال

۲۸۲۳۵..... بخاری کھاتا ہے اور پیتا ہے پس اس کی خوراک لوگوں کے گوشت ہیں اور پینے کی چیز ان کے خون ہیں۔

دیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۶..... بے شک بخاری کی سختی جہنم کی تپش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (اور ایک متن حدیث میں ہے) کہ (زمزم کے پانی سے

ٹھنڈا کرو۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۷..... بخار جہنم کی تپش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور متن کی ایک عبارت (یہ ہے کہ) اس کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مسند احمد، بخاری، ابن حبان، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مالک شافعی، احمد بخاری مسلم ابن ماجہ نسائی ابن حبان عن ابن

عمر رضی اللہ عنہ احمد بخاری مسلم ابن ماجہ، ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا احمد وعبد بن حمید، احمد، مسلم، ترمذی

ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ، احمد، ابن قانع، بغوی، عن ابی بشر الحارث بن حزمۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۸..... بخار آگ کا ٹکڑا ہے پس تم خود سے اس کی گرمی پانی کے ذریعہ اتارو۔

ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۱۵، طبرانی کبیر عقیلی مستدرک عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۹..... بخار جہنم کی دھونکیوں میں سے ایک ٹھنڈی ہے پس سرد پانی سے اس کو اپنے سے ہٹاؤ۔

ابوداؤد طیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ طبرانی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۰..... بخار جہنم کے ابال سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی سے سرد کرو۔ طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۱..... اے انس! بے شک بخار موت کا کھوجی ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور یہ آگ کا ٹکڑا ہے پس جب یہ تمہیں اپنی گرفت میں لے

تو تم اس کے لئے مشکیزوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور دو نمازوں (یعنی) مغرب و عشاء کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔

طبرانی کبیر۔ عن عبداللہ او عبد الرحمن بن رافع رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۲..... پانی کو مشکیزوں میں سرد کرو پھر فجر کی اذان و اقامت کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔ یہ بات آپ ﷺ نے بخار زدہ لوگوں کے

لئے فرمائی۔ بغوی عن بعض الصحابة رضی اللہ عنہم

۲۸۲۴۳..... جو آدمی بھی بخار میں مبتلا ہو پھر تین روز لگا تا غسل کرے اور ہر غسل کے وقت (یعنی غسل کرتے ہی) یہ کلمات کہے۔

بسم اللہ اللہم انی انما اغتسلت التماس شفا نک و تصدیق نیک

تو وہ بخار اس سے ہٹا ہی دیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہ عن مکحول الوضع فی الحدیث ۳۱۹

## متفرق دوائیں

۲۸۲۴۴..... تلپنہ مریض کے دل کو تازگی بخشنے والا ہے (اور) پریشانی کو کم کرتا ہے۔ احمد بخاری و مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۲۴۵..... اچھی نہ لگنے والی فائدہ بخش چیز تلپنہ کو لازم کرو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک وہ البتہ تمہارے

ایک فرد کے پیٹ کو ایسے دھودیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرہ سے میل پانی سے دھودیتا ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۵ ضعیف الجامع ۳۸۵۵

۲۸۲۴۶..... تلپنہ میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ حارث عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۹۹۵

۲۸۲۴۷..... ہر بیماری کی جڑ برد ہے۔ عقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

عقیلی نے اس راویت کو منکر کہا۔

البرد، اس کا ترجمہ۔ سردی۔ نیند (مصباح) اور زکام (القاموس الوحید) سے کیا گیا ہے اور اگر یہ کتر دہ کے معنی میں ہے تو اس کا ترجمہ

بڑھتی ہے جیسا کہ حدیث (۲۸۰۶۵) میں ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ اس کے ہم معنی ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۲۴۸..... معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کی طرف آ رہی ہیں پس جب معدہ صحیح ہوگا تو رگیں تندرستی لے کر لوٹیں گی اور جب معدہ بیمار ہوگا تو

رگیں بیماری لے کر لوٹیں گی۔ طبرانی معجم اوسط، عقیلی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب شعب الایمان بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ  
بیہقی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور عقیلی نے کہا کہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں دھسی نے منکر کہا اور ابن الجوزی نے اس کو موضوعات  
میں ذکر کیا ہے۔

۲۸۲۳۹..... ہر بیماری کی جڑ بڑھتی ہے۔ دارقطنی فی العلل عن انس رضی اللہ عنہ، ابو نعیم فی الطب عن علی رضی اللہ عنہ ابن السنی،  
ابو نعیم تمام ابن عساکر عن ابن سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۰..... دونوں ہاتھ پر ہیں اور پاؤں برید (یعنی سفر کر کے پیغام پہنچانے والے) ہیں اور تلی میں سانس ہیں۔

ابو داؤد فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوة والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعہم باحسان الی یوم  
الدین

## الحبۃ السوواء..... کلونجی

۲۸۲۵۱..... کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ بجز موت کے۔ ابو نعیم فی الطب عن ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۲..... کلونجی کو لازم کر لو پس بے شک اس میں سام کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے اور سام موت ہے۔

ابن ماجہ، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ترمذی ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۳..... کلونجی ہر بیماری کا علاج ہے مگر سام کا اور سام موت ہے۔ ابن السنی فی الطب عبدالغنی فی الايضاح عن بریدۃ

۲۸۲۵۴..... کلونجی میں علاوہ موت کے ہر بیماری سے شفا ہے۔ مسند احمد بخاری مسلم ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۵۵..... بیشک اس کا لے دانہ (کلونجی) میں ہر بیماری سے شفا ہے مگر یہ کہ موت ہو۔ ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۶..... بے شک جنت میرے سامنے لائی گئی پس اس میں جو کچھ تھا اس کی مثل میں نے (آج تک) نہیں دیکھا اور (اس میں سے)

میرے سامنے انگور کا ایک گچھا آیا اور وہ مجھے اچھا لگا۔ پس میں نے اس کی طرف رغبت کی تاکہ اس کو پکڑوں اور وہ مجھ سے آگے چلا گیا اور اگر میں  
اس کو لے لیتا تو تمہارے بیچ میں اس کو گاڑ دیتا تاکہ تم جنت کا میوہ کھاؤ اور بے شک حبۃ السوواء (کلونجی) علاوہ موت کے ہر بیماری کی دوا ہے۔

مسند احمد، مسند ابو یعلیٰ سنن سعید بن منصور، عن عبد اللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ

## آلاترچ والسفر جل..... لیموں اور ناشپاتی

۲۸۲۵۷..... لیموں کو لازم کرو (معمول بناؤ) پس بے شک یہ دل کو مضبوط کرتا ہے۔ مسند فردوس عن عبد الرحمن بن دلہم

یہ روایت مفصل ہے۔

۲۸۲۵۸..... یہی کھاؤ پس بے شک وہ دل سے غم دور کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (بوجھ) ختم کرتا ہے۔

ابن السنی ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۴۲۰۵

۲۸۲۵۹..... یہی کھاؤ نہ ہار منہ سو فہ سینہ کی گرمی کو دور کرتا ہے۔ ابن السنی ابو نعیم مسند فروس عن انس رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۲۶۰..... یہی کھاؤ تحقیق وہ دل کو تسکین بخشتا ہے اور قلب کو شجاع بناتا ہے اور بچوں کو خوبصورت بناتا ہے۔

فردوس عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۱..... یہی کھانا دل کے ثقل کو دور کرتا ہے (قالی نے اپنی امالی میں روایت کیا انس رضی اللہ عنہ سے)

## الاکمال

۲۸۲۶۲..... اے ابو محمد! اس کو لو بے شک یہ دل کو قوت دیتا ہے اور جی کو بھلا کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (شاید اس سے مراد غیاوت ہے) کو دور کرتا ہے یہ روایت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ صحابی سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں یہی (ناشپاتی) تھا چنانچہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ طبرانی کبیر مستدرک حاکم سعید بن منصور عن طلحہ رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۲۶۳..... اے طلحہ! اس کو لے لو اس لیے کہ یہ دل کو سکون پہنچاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۲۶۴..... یہ سینہ کے ثقل کو ختم کرتا ہے اور دل کو سکون بخشتا ہے مراد آپ ﷺ کی سفر جل تھی۔

طبرانی کبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

## الزبیب..... کشمش

۲۸۲۶۵..... کشمش کو لازم کر لو..... اس لیے کہ یہ صغرا کو ختم کرتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے تھکن کو ہٹاتی ہے اخلاق (مزاج) کو بہتر کرتی ہے جی کو بھلا کرتی ہے اور فکر کو زائل کرتی ہے۔ رواہ ابو نعیم عن علی رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۶۶..... کیا خوب کھانا ہے کشمش (کہ) پٹھوں کو قوت دیتی ہے اور درد کو ختم کرتی ہے اور منہ کی بو کو خوشبو بناتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور رنگ کو نکھارتی ہے (روایت کیا ابو نعیم نے اور ابن السنی نے طب میں اور خطیب نے تلخیص میں اور دیلمی اور ابن عساکر نے سعید بن زیاد بن فائد بن زیاد بن ابی حند الداری عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ زیاد عن ابی ہند کی سند سے)۔  
 ۲۸۲۶۷..... سنا اور شہد کو لازم کر لو اس لئے کہ ان دونوں میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک عن ابی ابن ام حرام

۲۸۲۶۸..... آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا تو کس چیز کا مسہل لیتی ہے؟ کہا شہرہ کا آپ ﷺ نے فرمایا: گرم ہے کھینچنے والا ہے مروڑ پیدا کرنے والا۔ (راویہ حدیث کہتی ہیں کہ پھر یعنی یہ سن کر) میں نے سنا کا مسہل لیا اگر تحقیق کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

احمد ثرمذی ابن ماجہ مستدرک بروایت اسماء بنت عمیس

۱۔ یہ سنوت کا ترجمہ ہے جو حاشیہ میں نہا یہ کے حوالہ سے مذکور ہے اور القاموس الوحید میں زیرہ اور پنیر کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

۲۸۲۶۹..... تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے (ایک سنا اور ایک شہد)۔

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ



نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۷۰..... سنا اور شہد میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ ابن عسا کر بروایت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۲۷۱..... سنا اور شہد کو لازم پکڑو پس البتہ ان دونوں میں علاوہ سام کے ہر بیماری سے شفا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا یا رسول اللہ! اور  
 سام کیا ہے؟ فرمایا موت۔

ابن ماجہ، حکم، فی لکنی ابن مندہ طبرانی کبیر مستدرک ابن السنی ابو نعیم فی الطب بیہقی ابن عسا کر بروایت ابو ابی ابن ام حرام  
 ابن مندہ نے کہا کہ یہ روایت غریب ہے۔

۲۸۲۷۲..... تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا ہے سنا اور شہد۔ محمد نے کہا کہ اور تیسری چیز مجھ سے فراموش ہوگئی۔

نسائی، سموہ سنن سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۳..... اگر کوئی چیز موت سے شفا بخشش ہوتی تو سنا موت سے شفا بخش ہوتی۔

احمد، ابن ماجہ، بخاری، مسلم ابو داؤد بیہقی فی شعب الایمان بروایت اسماء بنت عمیس۔

یعنی اگر کسی چیز کا موت کو نال دینا طے ہوتا تو وہ سنا کی صورت میں ہوتا۔

یہ روایت ۲۷۲۶۸ پر گزری ہے اور وہاں کا حوالہ زیادہ معتبر ہے اس لئے کہ صحیحین میں اسماء کی یہ حدیث نہیں ہے۔ تحفۃ الاحوذی

۲۸۲۷۴..... کیا ہے تجھے اور شہرم کو (یعنی اس کا استعمال کس لئے ہے) بے شک وہ گرم ہے مروڑ کرنے والا ہے۔ لازم پکڑو سنا اور شہد کو۔

طبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہ

## الدباء والعدس..... کدو اور وال

۲۸۲۷۵..... کدو کو لازم کر لو بے شک یہ دماغ کو بڑھاتا ہے اور تم پر دال لازمی ہے اس لیے کہ بے شک وہ ستر انبیاء کی زبان سے مقدس (یعنی

عیب سے دور) قرار دی گئی ہے۔ طبرانی بروایت واثلہ

۲۸۲۷۶..... کدو کو لازم کر لو اس لیے کہ وہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو (یعنی اس کی قوت فکر یہ کو) بڑھاتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی بروایت عطا مر سلا

۲۲۸۲۷۷..... کدو دماغ میں اضافہ کرتا ہے اور عقل کو بڑھاتا ہے۔ مسند فروس بروایت انس رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۷۸..... کدو دماغ کو بڑھاتا ہے اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۹..... نفاس والی عورت کے لئے میرے پاس تازہ کھجوروں جیسی اور (عام) بیمار کے لئے شہد جیسی کوئی چیز نہیں۔

ابو البشیخ و ابو نعیم فی الطب بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

## التین انجیر کا ذکر..... اکمال میں سے

۲۸۲۸۰..... انجیر کھاؤ پس اگر میں کہوں کہ جنت سے کوئی میوہ اترا ہے تو میں کہوں گا کہ وہ یہ ہے اس لئے کہ جنت کے میووں میں گٹھلی نہیں ہے پس اس کو کھاؤ اس لئے کہ یہ بوا سیر کو قطع کرتی ہے اور نفوس میں نافع ہے۔ ابن السنی، ابو نعیم، دیلمی بروایت ابی فر رضی اللہ عنہ

### متفرق اشیاء

۲۸۲۸۱..... گلزی کا معمول بنا لو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے اس میں شفا رکھی ہے ہر بیماری سے۔

ابن السنی، ابو نعیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۸۲..... مہندی کو لازم کر لو اس لئے کہ یہ تمہارے سروں کو روشن کرتی ہے اور دلوں کو پاکیزگی بخشتی ہے اور جماع میں اضافہ کرتی ہے۔ (یعنی اس کی قوت میں) اور یہ قبر میں شاہد ہے (گواہ۔ موجود)۔ ابن عساکر بروایت واللہ

۲۸۲۸۳..... ہلیلہ سیاہ کو لازم کر لو اس کو پھوس لئے کہ یہ جنت کے پودوں میں سے ہے اس کا ذائقہ تلخ ہے اور یہ ہر بیماری سے شفا ہے۔  
مسند رک بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۴..... کاسنی کو لازم کر لو پس کوئی دن ایسا نہیں کہ اس پر جنت کے قطروں میں سے ایک قطرہ نہ ٹپکتا ہو۔

ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۸۵..... جنگلی (صحرائی) اونٹوں کا پیشاب اور ان کا دودھ لازم کر لو۔ ابن السنی و ابو نعیم بروایت صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۶..... اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں ان لوگوں کے فساد معدہ کے لئے شفا ہے۔ ابن السنی ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۸۷..... کھانا کھانے سے پہلے خر بوزہ کھانا پیٹ کو خوب صاف کرتا ہے اور بیماری کو بالکل ختم کر دیتا ہے (ابن عساکر بروایت بعض ہمسرگان یہ بدر گوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ابن عساکر کہتے ہیں کہ سند اس روایت کی درست نہیں۔

۲۸۲۸۸..... بطخ (خر بوزہ) میں دس باتیں (فائدے کی) ہیں یہ کھانا ہے اور مشروب ہے خوشبو ہے میوہ (پھل) بے اسنان ہے (جس سے صابون کا کام لیا جاتا ہے) پیٹ کو دھودیتا ہے اور پشت کے پانی کو بڑھاتا ہے (قوت) جماع میں اضافہ کرتا ہے اور پیٹ کی ٹھنڈ کو قطع کرتا ہے اور جلد کو صاف کرتا ہے۔ (رافعی فروس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابو عمرو و نوفانی نے کتاب البطح میں موقوف علی ابن عباس روایت کیا)  
۲۹۲۸۹..... رات کا کھانا کھاؤ اگر چہ خشک ناکارہ کھجوروں کی ایک مٹھی ہو اسلئے کہ رات کے کھانے کا چھوڑنا بڑھاپے کا سبب ہے۔

ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ  
۲۸۹۰..... رات کا کھانا ترک نہ کرو ایک مٹھی کھجور (ہو تو بھی) نہ ترک کرو پس اس کا چھوڑنا بڑھاپا لے آتا ہے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ  
زوائد میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۸۲۹۱..... رات کو کھانا پچاؤ ہے۔ ابو بکر بن داؤد فی جزء من حدیثہ فردوس عن ابی الدرداء  
اس کا ترجمہ خر بوزہ اور تر بوزہ دونوں ہیں یہاں کیا مراد ہے؟ غالباً تر بوزہ ہے اس لئے کہ مشروب ہونا اس میں پایا جاتا ہے۔ جو بروایت ابو حاتم قابل احتیاج نہیں ہے۔

۲۸۲۹۲..... دنیا اور آخرت میں بہترین مشروب پانی ہے (اللہم ارزقناہ)۔ ابو نعیم فی الطب عن برید رضی اللہ عنہ  
۲۸۲۹۳..... بہترین پانی ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں اور بہترین چراگاہ ہیلو اور بول ہے (ابن قسیم نے غریب الحدیث میں ابن عباس

## صبح کا بہترین کھانا

۲۸۲۹۴..... صبح کا بہترین کھانا سویرے کے وقت کا ہے اور عمدہ (پاکیزہ) کھانا اول دن کا ہے۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۵..... زیتون کا تیل لازم کرواں کو کھاؤ اور مالش کرو پس یہ بوا سیر میں نافع ہے۔ ابن السنی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۶..... اس بابرکت پودے کو یعنی زیتون کے روغن کو لازم کرواں سے علاج کرو

طبرانی کبیر، ابونعیم، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۷..... زیتون کو کھاؤ اور اس کو (جسم یا سر پر) لگاؤ اس لئے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

ترمذی بروایت عمر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ترمذی مستدرک بروایت ابی اسیر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۸..... زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ یہ پاکیزہ اور بابرکت ہے۔ ابن ماجہ مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۹..... زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک جذام ہے۔ ابونعیم فی الطب بروایت ابو ہریرہ

۲۸۳۰۰..... حمام سے نکل کر دونوں قدموں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا دوسرے بچاؤ ہے۔ ابونعیم فی الطب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۱..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں

شفا ہے اور وہ زہر بیٹے کو آگے رکھتی ہے اور شفا والے کو پیچھے رکھتی ہے۔ مسند احمد نسائی مستدرک عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۲..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو چاہئے کہ اس کو ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے

میں شفا ہے اور وہ اس پر سے اپنا بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہے سو مناسب ہے کہ اس کو پوری کو غوطہ دیدے پھر باہر نکال لے۔

ابوداؤد ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

## اگر شربت میں مکھی گر جائے

۲۸۳۰۳..... جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور

دوسرے میں شفا ہے۔ بخاری ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۴..... مکھی میں اس کا ایک پر بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ برتن میں گر جائے تو اس کو اندر کر دو (ڈبو دو) پس اس کی شفا

اس کی بیماری کو ختم کر دے گی۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۵..... مکھی کے دو پروں میں سے ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ کھانے میں گر جائے تو اس کو ڈبو دو (کھانے میں)

اس لئے کہ وہ زہر کو آگے کرتی ہے اور شفا کو پیچھے کرتی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۹۳۰۶..... آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا۔ بسن کو کچا کھا پس اگر میں ملک (اللہ) سے مناجات نہ کیا کرتا تو اس کو کھاتا۔

حلیہ ابونعیم، وابوبکر فی الغیلا نیات عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۷..... انجیر کھاؤ! پس اگر میں کہتا کہ جنت سے کوئی پھل نازل ہوا ہے تو کہتا کہ وہ انجیر ہے۔ اور تحقیق وہ بوا سیر کو ختم کرتا ہے اور نقرس میں

نافع ہے۔ ابن السنی ابونعیم فردوس عن ابی فر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۸..... کھلی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسند احمد بخاری مسلم نسائی عن سعید رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ مسند احمد، نسائی ابن ماجہ عن ابی سعید رضی

اللہ عنہ و جابر رضی اللہ عنہ ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن عائشہ رضی اللہ عنہا  
 ۲۸۳۰۹..... کھنسی من سے ہے اور من جنت سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ ابو نعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۳۱۰..... کھنسی اس من سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسلم ابن ماجہ، عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۱..... تروتازہ کھنسی کو اپنے اوپر لازم کرو اس لئے کہ یہ من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۲..... داغ کا بدل تکمید ہے (پھیپھا گرم کر کے درد کی جگہ پر لگانا جب ٹھنڈا ہو جائے تو دوسرا رکھنا)۔

۲۸۳۱۳..... تین چیزیں نظر کو تیز کرتی ہیں سبزہ کود کھینا اور بہتے پانی کود کھینا اور بھلی صورت کود کھینا۔

مسند رک فی التاریخ بروایت علی رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ ابو نعیم فی الطب بروایت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا، خرائطی فی اعتلال القلوب بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۴..... تین چیزیں نگاہ کی قوت بڑھاتی ہیں اشہد کا سرمہ لگانا سبزہ کی طرف دیکھنا اور صورت زریا کود کھینا۔

فوائد ابی الحسن العراقی بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۵..... اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ترمذی، ابن ماجہ مستدرک عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، اسنی المطالب ۱۶۹۶ تحذیر المسلمین ۱۶۳

۲۸۳۱۶..... اپنے گھروں کو شیخ (ایک بوٹی) اندرائن اور پودینہ کی دھونی دو۔

بیہقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن جعفر عن ابان بن صالح انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۷..... اپنے گھروں کو لوبان اور شیخ کی دھونی دو۔ شعب الایمان بیہقی عن عبداللہ بن جعفر۔

یہ روایت معطل ہے۔

## دوسری فصل..... ممنوع معالجات میں اور جذام کی خوفناکی سے متنبہ کرنے میں

۲۸۳۱۸..... جس نے حرام سے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس (کے علاج) میں شفا نہیں رکھی۔ ابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۹..... بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جس کو تم پر حرام کیا۔ طبرانی عن سلمہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۲۰..... رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔ احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۱..... آپ ﷺ نے داغ لگوا کر علاج کرنے سے منع فرمایا۔ طبرانی کبیر عن سعد انطوی ترمذی مستدرک عن عمران

۲۸۳۲۲..... تحقیق آگ کسی کو شفا نہیں پہنچاتی۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمہ بن الاکوع، ضعیف الجامع

۲۸۳۲۳..... میں داغ سے روکتا ہوں اور گرم پانی کو ناپسند کرتا ہوں۔ ابن قانع عن سعد انظوری

۲۸۳۲۴..... بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں اتاریں اور ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی پس دوا کرو اور حرام سے نہ کرو۔

ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۵..... بے شک یہ دوا نہیں ہے یہ بیماری ہے یعنی خمر (شراب)۔ حمد مسلم ابن ماجہ ابو داؤد عن طارق بن سوید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۶..... بے شک یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے یعنی خمر شراب۔ ترمذی عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۳۲۷..... بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کر دی۔

ابویعلیٰ، طبرانی کبیر، بیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا، مستدرک حاکم بیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً  
۲۸۳۲۸..... جس کو کوئی بیماری لگ جائے مختلف بیماریوں میں سے تو ہرگز کسی ایسی چیز کی طرف گھبرا کر نہ لپکے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز میں جو اس نے (خود) حرام فرمادی شفا نہیں رکھی۔

## المجذوم..... جذام کی بیماری والا

جذام کوڑھ کے مرض کو کہتے ہیں جس میں اعضاء جسم گل مرٹھ کر گرنے لگتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۲۸۳۲۹..... مجذوم سے اس حال میں بات کر کہ اس کے اور تیرے درمیان ایک نیزے یا دو نیزوں جتنا فاصلہ ہو۔

ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن عبداللہ بن ابی اوفی

۲۸۳۳۰..... مجذوم لوگوں کو تیز نظروں سے (یعنی گھور کر) نہ دیکھو۔ ابو داؤد طیالسی بیہقی عن ابن عباس

۲۸۳۳۱..... مجذوم سے ایسے ڈرو جیسے کہ شیر سے بچا جاتا ہے۔ تاریخ بخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۲..... جذام والے سے پرہیز کر جیسے درندے سے کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں جا ترے تو تم کسی اور وادی میں اترو۔

ابن سعد عن عبداللہ بن جعفر

۲۸۳۳۳..... اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی تو وہ یہ ہے یعنی جذام۔ ابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۴..... نہیں کوئی آدمی مگر اس کے سر میں جذام کی ایک رگ ہے جو جوش سے پھڑکتی ہے پس جب وہ جوش مارتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو

مسلط کر دیتے ہیں سو اس کا علاج نہ کرو (یعنی اس زکام کا)۔ مستدرک عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

## الاکمال

۲۸۳۳۵..... ناک میں بال کا اگنا جذام سے بچاؤ ہے۔ ابویعلیٰ طبرانی اوسط عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۳۶..... جذام میں یہ بات مفید ہے کہ تو روزانہ سات دن تک مدینہ منورہ (علی صاحب الصلوٰۃ والسلام) کی عجوہ کھجوروں کے سات دانے لے۔

فائدہ:..... ابن عدی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ اس روایت کو اس سند سے محمد بن عبدالرحمن طفاوی کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن

عبدالرحمان طفاوی کے پاس ایسی غریب اور منفرد روایات ہیں جو قابل برداشت ہیں اور میں نے اس روایت میں متقدمین کا کلام نہیں

دیکھا (انتہی) اور ابن معین نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ ”صالح ہے“ اور حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے کبھی کبھی وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ابن عدی ابو نعیم فی الطب

۲۸۳۳۷..... کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس میں جذام کی کوئی نس نہ ہو سو جب وہ نس حرکت میں آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کر دیتے

ہیں اور وہ اس کو تھما دیتا ہے۔ دیلمی عن جریر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۸..... واپس جا پس ہم نے تجھ کو بیعت کر لیا ہے (یہ حدیث عمرو بن شہید کے آل سے) ایک شخص سے مروی ہے جس کو عمر و کہا جاتا تھا وہ

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ماجہ کتاب الطب باب الجذام

۱۔ یہ ارشاد آپ ﷺ نے وفد ثقیف کے ایک مجذوم سے فرمایا۔

۲۸۳۳۹..... مجذوم لوگوں کو دیر تک نہ دیکھتے رہو جب تم ان سے بات کرو تو مناسب ہے کہ تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فصل ہو۔  
احمد، ابو یعلیٰ، طبرانی، کبیر، ابن جریر عن فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہ عن ابیہا ابن عسا کر عن فاطمہ عن الحسین رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۰..... مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔ ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۱..... اے انس! فرش لپیٹ دے تاکہ وہ اس پر اپنے پیروں سے نہ چل پڑے (یہ حدیث خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی) کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک مجذوم شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۸۳۴۲..... کھا بسم اللہ پڑھ کر اللہ کے بھروسہ پر اور اللہ کے سہارے پر (یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں اس کا ہاتھ رکھوایا یعنی شریک طعام کیا اور یہ ارشاد فرمایا یعنی بسم اللہ الخ۔

## الفاج۔ من الاکمال

فاج کا بیان اکمال میں سے

عبد بن حمید ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن ابی عاصم ابن السنی ابن حبان مستدرک بیہقی سنن سعید بن منصور عن جابر ﷺ  
۲۸۳۴۳..... فاج قریب ہے کہ لوگوں میں پھیل جائے یہاں تک کہ وہ طاعون کی تمنا کرنے لگیں۔ بغدادی عن انس رضی اللہ عنہ

## دوسرا باب..... دم کر کے جھاڑ پھونک کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

### پہلی فصل..... اس کی جواز کے بارے میں

۲۸۳۴۴..... جب تجھے تکلیف ہو تو اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تو درد محسوس کرتا ہے پھر یہ پڑھ:

بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی هذا

ترجمہ..... میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے وسیلہ سے اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اپنے اس درد سے پھر اٹھا

اپنا ہاتھ اور اس عمل کو لوٹا طاق مرتبہ۔ ترمذی مستدرک عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۵..... جب تم میں سے کوئی دیکھے اپنے آپ سے یا اپنے مملوک سے یا اپنے بھائی سے وہ چیز (یا حالت) جو اس کو اچھی لگے تو اس کے لئے

برکت کی دعا کرے اس لئے کہ نظر حق ہے۔ ابو یعلیٰ طبرانی، مستدرک عن عامر بن ابیہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۶..... جب تم آگ دیکھو تو اللہ اکبر کہو اس لئے کہ اللہ اکبر کہنا اس کو بجا دیتا ہے۔

ابن السنی ابن عدی ابن عسا کر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۷..... جب تم میں سے کوئی کسی تکلیف کو محسوس کرے تو اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں درد محسوس کرتا ہے پھر سات بار کہے اعوذ بعزۃ اللہ

وقدرتہ من شر ما اجد۔ مسند احمد، طبرانی کبیر عن کعب بن مالک

۲۸۳۴۸..... کاش کہ تم اس کے واسطے دم کرتے اس لئے کہ اس کو نظر ہے۔ مسلم سنن کبریٰ بیہقی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۴۹..... اپنے دم مجھ پر پیش کرو جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ (اس کے الفاظ میں) شرک نہ ہو۔

مسلم ابو داؤد عن عوف بن مالک

۲۸۳۵۰..... کیا تم نے اس کے لئے دم نہیں کیا پس تحقیق میری امت کی تہائی اموات نظر سے ہوتی ہیں۔ حکیم ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ



۲۸۳۵۱..... ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ دم کیا کر جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ ہو۔ مستدرک عن شفا بنت عبد اللہ  
 ۲۸۳۵۲..... (ایک صحابیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے اللہ بڑے کو چھوٹا کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے! اس تکلیف کو چھوٹا کر دے جو مجھ کو ہے۔

ابن السنی عن بعض امہات المؤمنین

۲۸۳۵۳..... آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جبریل میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ کو تکلیف ہوئی؟ میں نے کہا ہاں، جبریل نے کہا کہہ:

بسم اللہ ارفیک من کل شیء یوذیک من شر کل نفس أو عین حاسد بسم اللہ ارفیک اللہ یشفیک  
 ترجمہ:..... میں دم کرتا ہوں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ ہر اس چیز سے جو تجھ کو تکلیف پہنچائے ہر نفس کے شر سے یا حاسد کی نظر  
 سے اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا دے

مسند احمد صحیح مسلم ترمذی ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ مسند احمد، ابن حبان مستدرک عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ  
 ۲۸۳۵۴..... اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک لا یغادر سقما۔

لے جا تکلیف کو اے لوگوں کے رب شفاء عطا فرما تو ہی شفاء بخشے والا ہے نہیں کوئی شفا مگر تیری شفا نہیں چھوڑتی کسی تکلیف کو۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ مسند احمد ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۵۵..... آپ ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے:

اکشف الباس رب الناس الہ الناس

ترجمہ:..... دور کر دے تکلیف کو اے لوگوں کے رب لوگوں کے معبود۔ ابن ماجہ عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۶..... اکشف الباس رب الناس

ابن جوزیر ابو نعیم ابن عساکر عن ثابت بن قیس بن شماس ابو داؤد نسائی عن ثابت رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۷..... اذهب الباس رب الناس ولا یکشف الکرب غیرک

دور کر دے تکلیف کو اے لوگوں کے رب اور نہیں دور کرتا کالیف کو کوئی بھی تیرے علاوہ۔ خرائطی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۵۸..... بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دی اور وہ نہیں ہوئی ہے تمہارے دم سے۔

ابن سعد تاریخ بخاری طبرانی کبیر عن جیلۃ بن الازرق

۲۸۳۵۹..... کیا تو اس کو رقیۃ النملۃ (چیونٹیوں کا دم) نہیں سکھاتی؟ جیسا کہ تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔

مسند احمد ابو داؤد عن الشفانیی عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۰..... کھاپس البتہ مری زندگی کی قسم جس شخص نے غلط دم پڑھ کر کھایا (تو وہ اس کا نصیب) البتہ تحقیق تو نے سچے دم کے ذریعے سے کھایا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد مستدرک عن خارجہ بن الصلت عن عمہ علاقہ بن صحار

۲۸۳۶۱..... کیا ہے تمہارے اس بچے کو کہ رو رہا ہے کیوں نہیں جھاڑ پھونک کروائی تم نے اس کے لئے نظر سے (بچاؤ کے لئے)۔

مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۶۲..... ابو ثابت کو حکم کرو کہ تعوذات پڑھے دم کر کے، جھاڑ پھونک کا عمل نہیں ہے مگر نظر بد میں یا بخار میں یا زہریلے جانور کے ڈسنے میں۔

احمد ابو داؤد عن سهل بن حنیف

۲۸۳۶۳..... جو آدمی تم سے کسی تکلیف کی شکایت کرے یا اس کا بھائی اس کے سامنے کسی تکلیف کا اظہار کرے تو چاہئے کہ وہ کہے:

ربنا اللہ الذی فی السماء. تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء

والارض فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة من

رحمتک وشفاء من شفانک علی هذا الوجع.

پس (یہ کلمات کہنے سے) وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ترجمہ، دعا:..... ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اس کے بعد خطاب کی صورت میں بطریق مناجات کہے) تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان میں ہے اور زمین میں ہے جب کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو ایسے ہی اپنی رحمت کو زمین میں بھی متوجہ کر دے ہمارے قصور کو معاف فرما اور غلطیوں کو بھی تو پاکیزہ نفوس کا رب ہے اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا

نازل فرما اس درد پر۔ ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۹ ضعیف الجامع ۵۳۳۲

۲۸۳۶۳..... (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے کسی ڈسے ہوئے پر سورۃ فاتحہ کا دم کیا بعض بکریوں کے ایک ریوڑ کے جب رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کس نے بتایا کہ یہ دم ہے تم نے ٹھیک کیا، یہ تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔

احمد، بخاری مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۵..... دم نظر بد، یا بخاریا اس خون کے لئے ہی ہے جو رکنا نہ ہو۔

ابو داؤد مستدرک عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۸ ضعیف الجامع ۲۹۱

۲۸۳۶۶..... کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو جبریل نے مجھ پر پڑھا، یوں کہنا:

بسم اللہ آرقیک اللہ یشفیک من کل داء یا تیک من شر النفائت فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد  
یہ دم تین بار کہیو۔

ترجمہ:..... میں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا بخشے ہر اس بیماری سے جو تیرے پاس آئے گریں گے پر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔

ابن ماجہ، متدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۱۶۶

۲۸۳۶۷..... اللهم رب الناس مذهب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اشف شفاء لا یغادر سقما.

(اس کا ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے)۔ احمد بخاری، ابو داؤد ترمذی نسائی عن انس

۲۸۳۶۸..... (آپ ﷺ نے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) حفصہ رضی اللہ عنہا کو رقیۃ النملہ سکھا دے۔

ابو عبید عن ابی بکر بن سلیمان بن خثیمۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۹..... انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچتے تھے پس جس کی موافقت ان کی لکیر سے ہوگی تو وہ ہے (صحت کو پہنچنے والا)۔

مسند احمد شیخین ترمذی عن معاویۃ بن الحکم

۲۸۳۷۰..... جو یہ کر سکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ نفع پہنچائے۔ احمد شیخین نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۱..... نہیں ہے کوئی دم مگر نظر بد سے یا بخار سے۔

مسلم ابن ماجہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ احمد شیخین ابو داؤد ترمذی عن عمران عن ابی لیلیٰ

۲۸۳۷۲..... جب رہائش گاہ میں سانپ ظاہر ہو تو اس کو کہو:

انا نسلک بعهد نوح وبعهد سلیمان بن داؤد ان لا تؤذینا

ترجمہ:..... ہم تجھ سے نوح اور سلیمان علیہما السلام کے عہد کے ساتھ یہ سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں نہ ستائے پس اگر وہ دوبارہ

آئے تو اس کو مار ڈالو۔ ترمذی عن ابی لیلیٰ، ضعیف الترمذی ۲۵۲ تذکرۃ الموضوعات ۲۱۱

۲۸۳۷۳..... انگشت شہادت اپنی ڈاڑھ پر رکھ پھر پیرس پڑھ۔ فردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۴..... اپنا ہاتھ اپنے جسم کے اس حصہ پر رکھو جو تکلیف کر رہا ہے اور پڑھ بسم اللہ تین بار اور سات بار یہ کہہ اعوذ باللہ و قدرته من شر

ماجد و احذر (میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی اور اس کی قدرت کی اس چیز کے شر سے جو میں پارہا ہوں اور جس کا میں خوف کر رہا ہوں)۔

احمد مسلم ابن ماجہ عن عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۵..... اپنا دایاں ہاتھ اس جگہ رکھ جس میں تجھے درد ہے پھر سات بار اس کو پھیر اور ہر دفعہ پھیرنے میں یہ کہہ آعوذ بعزۃ اللہ و قدرۃ من

شر ما آجد۔ طبرانی کبیر مستدرک عن عثمان

۲۸۳۷۶..... (ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا ہاتھ اس پر رکھ (اور) تین بار پڑھ بسم اللہ اللہم اذهب عنی شر ما آجد بدعوۃ

نیبک الطیب المبارک المکین عندک بسم اللہ (اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ دور فرما مجھ سے اس (تکلیف) کا شر جو میں پارہی ہوں اپنے پاک نفس نبی کی دعا کے طفیل جو کہ تیرے دربار میں ذی مرتبہ ہے) (بسم اللہ)۔

خر الطی فی مکارم الخلاق ابن عساکر عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

۲۸۳۷۷..... (ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھ اور کہہ:

اللہم داوئی بدوائک واشفنی بشفانک واغنی بفضلک عن سواک واحذر عنی ازاک

اے اللہ! علاج فرما میرا اپنی دوا سے اور شفا دے مجھ کو اپنی شفا سے اور مستغنی کر دے مجھے اپنے ماسوا سے اور ہٹا دے مجھ سے اپنی تکلیف۔

طبرانی عن میمونۃ بنت ابی عسب رضی اللہ عنہا

## الاکمال

۲۸۳۷۸..... جو یہ کر سکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو نفع پہنچانا چاہئے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رضی

اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تھا اور میں پھونکا جھاڑا کرتا ہوں دم کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابن ماجہ، ابن حبان مستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۹..... جو آدمی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ یہ کرے (داڑھ کا درد)۔ (خر الطی فی مکارم الخلاق عن الحسن یہ

روایت مرسل ہے)۔

۲۸۳۸۰..... اسکنی آیہا الريح أسکتک بالدی سکن له مافی السموت وما فی الارض وهو السميع العليم۔

ٹھہر جا اے ہو! میں نے ٹھہرایا تجھے اس ذات کے تو سل سے جس کے لئے ٹھہرائیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور وہ سب جو

زمین میں ہیں۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے سامنے ڈاڑھ کے درد کی شکایت تو آپ نے یہ دعا ارشاد فرمائی۔ رافعی عن ذکوان بن نوح

## تفسیر الولادۃ..... ولادت کی مشکل

۲۸۳۸۱ جب کسی عورت کو ولادت کی مشکل درپیش ہو تو کوئی صاف برتن لے اور اس پر لکھے کانہم یوم یرون مایو عدون آیت کے اخیر

تک۔ اور کانہم یوم یرونہا لم یلبثوا آیت تک۔ اور لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی لباب آیت تک۔ پھر برتن کو دھویا جائے

اور اس عورت کو بلادیا جائے اور پیٹ اور منہ پر چھینٹے دیے جائیں۔ ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، (تکمیل النفع ۲

## العین من الاکمال..... نظر بد کا ذکر

۲۸۳۸۲..... جب تم میں سے کوئی اپنے نفس سے یا مال سے یا اپنے بھائی سے وہ دیکھے جو اسے (دیکھنے والے کو) اچھا لگے تو چاہئے کہ برکت کی

دعا کرے اس لئے کہ نظر (کی تاثیر) حق ہے (یعنی بارک اللہ کہہ دے)۔ ابو یعلیٰ، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة طبرانی مستدرک سنن سعید بن منصور عن عامر بن ربیعہ مستدرک عن سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ

## اچھی چیز دیکھ کر ماشاء اللہ کہے

۲۸۳۸۳..... جو آدمی کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو پسند آ جائے اپنی ہو یا کسی اور کی تو چاہئے کہ یہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۴..... اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر (یعنی کسی سبب کے بغیر فیصلہ موت) کے بعد میری امت کے سب سے زیادہ مرنے والے نظر بد سے مرتے ہیں۔

دارقطنی بخاری فی تاریخ حکیم و سیمویہ بزلو، ضیاء مقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ، کشف الخفاء ۴۹۶

۲۸۳۸۵..... اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر اس کے گھرانہ مال یا اولاد میں کوئی بھی نعمت ارزاں کرے اور وہ اس کو بھلی لگے پھر وہ اس کو دیکھ کر ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہہ دے تو موت آنے تک اللہ تعالیٰ اس حامل نعمت سے ہر آفت اٹھالیتے ہیں۔ ابن صصری فی الامالی، عن انس رضی اللہ عنہ یہ روایت حسن ہے۔

۲۸۳۸۶..... جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے وہ حالت دیکھتا ہے جو اس کو پسند آتی ہے اس کی ذات میں (مثلاً صحت و تندرستی) یا اس کے مال میں (مثلاً ترقی) تو کیا چیز مانع ہے اس کے لئے اس بات سے کہ اس پر برکت کا جملہ کہہ دے اس لیے کہ نظر حق ہے۔

ابن السنی، طبرانی عن سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۷..... کس بنا پر تم میں کوئی اپنے بھائی کو مارتا ہے جب اپنے بھائی سے (کوئی خیر) دیکھے تو اس کو برکت کی دعا دیدے۔

نسائی، ابن ماجہ، طبرانی عن ابی امامہ بن سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ طبرانی عن سهل بن حنیف

۲۸۳۸۸..... کیوں قتل کرتا ہے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں نہ برکت بھیجی تو نے اس پر؟ بیشک نظر حق ہے۔ اس کے لئے وضو کر (اور ایک روایت میں ہے کہ غسل کر جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے وہ حال دیکھے جو اس کو پسند آ رہا ہے تو برکت کا جملہ (وعائیه) کہہ دے۔

مالک، دارقطنی، احمد، ابن حبان حاکم طبرانی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن ابی امامہ بن سهل بن حنیف عن ابیہ

۲۸۳۸۹..... نظر اور بد نظر قریب ہیں کہ تقدیر سے آگے بڑھ جائیں پس اللہ کی پناہ مانگو بد نظری اور نظر سے۔ دیلمی عن عبداللہ بن جراد

۲۸۳۹۰..... لاؤ میرے ان دونوں بچوں کو تاکہ میں ان دونوں کی پناہ کا سان کروں اس کلمہ سے جس سے پناہ دلوائی ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق کو (پھر آپ ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا پڑھی):

اعوذ کما بکلمات اللہ التامات من کل شیطن و ہامۃ و من کل عین لامة

میں تم دونوں کو پناہ دیتا ہوں اللہ کے نام (کامل) کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے اور ہر ایلی چیز سے اور لگ جانے والی نظر سے۔

ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن سعد طبرانی ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۳۹۱..... کیا تم اس کے لئے نظر کا جھاڑا نہیں کرتے۔ طبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۸۳۹۲..... اس کو نظر ہے پس اس کا جھاڑا کرواؤ۔ مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۹۳..... تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ حالانکہ وہ اس کے قتل سے مستغنی ہے بیشک نظر حق ہے پس جو بھی کسی سے وہ چیز دیکھے جو اس کو اچھی لگے (اس کی ذات سے) یا اس کے مال سے تو اس پر برکت کا دعائیہ جملہ کہہ دے (بارک اللہ) اس لئے کہ نظر واقعی چیز ہے۔

ابن قانع عن سهل بن حنیف عن ابیہ

۲۸۳۹۴..... اس میں سات آدمیوں کی نظر ہے (رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں ایک دن آیا اور ہانڈی اہل رہی تھی مجھے چربی کا ایک ٹکڑا اچھا لگا میں نے اس کو لیا اور کھالیا پھر میں ایک سال تک بیمار رہا میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ جو گزرا۔

بغوی طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۱۔ عین اور نفس یہاں ساتھ وارد ہیں ان کا فرق دیکھ لیا جائے۔ وعلی اللہ وصحبہ اجمعین۔

۲۸۳۹۵..... کہہ اعود بکلمات اللہ التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر من شر ما ذرأ فی الارض ومن شر

ما يخرج منها ومن شر ما يعرج فی السماء وما ينزل منها ومن شر كل طارق الا طارقا يطرق بخير يا رحمن.

ترجمہ:..... میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے ان پورے کلمات کی جن سے آگے کوئی نیک و بد نہیں بڑھ سکتا ان تمام چیزوں کے شر سے جن کو اس نے زمین میں پیدا کیا اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور جو اس کے شر سے جو اترتی ہیں اور ہر رات کے وقت آنے والے کے شر سے مگر وہ جو خیر کے ساتھ آئے (ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! ایک تکلیف پہنچانے والا جنات میں سے مجھے ستاتا ہے تو آپ ﷺ نے یہ تعلیم فرمایا۔

سنن کبریٰ بیہقی ابن عساکر عن ابی العالیہ رضی اللہ عنہ

## قتل الحیات من الاکمال

### ذکر سانپوں کے مارنے کا اکمال میں سے

۲۸۳۹۶..... کچھ لوگوں آپ ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین ہے جو سانپوں سے پر ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

بغوی عن اسماعیل بن اوسط الجلی

علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں یہ حجاج کے آدمیوں میں سے تھا اور اسی نے سعید بن جبیر کو قتل کے لئے پیش کیا تھا۔ اس سے روایت لینا مناسب نہیں ہے جب تم (وہاں) پہنچو تو اس زمین پر جاؤ اور اس کا چکر لگاؤ اور کہو:

ان کنتم منا فلا یحل لکم اذا نا وان لم تکنوا فانانو ذنکم بحر ب.

ترجمہ:..... اگر تم ہم میں سے ہو تو تمہارے واسطے ہمیں تکلیف دینا حلال نہیں ہے اور اگر تم ہم میں سے نہیں ہو تو ہم تم سے جنگ

کا اعلان کرتے۔ بغوی عن اسماعیل بن اوسط الجلی عن اشیاخ لهم

## الرقی الامور متعدة من الاکمال میں سے

### متعد امور کے لئے جھاڑ پھونک کا بیان

۲۸۳۹۷..... اعود بکلمات اللہ التامات واسمائہ کلہا عامۃ من شر السامة واللامۃ وکل عین لامة ومن شر

حاسد اذا حسد ومن شر آبی موة وما ولد.

میں پناہ لیتا ہوں اور اللہ کے بھرپور کلمات کی اور اس کے سارے ناموں کی جو (ہر فرد مخلوق کو) عام ہیں ہرزہر ملی چیز کے شر سے اور ہر

آپ نے والی تکلیف کے شر سے اور ہر لگ جانے والی نظر کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔  
تنتیس فرشتے آئے اور بولے لو اپنی زمین کی مٹی اور اس کو (محمد ﷺ) کا دم کرو) گاڑ محمد ﷺ کا دم کر کے جن نے اس پر زنجیر لائی (یا پھندہ لایا) وہ کامیاب نہیں ہوا۔ یہ دم اللہ کے حکم سے جنون، جذام برص بخار اور نفس وعین (نظر) میں نافع ہے۔ (ابو نصر النجری عن ابی امامہ اس روایت کے دوراوی ضعیف ہیں)۔

۲۸۳۹۸..... اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنون و جذام برص نظر بد اور بخار میں یہ نافع ہے کہ یہ دعا لکھی جائے:

اعوذ بكلمات الله التامة واسمائه كلها عامة من شر السامة والهامة ومن شر العين اللامة ومن شر

حاسد اذا حسد ومن شر ابی مرة وما ولد. دیلمی عن ابی امامہ

۲۸۳۹۹..... جب تم میں سے کوئی تکلیف میں مبتلا ہو تو چاہئے کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں وہ تکلیف محسوس کرتا ہے پھر کہے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد واحاذر

سات مرتبہ پڑھے۔ مسلم عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۰..... اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر اور سات مرتبہ پڑھ:

بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد. ابو داؤد ترمذی طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۱..... بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی ہے اور میں تمہارے دم سے ٹھیک نہیں ہوا۔ راوی حدیث جبلہ بن الازرق سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو بچھونے ڈنک مارا پس آپ پر غشی آگئی لوگوں نے آپ کو پڑھ کر پھونکا پس جب آپ ﷺ ٹھیک ہوئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

تاریخ بخاری ابن سعد بغوی باوردی ابن الکن ابن قانع (سموبہ) طبرانی دارقطنی عن جبلہ بن الازرق

۲۸۴۰۲..... تم میں سے جس کسی کو درد ہو تو دروالی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھے اور اس پر بسم اللہ تین بار پڑھے اور سات بار یہ پڑھے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد واحاذر. طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۳..... اذهب الباس رب الناس. طبرانی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۴..... اکشف الباس رب الناس. ابن ماجہ عن ثابت بن قیس بن شماس ابو داؤد، نسائی ابن حبان طبرانی ابن قانع حلیہ ابی

نعیم سنن سعید بن منصور عن یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس عن ابیہ عن جدہ

۲۸۴۰۵..... اعیذک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد من شر ما تجد.

اس دعا سے تعویذ حاصل کر پس بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور جس نے اس سے پناہ لی اس نے اللہ کی اس نسبت سے پناہ حاصل

کی جس کو اللہ نے اپنے لیے پسند کیا۔

ترجمہ..... میں تجھ کو پناہ دیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو تجھے ہو رہی اللہ کی جو احد ہے صمد ہے جس نے نہ کسی کو جتا اور نہ اس کو کسی

نے جتا اور جس کا کوئی ہمسر نہیں۔ حکیم ترمذی عن عثمان بن ابی العاص

۱۔ اس جملہ (اعیذک ماتجد) کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مخاطب سے کہا جا رہا ہے کہ میں تجھے یہ کہتا ہوں کہ اس طرح تعویذ پڑھ:

اعوذ باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد من شر ما آجد. واللہ اعلم.

۲۸۴۰۶..... کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جس سے مجھے جبریل علیہ السلام نے دم کیا تھا: یعنی اس طرح کہنا:

بسم الله ارقیک واللہ یشفیک من کل داء یا تیک من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد

ان کلمات سے تو تین بار دم کیا کر۔ ابن سعد ابن ماجہ مستدرک عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۷..... کیا میں تجھے وہ دم نہ سکھاؤں جو جبریل نے مجھے کیا (علیہ السلام)۔ (یعنی) بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء

یوذیک اس دم کو اختیار کر پس تجھے اس کی مبارک ہو۔ طبرانی مستدرک عن عمار رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۸ کوئی بھی ایسا مریض جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو (اور وہ) ان کلمات سے تعویذ کرے تو ضرور اس کو بلا کا پن حاصل ہوگا: بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اسأل الله رب العرش العظيم ان يشفيه سات بار پڑھے۔ ابن النجار عن علي رضي الله عنه  
 ۲۸۳۰۹..... کس چیز نے تجھے بتلایا کہ یہ دم ہے؟ تم صحیح نتیجہ کو پہنچے تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔ (ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) کی ایک جماعت نے ایک زہریلے جانور کے ڈنک مارے ہوئے شخص کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا بعض ایک ریوڑ بکریوں کے) اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی نسائی ابو داؤد ابن ماجہ عن ابن سعید رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۲۸۳۶۲ پر گزر چکی ہے۔

۲۸۳۱۰..... جس نے غلط جھاڑ پھونک کے ذریعہ کھایا (تو وہ اس کا نصیب) سونے سچے دم کے ذریعہ کھایا ہے (حارث بن عمرو برجمی کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک آدمی کو دم کیا اور وہ صحیح ہو گیا) پھر اس نے کچھ دیا ہوگا) پس میں نے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

ابن قانع عن خارجه بن الصلت عن الحارث بن عمر ابرجمی

۲۸۳۱۱..... پس میری زندگی کی قسم البتہ جس نے باطل (کلمات) سے دم کیا اور کھایا (تو وہ اس کا نصیب لیکن) البتہ تحقیق تو نے صحیح دم سے کھایا (خارجہ بن الصلت کے چچا راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آفت زدہ کو فاتحہ پڑھ کر دم کیا (اور وہ ٹھیک ہو گیا) تو انہوں نے کچھ دیا میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ یہ فرمایا (ﷺ) یہ حدیث ۲۸۳۶۰ پر گزر چکی ہے۔

احمد ابو داؤد طبرانی، مستدرک شعب الایمان لبیہقی عن خارجه بن الصلت عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۲ ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفر لنا ذنوبنا وخطایانا انک انت رب الطیبین فانزل رحمة من رحمتک وشفاء من شفائک علی هذا الوجع.

جب درود الایا کوئی دوسرا اس پر پڑھے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ (دیکھئے ۲۸۳۶۳ طبرانی مستدرک عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

۲۸۳۱۳..... کوئی حرج نہیں قرآن کا تعویذ لٹکانے میں آفت آنے سے پہلے اور آفت آنے کے بعد۔ ابونعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

## دوسری فصل..... جھاڑ پھونک سے ڈرانے کے بیان میں

۲۸۳۱۴..... جس نے داغ لگوا یا جھاڑ پھونک کروائی تو وہ توکل سے بری ہو گیا۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجہ مستدرک عن المغیرة رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۵..... بے شک جھاڑ پھونک کے کلمات (منتر) اور تعویذات اور (جھومنتر یعنی) ساحرانہ الفاظ (جن سے میاں بیوی یا دیگر انسانوں

میں الفت یا عداوت پیدا ہو جائے) شرک ہیں۔ مسند احمد ابن ماجہ ابو داؤد مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۶..... جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کیا گیا۔ احمد نسائی سنن بیہقی مستدرک عن عبد اللہ بن علیکم رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۷..... جس نے تعویذ لٹکایا تو تحقیق اس نے شرک کیا۔ مسند احمد مستدرک عن عقیبة بن عامر رضی اللہ عنہ

ضعیف الجامع ۵۷۰۳

۲۸۳۱۸..... جو سیپ (یا کوزی) لٹکائے پس اللہ اس کو نہ چھوڑے (اور جو تعویذ لٹکائے تو اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے)۔

احمد مستدرک عن ایضاً

۲۸۳۱۹..... نبی ﷺ نے منتر سے اور تعویذات اور ساحرانہ ٹوکوں سے منع فرمایا۔ مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۰..... تین چیزیں سحر سے ہیں۔ منتر اور ساحر انہوں کو نکالے اور انکے جانے والے تعویذات۔ طبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

- ۲۸۳۲۱..... خبردار بے شک اس سے تجھے کمزوری ہی بڑھے گی اور اگر تو اس حال میں مرا کہ تیرا یہ خیال ہو کہ پتیل کا یہ حلقہ (چھلا) تجھ کو نافع ہے تو تو فطرت کے علاوہ پر مرا (یعنی توحید پر موت نہ ہوگی)۔ مسند احمد طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
- ۲۸۳۲۲..... بے شک یہ شیطان کا کام ہے (یعنی آسیب زدہ یا بیمار کا تعویذ)۔ مستدرک عن انس
- ۲۸۳۲۳..... آسیب والے کا یا بیمار کا تعویذ شیطانی چیز ہے (ذہبی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کر دہ ایک حدیث نقل کی اس کا ایک جز یہ ہے) جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اس کے حوالہ کر دیا گیا۔
- ۲۸۳۲۴..... جس نے میاں بیوی کے درمیان جدائی کا عمل (سحر) کیا تو وہ دنیا اور آخرت میں اللہ کے غضب اور لعنت کا شکار ہو گیا اور اللہ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی آگ کی چٹان سے سزا دے لایہ کہ تو بہ کرے۔ دارقطنی فی الامراد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۳۲۵..... ہرگز نہ رہنے دیا جائے کسی اونٹ کی گرون میں کمان کا پٹایا کوئی بھی پٹا (ہار) مگر یہ کہ کاٹ دیا جائے۔ عوطاً مالک، مسند احمد، طبرانی عن ابی بشیر الانصاری رضی اللہ عنہ، بخاری کتاب الجہاد مسلم کتاب اللباس باب کراہۃ قلادۃ الو ترفی رقبۃ البعیر

## تیسرا باب..... طاعون اور آفت سماوی کے بیان میں

- ۲۸۳۲۷..... جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں داخل نہ ہوؤ اور جب وہ ایسی جگہ واقع ہو جائے جہاں تم مقیم ہو تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ مسند احمد، شیخین نسائی عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، احمد شخین عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۳۲۸..... طاعون ایسی مصیبت کی نشانی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس کے پاس نہ جاؤ اور جب وہ کسی جگہ آ پڑے جب تم وہاں ہو تو پھر اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
- ۲۸۳۲۹..... شہداء اور بستروں پر مرنے والے طاعون میں مرنے والوں کے بارہ میں ہمارے رب کے پاس جھگڑا لیا جائے گا پس شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم قتل کیے گئے اسے ہی یہ بھی قتل ہوئے اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں یہ بستروں پر مرے ہیں جیسے کہ ہم بستروں پر مرے تھے۔
- پس اللہ تعالیٰ ان کے مابین فیصلہ کرے گا سو کہے گا ہمارا رب تبارک و تعالیٰ کہ ان کے زخموں کی طرف نظر کرو پس اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ بھی ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہوں گے چنانچہ (فرشتے) ان کے زخموں کو دیکھیں گے پس اچانک ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہو جائیں گے اور یہ ان سے جا ملیں گے۔ احمد، نسائی عن عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۳۳۰..... بے شک یہ وباء ایک عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا ہے اور اس کا کچھ حصہ زمین میں باقی ہے جو کبھی آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے پس جب یہ کسی علاقہ میں آ جائے تو اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ میں اس کی (آمد کی) خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ۔ احمد، نسائی عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
- ۲۸۳۳۱..... جبریل میرے پاس طاعون اور بخار لے کر آئے پس میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف روانہ کر دیا پس طاعون میری امت کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافروں پر عذاب ہے۔ احمد، ابن سعد عن ابی مسیب رضی اللہ عنہ
- ۲۸۳۳۲..... طاعون ایک عذاب کا باقی حصہ ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا پس جب وہ کسی زمین میں آ جائے اور تم وہاں ہو تو



اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلوا اور جب کسی زمین میں وہ آئے اور تم وہاں نہ ہو تو اس میں پڑاؤ نہ کرو۔

بخاری مسلم ترمذی عن اسامة رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۳..... طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے۔ احمد شیخین عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۴..... طاعون ایک عذاب تھا جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسکو ایمان والوں کے لئے رحمت بنایا ہے پس جو بھی کوئی بندہ ایسا ہو کہ طاعون آ جائے اور وہ اپنے (طاعون زدہ) شہر میں صبر کے ساتھ امید اجر و ثواب رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ سمجھتا ہو (یعنی یقین رکھتا ہو) کہ اس کو وہی کچھ ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے تو اس شخص کو مانند شہید کے اجر ملے گا۔

طبرانی، احمد، بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاه

۲۸۳۳۵..... طاعون (کی) گرہ ہوتی ہے مانند اونٹ کے غدود کے اس کے اندر جمار ہننے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل لشکر جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۳۶..... طاعون تمہارے دشمنوں یعنی جنات کے لئے عذاب ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

مستدرک عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، کشف الخفاء ۱۶۵۸، الضعیفہ ۸۶

۲۸۳۳۷..... طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور جنات میں سے تمہارے دشمنوں کے لئے مصیبت ہے یہ ایک گرہ ہے مانند اونٹ کے غدود کے یہ بغل میں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں نکلتی ہے جو اس میں مر جائے وہ شہید مرے گا اور جو اس میں ٹھہرا رہے وہ اللہ کے راستہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والے کی مثل ہے اور جو اس سے بھاگے وہ لشکر جہاد سے بھاگنے والے کی مثل ہے۔

طبرانی اوسط ابو نعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۳۸..... جب تم کسی علاقہ میں طاعون کا سنو تو اس میں نہ جاؤ اور جب وہ آ جائے اور (اس) علاقہ میں ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

احمد، شیخین ترمذی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۹..... اے اللہ، میری امت کا فنا ہونا اپنے راستہ میں رخصی ہونے سے اور طاعون سے قتل ہونے کی صورت میں طے کرے۔

احمد، طبرانی عن ابی بردة اشعری رضی اللہ عنہ

## مدینہ منورہ کی وباء منتقل ہونا

۲۸۳۴۰..... میں نے خواب دیکھا کہ ایک عورت بکھرے بال والی مدینہ سے نکلی حتیٰ کہ ہمیں (حجفہ کے علاقہ) میں جا پڑی۔ پس میں نے اس کی تعبیر یہ کی تحقیق مدینہ (منورہ) کی وباء اس کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ احمد، ترمذی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۱..... تم ضرور ہجرت کرو گے ملک شام کی طرف اور وہ تمہارے لئے فتح ہوگا اور (وہاں) تمہیں ایک بیماری ہوگی جو مثل پھوڑے یا گوشت کے (لبے) پارچے کے ہوگی جو آدمی کے پیٹ کے نچلے حصہ میں لاحق ہوگی اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے نفوس کو شہادت بخشے گا اور اس سے ان کے اعمال کو سنوارے گا۔ احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۲۶۰

۲۸۳۴۲..... طاعون سے بھاگنے والا (جہاد کے) لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور اس میں صبر کرنے والا مانند لشکر میں جم کر لڑنے والے کے ہے۔ مسند احمد مسند عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۳..... طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جس نے اس میں صبر کیا اس کے لئے شہید کے اجر کے برابر ہے۔

احمد عن جابر رضی اللہ عنہ (ذخیرة الحفاظ ۳۶۸۹)

۲۸۳۴۴..... طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے۔ ابن سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

## الاکمال

- ۲۸۴۲۵..... بے شک طاعون تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی موت ہے اور یہ شہادت ہے۔
- شیرازی فی الالقباب عن معاذ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۴۲۶..... شہداء اور طاعون میں مرنے والے آئیں گے پس طاعون والے کہیں گے کہ ہم شہداء ہیں سو ان سے کہا جائے گا دیکھو اگر ان کا زخم شہداء کے زخم جیسا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے جس کی خوشبو مانند مشک کی خوشبو کے ہے تو یہ شہداء ہیں پس ان کو ایسا ہی پائیں گے۔
- احمد، طبرانی، عن عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ
- ۲۸۴۲۷..... تم ایک منزل میں پڑاؤ کرو گے جس کو جاپیہ اور جو بیہ کہا جاتا ہوگا اس میں تمہیں ایک بیماری لاحق ہوگی مثل اونٹ کے غدود کے پس اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا اور تمہاری اولاد کو (بھی) اور اس سے تمہارے اعمال سنوارے گا۔ طبرانی ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۴۲۸..... اے اللہ! میری امت کی فنا نیزوں کے زخم اور طاعون کے ذریعہ کھینچو۔
- باوردی عن اسامہ بن شریک عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
- ۲۸۴۲۹..... اے اللہ! میری امت کی فنا اپنے راستہ میں نیزوں سے زخمی ہونے اور طاعون زدہ ہونے کی صورت میں شہادت سے کھینچو۔
- مسند احمد، حاکم، بغوی، طبرانی، مستدرک عن ابی بردۃ الاشعری رضی اللہ عنہ اخبی ابی موسیٰ الاشعری
- ۲۸۴۳۰..... میری امت نیزوں کے گھاؤ اور طاعون کے حملہ سے ہی فنا ہوگی۔ طاعون ایک گلٹی ہے مانند اونٹ کی گلٹی کے اس میں جسے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ طبرانی اوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۸۴۳۱..... طاعون آفت سماوی کی نشانی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلیٰ کیا تھا۔ پس جب تم اس کے متعلق سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب وہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آ پڑے تو اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
- ۲۸۴۳۲..... بے شک یہ وباء ایک ایسی چیز ہے جس سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب کیا گیا اور اس کا کچھ حصہ ہنوز باقی ہے پس یہ کبھی آ جاتی ہے اور کبھی چلی جاتی ہے پس جب یہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آ جائے تو اس سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ آئے جب کہ تم وہاں نہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی کبیر عن سعد رضی اللہ عنہ
- ۲۸۴۳۳..... جب تم کسی شہر میں اس وباء کے متعلق سن لو تو وہاں نہ جاؤ اور جب آ جائے اور تم وہاں تھے تو اس سے بچنے کی خاطر نہ نکلو۔
- طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
- ۲۸۴۳۴..... اس کو اپنے سے ہٹا اس لیے کہ بیماری کے اختلاط سے ہلاکت ناشی ہوتی ہے۔
- مسند احمد، ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان عن فروة بن مسیک رضی اللہ عنہ

## بیماری کا عذاب ہونا

- ۲۸۴۳۵..... بے شک یہ بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں کو دیا گیا ہے پس جب یہ کسی ایسے علاقہ میں ہو جس میں تم موجود نہیں تو اس میں سکونت نہ کرو اور جب کسی جگہ ہو جائے اور تم وہیں ہو تو اس سے بچ کر نہ نکلو۔
- ۲۸۴۳۶..... اس بیماری سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب دیا گیا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب کہیں آ جائے تو اس سے بھاگ کر نہ نکلو۔ طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف
- ۲۸۴۳۷..... یہ بیماری ایک آفت ہے جس سے تم سے پہلی والی امتوں کو عذاب کیا گیا تھا پھر یہ زمین میں رہ گئی پس بعض اوقات چلی جاتی ہے اور

بعض اوقات آجاتی ہے پس جو اس کی خبر کسی علاقہ کے بارہ میں سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جس کے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں یہ آجائے تو اس سے بچ کر بھاگنا اس شخص کے نکلنے کا ذریعہ ہرگز نہ بنے۔ طبرانی عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۸ ..... بے شک یہ طاعون ایک ایسی آفت ہے جس سے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو عذاب دیا گیا تھا، جو تم سے پہلے تھی۔ سو یہ زمین میں موجود ہے کبھی چلی جاتی ہے اور کبھی لوٹ جاتی ہے پس جو شخص کسی علاقہ میں اس کی آمد کو سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جو کسی علاقہ میں ہو اور یہ بیماری وہاں آجائے تو وہاں سے ہرگز اس بیماری سے بچنے کی خاطر نہ نکلے۔ للعدنی عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۹ ..... بے شک یہ تکلیف ایک ایسے عذاب کا باقی ماندہ ہے جس سے تم سے اگلوں کو عذاب کیا گیا تھا پس جب تمہارے ہوتے ہوئے یہ کسی جگہ آجائے تو وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی جگہ میں آجائے (اور تم اس سے باہر ہو) تو تم وہاں نہ جاؤ۔

ابن قانع عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۰ ..... بلاشبہ یہ طاعون ایک آفت ہے جو تم سے پہلے والوں پر نازل ہوئی۔ پس جب تم کسی جگہ میں اس کی آمد کو سنو تو اس جگہ نہ داخل ہوؤ اور جب آجائے اور تم وہاں ہوؤ تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ سمویہ عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۱ ..... جب طاعون کہیں آجائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے نہ نکلو اور اگر تم کہیں اور ہو تو اس (کے دائرہ اثر) میں نہ جاؤ۔

مسند احمد طبرانی کبیر بغوی ابن قانع عن عکرمہ بن خالد المخزومی عن ابیہ عن جدہ

۲۸۳۶۲ ..... جب طاعون کسی جگہ واقع ہو اور تم وہاں مقیم ہو تو اس سے بچ کر نہ نکلو اور جب تمہارے نہ ہوتے ہوئی کہیں آجائے تو اس میں نہ داخل ہوؤ۔

طبرانی عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

ملفوظ: طاعون کی وہ احادیث جن کا تعلق قسم افعال سے ہے وہ کتب الجہاد کے شہادت حکمی والے باب میں ذکر کی گئی ہیں۔

## کتاب الطب

کتاب الطب (کی حدیثیں) جو مجملہ قسم افعال ہیں۔

## علاج کی ترغیب

۲۸۳۶۳ ..... ام جیلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان سے عرض کیا کہ میں چہرہ سے جھانپیاں دور کرنے والی عورت ہوں اور اب میں اس سے حرج محسوس کرنے لگی ہوں لہذا میں نے اس کے ترک کا ارادہ کر لیا ہے، پس آپ کیا فرماتی ہیں؟

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے وقت میں اس کیفیت میں تھیں کہ اگر ہم میں سے کسی کی ایک آنکھ دوسری آنکھ سے سے زیادہ خوبصورت ہوتی اور اس کو مشورہ دیا جاتا کہ اس کو اکھیڑ اور دوسری کی جگہ رکھ دے اور دوسری کو اکھیڑ اور پہلی کی جگہ رکھ دے پھر مجھے اس عمل کے بارے میں گمان ہوتا کہ یہ اس عورت کے لئے ممکن ہے تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے پس جب تو (اس کو) دور کرے تو اس عورت سے (اس کو) ایسے حال میں دور کچھو کہ وہ نماز نہ پڑھ رہی ہو (یعنی مخصوص ایام ہوں)۔ ابن جریر

۲۸۳۶۴ ..... (مسند عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے ایسا درد ہو رہا تھا جس نے مجھے بیکار کر چھوڑا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا دایاں ہاتھ اس پر رکھ پھر سات مرتبہ پڑھ:

بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجْدُ وَاِحَاذِرُ .

ہیں میں نے کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دے دی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۳۶۵..... (مسند اسامہ بن شریک) اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس موجود تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے (یعنی بالکل مؤدبانہ سکوت کی حالت میں تھے) کہتے ہیں کہ میں نے سلام کیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا پس دیہات کے لوگ آگئے اور انہوں نے آپ سے سوال کیا: کہنے لگے اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوا دارو کریں؟ ارشاد فرمایا ہاں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھایا۔

راوی کہتے ہیں کہ پس جب اسامہ بن شریک عمر رسیدہ ہوئے تو کہتے تھے کہ کیا تم اب میرے لیے کوئی دوا پاتے ہو؟ کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کچھ اشیاء کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ہم بر فلاں فلاں چیز میں کچھ حرج ہے؟ ارشاد فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ نے حرج کو معاف کر دیا مگر ایک آدمی سے کہ جس نے کسی مسلمان کی ظلمتوں کی طرف سے یہ وہ آدمی ہے جو گنہگار ہو اور ہلاکت میں گرفتار ہوا۔

عرض کیا وہ سب سے بہتر چیز جو لوگوں کو عطا کی گئی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا خوش اخلاقی۔ ابو داؤد طیاسی، مسند احمد، حمیدی، ابو داؤد، ترمذی ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی ابن ماجہ ابو نعیم فی المعرفہ

## الادوية المفردة الحمية..... مفردوائیں..... پرہیز

۲۸۳۶۶..... ابو نوح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے طیب عرب "حارث بن کلدہ" سے سوال کیا "دوا کیا ہے" اس نے کہا دانتوں کو بھینچنا۔ یعنی پرہیز۔ ابو عبید نے روایت کیا غریب میں۔ ابن السنی، ابو نعیم شعب الایمان بیہقی

## ترک الحمیۃ..... ترک پرہیز

۲۸۳۶۷..... عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سنا فرما رہے تھے کہ اگر تمہارا مریض کسی چیز کو چاہے تو اس کو پرہیز نہ کرواؤ شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس چیز کی خواہش اس لئے دی ہو کہ اس چیز میں اس نے اس کی شفا رکھ دی ہو۔

ابن ابی الدنیا، عبدالرزاق

۲۸۳۶۸..... مسند علی رضی اللہ عنہ۔ مجاہد سے مروی ہے وہ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں بیمار ہوا۔ سو نبی ﷺ میرے پاس میری عیادت کرنے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک میرے سینہ کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی آپ ﷺ نے فرمایا..... یقیناً تو دل کی تکلیف والا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس جو ثقیف والوں کا بھائی ہے اس لئے کہ وہ علاج کرتا ہے پس اس کو حکم پہنچا کہ وہ سات کھجوریں لے کر ان کو کوٹنے پھر کنارہ نم سے تجھے وہ استعمال کروائے۔

حسن بن سفیان ابو نعیم ضعیف الجامع ۲۰۳۳

## الزیت..... زیتون کا تیل

۲۸۳۶۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ روغن زیتون کو سالن کے طور پر استعمال کرو اور اس کو تیل (برائے مالش) کے طور پر استعمال کرو پس وہ شجرہ مبارکہ (مبارک درخت) سے حاصل ہوتا ہے (ابراہیم بن ثبات نے اپنی حدیث میں روایت کیا۔ کشف الخفا ۹ المعلہ ۲۷۵)

## البط ..... چیراگانا

۲۸۴۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے پاس اس کی عیادت کرنے گئے ان صاحب کی پیٹھ پر درم تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیپ ہے یہ اس میں سے نکالو۔ پس اس کو چیراگیا اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔

ابو یعلیٰ، دورقی

اس حدیث میں ایک راوی اشعث بن سعید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

۲۸۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آنکھوں میں دکھن تھی نبی ﷺ کے سامنے کھجوریں تھیں جو آپ نوش فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے علی! کیا اس کی خواہش رکھتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سامنے ایک کھجور ڈالی پھر دوسری ڈالی۔ یہاں تک کہ سات کھجوریں میری طرف کیں پھر فرمایا یہ کافی ہیں تجھے اے علی۔ ابن السنی و ابو نعیم فی الطب سند اس کی حسن ہے۔

۲۸۴۹..... وکیع کہتے ہیں کہ ہم کو فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زید بن الحباب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن اشعث نے جو بیر سے اور انہوں نے ضحاک سے اور ضحاک نے نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں ”جس شخص نے اپنے صبح کے کھانے کو نمک سے شروع کیا اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کریں گے اور جس نے سات بے عجبہ کھجوریں کھائیں تو وہ اس کے پیٹ کی ہر بیماری کو فنا کر دیں گی اور جس نے اکیس دانے سرخ کشمش کے کھائے وہ اپنے جسم میں کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا۔“

اور گوشت گوشت کو پیدا کرتا ہے اور شرید عرب کا کھانا ہے پیٹ کو بڑھاتا ہے کوھولوں کو ڈھیلا کرتا ہے اور گائے کا گوشت بیماری ہے اور اس کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور چربی اپنے برابر بیماری کو نکالتی ہے اور لوگوں کو گھی (کے استعمال) اور قرآن کی تلاوت سے بہتر کوئی اور علاج میسر نہیں ہوا۔ اور مسواک بلغم کو ختم کرتی ہے اور نفاس والی (زچہ) عورت نے تازہ کھجوروں سے بڑھ کر کسی اور چیز سے شفا نہیں پائی اور مچھلی جسم کو گھلاتی ہے۔

اور آدمی اپنی محنت سے چلتا ہے اور تلوار اپنی دھار سے کاٹتی ہے اور جو شخص بقا چاہتا ہے حالانکہ بقا ہے نہیں تو (بہر حال) اسے چاہئے کہ دن کا کھانا سویرے کھائے اور بیویوں سے مباشرت کم کرے اور چادر کو ہلکارھے۔

کسی نے کہا کہ بقا کی خاطر چادر کے ہلکانے کا کیا معنی ہے؟ فرمایا قرض کے بوجھ کا کم ہونا (عبدالرزاق، عیسیٰ بن اشعث کو معنی مجہول بتایا اور جو بیر کو متروک کہا۔ اس حدیث کے کچھ حصہ کو ابن السنی اور ابو نعیم نے کتاب الطب میں روایت کیا)۔

۲۸۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابھی تازہ تازہ بیماری سے اٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تازہ کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے ان کو ایک کھجور عنایت فرمائی پھر دوسری عنایت کی یہاں تک آپ سات تک پہنچے اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بس کرو (روایت کیا محاملی نے اپنی امالی میں، اس کی سند میں اسحاق بن محمد غزوی ضعیف ہے) لیکن اس کا ایک طریق اور ہے جو آ رہا ہے۔

۲۸۴۹..... عروۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں بیمار ہوئی۔ پس میرے گھر والوں نے مجھے ہر چیز سے پرہیز کروایا حتیٰ کہ پانی سے بھی ایک رات مجھے پیاس لگی اور میرے پاس کوئی نہ تھا پس میں نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کا رخ کیا اور اس میں سے میں نے پیا جتنا کہ مجھے پینا تھا اور میں ٹھیک رہی پس میں اس پینے کا صحت مندانہ اثر اپنے جسم میں محسوس کرنے لگی۔

عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میری کسی چیز سے ہر ہیز نہ کراؤ۔ شعب الایمان بیہقی

## العسل..... شہد

۲۸۴۷۵..... مسند عامر بن مالک جن کی عرفیت ملاعب الاسنہ ہے خشرم بن حسان سے روایت ہے وہ عامر بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بخار کی خبر پہنچی (اور) میں آپ سے دو اور صحت یابی کی درخواست کر رہا تھا پس آپ ﷺ نے میرے پاس شہد کا ایک مشکیزہ روانہ فرمایا۔ ابن مندہ۔ ابن عساکر  
ابن عساکر کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس کو خشرم سے مرسل روایت کیا ہے۔

## الکئی..... داغ لگانا

۲۸۴۷۶..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دی کہ میں ضرور داغ لگوں گا۔ مسدد  
۲۸۴۷۷..... محمد بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنے والد سے جبکہ وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ذات الجب (نمونہ یا اس سے ملتی ہوئی تکلیف) لاحق ہو چکی عرب کے ایک شخص کو بلایا گیا تاکہ وہ مجھے داغ لگائے اس نے انکار کیا الا یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت دیں سو وہ ان کے پاس گیا اور قصہ بتایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگ کے قریب بھی نہ جاؤ پس اس کا ایک وقت مقرر ہے جس سے وہ نہ تجاوز کرے گا اور نہ کوتاہی کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## الحقنہ

۲۸۴۷۸..... سعید بن ایمن سے مروی ہے کہ ایک شخص کو کھوکھلوگوں نے اس کے سامنے حقنہ کا ذکر کیا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے اس کو جھڑک دیا (مگر) جب اس کو درد نے بے بس کر دیا تو اس نے حقنہ کیا اس درد سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ حضرت عمر نے اس کو دیکھا تو صحت یابی کے متعلق سوال کیا اس نے کہا کہ میں نے حقنہ (کے علاج کا استعمال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تکلیف عود کرے تو اس (علاج) کا اعادہ کرو (یعنی حقنہ لے)۔ رواہ ابو نعیم

## الحجامة..... حجامت

۲۸۴۷۹..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) مندل بن علی سے مروی ہے وہ سعد اسکاف سے وہ اصمغ بن بنانہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ پر گلے کی دونوں طرف کی رگوں اور شانے کی حجامت کا حکم لے کر نازل ہوئے۔ ابن ماجہ  
ابو بکر شافعی نے روایت کیا غیلانیات میں اور مندل ضعیف ہے اور سعد اور اصمغ دونوں متروک ہیں۔ ایضاً ابن عساکر  
۲۸۴۸۰..... بیان کیا ہم کو یوسف بن عمر نے کہ احمد بن عیسیٰ پر یہ بات (عبارت) پڑھی گئی (یعنی) ان کو کہا گیا کہ تمہیں حاشم یعنی قاسم کے بیٹے نے بیان کیا کہ ہم کو یعلیٰ نے عبد اللہ بن جراد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہا عبد اللہ بن جراد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رگوں کو کاٹنا سب تکلیف ہے اور حجامت اس سے بہتر ہے رگوں کا کاٹنا دھن کا باعث ہے۔ مسند فردوس عن عبد اللہ بن جراد  
۲۸۴۸۱..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں ابو القاسم ﷺ نے خبر دی کہ آپ کو جبریل نے یہ خبر دی کہ حجامت ان چیزوں میں سب

بے زیادہ نافع ہے کہ جن سے لوگ علاج کرتے ہیں۔ (خطیب نے متفق میں)

۲۸۳۸۲... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی اور حجام کو اجرت عطا کی اور ناک میں دوا استعمال کی۔

ابن عساکر

۲۸۳۸۳... عبدالرحمن بن خالد بن ولید سے مروی ہے کہ وہ اپنے سر میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامت کرواتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان جگہوں میں حجامت کرواتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ جس نے ان جگہوں کا خون نکلوایا تو اس کو (یہ عمل یا کوئی بھی چیز) کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی مگر یہ کہ وہ کوئی چیز کسی مقصد سے استعمال کرے۔ ابن عساکر

۲۸۳۸۴... انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تین جگہ حجامت کرواتے تھے دو گردن کی دونوں رگوں میں اور ایک کاندھے پر ابن عساکر۔

۲۸۳۸۵... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گلے کے دونوں طرف کی رگوں میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہیں حجامت کرواتے تھے، بنو بیاضہ کے ایک غلام نے آپ کی حجامت کی جس کو ابوہند کہا جاتا تھا، اور وہ اپنے مالکوں کو روزانہ (غلہ کا) ڈیزھد پیش کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کی سفارش فرمائی تو انہوں نے اس سے آدھا کم کر دیا اور آپ ﷺ حجامت کرنے والے کو اجرت دیا کرتے تھے اور اگر یہ حرام ہوتی تو آپ نہ دیتے۔ ابو نعیم

## ذیل الحجامة

۲۸۳۸۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی پھر حجام کو جب وہ فارغ ہو فرمایا کہ تیرا ٹیکس کتنا ہے اس نے کہا دو صاع (غلہ) آپ نے اس سے ایک کم کروا دیا اور مجھے حکم کیا پس میں نے اس کو ایک صاع دیا۔ ابن ابی شیبہ اس روایت میں ابو جناب کلبی ہے جو ضعیف ہے۔

۲۸۳۸۷... ابو مرثد غنوی سے مروی ہے کہ انہوں نے حمزہ بن نعمان عدوی سے سنا اور ان کو صحبت نبوی کا شرف حاصل ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بال اور خون کے دفن کا حکم فرمایا۔

۲۸۳۸۸... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حجامت کروائی، پس جب اس کو اس کی حجامت کی اجرت دی تو آپ ﷺ نے اس حجامت گنہگار کو فرمایا کہ تو نے اپنا خستہ لے لیا؟ اس نے کہا جی! آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا کہ اس کو کھا اور کھلا۔ ابن النجار

## ممنوع علاج

۲۸۳۸۹... عمار بن بشر سے مروی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اہل بصرہ کے ایک شیخ ابو بشر سے اور وہ کہتے ہیں کہ میں معاذہ عدویہ کے پاس آیا کرتا تھا اور (اخف بہا) اٹکول گلہ لگایا کرتا تھا رضی اللہ عنہ (تا کہ سرد حمل جائے و خف منخف۔ کل خطلی کو بھگو کر مینٹنا تا کہ وہ صابن کی طرح گاڑھالیں دار ہو جائے اور بالوں میں لگانے کے قابل ہو جائے)۔

ووسرا ترجمہ:..... اور لپک کر جاتا تھا ان کے پاس (یہ آخف کا ترجمہ ہے۔ مگر یہ بعید معصوم ہوتا ہے) نیز اس صورت میں ایہا ہونا چاہئے پس میں ہیک دن ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اے ابو بشر! کیا میں تمہیں ایک عجیب بات نہ بتاؤں؟ میں نے پیٹ چلنے کی ایک دوا پی مگر میرا پیٹ اور سخت ہو گیا۔ پس اب تو میرے لیے مٹکے کا نبیذ منگو اور اس میں سے ایک پیالہ میرے واسطے لے آ، سو میں مٹکے کے نبیذ کا پیالہ ان کے پاس لے آیا، انہوں نے اپنی چوکی منگوائی اور وہ پیالہ اس پر رکھ دیا، پھر کہا اے میرے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سنا کہ ”وہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مٹکوں کے نبیذ سے روکتے ہوئے سنا“ تو تو میری طرف سے اس کو جس طرح چاہے کافی ہو جا۔ راوی کہتے ہیں کہ پس فوراً وہ پیالہ لٹا ہو گیا اور اس میں جو تھا وہ گر گیا اور اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ تکلیف جو ان کے پیٹ

میں بھی ختم کر دی، اور ابو بشر اس واقعہ میں موجود تھے۔ رواہ ابن عساکر

## مکروہ الادویۃ..... ناپسندیدہ دوائیں

- ۲۸۳۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حقنہ کو ناپسند کیا۔ رواہ ابو نعیم
- ۲۸۳۹۱..... سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ میں ان کی (جانور کی) دبر کا شراب سے علاج کروں۔ (حوالہ مفقود ہے)
- ۲۸۳۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کس کو تکلیف ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنی بیوی سے تین درہم طلب کرے یا اس کی مثل پھر اس سے شہد خریدے اور بارش کا پانی لے پھر (ان کو) اکٹھا کرے (یہ ہوگا اس کے لئے) (مزید ارخوش گو اور مبارک سبب شفا)
- عبد بن حمید ابن المنذر

ابن ابی حاتم ابو مسعود احمد بن انور رازی نے اپنے جزء میں روایت کیا۔

- ۲۸۳۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے مجھے حجامت کا اور فصد کھلوانے کا حکم دیا۔ ابن السنی فی الطب
- اس روایت میں شمر بن نمیر ہے جس کے متعلق معنی میں کہا اس کے پاس منکر احادیث ہیں۔ اور جرجانی کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں۔
- ۲۸۳۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں قلعہ کے دھوئیں کی وجہ سے آشوب چشم میں مبتلا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا اور دم کر کے جائے درد پر تھکا را اور اپنی (مبارک) انگلیوں سے دبایا پس اس کے بعد میں آنکھ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ ابو نعیم فی الطب
- ۲۸۳۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چونکہ لگانے کے بعد مہندی کا استعمال جذام اور برص سے امان (بچاؤ) ہے (روایت کیا ابو نعیم نے طب میں عبد بن احمد عامر کے نوشتہ سے جو ان کے والد سے اہل بیت کی روایت سے حاصل ہوا تھا)۔

## الربط..... چیرا لگانا

- ۲۸۳۹۶..... ابن رافع سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی ہے یا پاؤں پر تھی آپ مجھے گھر لے گئے اور فرمایا کہ اس کو چیرا لگاؤ اس لیے کہ پیپ جب ہڈی اور گوشت کے درمیان رہنے دی جائے تو وہ اسے کھا جاتی ہے۔ ابن ابی شیبہ

## الامراض۔ النقرس..... مختلف بیماریاں۔ نقرس

- ۲۸۳۹۷..... قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درد نقرس کی شکایت کرنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ دو پہر کی گرمیوں نے تجھے جھٹلا دیا (یعنی جب دو پہر کی گرمی میں ننگے پیر چلے گا تو درد کی شکایت نہ رہے گی گویا کہ گرمی تیر اور ختم کر کے کہے گی کہ تیرا شکایت کرنا غلط ہے)۔ دینوری
- چشمی مجمع الزوائد میں کہتے ہیں کہ اس کو طبرانی نے روایت کیا۔ اور کہا کہ ابو بکر داہری کو میں نہیں پہچانتا اور اس کے علاوہ بقیہ لوگ درجہ صحت پر ہیں۔

## جذام..... کوڑھ

- ۲۸۳۹۸..... عبدالرحمن بن قاسم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ثقیف کا ایک وفد آیا کھانا لایا تو



وہ لوگ نزدیک سو گئے اور ایک آدمی جس کو یہ بیماری تھی الگ ہو کر بیٹھ گیا (یعنی جذام تھا) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کہ قریب ہو جاؤ قریب ہو آپ نے کہا کہ کھا اس نے کھایا پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ وہیں رکھتے تھے جہاں اس کا ہاتھ رکھا جاتا اور آپ اسی جگہ سے کھاتے جس سے وہ مجذوم کھا رہا تھا۔ ابن ابی شیبہ ابن جریر

۲۸۳۹۹..... زہری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھ سے ایک نیزہ کے فاصلہ پر بیٹھوان کو یہی تکلیف تھی۔ اور آپ بدری صحابی ہیں۔ ابن جریر

۲۸۵۰۰..... محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یحییٰ بن الحکم نے مجھے جرش (اردن کا ایک علاقہ) پر امیر بنایا میں وہاں پہنچا تو لوگوں نے مجھے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیماری (جذام) والے کے لئے ارشاد فرمایا کہ اس سے ایسے پرہیز کرو جیسے درندہ سے پرہیز کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں اترے تو تم اس کے علاوہ کسی اور وادی میں اترو۔ میں نے انہیں کہا اللہ کی قسم اگر ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے تمہیں یہ حدیث سنائی ہے تو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔

پس جب امیر نے مجھے جرش کی امارت سے علیحدہ کر دیا تو میں مدینہ آیا اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا کہ اے ابو جعفر وہ کیا حدیث ہے جو آپ کی روایت سے مجھے اہل جرش نے بیان کی ہے (پھر اس حدیث کا مضمون بیان کیا)

وہ بولے اللہ کی قسم انہوں نے جھوٹ کہا میں نے ان کو یہ حدیث نہیں بیان کی اور میں نے تو عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس برتن لایا جاتا اور اس میں پانی ہوتا پس وہ معقیب رضی اللہ عنہ کو دیتے اور وہ ایسے شخص تھے کہ ان میں یہ بیماری پھیل گئی تھی (جذام) پس وہ اس میں سے پیتے پھر عمر رضی اللہ عنہ اس کو ان کے ہاتھ سے لیتے اور اپنا منہ ان کے منہ کی جگہ رکھتے حتیٰ کہ اس میں سے پیتے پس جان گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ یہ عمل اس بات سے بچنے کے لئے کرتے ہیں کہ عدوی (تعدیہ مرض بسبب مجاورت و اختلاط کا عقیدہ) کا کوئی حصہ بھی ان کے طبیعت میں (نہ) داخل ہو جائے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے ہر اس شخص سے علاج کا مطالبہ کرتے جس کے متعلق مشغلہ علاج کا سنتے۔ حتیٰ کہ ان کے پاس یمن سے دو آدمی آئے پس آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اس مرد صالح کے لئے کوئی علاج ہے اس لئے کہ یہ بیماری ان کے بدن میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

ان دونوں نے کہا کہ ایسی چیز جو اس کو ختم کر دے اس پر تو ہم قادر نہیں ہیں البتہ ہم ایسی دو اضرور کر سکتے ہیں جو اس کو روک دے اور بڑھنے نہ دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا رک جانا بھی بڑی عافیت ہے پس بڑھے نہیں وہ کہنے لگے کہ کیا تمہاری زمین میں حنظل اگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے کہا تو پھر جمع کروادیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیدیا۔ اور حنظل کے دو بڑے ٹوکے آپ کے پاس جمع کر دیئے گئے۔ یہ دونوں صاحب حنظل کے دانوں میں مشغول ہوئے اور سب کو دو دو ٹوکڑے کر دیا پھر معقیب رضی اللہ عنہ کو لٹا دیا اور آپ کے پیروں کے تلووں پر حنظل رگڑنے شروع کیے حتیٰ کہ جب ایک ختم ہو جاتا تو وہ دوسرا لیتے (یہ عمل انہوں نے کر لیا) حتیٰ کہ ہم نے ملاحظہ کیا کہ معقیب رضی اللہ عنہ کے ناک کی رطوبت بزرسیا ہی مائل رنگ کی نکلنے لگی۔ پھر انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور کہا کہ اب یہ بیماری کبھی کبھی نہیں بڑھے گی۔ پس اللہ کی قسم معقیب رضی اللہ عنہ کا بدن ٹھہر گیا (یعنی جذام کی وجہ سے جھڑنا ختم گیا اور تکلیف آگے نہ بڑھی حتیٰ کہ ان کی موت آگئی) (روایت کیا ابن سعد نے اور ابن جریر نے اس کا شروع کا حصہ ”عدوی سے بچنے کے لئے تک نقل کیا۔

۲۸۵۰۱..... خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے صبح کے کھانے پر دعوت دی وہ ڈرے ان کے ساتھ معقیب رضی اللہ عنہ تھے انہیں جذام تھا پس معقیب رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ہی کھایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ اور اپنی حصہ سے کھاؤ اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا تو وہ میرے ساتھ ایک برتن میں نہ کھاتا اور میرے اور اس کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فاصلہ ہوتا۔ ابن سعد ابن جریر

۲۸۵۰۲..... خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے لوگوں کے ساتھ شام کا کھانا رکھا گیا پس آپ باہر

تشریف لائے اور معقیب بن ابی قاطمہ دوسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہیں صحبت نبوی (ﷺ) کا شرف حاصل ہے اور مہاجرین حبشہ میں سے ہیں، کہ قریب آؤ اور بیٹھ جاؤ اور اللہ کی قسم اگر تیرے علاوہ کوئی اور ہوتا جس کو یہ بیماری لاحق ہوتی تو وہ مجھ سے ایک نیزہ کی دوری سے آگے نہ بیٹھتا۔

ابن سعد. ابن جریر

۲۸۵۰۳..... قاسم بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عبد (غالبا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں انتظار کیا اور ام عبد نے ان پر خروج کیا تھا چنانچہ اہل جنازہ نے چہ میگوئیاں کیں۔

۲۸۵۰۴..... ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مجذومہ عورت کے پاس سے گزرے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو تکلیف نہ پہنچا اگر تو اپنے گھر میں بیٹھ رہے (تو بہتر ہوگا) پس وہ عورت جا بیٹھی۔ اس واقعہ کے بعد ایک شخص اس کے پاس سے گذرا اور کہا جس شخص نے تجھے روکا تھا وہ فوت ہو چکا پس نکل کھڑی ہو وہ بولی میں ایسی نہیں ہوں کہ زندگی میں عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کروں اور وفات کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔ (روایت کیا مالک نے اور روایت کیا خرائطی نے اعتدال القلوب میں)۔

## جذامی شخص کے ساتھ کھانا

۲۸۵۰۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی (ﷺ) نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کھا اللہ کے بھروسہ پر اور اس پر توکل کرتے ہوئے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۶..... عمرو بن الشریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مجذوم آدمی تھا آپ (ﷺ) نے دروازہ ہی پر اس کے پاس پیام بھجوایا کہ ”ہم نے تجھے بیعت کیا سولوٹ جا۔“

۲۸۵۰۷..... نافع بن قاسم سے مروی ہے کہ وہ اپنی جدہ (دادی یا نانی) فطیمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ (ﷺ) جذام کے مریضوں کے بارے میں یہ فرماتے تھے کہ ان سے ایسے دور بھاگو جیسے تم شہروں سے دور بھاگتے ہو فرمایا ہرگز نہیں؟ بلکہ (یہ فرمایا) تعدیہ مرض کچھ نہیں! پس (اگر ہے تو) اول مریض کو کس سے اڑ کر لگا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی (ﷺ) کے ساتھ مکہ اور مدینہ (زادہما شرفا و کرمۃ) کے درمیان ایک راہ میں تھے آپ عسفان کے پاس سے گزرے تو آپ نے مجذوم لوگوں کو دیکھا اور ایک متن میں یہ لفظ ہے کہ مجذومین کی وادی دیکھی پس آپ (ﷺ) نے رفتار تیز کر دی اور فرمایا کہ اگر کوئی بیماری متعدی ہے تو وہ یہ ہے۔ ابن النجار

اس کی سند میں خلیل بن زکریا (شیبانی) جس کی اکثر احادیث منکر ہیں اور ان کا کوئی تابع نہیں۔

۲۸۵۰۹..... ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی (ﷺ) نے ارشاد فرمایا تعدیہ مرض کچھ نہیں اور مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۰..... ابو مریم شمیم بن زبیب بکری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر حضرت علی حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھا۔ یہ حضرات کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ایک شخص آیا جس کو برص کی بیماری تھی اس کھانے میں سے اس شخص نے لینا شروع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ پیچھے کرو اور (یہ کہتے ہوئے) اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو آپ نے اپنے کھانے کا خوف کیا اور ہم نشین کو تکلیف دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھنے گئے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچ کہا (علی رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہا کہ ایک شخص (اس موقع پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہنے لگا! اے امیر المؤمنین! بے شک اس آدمی کا حال یہ ہے اور یہ ہے یعنی وہ اس کی تنقیص کر رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا

ہم اس کو شہر بدر کر دیں؟

اس نے کہا نہیں! راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کے لئے اونٹ اور پہننے کے لئے ایک جوڑا کپڑوں کا

مرحمت فرمایا۔ رواہ ابن جریر

## الحمی ..... بخار

۲۸۵۱۱..... (مسند بریدہ بن حصیب) حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے سخت بخار ہے آپ ﷺ نے فرمایا "اور اے نعیمان تو مہیہ سے کہاں ہے (شاید یہ معنی ہے کہ تیرا مہیہ سے کیا تعلق؟ بخار تو مہیہ والوں کو ہوتا ہے) وہ ایک و بازوہ زمین تھی طبرانی فی الکبیر

۲۸۵۱۲..... رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں انہوں نے آپ ﷺ سے بخار کی شکایت کی اور اس کو برا بھلا کہا! آپ ﷺ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ یہ مامور ہے اور لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھے وہ کلمات سکھا دوں کہ جب تو ان کو پڑھے گی تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بخار کو دور فرما دیں گے تو یوں کہہ:

اللهم ارحم عظمی الدقیق وجدی الرقیق واعو ذبک من فورة الحریق یا ام ملام ان كنت امنة بالله  
والیوم الاخر فلا تا کلی اللحم ولا تشربی الدم ولا تفوری علی الفم ولا تصدعی الراس وانتقلی الی من  
زعم ان مع الله ائها اخر فانی اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله

ترجمہ:..... اے اللہ! میری باریک (نازک) ہڈی پر رحم فرما اور میری نازک کھال پر رحم فرما اور میں تیری پناہ لیتا ہوں آگ کے جوش سے اے ام ملام اگر تو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو گوشت نہ کھا اور خون نہ پی اور منہ پر جوش نہ کر اور سر کو نہ دکھا اور چلی جا اس شخص کی طرف جو یہ باطل گمان کرتا ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے پس بے شک میں گواہ ہوں اس بات پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات پر کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کلمات کہے اور بخار مجھ سے جاتا رہا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب اس کی سند میں عبدالملک بن عبد ربہ طائی ہے جس کے بارہ میں معنی میں کہا ہے کہ وہ متروک ہے۔

۲۸۵۱۳..... ام طارق سے جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی ہیں روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد کے پاس تشریف لائے اور اذن مانگا سعد چپ رہے آپ ﷺ نے پھر دہرایا سعد (پھر بھی) چپ رہے آپ ﷺ نے پھر اذن مانگا سعد اب بھی خاموش رہے آپ ﷺ لوٹ گئے (اذن مانگنے سے مراد سلام کرنا ہے) سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا (آپ تشریف لائے) سعد کہنے لگے مجھے آپ کو اذن (جو اب سلام) دینے سے صرف اس بات نے روکا کہ آپ ہم پر سلام کی زیادتی فرمائیں۔ (ام طارق کہتی ہیں کہ) میں نے دروازہ پر ایک آواز سنی کہ کوئی اجازت طلب کر رہا ہے اور میں کسی کو دیکھ نہیں رہی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا ام ملام، آپ ﷺ نے فرمایا لا مرحبا بک ولا اهلاً۔ نہ تو کشادہ جگہ آتی اور نہ اپنوں میں یعنی یہاں تیری جگہ نہیں ہے۔ کیا تو اہل قبا کی طرف جانے کو تیار ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا پس ان کی طرف چلی جا۔ ابن منذر، ابن عساکر

۲۸۵۱۴..... عبدالرحمن المرثع بن صلیبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے خیبر فتح کر لیا اور وہ سرسبز زمین تھی تو لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا (جس سے) انہیں بخار ہو گیا ان لوگوں نے نبی ﷺ کو اس کی شکایت کی، ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بخار موت کا کھوجی ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور آگ (جہنم) کا ککڑا ہے (عسکری نے امثال میں)

## فصل فی الرقی المحمودۃ

۲۸۵۱۵..... مسند الصدیق رضی اللہ عنہ۔ عمرہ بنت عبد الرحمن نقل ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں اور ایک یہودیہ عورت انہیں دم کر رہی تھی روایت کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ مالک، ابن ابی شیبہ، ابن جریر روایت کیا بخاری و مسلم نے اور روایت کیا خرائطی نے مکارم الاخلاق میں۔

۲۸۵۱۶..... حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک یہودی عورت دم کر رہی تھی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ ان منتروں کو ناپسند کرتے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ میں اس کو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۷..... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا رسول اللہ ﷺ میری عیادت کرتے تھے ایک دن آپ نے میری عیادت کی اور مجھ پر تعویذ پڑھا۔ پس آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعِیْذُكَ بِاللّٰهِ الْاِحْدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ کُفُوًا اِحْدٌ مِّنْ شُرَکَآئِجِہٖ۔

تین بار آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پڑھا پس اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا نصیب فرمائی۔

جب آپ ﷺ سیدھے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے عثمان ان کلمات سے تعویذ کر اس کی مثل کا تعویذ تو نہ کر سکے گا (روایت کیا ابن زنجویہ نے ترغیب میں اور ابو یعلیٰ عقیلی اور خطیب نے اور حاکم نے کتاب الکنیٰ میں اور بغوی نے مسند عثمان میں)۔

بغوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ علقمہ بن مرثد سے اس حدیث کو سوائے حفص بن سلیمان کی کسی نے روایت کیا ہو اور حفص بن سلیمان ابو عمرو صاحب القراءة ہیں اور ان کی حدیث میں لین (نزی یعنی تمبک کی کمی) ہے۔

۲۸۵۱۸..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ کلمات پڑھے:

اَعِیْذُكَ بِاللّٰهِ الْاِحْدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ کُفُوًا اِحْدٌ مِّنْ شُرَکَآئِجِہٖ۔

آپ علیہ السلام نے ان کلمات کو سات بار پڑھا پس جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا اے عثمان ان کلمات کے ساتھ تعویذ کر، پس تو ان سے بہتر کے ساتھ تعویذ نہ کرے گا۔ الحکیم

۲۸۵۱۹..... عبد اللہ بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ جعفر رضی اللہ عنہ اپنے ایک بیمار بچے کے پاس تشریف لائے جس کو صالح کہا جاتا تھا۔ پس آپ نے یہ فرمایا..... پڑھ (یہ کلمات):

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی اللّٰهُمَّ اِرْحَمْنِی اللّٰهُمَّ

تجاوز عنی، اللّٰهُمَّ اَعْف عَنِی فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

پھر فرمایا کہ یہ کلمات مجھے میرے بچے نے سکھائے اور کہا کہ ان کو نبی ﷺ نے سکھائے تھے۔ ابن ابی شیبہ، نسائی، حلیہ ابی نعیم حدیث صحیح ہے۔

## بخار کے لئے مخصوص دعا

۲۸۵۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو سخت بخار تھا سو

آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا اور یہ دونوں صاحب چلے گئے، نبی ﷺ نے ان کے پیچھے ایک قاصد بھیجا (یہ حاضر ہوئے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں میرے پاس آئے، اور جب میرے پاس سے گئے تو دو فرشتے اترے ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور ایک میرے پاؤں کے پاس پھر جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا بولا: ان کو کیا ہے؟ پس سرہانے بیٹھے ہوئے فرشتے نے جواب دیا کہ سخت بخار! پانٹی والے نے کہا ان کا تعویذ کر (یعنی آپ پر کلمات تعویذ پڑھ) پس وہ گویا ہوا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّوْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ حَاسِدَةٍ وَطَرَفَةِ عَيْنٍ وَاللّٰهُ  
يَشْفِيْكَ خذها فلتهنك

(اس کو لے مبارک ہو یہ تجھے) پس اس فرشتے نے نہ دم کیا نہ پھونکا اور میری تکلیف جاتی رہی۔ میں نے تمہیں بلوایا تا کہ تمہیں

خبر کروں۔ ابن السنی فی عمل الیوم والیلة طبرانی

حافظ ابن حجر نے اپنی امالی میں کہا کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۲۸۵۲۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس کو دم نہیں کروں گا (یا نہیں کرتا) مگر اس سے کہ جس پر سلیمان علیہ السلام نے

عہد لیا تھا۔ ابن راہویہ

روایت حسن ہے۔

۲۸۵۲۲... مسند بدیل، حلیم بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنی والدہ فارعہ سے وہ اپنے جد (داوا۔ نانا) بدیل بن عمرو خطی سے روایت کرتی ہیں کہ

انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانپ (کے کانے) کا دم (منتر) پیش کیا (یعنی آپ کو سنایا) آپ نے مجھے اس کی اجازت دی اور اس میں برکت کی دعا کی (روایت کیا ابو نعیم اور ابن مندہ نے ابن مندہ کہتے ہیں غریب روایت ہے جو صرف اسی وجہ (طریق) سے معروف ہے اصحاب میں کہا کہ اس کی سند میں غیر معروف روای بھی ہے)۔

۲۸۵۲۳... مسند جبلہ بن ازرق راشد بن سعد سے روایت ہے وہ جبلہ بن ازرق سے روایت کرتے ہیں اور جبلہ بن ازرق نبی ﷺ کے اصحاب

میں سے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی دیوار کے پاس نماز پڑھی جس میں سوراخ بہت تھے۔ پس جب آپ دو رکعتوں پر بیٹھے تو ایک بچھونکا اور آپ ﷺ کو ڈنک مارا سو آپ پر غشی طاری ہو گئی لوگوں نے آپ پر پڑھ کر پھونک ماری۔ جب آپ کو آفاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے شفا دی، تمہارے دم سے یہ شفا نہیں ملی۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۵۲۴... حبیب بن فدیک بن عمر السامانی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے نظر کا دم پیش کیا پس آپ ﷺ نے ان کو اس کی

اجازت مرحمت فرمادی اور انہیں اس میں برکت کی دعا دی۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۵۲۵... محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ہنڈیا کو پکڑا (جس سے) میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے ایک صاحب

کے پاس جو بلند ہموار زمین میں تشریف فرما تھے لے گئی اور ان کو یوں پکارا یا رسول اللہ! ان صاحب نے فرمایا: لیبک وسعدیک (میں تیرے پاس ہوں اور تجھے سعادت بخشا ہوں) پھر میری والدہ نے مجھے آپ کے نزدیک کر دیا آپ پھونکتے رہے اور (کچھ) بولتے رہے مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیا کلام تھا پھر میں نے اس کے بعد اپنی والدہ سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا یہ پڑھ رہے تھے... اذهب الباس رب

الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۵۲۶... محمد بن حاطب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہانڈی میرے اوپر گر پڑی اور میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس

لے گئی آپ علیہ السلام اس ہاتھ پر لعاب اڑائی پھونک مارتے رہے اور یہ پڑھتے رہے:

اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۲۷... مزید۔ جب ہم ارض حبشہ سے آئے تو مجھے میری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلی اور بولی یا رسول اللہ یہ آپ کا بھتیجا

حاطب ہے اس کو آگ سے یہ نقصان پہنچا ہے (حاطب کہتے ہیں) پس میں نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھتا مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے دم کیا یا

تھکا را اور نہ یہ پتہ ہے کہ میری کون سے ہاتھ میں یہ جلن ہوئی تھی بہر حال آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے دعا فرمائی۔ (روایت کیا ابو نعیم نے معرفہ میں)

۲۸۵۲۸..... مسند حکم جو والد ہیں شیب کے (شیب بن اسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو اسلم کے ایک شخص کو کوئی تکلیف ہوئی اس کو رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر دم کیا۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۵۲۹..... مسند حکیم بن حزام زہری حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کچھ ایسے منتر ہیں جن سے ہم ایام جاہلیت میں علاج کرتے تھے اور کچھ دوائیں ہیں جن کو برتتے تھے تو کیا یہ اللہ کی تقدیر کے کسی حصہ کو رد کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۵۳۰..... مسند سائب بن یزید۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ام الکتاب (فاتحہ) کا تعویذ کیا دم کر کے۔ (دارقطنی نے افراد میں روایت کیا)

رواہ ابن عساکر

۲۸۵۳۱..... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوالدرداء جب مجھ پر تجھے تکلیف دیں تو پانی کا ایک پیالہ لے اور اس پر سات مرتبہ پڑھ

وما لنا ان لانتوکل علی اللہ الایة (آخر تک)

اس کے بعد:

فان کنتم امنتم باللہ فکفوا شرکم و اذا کم عنا

پھر (یہ پانی) اپنے بستر کے ارد گرد چھڑک دے پس بے شک تو اس رات ان کی تکلیفوں سے محفوظ رہے گا۔ دیلمی

۲۸۵۳۲..... مسند عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے روایت کیا گیا جبریل علیہ السلام نے آپ پر دم کیا اس حال میں کہ آپ بخار میں تھے پس پڑھا:

بسم اللہ ارقیک من کل داء یؤذیک من کل حاسداً اذا حسد ومن کل عین واسم اللہ ینشفیک

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۳..... مسند ابی الطفیل رضی اللہ عنہ (ایک صحابی) میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا وہاں ہنڈیا اہل رہی پس مجھے ایک چربی کا ٹکڑا اچھا لگا میں اس کو کھا گیا پس میں اس (اس کی وجہ سے یا اس کے بعد) ایک سال تکلیف میں رہا پھر میں نے یہ چربی والا قصہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اس میں سات آدمیوں کا جی تھا (شاید اس سے رغبت مراد ہو) پھر آپ ﷺ نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کو قے کیا اور وہ سبز رنگ کا ٹکڑا تھا پس قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آج تک پیٹ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۵۳۴..... (مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) میرے پاس اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے اور میں بیمار تھا آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھایا ہے:

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل ارب یؤذیک ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ مریض کے لئے اپنی انگشت پر لعاب دہن لگا کر یہ پڑھتے:

بسم اللہ تربة ارضنا بریقة بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا

ممکن ہے کہ نظر مراد ہو۔ واللہ اعلم ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اپنا دست مبارک اس کے

کسی حصہ پر رکھتے اور پڑھتے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی شفاء لا یغادر سقما. رواہ ابن عساکر  
..... ۲۸۵۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو تعویذ کرتی تھی (اور یہ پڑھتی تھی):

اذھب الباس رب الناس بیدک الشفاء لا شافی الا انت یا شافی شفاء لا یغادر سقما  
فرماتی ہیں پس میں آپ کے اس مرض میں جس میں آپ فوت ہوئے آپ ﷺ کو یہ تعویذ کرتی رہی آپ نے ارشاد فرمایا اپنا ہاتھ اٹھالے پس بات  
یہ ہے کہ یہ مجھے ایک مدت تک نافع تھا۔ رواہ ابن النجار

..... ۲۸۵۳۸ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دم کے ساتھ جھاڑتے تھے امسح الباس رب الناس  
بیدک الشفاء لا کاشف الا انت فرماتی ہیں کہ یہ جھاڑا میں نے آپ سے سیکھا اور اس سے آپ کو میں دم کرتی تھی۔ رواہ ابن جریر  
..... ۲۸۵۳۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مریض آتا تھا تو آپ اس کے لئے دعا  
کرتے اور پڑھتے:

اللھم اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفانک لا یغادر سقما  
فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ اپنے مرض الوفا میں بو جھل ہوئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو پھیرنے لگی اور اس دعا کے ساتھ  
آپ کو تعویذ کرنے لگی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا اور ارشاد فرمایا کہ رفیق اعلیٰ کی دعا کر پھر کہا..... رب اغفر لی والحقنی  
بالرفیق الاعلیٰ کہتی ہیں پس یہ وہ آخری کلام تھا جو میں نے آپ سے سنا۔ رواہ ابن جریر

..... ۲۸۵۴۰ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر بخار والے کو دم کرنے کی رخصت مرحمت فرمائی۔ ابن عساکر  
..... ۲۸۵۴۱ عبدالرحمن بن سائب رضی اللہ عنہ جوام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے  
فرمایا اے میرے بھتیجے! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے دم سے جھاڑا کروں پس یہ پڑھا:

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء فیک اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شافی  
الا انت. رواہ ابن جریر

..... ۲۸۵۴۲ یونس بن حباب سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے تعویذ کے باندھنے کے متعلق رائے لی تو فرمایا ہاں جب کہ  
ہو اللہ کی کتاب سے یا نبی ﷺ سے منقول کلام سے اور مجھے حکم کیا اس کے ذریعہ بخار کا علاج کرنے کا کہتے ہیں پس میں چوتھے روز آنے والے  
بخار کے لئے لکھا کرتا تھا:

یا نار کونی بردا وسلما علی ابراہیم وأرا دواہ کیدا فجعلنہم الاخسرین، اللھم رب جبریل ومیکائیل  
واسرافیل اشف صاحب هذا الكتاب. رواہ ابن جریر

..... ۲۸۵۴۳ ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بے شک ایک بدخواہ جن  
مجھے ستاتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پڑھ:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر المی لا یجاوزہن برولا فاجر من شر ما ذرا فی الارض ومن شر ما  
یخرج منها ومن شر ما یخرج فی السماء وما ینزل منها ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن

کہتے ہیں کہ میں نے یہ کیا پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے (اسکو) ہٹا دیا۔ بخاری ومسلم. ابن عساکر

..... ۲۸۵۴۴ حضرت ابی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے اس دوران آپ نے  
اپنا دست مبارک زمین پر رکھا تو ایک بچھو نے آپ کو ڈنک مارا آپ ﷺ نے اس کو پکڑا اور اس کو مار دیا پس جب آپ پھرے (فارغ  
ہوئے۔ ظاہر یہ ہے کہ آپ نے دوران صلوة اس کو مارا (از مترجم) تو فرمایا اللہ بچھو پر لعنت کرے کہ بغیر ڈنک مارے نہیں چھوڑتا کسی نمازی کو

اور نہ غیر نمازی کو اور نہیں چھوڑتا کسی نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور ان دونوں کو ایک برتن میں ڈالا پھر اس کو اپنی انگشت پر ڈالتے رہے جہاں اس بچھونے آپ کو ڈنک مارتا تھا اور اس پر ہاتھ پھیرتے رہے اور معوذتین سے اپنی انگشت کا تعوذ کرتے رہے اور ایک روایت میں ہے اور قل هو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے رہے۔

ابن ابی شیبہ بیہقی فی شعب الایمان مستغفری فی الدعوات ابو نعیم فی الطب  
 ۲۸۵۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں صاحب نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: لو انزلنا هذا القرآن علی جبل آخر سورت تک کے بارہ میں نقل کرتے ہیں کہ یہ سرزد کا دم ہے۔ دیلمی  
 ۲۸۵۳۶..... حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو غمگین پایا: کہا اے محمد! یہ کیا پریشانی ہے جو میں آپ کے چہرہ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا کہ حسن، اور ”حسین“ (رضی اللہ عنہما) کو نظر لگ گئی: کہا کہ نظر کی تصدیق کیجئے پس بے شک نظر حق ہے، کیا پھر آپ نے انہیں ان کلمات کے ساتھ تعویذ نہیں دیا (یعنی دم مراد ہے) پوچھا اور وہ کیا ہیں؟ جواب دیا کہ:

اللہم یاذاالسلطان العظیم ذالمن القديم ذالرحمة الکریم وہی الکلمات التامات والدعوات  
 الستجابات عاف الحسن والحسین من أنفس الجن واعین الانس۔

آپ ﷺ نے یہ کلمات پڑھے پس دونوں صاحبزادے رضی اللہ عنہما رضاحما آپ کے سامنے اٹھ کر کھینے لگے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو اس تعویذ کے ساتھ تعوذ فرما، ہم کرو پس تعوذ کرنے والوں نے اس جیسے تعویذ کو نہیں پایا۔ روایت کیا ابن مندو ابن ضبل نے غرائب شعبہ میں اور جر جانی نے جر جانیات میں اور اصہبانی حجتہ میں اور ابن عساکر نے دارقطنی نے کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان میں ابو جہاء محمد بن عبیدہ اللہ صلی متفرد ہیں جو اہل سنت سے ہیں۔

۲۸۵۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما و ارضاحما کو اللہ کے ان کلمات نامہ سے تعویذ کیا کرتے تھے۔

اعوذکما بکلمات اللہ التامات من کل شیطن وهامة ومن کل عین لامة۔ طبرانی اوسط، ابن النجار  
 ۲۸۵۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے بچھونے ڈنک مارا۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو بس ڈنک مارتا ہی ہے پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور اس جگہ پر مسح کرتے رہے اور قل یا لہذا کافرون اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے۔ ابو نعیم فی الطب

## الرقی المذمومة..... ناپسندیدہ جھاڑ پھونک

۲۸۵۳۹..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد کا ایک غلام تھا جو انہیں خراج (روزانہ کی مقررہ اجرت) دیا کرتا تھا اور میرے والد اس کے راتب یومیہ سے کھایا کرتے تھے بس ایک دن وہ کچھ لایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھالیا غلام بولا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کا عمل کیا تھا اور میں کہانت کو جانتا تھا بس میں نے اس کو دھوکا دیا تھا وہ مجھے مل گیا اور اس نے مجھے اس کا بدل دیا سو یہ جو آپ نے کھایا وہی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (حلق کے اندر) داخل کیا اور جو پیٹ میں تھا سب تے کر دیا۔

بخاری۔ سنن کبریٰ للبیہقی

۲۸۵۵۰..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاتھ میں پیتل کا ایک حلقہ دیکھا ارشاد فرمایا کہ یہ



کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کمزوری (کے علاج) کے لئے ہے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دے یہ تجھے بجز لاغری کے کچھ نہ دے گا۔ (ابن جریر کہتے ہیں کہ روایت صحیح ہے)

۲۸۵۵۱..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے بازو میں پتیل کا ایک کڑا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا واہنہ (لاغری) کی راہ سے ہے فرمایا کیا تجھے یہ بھلا لگتا ہے کہ تو اس کے سپرد کر دیا جائے؟ اس کو اپنے سے اتار پھینک (ابن جریر۔ کہتے ہیں کہ روایت درجہ صحت پر ہے۔)

۲۸۵۵۲..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عکیم جہنی رضی اللہ عنہ کو ایک ذیل نکل آیا ان سے کہا گیا کیا آپ اس پر کوئی منکا نہیں لٹکا لیتے (مثلاً کوئی کوڑی یا سیپ یا کھونگا جس میں سوراخ کر کے دھاگا ڈال دیا گیا ہو) کہنے لگے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اس میں میری جان ہے تب بھی میں اسکو نہ باندھتا اس کے بعد فرمایا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے (ابن جریر روایت کو صحیح قرار دیا)۔

۲۸۵۵۳..... ابو بشر بن حارث بن خزمہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کو یہ پیغام دیکر جبکہ لوگ اپنی اپنی خوابگاہ میں تھے بھیجا کہ ہرگز کسی اونٹ کی گردن میں کمان کا قلابہ (گہنا۔ ہار) نہ رہنے دیا جائے بس کاٹ دیا جائے۔ رواہ ابو نعیم

## الکتاب الرابع من حروف الطاء..... الطيرة والقال والعدوى من قسم الاقوال (الطيرة)

### حروف طاء کی چوتھی کتاب بدشگونی..... قبیل تعدیہ مرض از قبیل اقوال شگون

- ۲۸۵۵۴..... پرندوں کو اپنے انڈوں پر رہنے دو۔ ابو داؤد عن ام کوز
- ۲۸۵۵۵..... (نیک یا بد) قال جاری واقع ہوتی ہے تقدیر کے مطابق۔ مستدرک حاکم۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۲۸۵۵۶..... بدشگونی کرنا شرک کی بات ہے۔ مسند احمد بخاری فی الادب المفرد۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۵۷..... زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے کہ نحوست عورت میں ہے اور سواری میں ہے اور گھر میں ہے۔
- (مستدرک حاکم، سنن کبیر للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاهما)
- ۲۸۵۵۸..... نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور رہائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔ ترمذی نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۵۹..... نحوست گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۶۰..... تین چیزوں میں تو نحوست ہی ہے: گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں۔ بخاری، ابو داؤد۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۶۱..... اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔

مالک احمد، بخاری ابن ماجہ۔ عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مسلم نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۲..... بدفالی یا نیک فالی کے لئے پرندوں کو اڑنے پر اکسانا اور کسی کو منحوس قرار دینا اور پیش گوئی کے لئے کنکریاں پھینکنا بتوں (کو ماننے)

کی قبیل سے ہے۔ ابو داؤد عن قبیصہ رضی اللہ عنہ ضعیف ابی داؤد ۸۳۲ ضعیف الجامع ۳۹۰۰

۲۸۵۶۳..... انسان کے اندر تین چیزیں ہیں بدشگونی اور گمان (بد) قائم کر لینا اور حسد کرنا پس شگون سے اسکو نکالنے والی بات یہ ہے کہ (کلام سے) نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ تحقیق میں نہ پڑے اور حسد سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ زیادتی نہ کرے۔

شعب الایمان بیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۹۹۳

۲۸۵۶۴..... مومن میں تین حصلتیں ہیں بد شکونی (بد) گمانی اور حسد پس بد شکونی سے اس کو نکالنے والی یہ بات ہے کہ وہ (اس شکون کی بنا پر کام کر گذرنے سے نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والا وصف یہ ہے کہ کھوج نہ لگائے اور حسد سے اس کو نکالنے والا وصف یہ ہے کہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ ابن صصری فی امالیہ فردوس دیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۰۰۶

۲۸۵۶۵..... نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جس نے شکون لیا یا اس کے لئے شکون کیا گیا یا عمل کہا یا اس کے لئے کیا گیا یا جادو کیا یا کروایا۔

طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۶..... جس کو بد شکونی نے اپنے کام سے روک دیا اس نے شرک کیا۔ مسند احمد۔ طبرانی کبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۵۶۷..... بے شک پرندوں کو اڑنے پر اکسانا (بغرض راہ نمائی) اور پیش گوئی کے لئے کنکریاں پھینکنا اور (کسی شیء میں) نحوست سمجھنا بتوں کو ماننے کی قبیل سے۔ ابن سعد۔ احمد۔ طبرانی فی الکبیر عن فطن بن قبیصہ عن ابیہ

۲۸۵۶۸..... بد شکونی شرک ہے بد شکونی شرک ہے۔

ابو داؤد طیالسی، احمد ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم فی المستدرک بیہقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
۲۸۵۶۹..... بد شکونی شرک کی قبیل سے ہے ترمذی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ کہا کہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۵۷۰..... جو شخص سفر کے ارادہ سے نکلا پھر شخص (کے تصور) سے رک گیا تو اس نے اس وحی کا انکار کیا جو حضرت محمد ﷺ پر اتاری گئی۔

دیلمی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۱..... بد شکونی وہی ہے جو تجھے چلا دے یا روک دے۔ احمد عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۲..... حام رات کی تاریکی میں طلب انتقام کے لئے گشت کر نیوالا پرندہ کچھ نہیں ہے حام کچھ نہیں ہے (یعنی من گھڑت بات ہے) اَلو جو اہل جاہلیت کے زعم کے مطابق مقتول کی روح ہوتی ہے یا میت کی بوسیدہ ہڈیاں ہوتی ہیں جو الو بن جاتی ہیں۔ حاشیہ مشکوٰۃ ۲۰۳۹۲

۲۸۵۷۳..... اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو عورت میں اور سواری کے جانور میں اور گھر میں ہے۔

۲۸۵۷۴..... نحوست نہیں ہے پس اگر نحوست موجود ہے تو گھوڑے میں اور عورت میں اور رہائش گاہ میں ہے۔

طبرانی عن عبدالمہیمن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن مہل بن سعد عن ابیہ عن جدہ

۲۸۵۷۵..... بد فالی ہے ہی نہیں اور بد فالی اس پر (بوجھ) ہے جو یہ کرتا ہے سو اگر کسی شے میں ہے تو گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں ہے۔

ابن حبان، ابن جریر، سعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۶..... بد فالی رہائش گاہ میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۷..... اس سے نکلوا اس حال میں کہ یہ لائق مذمت ہے۔ شعب الایمان البیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۸..... اس کو مذموم سمجھ کر چھوڑ دو (پشت پر دیکھیں)۔ ابو داؤد، سنن کبریٰ للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۵۷۹..... جس کسی کو اس سے کچھ حصہ پہنچے تو چاہیے کہ یوں کہے: اللہم لا طیر الا طیر ک ولا الہ غیرک (اے اللہ نہیں کوئی نحوست

مگر تیری (پیدا کردہ) اور نہیں کوئی معبود مگر تو۔ نسائی عن سلمان ابن بريدة عن ابیہ

۱۔ ہام اور ہامہ بغیر تشدید کے ہے تشدید کے ساتھ اس کا معنی زہریلی چیز ہے جیسے سانپ بچھو چنانچہ تعویذات میں جہاں ہامہ ہے وہ مشدد ہے جس

کی جمع ہوام ہے اور معنی زہریلا جانور ہے۔ از مترجم

۲۔ ذر و ہا زیمہ۔ ہاضمیر کا مرجع دار ہے چنانچہ ابو داؤد شریف کی حدیث ہے:

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل يا رسول الله انا كنا في دار كثر فيها عدونا و اموالنا فتحو لنا الى

دار قل فيها عدنا و اموالنا فقال . ذروها ذميمة شكوة ۳۹۲

روایت اولیٰ جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بھی شاید یہی واقعہ ہے۔ فلینظر

۲۸۵۸۰..... جس شخص کو بدفالی اس کی حاجت سے روک دے تو اس نے شرک کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اور اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا یوں کہے:

اللهم لا طير الا طيرك ولا خير الاخيرك ولا اله غيرك

الشدرة ۱۵۷ كشف الخفار احمد طبرانی ابن السنی فی عمل اليوم واليلة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ.

## اکمال

۲۸۵۸۱..... قال (نیک) مرسل ہے (چھڑانے والی ہے) اور چھینک سچی شاہد ہے۔ الحکیم عن الروہب. ضعيف الجامع ۴۰۲۳

۲۸۵۸۲..... ہم نے تیری قال تیرے منہ سے حاصل کی۔ ابو داؤد عن ابی ہریرہ ابن السنی ابو نعیم فی الطب عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ

عن جدہ فردوس دیلمی عن ابن عمر، الاسرار المعروفہ ۲۱۶ اسنی المطالب ۸۶

۲۸۵۸۳..... بہترین شگون خوش فالی ہے اور شگون مسلمان کو مانع نہیں بنتا پس جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ شگون دیکھے تو چاہئے کہ یہ کہے:

اللهم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یرفع السیات الا انت ولا حول ولا قوة الا بک

ابو داؤد. سنن کبریٰ بیہقی عن عروہ بن عامر القرشی

۲۸۵۸۴..... سچا شگون قال نیک ہے اور یہ شگون مسلمان کو نہیں روکتا اور جب تم شگون میں سے کوئی چیز ناپسندیدہ دیکھو تو کہو:

اللهم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذهب بالسیات الا انت ولا حول ولا قوة الا باللہ

ابن السنی عن عقبہ بن عامر القرشی ضعيف الجامع ۹۹

۲۸۵۸۵..... اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ نحوست تو عورت اور سواری کے جانور اور گھر میں ہے۔

مستدرک سنن کبریٰ بیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۵۸۶..... نحوست کچھ نہیں ہے اور بعض اوقات برکت گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔

ترمذی ابن ماجہ عن حکیم بن معاویہ

۲۸۵۸۷..... الو میں کچھ نہیں ہے اور نظر حق ہے اور سچی شگون خوش فالی ہے۔

احمد، ترمذی عن حابس، ضعيف الترمذی ۳۸۵ ضعيف الجامع ۶۴۹۵

۲۸۵۸۹..... نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور ربائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔

ترمذی نسائی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ضعيف الترمذی ۵۴۴

۲۸۵۹۰..... شگون کچھ نہیں اور اس میں کا بہتر قال ہے (یعنی) وہ بہترین کلمہ جو تم میں سے کوئی سنے۔ احمد، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۵۹۱..... شگون کچھ نہیں اور تمام شگونوں میں سے بہتر قال ہے جو تم میں سے کوئی سن لے۔

## الاکمال

- ۲۸۵۹۱..... شگونوں میں سے بہتر فال ہے اور نظر حق ہے۔ دہلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۲..... نہیں کوئی نحس (بدشگون) اور اس میں کی بہتر فال ہے عرض کیا گیا اور کیا ہے فال اے اللہ کے رسول، فرمایا اچھی بات درانحالیکہ اس کو تم میں کا کوئی فرد سنے۔ احمد مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۳..... خوب شے ہے فال (یعنی) وہ بہتر کلمہ جس کو تم میں کوئی فرد سنے۔ دہلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۴..... اے فلاں! ہم موجود ہیں تیرے استقبال کو ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لی، لے چلو ہمیں ہریالی کی طرف۔
- طبرانی. ابو نعیم فی الطب عن کثیر بن عبد اللہ لمزنی عن ابیہ عن جدہ الشفرة ۳۸

## العدوی

- ۲۸۵۹۵..... نہیں کوئی تعدیہ اور نہیں الو (کی شکل میں کوئی روح) اور نہ بدشگونی اور محبوب رکھتا ہوں میں نیک فال کو۔
- مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۶..... نہیں کوئی تعدیہ مرض اور نہ بدشگون اور بس نحوست تین چیزوں میں ہے: گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔
- احمد، بخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۷..... نہیں ہے کچھ چھوت اور نہ بدشگون اور پسند ہے مجھے فال نیک اور فال نیک اچھا کلمہ ہے۔
- احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۸..... نہیں چھوت اور نہ حامہ (الواور نہ ہی مشرق میں مقابل کے طلوع کے ساتھ مغربی تارہ کا غروب دخل انداز ہے) (بارش میں)۔
- ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۵۹۹..... نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحس ہے اور نہ کوئی روح الو کی شکل میں ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمائیے کہ ایک اونٹ جس کو خارش ہو تمام اونٹوں کو خارش زدہ کر دیتا ہے۔ فرمایا یہ فیصلہ الہی ہے بھلا پہلے کو کس نے خارش زدہ کیا۔ احمد ابن ماجہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۰۰..... نہ چھوت چھات ہے نہ بدشگون ہے اور نہ الو (کی شکل میں کوئی پیاسی روح ہے اور نہ کوئی اصفر ہے اور جذام والے سے تو ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگے۔ (صفر کیا ہے؟) اس میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ اہل جاہلیت ماہ صفر کو منحوس خیال کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے نفی فرمائی۔
- ۲۸۶۰۱..... کوئی چیز دوسری چیز کو تعدیہ نہیں کرتی (اگر یہ بات ہے تو) پھر اول کو کس نے لگائی کوئی چھوت چھات نہیں ہے اور نہ صفر کچھ ہے اللہ نے پیدا کیا ہے ہر نفس کو پھر اس کی حیات لکھی اور اس کا رزق اور مصائب لکھے۔ احمد نسائی، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۰۲..... بیمار ریوڑ والا ہرگز نہ لائے (اپنے ریوڑ کو) تندرست ریوڑ والے کے پاس۔

- احمد، بخاری مسلم ابو داؤد ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۲۸۶۰۳..... نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ (کسی مقتول میت کی روح یا ڈھانچہ بشکل الو کا وجود ہے۔
- (جو طلب انتقام کے لئے بھٹکتی پھر رہی ہو) اور نہ صفر ہے اور نہ غول بیابانی ہے۔
- ۲۸۶۰۴..... نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کی روح (یا نہ الو ہے جو کسی روح کا قالب ہو۔
- احمد، بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ احمد، مسلم عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ

۲۸۶۰۵.....سوادل کوکس نے مرض لگایا؟ بخاری مسلم ابو داؤد عن ابی ہریرۃ  
 ۲۸۶۰۵.....بیابان کے بھوت کا کوئی وجود نہیں۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۶۰۷.....نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کا سر کچھ ہے اور نہ کوئی بیمار کسی تندرست کو مرض لگاتا ہے (قاضی محمد بن باقی انصاری نے اپنے شیوخ سے روایت کردہ احادیث کے ایک جزء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔

۲۸۶۰۸.....نہ صفر ہے اور نہ مقتول کی روح بشکل آتو ہے اور نہ چھوت چھات ہے اور نہیں پورے ہوتے دو مہینے ساٹھ دن کے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا نہیں سونگھ سکے گا جنت کی خوشبو۔ طبرانی۔ ابن عساکر۔ عن عبد الرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی

۲۸۶۰۹.....کوئی چھوت چھات نہیں ہے۔ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۰.....نہ چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح) ہے اور دو مہینے ساٹھ دن کے پورے نہیں ہوتے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ طبرانی کبیر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۱.....نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح ہے) اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ہے پس جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں جا کر نہ ٹھہرو اور اگر وہ واقع ہو جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔

ابن خزیمہ طحاوی، ابن حبان عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۲.....نہیں ہے چھوت چھات اور نہ بدشگونی اور نہ ہامہ (طلب انتقام کے لئے گشت کرنے والی روح مقتول)

۲۸۶۱۳.....نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھکتی روح) کا جو دہے کیا تم نے نہیں دیکھا اونٹ کو کہ صحراء میں رہتا ہے۔ پس وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے سینے کے نیچے والے حصہ میں جو زمین سے نکلتا ہے (یا اس کے پیٹ کے چپکے ہوئے حصہ میں خارش کا ایک چھوٹا سا نشان ہو جاتا ہے جو اس سے پہلے نہ تھا پس (اس) پہلے اونٹ کو کس نے مرض منتقل کیا۔

شیرازی فی الالقباب۔ طبرانی کبیر حلیہ ابی نعیم مسند رک حاکم بروایت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۴.....نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی حیات لکھی اور اس کی موت لکھی اور اس کی مصیبتیں اور روزی لکھی۔

۲۸۶۱۴.....نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھکتی روح) ہے اور نہ صفر ہے پس اول فرد کو کس نے مرض لگایا۔

مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ طبرانی کبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۵.....نہ چھوت چھات والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمائیے ایک ایسا اونٹ ہے جس کو خارش ہے پس وہ تمام اونٹوں کو خارش بنا دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ یہ فیصلہ الہی ہے پس پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔

مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۶.....نہیں کوئی بیماری چھوت والی اور نہ ہامہ (یعنی پرندہ کی شکل میں طلب انتقام کے لئے رات کو بھٹکنے والی روح) اور نہ صفر (پیٹ کا کیرا جو بھوک میں ڈبٹتا ہے یا ماہ صفر یا اعتبار آفات و بلیات) اور چاہئے کہ نہ اترے کوئی بیمار جانوروں کے ریوز والا تندرست جانوروں کے ریوز والے کے پاس۔ اور تندرست ریوز والا جہاں چاہے پراؤ کرے۔ عرض کیا گیا اور یہ کس وجہ سے فرمایا اس لئے کہ یہ (امر) باعث تکلیف (دیگراں ہے)

بیہقی بروایت ابی ہریرۃ

۲۸۶۱۷.....نہیں کوئی اڑ کر لگنے والی بیماری اور نہ کسی مقتول کی روح (جو آ کر انتقام مانگے) اور نہ صفر اور پرہیز کرو جذامی سے ایسے جیسے کہ پرہیز

کرتے ہو تم شیروں سے۔ بیہقی بروایت ابی ہریرہ

۲۸۶۱۸..... نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہاتھ (روح مقتول ہے) بدشگون ہے اور پسند ہے مجھ کو فال۔ دارقطنی (فی المتفق) بروایت ابی ہریرہ  
۲۸۶۱۹..... نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہاتھ (روح مقتول) ہے اور نہ بیابانی بھوت ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

ابن جریر بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۰..... نہ تعدیہ مرض ہے اور نہ نحوست ہے۔

۲۸۶۲۱..... نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے۔ ابن جریر بروایت ابی ہریرہ

۲۸۶۲۲..... نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح کا پرندہ ہے اور بہترین شگون فال ہے (اور نظر بر

حق ہے)۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۳..... نہ چھوت چھات ہے اور بدشگون ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۴..... نہ چھوت چھات ہے اور بدشگون ہے اور نہ کسی کو کس نے مرض لگایا۔ ابن جریر بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۵..... نہ اڑ کر لگنے والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور وکل انسان الزلناہ طائرہ فی عنقہ اور ہر آدمی کے لگادی ہے ہم نے اس کی

بری قسمت اس کی گردن سے۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۳

## کتاب الطیرۃ والقال والعدوی..... من قسم الافعال

### بدشگونی، نیک شگون اور چھوت چھات کی روایات جواز قبیل افعال ہوں

۲۸۶۲۶..... نعمان بن رازیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ) ہم زمانہ جاہلیت میں پرندے اڑا کر فال معلوم کرنے کا مشغلہ رکھتے تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا ہے پس آپ ہمیں اے اللہ کے رسول! کیا حکم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام نے اس کی صداقت (واقعیت) کی نشی کی اور لیکن تم میں سے کوئی ہرگز سفر سے نہ رکے۔

ابن عساکر بروایت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۷..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ بیماری کا اڑ کر لگنا ہے اور نہ صفر ہے اور نہ بدشگونی ہے

اور نہ کسی مقتول کی پرندہ کے قالب میں انتقام کے لئے بھٹکنے والی روح ہے پس ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے رسول! پس کیا شان ہے اونٹوں کی کہ ہوتے ہیں بیابان میں ایسے جیسے کہ ہرن پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے اور ان میں داخل ہوتا ہے پس ان سب کو خارش کر دیتا ہے ارشاد فرمایا بھلا اول کو کس نے یہ مرض لگایا۔ بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن جریر

۲۸۶۲۸..... ابن شہاب سے مروی ہے کہ بے شک ابو سلمہ نے انہیں بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لا عدوی (مرض سے

مرض پیدا ہونا کچھ نہیں) اور وہ (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیمار موشیوں والا (اپنے موشیوں کو) تندرست موشیوں والے کے پاس نہ لائے اور ابو سلمہ نے (ابن شہاب کو) کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں باتیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے بیان کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنے قول لا عدوی کی روایت سے خاموش ہو گئے اور قائم رہے اپنے قول لا

یوردمرض علی صح پر۔ یعنی پہلی روایت کو بیان کرنا چھوڑ دیا اور دوسری کی روایت کو بیان کرنا باقی رکھا۔

۲۸۶۲۹..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! خارش کا نشان

اونٹ کے موٹے ہونٹ میں ہوتا ہے یا اس کی دم کی جڑ میں ہوتا ہے، پھر وہ تمام اونٹوں میں کھلی پھیلا دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

پہلے کو کس نے لگایا؟ نہ چھوت چھات ہے اور نہ کسی مقتول کی بھگتی روح ہے اور نہ صفر ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی زندگی لکھی اور اس کو پیش آنے والی مصیبتیں لکھیں اور اس کی روزی لکھی۔ رواہ ابن جریر

یہ مضمون بخاری شریف میں بھی ہے وہاں یہ بھی ہے کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں نسیان کا شکار ہوتے ہوں۔

۲۸۶۳۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ کوئی بدشگونئی ہے اور نہ کسی مقتول کی بھگتی روح ہے اور نہ بدشگونئی ہے اور نہ صفر ہے پس ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اونٹ ایسا نہیں کہ اس کو خارش ہوتی ہے پھر وہ دوسرے اونٹوں میں رہتا ہے اور انہیں بھی مرض لگا دیتا ہے۔

(آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کیا تو نے خیال کیا کہ اول کو کس نے مرض لگایا؟ اور ایک عبارت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھلا پہلے کو کس نے خارش لگائی؟ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۱..... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کیا رائے رکھتے ہیں آپ میری اس لونڈی کے متعلق جس کی طرف سے میرے دل میں کچھ بات ہے؟ اس لیے کہ میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم) سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ (نخوست) ہے تو وہ گھر میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور عورت میں ہے۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کے نبی ﷺ سے سننے کا سختی سے انکار کیا، اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس احتمال کا انکار کیا کہ آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو اور اس بات کا بھی کہ نخوست کسی چیز میں ہو اور فرمایا کہ جب تیری طبیعت میں اس کی طرف سے کچھ (خلجان) بیٹھ گیا ہے تو اس سے جدائی اختیار کر دے یا اس کو فروخت کر دے یا اس کو آزاد کر دے۔

رواہ ابن جریر

## کسی بھی چیز میں نخوست نہ ہونا

۲۸۶۳۲..... قتادہ ابو حسان سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا و ارضاحا کے پاس داخل ہوئے اور آپ کو بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نخوست عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سخت غصہ ہوئیں اور طیش میں آپ کو (گویا کہ) بھونچال آ گیا۔ فرمانے لگیں آپ ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی، بس یہ فرمایا ہے کہ اہل جاہلیت اس سے بدشگونئی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۳..... ابو حسان سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نخوست عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہے اس پر آپ کہنے لگیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا بس یہ فرمایا کہ اہل جاہلیت اس سے بدشگونئی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۴..... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک گھر میں سکونت اختیار کی اور اس وقت ہم (تمام انواع میں) کثرت و فراوانی والے تھے پس ہم احتیاج میں آ گئے اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہو گئے اور ہم میں اختلاف ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو فروخت کر دو یا اس کو بحالت مذمومیت چھوڑ دو۔

رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۵..... عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے روایت ہے کہ میں نے پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سے محفوظ کی ہیں (یاد کی ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا۔ نہیں ہے صفر اور حامہ (کسی مقتول کی خاطر بھگتی روح) اور نہ اڑ کر لگنے والی بیماری اور (یہ کہ) نہیں پورے ہوتے دو مہینے

ساتھ دن کے اور جس نے توڑا اللہ کے ذمہ کو وہ نہیں سونگھ سکے گا جنت کی خوشبو۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۶۳۶..... مسند علی رضی اللہ عنہ۔ ثعلبہ بن یزید حمانی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ تو صفر ہے اور نہ ہامہ (کسی مقتول کی روح جو الو یا کسی اور پرندہ کی شبیہ کی شکل میں طلب انتقام کی خاطر آتی ہو) اور مرض نہیں لگاتا کوئی مریض کسی تندرست کو میں نے کہا! کیا آپ نے سنا اس کلام کو رسول اللہ ﷺ سے؟ فرمایا ہاں! سنا میرے کان نے اور دیکھا میری آنکھ نے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۷..... مزید۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ ہے یا کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے۔ رواہ ابن جریر

## ذیل الطیرہ

۲۸۶۳۸..... بہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے منحوسیت کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر وہ کسی چیز میں ہے تو عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۹..... ابو حازم سے مروی ہے کہ بہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے منحوسیت کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم کہتے تھے اگر کچھ ہے (یعنی نحوست کا کچھ حصہ ہے) تو وہ عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۴۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے نبی! بیشک ہم ایک دار میں مقیم تھے اس میں ہماری تعداد بہت تھی اور اس میں ہمارے اموال بکثرت تھے پس ہم ایک دوسرے دار کی طرف منتقل ہوئے تو وہاں ہماری تعداد گھٹ گئی اور وہاں ہمارے اموال کم ہو گئے، پس اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو اس کو (دعوہا فرمایا یا ذروہا فرمایا۔ معنی ایک ہے) بحالت مذمومیت۔

## حرف الظاء..... کتاب النظہار..... من قسم الافعال

حرف ظاء سے شروع ہونے والے حرف ظہار کے عنوان کے تحت آنے والی حدیثیں جواز قبیل افعال ہیں۔

۲۸۶۴۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے تحت (یعنی نکاح میں) چار بیویاں ہوں پھر وہ ان سے ظہار کرے تو اس کو ایک کفارہ کفایت کر جائے گا۔ مصنف عبدالرزاق۔ دارقطنی بخاری مسلم

۲۸۶۴۲..... قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو اس سے شادی کرنے کی شرط پر اپنی ماں کی پیٹھ کی طرح قزلہ دے دیا (یعنی یوں کہا کہ اگر تجھ سے نکاح کروں تو تو مجھ پر ایسے ہے جیسے میری ماں کی پشت چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اس سے نکاح کرے تو اس کے قریب نہ جائے جب تک کہ کفارہ ادا نہ کر دے۔ عبدالرزاق۔ بخاری۔ مسلم

۲۸۶۴۳..... سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس کی تین بیویاں تھیں اور اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ تم مجھ پر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر ایک کفارہ ہے۔

عبدالرزاق۔ کامل لابن عدی بخاری و مسلم

۲۸۶۴۴..... مسند عمرو بن سلمہ۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے وہ سلمہ بن صحرا البیاضی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی سلمہ نے) اپنی بیوی اپنے اوپر ایسے قرار دے دیا جیسے ان کی ماں کی پشت (اور ظہار کی یہ قرار داد) رمضان کے گزرنے تک تھی، پس وہ (اس عرصہ میں) موٹی تازی ہو گئی اور تروتازہ (یعنی فربہ) ہو گئی سو وہ اس پر نصف رمضان میں (ہی) جا پڑے پھر نبی ﷺ کے پاس آئے گویا کہ وہ اس عمل کو گراں محسوس کر رہے تھے سو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے اس کی کہ ایک غلام آزاد کرے؟



انہوں نے کہا نہیں! فرمایا کیا اس کی طاقت رکھتا ہے کہ دو مہینے متواتر روزے رکھے؟ کہا نہیں! فرمایا کیا پھر یہ کر سکتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے؟ کہا نہیں!

نبی ﷺ گویا ہونے کے لئے فرودہ بن عمرو یہ فرق اس کو دیدے اور فرق ایک ٹوکرا ہے جس میں پندرہ یا ۱۶ سولہ صاع آتے ہیں پس یہ شخص ساٹھ مسکینوں کو یہ ٹوکرا کھلا دے۔

وہ بولا کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ پس قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبود فرمایا اس شہر (مبارک) کی دونوں وادیوں کے درمیان کوئی شخص ہم سے زیادہ اس کا محتاج نہیں۔

پس (اس بات کو سن کر) نبی ﷺ ہنس پڑے۔ پھر فرمایا کہ اس کو اپنے گھر والوں کے پاس لے جا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۳۵..... یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھ کو خولہ بنت مالک ثعلبہ نے بیان کیا اور یہ (خولہ بنت مالک) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے تحت تھیں (یعنی نکاح میں تھیں) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے شوہر کی جبکہ اس نے مجھ سے ظہار کیا تھا کھجور کے ایک ٹوکرا کے ساتھ اعانت فرمائی تھی اور دوسرے ٹوکرا کے ساتھ میں نے مدد کی تھی پس یہ ساٹھ صاع ہوئے تھے کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو صدقہ کر دے اور مجھ سے فرمایا کہ لوٹ جا اپنے چچا زاد کے پاس اور اس کے بارہ میں اللہ سے ڈرتی رہ۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۶۳۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قبل از نکاح ظہار کو اور قبل از نکاح طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۳۷..... ابن المسیب رضی اللہ عنہ تابعی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارہ دینے سے قبل اس سے مل گیا تو نبی ﷺ نے اس کو ایک کفارہ کا حکم فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۳۸..... عکرمہ رضی اللہ عنہ سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے جا ملا پھر اس نے اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا اور تجھے اس عمل پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے پازیب دیکھے یا یہ کہا کہ میں اس کی پنڈلیوں کو چاند کی روشنی میں دیکھ لیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے جدا رہ یہاں تک کہ تو وہ کام ہی کرے جس کا اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ایک مجلس میں کئی بار ظہار کرے تو ایک کفارہ ہے اور اگر متعدد مجلسوں میں ظہار کیا تو متعدد کفارے ہیں اور ایمان (قسمیں) بھی اسی طرح ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایلاء ظہار میں داخل نہیں ہوتا اور نہ ظہار ایلاء میں داخل ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

## حرف العین

اس میں چار کتب ہیں۔ علم۔ عمیق۔ عاریہ اور عظمت از قبیل اقوال۔

## کتاب العلم

اس میں تین ابواب ہیں

### باب اول..... علم کی ترغیب کے بارے میں

۲۸۶۵۱..... علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ عبد الرزاق و بیہقی شعب الایمان عن انس۔ ابو داؤد طیالسی و سعید ابن منصور و خطیب

عن الحسين بن علی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس۔ تمام عن ابن عمر طبرانی فی الکبر عن ابن مسعود۔ خطیب عن علی

طبرانی فی الاوسط و بیہقی شعب الایمان عن ابن سعید

۲۸۶۵۲..... علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جو شخص کسی نا اہل کے سامنے علم کے خزانے بکھیرے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خنزیر کے گلے

میں جواہر موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۲۲ و ضعیف الجامع ۳۶۲۶

۲۸۶۵۳..... علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے طالب علم کی لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔

رواہ ابن عبد البر فی العلم عن انس

۲۸۶۵۴..... علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اللہ تعالیٰ مظلوم کی فریاد کو بہت پسند کرتا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان و ابن عبد البر عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالہی ۵۲۰ و ضعیف الجامع ۳۶۲۵

فائدہ:..... اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے ضروری

مسائل حلال و حرام کا ضروری علم اس حدیث کو آج کل کے مروجہ عصری علوم و فنون کے لیے پیش کرنا اور پھر عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کا اسکولز، کالجز

اور یونیورسٹیز میں جانا اور اس حدیث کو حجت بنانا زبردست غلطی اور کم فہمی ہے، دینی علوم، عصری علوم، سائنسی علوم مباح ہیں فرض نہیں۔ غلیتامل۔

۲۸۶۵۵..... علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز، روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔ رواہ الطبرانی و ابن عبد البر عن انس

۲۸۶۵۶..... حصول علم کے لئے گھڑی بھر کا وقت صرف کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے حصول علم کی لیے ایک دن صرف کرنا تین مہینوں کے

روزوں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرہ ۳۷۹ و ضعیف الجامع ۳۶۲۳۔

۲۸۶۵۷..... طلب علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔ رواہ الخطیب و ابن عبد البر فی العلم عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۷۸ و ضعیف الجامع ۳۸۶۸

۲۸۶۵۸..... علم عمل سے افضل ہے افضل اعمال وہ ہیں جو متوسط درجہ کے ہوں اللہ تعالیٰ کا دین سستی اور غلو کے درمیان ہے دو برائیوں کے درمیان

نیکی ہوتی ہے اسے صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ وہ سفر بہت بڑا ہوتا ہے جس میں سواری پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لاد

دیا جائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن بعض الصحابة  
 ۲۸۶۵۹..... حقیقی علم تین چیزیں ہیں ان کے سوا باقی سب کچھ فالتوا ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اور اہل فیصلہ جو موافق

عدل ہو۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی دواؤد ۶۱۵۵ و ضعیف الجامع ۳۸۷۱۔

۲۸۶۶۰..... حقیقی علم تین چیزیں ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اور لا اوری (یعنی میں نہیں جانتا)۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۷۹ و ضعیف الجامع ۳۸۷۷

۲۸۶۶۱..... علم اسلام کی زندگی اور بقا ہے اور دین کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر مکمل کر دیتا ہے جو شخص علم حاصل کر کے

اس پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ علم بھی عطا کر دیتا ہے جو اس نے حاصل نہیں کیا ہوتا۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۲۔

۲۸۶۶۲..... علم خزانہ ہے اس کی کنجیاں سوال ہیں علم کے متعلق سوالات کرتے رہو چونکہ ایک سوال کرنے سے چار آدمیوں کو ثواب ملتا ہے سائل کو

عالم کو سننے والے کو اور ان سے محبت رکھنے والے کو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن علی

۲۸۶۶۳..... علم مومن کا جگری دوست ہے، عقل مومن کی دلیل اور راہنمائی ہے عمل اس کی درستی اور قیام ہے بروباری اس کا وزیر ہے بصارت اس

کے لشکر کا امیر ہے رفاقت اس کا باپ ہے اور نرمی اس کا بھائی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلًا

۲۸۶۶۴..... علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔ رواہ ابن عبدالبر عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۵ و کشف الخفاء ۱۷۵۵

۲۸۶۶۵..... علم عبادت سے افضل ہے تقویٰ سرمایہ دین ہے عالم وہی ہوتا ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابو الشیخ عن عبادۃ

۲۸۶۶۶..... علم دین ہے نماز دین ہے ذرا دیکھو کہ تم کس سے یہ علم حاصل کرتے ہو اور یہ نماز کیسے پڑھتے ہو چونکہ قیامت کے دن تم سے سوال کیا

جائے گا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔

## نفع بخش اور نقصان دہ علم

۲۸۶۶۷..... علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم وہ جو دل میں جاگزیں ہوتا ہے یہ علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبان کی حد تک ہو یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی

حجت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والحاہم عن الحسن مرسلًا ولخطیب عنہ عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۸۔

۲۸۶۶۸..... علم میری میراث ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی بھی میراث ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ام ہانی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۰

۲۸۶۶۹..... علم اور مال ہر طرح کے عیب کو چھپا دیتے ہیں جبکہ جہالت اور فقر ہر طرح کے عیب کو عیاں کر دیتے ہیں۔

واہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۱

۲۸۶۷۰..... علم سے منع کرنا حلال نہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۴۰ والشذرة ۶۰۶
- ۲۸۶۷۱..... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا امین ہوتا ہے۔ رواہ ابن عبد البر فی العلم عن معاذ  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۷۔
- ۲۸۶۷۲..... عالم اور معلم خیر و بھلائی میں دونوں شریک ہوتے ہیں ان کے علاوہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۰۔
- ۲۸۶۷۳..... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا سلطان ہوتا ہے جس نے عالم کی گستاخی کی وہ ہلاک ہوا۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ذر  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۸ والمغیر ۹۵
- ۲۸۶۷۴..... عالم علم اور عمل کا انجام جنت ہے جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو علم اور عمل جنت میں جائیں گے جبکہ عالم دوزخ میں جائے گا۔  
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۹ والمغیر ۹۵۔
- ۲۸۶۷۵..... علماء اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کے امین ہوتے ہیں۔ رواہ القضاعی وابن عسا کر عن انس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۴ والنواضح ۱۰۹۹
- ۲۸۶۷۶..... علماء میری امت کے امین ہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عثمان  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۸۵۵ وكشف الخفاء ۱۷۵۰
- ۲۸۶۷۷..... علماء زمین کے چمکتے ہوئے چراغ ہیں انبیاء کے خلفاء ہیں میرے اور تمام انبیاء کے ورثاء ہیں۔ رواہ ابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۸ وكشف الخفاء ۱۷۵۱
- ۲۸۶۷۸..... علماء راہنما ہوتے ہیں پرہیزگار لوگ سردار ہوتے ہیں ان کے ساتھ مل بیٹھنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔  
رواہ ابن النجار عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع، ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔
- ۲۸۶۷۹..... علماء انبیاء کے ورثا ہوتے ہیں علماء سے اہل آسمان محبت کرتے ہیں سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی ان کے لئے استغفار کرتی ہیں  
حتیٰ کہ جب مر جاتے ہیں تا قیامت ان کے لئے مغفرت کا یہ تسلسلہ جاری رہتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن انس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۹۔
- ۲۸۶۸۰..... علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم سے مستفید ہو کر زندگی بسر کرتے  
ہیں ایک وہ عالم کہ لوگ تو اسے دیکھ کر زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ خود ہلاک ہو جاتا ہے ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے  
لیکن لوگوں کو اس سے نفع نہیں ملتا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔
- ۲۸۶۸۱..... علماء کی اتباع کرو چونکہ علماء دنیا کے روشن چراغ ہوتے ہیں اور آخرت کے مصائب سے ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۵ والتمیز یہ ۲۷۶
- ۲۸۶۸۲..... عالم کے پھسل جانے سے ڈرو اور پھر اس کے رجوع کا انتظار کرو۔
- رواہ الحلوانی وابن عدی و البیہقی فی السنن عن کثیر بن عبد اللہ بن عوف عن ابیہ عن جدہ  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۷۷ اوذ خیرة الحقاظ ۸۹
- ۲۸۶۸۳..... عالم کی گمراہی سے ڈرتے رہو چونکہ عالم کی گمراہی اسے دوزخ میں لائے گی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۴۱ والضعیفۃ ۲۰۶۶

۲۸۶۸۳..... لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا (اور لالچی) طالب علم ہوتا ہے اور سب سے زیادہ سیر وہ شخص ہوتا ہے جو علم کا طالب نہ ہو۔

رواہ ابو نعیم فی کتاب العلم والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۱ والضعیفۃ ۸۲۰

۲۸۶۸۵..... موٹھین کے پاس ٹھہرو چونکہ مومن کی گم کشتہ چیز علم ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزیۃ ۲۷۸ وذیل الملأی ۳۲

۲۸۶۸۶..... میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ رواہ نصر المقدسی فی الحجۃ البیہقی فی رسالۃ الا شعریۃ بغیر سند واورہ الحلیمی

والقاضی حسین وامام الحرمین وغیر ہم ولعلہ خرج بہ فی بعض کتب الحفاظ التی لم تصل الینا

کلام:..... حدیث الحدیث ضعیف النظر والاسرار المرفوعۃ ۷ او اسنی المطالب ۵ ووقال المناوی فی الفیض، ۲۰۹) لم اقف لعلی سند صحیح وائل الحافظ  
العرانی مسندہ ضعیف۔

۲۸۶۸۷..... جب مجھ پر کوئی ایسا دن آجائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو جو علم مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب کرے اللہ تعالیٰ اس دن کے طلوع

آفتاب میں برکت نہ کرے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی وابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲ وترتیب الموضوعات ۱۳۵

۲۸۶۸۸..... پل صراط پر جب عالم اور عابد اکٹھے ہو جائیں گے عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا اور اپنی عبادت کے بسبب مزے کر

جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہاں کھڑا ہو جا اور جس سے محبت کرتے ہو اس کی سفارش کرو تم جس کی بھی سفارش کرو گے تمہاری سفارش قبول کی

جائے گی یا عالم کو انبیاء کی جگہ پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۸ وضعیف الجامع ۲۹۱

۲۸۶۸۹..... جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں دنیا سے بے رغبتی عطا

کرتے ہیں اور اسے اپنے عیوب دیکھنے کی توفیق دیتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن السن وعن محمد بن کعب القرظی مرسلہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵ والکشف الاصبی ۱۷

۲۸۶۹۰..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں اور شد و ہدایت اس کے دل میں القاء

کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۸۶۹۱..... جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں انہیں دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں اور چھوٹوں کو بڑوں کی عزت و توقیر

کرنے کی توفیق دیتے ہیں انکی معیشت میں انہیں وسعت عطا کرتے ہیں اخراجات میں میانہ روی کی توفیق عطا کرتے ہیں انہیں ان کے عیوب

دکھاتے ہیں پھر وہ عیوب دیکھ کر ان سے توبہ تائب ہو جاتے ہیں اور جب کسی گھرانے سے برائی کرنا چاہتے ہیں انہیں ویسے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶ والضعیفۃ ۸۶۰

۲۸۶۹۲..... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے بھلائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس قوم کے فقہاء کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور جاہلوں کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر

جب فقیہ بات کرتا ہے وہ اپنے بے شمار مددگار پاتا ہے اور جب جاہل بات کرتا ہے وہ دب جاتا ہے اور مقہور ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے برائی

کا ارادہ کرتا ہے اس کے جاہلوں کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور فقہاء کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب جاہل بات کرتا ہے اس کے مددگار بہت ہوتے ہیں

اور جب عالم بات کرتا ہے وہ دب جاتا ہے اور مقہور کر لیا جاتا ہے۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ عن حبان بن ابی حبلۃ والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰ والضعیفۃ ۲۲۲۱
- ۲۸۶۹۳..... طالب علم کو جب طلب علم کی حالت میں موت آ جائے وہ شہید ہے۔ رواہ البزار عن ابی ذر والی ہریرۃ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵ والضعیفۃ ۲۱۲۶
- ۲۸۶۹۴..... جب کوئی شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جمع کرتا ہے پھر وہ اپنے اندر اخلاق حسہ پیدا کرتا ہے وہ انبیاء کا نائب ہوتا ہے۔ رواہ الراعی فی تاریخہ عن ابی امامۃ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۸ والمغیر ۳۲

## علم کی مجلس جنت کے باغات

- ۲۸۶۹۵..... جب تم جنت کے (سبز و شاداب) باغات کے پاس سے گزرو ان میں چر لیا کرو عرض کیا گیا جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا علم کی مجلس۔  
رواہ الطبرانی عن ابن عباس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۰ وکشف الخفاء ۲۷۸
- ۲۸۶۹۶..... قیامت کے دن اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جسے علم حاصل کرنے کا موقع ملا لیکن وہ علم حاصل نہ کر سکا اور ایک اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جس نے علم حاصل کیا پھر دوسروں نے اس کا علم سن کر نفع اٹھایا مگر وہ خود اپنے علم سے نفع نہ اٹھا سکا۔  
رواہ ابن عساکر عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۷۲۶ والترزیۃ ۲۸۱
- ۲۸۶۹۷..... علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے چونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔  
رواہ العقیلی وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان وابن عبدالبر فی العلم
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۰۶ والترزیۃ ۲۵۸ وقال المناوی فی الفیض ۵۳۲، ۵۳۳ لم یصح فیہ اسناد۔
- ۲۸۶۹۸..... علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ طالب علم کی طلب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عبدالبر عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۰۷ وکشف الخفاء ۳۹۷ وقال المناوی فی الفیض ۵۳۲ لم یصح فیہ اسناد۔
- ۲۸۶۹۹..... جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کریں گے۔  
رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ
- ۲۸۷۰۰..... جس شخص نے علم حاصل کیا حصول علم اس کے گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوگا۔ رواہ الترمذی عن سنجرۃ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۹۵ وضعیف الجامع ۵۲۸۶
- ۲۸۷۰۱..... جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا بیڑا خود اٹھالیتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن زیاد بن الحارث الصدانی
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۴۔
- ۲۸۷۰۲..... جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے یہاں تک کہ گھر واپس آ جائے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنوایح ۲۲۲۳۔
- ۲۸۷۰۳..... جس شخص نے کسی دوسرے کو تعلیم دی اس کے لیے عامل کا اجر و ثواب ہوگا اور عامل کے اجر و ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔  
رواہ ابن ماجہ عن معاذ بن انس

۲۸۷۰۴..... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا یا علم کا ایک باب سیکھا اللہ تعالیٰ اس کے اجر و ثواب کو تاقیامت بڑھاتے رہیں گے۔

رواہ ابن عاکر عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۰۴

۲۸۷۰۵..... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن معاویة احمد بن حنبل و الترمذی عن ابن عباس و ابن ماجہ عن ابی ہریرة

۲۸۷۰۶..... جو شخص تعلیم دین کے لیے صبح و شام سفر کرتا ہے وہ جنت میں ہوتا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۱۲

۲۸۷۰۷..... جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد و ہدایت القاء کرتا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲ از خیرة الحفاظ ۵۶۵۰

۲۸۷۰۸..... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور دین کی فہم عطا فرماتا ہے۔ رواہ السنجری عن عمر

کلام:..... حدیث کی سند میں ضعف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۰

۲۸۷۰۹..... بغیر علم کے عبادت کرنے والا شخص اس گدھے کی طرح ہے جو آٹا پینے والے مکان میں ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن وائلہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۶۷ و ضعیف الجامع ۵۹۱۱

۲۸۷۱۰..... کلمہ حق سب سے اچھا عطیہ ہے جو تم سن لیتے ہو اور پھر اسے اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس لے جاتے ہو اور تم اسے سکھا دیتے ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۵۹۰ و ضعیف الجامع ۵۹۶۷۔

۲۸۷۱۱..... علم کے ہوتے ہوئے سو جانا جہالت کی نماز سے بہتر ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن سلمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۷۳ و اللؤلؤ والمرصع ۶۶۹

۲۸۷۱۲..... لوگوں میں دو طرح کے انسان معتبر ہیں عالم اور محکم ان کے سوا باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۸۲ و الضعیفۃ ۲۳۲۷

۲۸۷۱۳..... اللہ کی قسم تمہاری وجہ سے اگر کسی ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے افضل ہے۔

واہ ابو داؤد عن سہل بن سعد

## علماء کے قلم کی سیاہی

۲۸۷۱۴..... علماء کے قلم کی سیاہی کا شہداء کے خون کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی سیاہی خون سے بھاری نکلے گی۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرئیة ۳۲۹ و التذکرۃ ۱۶۹

۲۸۷۱۵..... قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ چنانچہ علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے بھاری نکلے گی۔

رواہ الشیرازی عن انس المرہی عن عمران بن حصین، ابن عبدالبر فی العلم، عن ابی الدرداء، ابن جوزی فی العلل عن النعمان بن بشیر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۶۶ التمییز ۲۰۱

۲۸۷۱۶..... علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن عمر

- کلام:..... حدیث کی سند میں عباد بن کثیر ہے اور وہ متروک ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۶۹ والضعیفۃ ۱۶۱۰
- ۲۸۷۱۷..... علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو، جن علماء سے علم حاصل کرو ان سے عاجزی سے پیش آؤ۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۷ و ضعیف الجامع ۲۳۳۸۔
- ۲۸۷۱۸..... جو علم چاہو حاصل کرو تمہیں علم اس وقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک علم پر عمل نہ کرو۔
- رواہ ابن عربی و الخطیب عن معاذ بن عساكر عن ابی الدرداء
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۶۲ و ضعیف الجامع ۲۳۵۳۔
- ۲۸۷۱۹..... جو علم چاہو حاصل کرو بخدا تمہیں علوم جمع کرنے پر ثواب نہیں ملے گا جب تک علم پر عمل نہیں کرو گے۔
- رواہ ابوالحسن بن الاحزم المدینی فی امالیہ عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۵۔
- ۲۸۷۲۰..... فرائض (میراث) کا علم حاصل کرو اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو بھی ان کا علم سکھاؤ چونکہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا۔
- رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۰ و ضعیف الترمذی ۳۶۸۔
- ۲۸۷۲۱..... ستاروں کا علم اتنا حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستے ڈھونڈ سکو اور پھر اس کے آگے مزید اس علم کو حاصل کرنے سے باز رہو۔ رواہ ابن مردویہ و الدارقطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۶۔
- ۲۸۷۲۲..... بھلائی عادت ہے اور برائی لجاجت ہے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔
- رواہ ابن ماجہ عن معاویۃ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۲۳۔

## ایک عالم ہزار عابد سے افضل

- ۲۸۷۲۳..... جس عالم سے نفع اٹھایا جائے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۳ و المغیر ۹۲
- ۲۸۷۲۴..... علم مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جب بھی اسے علم کی کوئی بات ملتی ہے دوسری کی طلب میں لگ جاتا ہے۔
- رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تہلیف الصحیفۃ ۳۱ و الترمذی ۷۲
- ۲۸۷۲۵..... طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالب علمی سے راضی ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساكر عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۹۔
- ۲۸۷۲۶..... جاہلوں کے درمیان طالب علم کی مثال ایسی ہے جیسے مردوں میں زندہ انسان۔
- رواہ العسکری فی الصحابة و ابو موسیٰ فی الذیل عن حسان بن ابی سنان مرسلًا
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۸ و کشف الخفاء ۱۶۶۶
- ۲۸۷۲۷..... طالب علم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہوئے مجاہد سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس



۲۸۷۲۸ ..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عمار و انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۲۔

۲۸۷۲۹ ..... طالب علم دراصل طالب رحمت ہوتا ہے اور طالب علم اسلام کا سرمایہ ہوتا ہے اسے اجر و ثواب انبیاء کے ساتھ ملتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ و المغیر ۸۹۔

۲۸۷۳۰ ..... عالم بنویا متعلم بنویا علم کے سننے والے بنویا اہل علم سے محبت کرنے والے بنوا اس کے علاوہ پانچویں قسم کا فرد نہ بنو ورنہ ہلاک

ہو جاوے۔ رواہ البزار و الطبرانی فی الاوسط عن ابی بکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی الطالب ۲۲۹ و الاقان ۲۲۲

۲۸۷۳۱ ..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرنا افضل عمل ہے علم تمہیں نفع پہنچائے گا خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر جہالت تمہیں کسی

صورت نفع نہیں پہنچائے گی خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر۔ رواہ الحکیم عن انس

کلام: ..... اگرچہ حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۷ و المغیر ۳۲ لیکن۔

۲۸۷۳۲ ..... کیا میں تمہیں کچھ حاصلتیں نہ سکھاؤں جن کے اپنانے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے گا علم حاصل کرو چونکہ علم مومن کا دلی دوست

ہے بردباری مومن کا وزیر ہے عقل اس کی ویل اور راہبر ہے عمل اس کا نگران اور محافظ ہے مہربانی اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اس

کے لشکر کا امیر ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۶۸

۲۸۷۳۳ ..... علماء کے ختم ہونے سے پہلے علم لکھ لو (یعنی حاصل کر لو) علماء کے مرجانے سے علم ختم ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن حذیفہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۹۰

۲۸۷۳۴ ..... اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ جو شخص کسی راستے پر حصول علم کے لئے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے

راستے میں آسانی پیدا کرے گا جس شخص کی آنکھیں ضائع ہو جائیں اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے علم میں اضافہ عمل کے اضافہ سے بہتر

ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشة

۲۸۷۳۵ ..... اللہ تعالیٰ نے علم کی مختلف مٹھیاں علاقوں میں بکھیر رکھی ہیں جب تم کسی عالم کے متعلق سنو کہ وہ دنیا سے اٹھالیا گیا ہے تو گویا علم کی

مٹھی اٹھالی گئی یہی سلسلہ جاری رہتا ہے حتیٰ کہ علم باقی نہیں رہتا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

۲۸۷۳۶ ..... اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بل میں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے معلم

کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ رواہ الطبرانی و الضیاء عن ابی امامة

۲۸۷۳۷ ..... صاحب علم کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔ رواہ ابو یعلیٰ عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۹۳۵

۲۸۷۳۸ ..... خیر کی تعلیم دینے والے معلم کے لیے ہر مخلوق دعائے رحمت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عائشة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳۵

۲۸۷۳۹ ..... معلم خیر کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندروں میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر و البزار عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۱۸

۲۸۷۳۰..... عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ آدمی پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے خیر کی تعلیم دینے والے معلم پر رحمت نازل کرتے ہیں اور اہل آسمان، اہل ارض، حتیٰ کہ بلوں میں رہنے والی چوئیاں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی اس کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ رواہ الترمذی عن ابی امامہ

۲۸۷۳۱..... اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا کرنے کے بعد تم سے علم یکسر نہیں چھینے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا اور جہاں باقی رہ جائیں گے انہی جہلاء سے مسائل پوچھے جائیں گے اور فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ

۲۸۷۳۲..... حکمت شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے حتیٰ کہ غلام کو اٹھا کر بادشاہوں کی مسند پر لایٹھاتی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۶۶ وضعیف الجامع ۱۳۳۲۔

۲۸۷۳۳..... مومن جب علم کا ایک باب سیکھتا ہے خواہ اس پر عمل کرے یا نہ کرے اس کا ہر سیکھنا ایک ہزار رکعت نوافل سے افضل ہے۔

رواہ ابن لال عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۱۷۶۸

۲۸۷۳۴..... فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۱۷۸۶

۲۸۷۳۵..... فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۱۸۷۶ والضعیفۃ ۲۱۳۰

۲۸۷۳۶..... جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائیں گے فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالب علمی سے خوش ہوتے ہیں عالم کے لیے اہل آسمان، اہل ارض اور پانی میں تیرتی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاندنی فضیلت ستاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے وہ تو وراثت میں علم چھوڑتے ہیں لہذا جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں علم حاصل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعین ابن حبان عن ابی الدرداء

۲۸۷۳۷..... فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔

رواہ الطیالسی عن ابی الدرداء عن صفوان بن عسال

## فرشتوں کا پر بچھانا

۲۸۷۳۸..... جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے فرشتے اس کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالب علمی سے

خوش ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم وابن حبان عن صفوان بن عسانی

۲۸۷۳۹..... عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو علم حاصل کریں گے تم انھیں خوش آمدید کہو انھیں خراج تحسین پیش کرو اور انھیں تعلیم دو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۷۳

۲۸۷۵۰..... جو دل علم و حکمت سے خالی ہو وہ ویران گھر کی مانند ہوتا ہے لہذا تم علم حاصل کرو دوسروں کو تعلیم دو اور دین میں سمجھ پیدا کرو جہلاء کی

حالت میں نہیں مرنے چاہئے اللہ تعالیٰ جہالت کا عذر قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۰۷
- ۲۸۷۵۱..... یہ دونوں جماعتیں خیر و بھلائی پر ہیں یہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں اور رب تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے انھیں عطا کرنے چاہے نہ کرے جبکہ یہ لوگ علم سیکھتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے ہیں مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ علمی مذاکرات کرنے والی مجلس میں بیٹھ گئے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۴۲
- ۲۸۷۵۲..... دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے سے افضل کوئی عبادت نہیں، ایک فقیہ ہزار عابدوں سے بھی زیادہ شیطان پر بھاری ہوتا ہے ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۸۸۱ و تذکرۃ الموضوعات ۲۰
- ۲۸۷۵۳..... اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت ایسی نہیں جو توفیق فی الدین اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے افضل ہو۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۰۵
- ۲۸۷۵۴..... جو شخص بھی حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں جس شخص کو اس کا عمل پیچھے دھکیل دے اس کا نسب اسے آگے نہیں لے جاتا۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ہریرہ
- ۲۸۷۵۵..... وہ عالم جو کسی قبیلے سے حصول علم کے لیے نکلا ہو اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جو شیطان کی کمر توڑنے والی ہو۔
- رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن وائلہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۳۔
- ۲۸۷۵۶..... علماء کے ساتھ مل بیٹھنا عبادت ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۵۴
- ۲۸۷۵۷..... کلمہ حکمت مومن کا گم گشتہ متاع ہے جہاں بھی اسے ملتا ہے فوراً اچک لیتا ہے۔ رواہ ابن جان فی القضاء عن ابی ہریرہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۰۱
- ۲۸۷۵۸..... جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور وہ صرف خیر و بھلائی کا علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہو یا اس کی تعلیم دینے کے لیے آیا ہو وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا ہو جو شخص اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے آیا ہو اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھتا ہو۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۶

## دین کی سمجھ عطیہ خداوندی ہے

- ۲۸۷۵۹..... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں تو تقسیم کرنے والا انہوں کو جبکہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے یہ امت برابر اللہ تعالیٰ کے امر پر قائم رہے گی جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن معاویہ
- ۲۸۷۶۰..... عالم کے مرنے سے اسلام میں رخنہ پڑ جاتا ہے جب تک دن رات ادا لیتے بدلتے ہیں یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔
- رواہ البزار عن عائشہ ابن لال عن ابن عمرو عن جابر
- کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۳۹ فضیلت الجامع ۵۸۹۴

۲۸۷۶۱..... لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی مانند ہیں جاہلیت میں بھی افضل سمجھا جاتا تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے (روحیں حاضر کئے ہوئے لشکر ہیں لہذا جن جن روحوں کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے وہ ایک دوسرے سے مانوس ہو جاتی ہیں اور جو روحیں ایک دوسری سے طرح دے جاتی ہیں وہ ایک دوسری سے غیر مانوس رہتی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۲۸۷۶۲..... اے ابو ذر اگر تم کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کرو گے وہ تمہارے لیے ایک سو رکعت سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم علم کا ایک باب سیکھو گے خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے وہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعت سے زیادہ بہتر ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ذر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۳

۲۸۷۶۳..... دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے اور تقویٰ افضل دین ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۸۸ ضعیف الجامع ۱۰۲۳

۲۸۷۶۴..... علماء کا اکرام کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں جس شخص نے علماء کا اکرام کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اکرام کیا۔

رواہ الخطیب عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المنزیر ۵۱۷۵ ذیل المآلی ۳۸۔

۲۸۷۶۵..... علماء کا اکرام کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۸۷۶۶..... ایک فتنہ برپا ہوگا جو عبادت کو تباہ بر باد کر دے گا اس فتنے سے صرف عالم ہی بچ پائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۱۳ والضعیفۃ ۲۳۳۲

۲۸۷۶۷..... اہل جنت جبکہ جنت میں رہ رہے ہوں گے تاہم وہاں بھی وہ علماء کے محتاج ہوں گے چونکہ اہل جنت ہر جمعہ کو رب تعالیٰ کی زیارت کریں گے رب تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا مجھ سے جس چیز کی چاہو تمنا کرو میں تمہاری ہر تمنا پوری کروں گا چنانچہ اہل جنت علماء کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: ہم رب تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کہیں گے فلاں فلاں چیزوں کی تمنا کرو۔ چنانچہ جنت میں بھی لوگ علماء کے محتاج ہوں گے جس طرح دنیا میں ان کے محتاج ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن جابر

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۹۸ و تذکرۃ الموضوعات ۱۸

۲۸۷۶۸..... ہر چیز کا ایک مرکزی ستون ہوتا ہے اور اس دین کا مرکزی ستون فقہ ہے بخدا ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ رواہ ابن حبان والخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۳۱ والکشف الالہی ۱۳۷

۲۸۷۶۹..... علماء کی مثال ستاروں کی سی ہے چنانچہ بحر و بر میں ستاروں کو دیکھ کر تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کی جاتی ہے جب ستارے ماند پڑ جاتے ہیں عین ممکن ہوتا ہے کہ مسافر راہ گم کر جائیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تہمض الصحیفۃ ۱۶ و ضعیف الجامع ۱۹۷۳

۲۸۷۷۰..... قیامت کے دن سب سے پہلے انبیاء کی سفارش قبول کی جائے گی پھر علماء کی اور پھر شہداء کی۔

رواہ المرہی فی فضل العلم والخطیب عن عثمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۲۸ والضعیفۃ ۲۱۱۱

۲۸۷۷۱..... کیا میں تمہیں سب سے بڑے سخی کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ سب سے زیادہ سخی ہے اور میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں پھر میرے بعد انسانوں میں وہ شخص سب سے زیادہ سخی ہوگا جو علم حاصل کرے پھر علم پھیلانے قیامت کے دن جب وہ اٹھایا جائے گا وہ تمہا ایک امت ہوگا اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان پیش کرتا ہے حتیٰ کہ قتل کر دیا جاتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۰۳ و ضعیف الجامع ۲۱۶۱

۲۸۷۷۲ ..... کیا میں تمہیں اپنے خلفاء اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلفاء اور مجھ سے پہلے انبیاء کے خلفاء کے متعلق نہ بتاؤں؟ چنانچہ یہ حاملین قرآن اور حاملین حدیث ہیں جو مجھ سے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روایت کرتے ہیں۔

رواہ السجری فی الابانة والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث عن علی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۱ و الضعیفة ۸۵۵، ۲۳۷۵

۲۸۷۷۳ ..... جو بچہ حصول علم اور عبادت میں مشغول رہتے ہوئے جوان ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بہتر (۷۲) صدیقین کا اجر و ثواب عطا

فرمائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ و الضعیفة ۷۰۰

۲۸۷۷۴ ..... عالم اور عابد کے درمیان ستر درجات کا فرق ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة

۲۸۷۷۵ ..... مردوں کا حسن و جمال ان کی زبانوں کی فصاحت میں ہے۔ رواہ القضاعی عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۳۲۰ و تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴

۲۸۷۷۶ ..... حق بات کی درستہ حقیقی جمال ہے اور سچائی کے ساتھ افعال کو پورا کرنا کمال ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۵۵ و المغیر ۵۳

۲۸۷۷۷ ..... دو خصلتیں منافق میں نہیں جمع ہو سکتیں اچھی عادات (اچھے خلاق) اور دین کی سمجھ بوجھ۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة

۲۸۷۷۸ ..... میری امت کے علماء میری امت کے افضل لوگ ہیں اور علماء میں وہ لوگ افضل ہیں جو رحم کرنے والے ہوں خبردار! اللہ تعالیٰ عالم

کے چالیس گناہ بخش دیتا ہے جاہل کا ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے۔ رحم کرنے والا عالم قیامت کے دن آئے گا جبکہ اس کا نور چمک رہا ہوگا اور اس کی روشنی میں چلے گا نیز اس کی روشنی مشرق تا مغرب جگمگا رہی ہوگی جیسے روشن ستارہ چمک رہا ہوتا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة والخطیب عن ابی ہریرة القضاعی عن ابی عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تخذیرا مسلمین ۱۳۵ و الجامع المصنف ۱۷۱

۲۸۷۷۹ ..... میری امت کے افضل لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو اللہ کی طرف بلاتے ہوں اور انھیں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بناتے ہوں۔

رواہ ابن النجار عن ابی ہریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۷۰۔

۲۸۷۸۰ ..... جو لوگ جاہلیت میں افضل ہوں وہ اسلام میں بھی افضل ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرة

۲۸۷۸۱ ..... تم لوگوں کو کانیں (سونے چاندی کی کانیں) پاؤں گے ان میں سے جو جاہلیت میں افضل ہوگا وہ اسلام میں بھی افضل

ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں اور امارت کے معاملہ میں تم اس شخص کو سب سے افضل پاؤں گے جو لوگوں میں سب

سے زیادہ امارت کو ناپسند کرتا ہو امارت میں پڑنے سے قبل، قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برا تم اسے پاؤں گے جو دو چیزوں

والا (دونلا) ہوں لوگوں کے پاس آنے ایک چہرہ لے کر دوسرے لوگوں کے پاس جائے دوسرا چہرہ لے کر۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن ابی ہریرة

۲۸۷۸۲ ..... لوگوں میں سب سے زیادہ افضل شخص وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہو اور جو سب سے زیادہ دین میں سمجھ

بوجھ رکھتا ہو جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہو جو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی و ابن حبان عن درة بنت اسی لہب

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷

## علم کی بدولت بادشاہت

۲۸۷۸۳..... حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال بادشاہت اور علم میں اختیار دیا گیا انھوں نے علم کو اختیار کیا اس کی وجہ سے بقیہ دو چیزیں بھی انھیں عطا کر دی گئیں۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳

۲۸۷۸۴..... عالم کا گناہ صرف ایک ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دو گنا ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۰ والمغیر ۶۶

۲۸۷۸۵..... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جو ہم سے حدیث نے پھر اسے یاد رکھے اور پھر اس شخص تک پہنچائے جو اس سے زیادہ فقیہ ہو۔ رواہ ابن عساکر عن زید بن خالد الجہنی کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ والمشتہر ۷۱

۲۸۷۸۶..... جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھتا ہو اس کی ایک رکعت جاہل کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن علی

۸۷۸۷..... عالم کی دو رکعتیں غیر عالم کی ستر رکعات سے افضل ہوتی ہیں۔ رواہ ابن النجار عن محمد بن علی مرسل کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶۔

۲۸۷۸۸..... علم حاصل کرنے میں سبقت لے جاؤ سچے آدمی کی بات دنیا اور جو کچھ دنیا کے اوپر سونا چاندی ہے سب سے افضل ہے۔

رواہ الرافعی فی تاریخہ عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۲ والضعیفہ ۹۳۳

۲۸۷۸۹..... عالم کا گھڑی بھر کے لیے اپنے بستر پر ٹیک لگا کر علم میں غور و فکر کرنا عابد کی ستر سالہ عبادت سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۵ والمغیر ۷۵۔

۲۸۷۹۰..... تمہیں علم حاصل کرنا چاہئے چونکہ علم مومن کا قلبی دوست ہے بر دباری اس کا وزیر ہے عقل اس کی دلیل ہے عمل اس کا محافظ ہے

رفاقت اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اسکے لشکر کا امیر ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عباس

۲۸۷۹۱..... تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہیے قبل ازیں کہ علم اٹھالیا جائے عالم اور محکم اجر و ثواب میں دونوں شریک ہیں انکے بعد بقیہ لوگوں میں کوئی

بھلائی نہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامہ

۲۸۷۹۲..... صبح و شام تحصیل علم کے لیے صرف کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

رواہ ابو مسعود الاصبہانی فی معجمہ وابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳۔

۲۸۷۹۳..... ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۱۱ و ضعیف الترمذی ۵۰۳

۲۸۷۹۴..... دین میں تھوڑی سی سمجھ بوجھ رکھنا کثرت سے عبادت کرنے سے افضل ہے، آدمی کے لیے دین کی سمجھ بوجھ کافی ہے جب اللہ تعالیٰ

کی عبادت بھی کرتا ہو آدمی کو جہالت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ جب وہ اپنی رائے پر عجب کرتا ہو، لوگوں کی دو قسمیں ہیں مومن اور جاہل مومن کو

اذیت مت پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ بات مت کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۱

۲۸۷۹۵..... عالم کی فوقیت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فوقیت ستاروں پر۔ رواہ ابونعیم بالحلیة عن معاذ

۲۸۷۹۶..... عالم عابد پر سردر بجے فضیلت رکھتا ہے جبکہ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں۔

رواہ ابو یعلیٰ عن عبد الرحمن بن عوف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۷۰۷۱ و ضعیف الجامع ۳۹۶۷

۲۸۷۹۷..... مومن عالم مومن عابد پر سردر بجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ رواہ ابن عبد البر عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اشذرة ۲۸۷۷ و ضعیف الجامع ۳۹۷۲

۲۸۷۹۸..... عالم کی فضیلت غیر عالم پر ایسی ہی ہے جیسے نبی کی فضیلت امت پر۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۶۹ و الضعیفة ۱۵۹۶

۲۸۷۹۹..... علم کی فضیلت مجھے عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے تقویٰ افضل دین ہے۔

رواہ البر والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفة والحاکم عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالہی ۶۰۸

۲۸۸۰۰..... علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے جبکہ جہالت کے ساتھ کثیر عمل کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۱۰ والنواضح ۱۲۳۹

۲۸۸۰۱..... آدمی کو فقہ کافی ہے جب اللہ کی عبادت کرتا ہو اور آدمی کو اتنی جہالت بھی کافی ہے جب اپنی رائے پر عجب کرتا ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۷۹

۲۸۸۰۲..... یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تمہارے لیے اس دنیا سے افضل ہے جس پر سورج طلوع ہوتا

ہے اور جس سے غروب ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی رافع

۲۸۸۰۳..... ہر چیز کا ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۸

۲۸۸۰۴..... صرف عالم اور متعلم مجھ سے ہے۔ رواہ ابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۴۲ و الضعیفة ۴۰۳۲

۲۸۸۰۵..... جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی ہے اور آپس میں پڑھتی پڑھاتی ہے ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے

رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انھیں اپنے پروں تلے رکھ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن ہریرة

## بے علم کا اللہ کی نظر میں حقیر ہونا

۲۸۸۰۶..... اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی بندہ حقیر نہیں ہوتا مگر وہ جو علم و ادب سے خالی ہو۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعہ ۴۰۰ و تذکرۃ الموضوعات ۱۹

۲۸۸۰۷..... اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی بندہ حقیر ہوتا ہے جو علم سے محروم ہو۔ رواہ عبدان فی الصحابة و ابو موسیٰ فی الذیل عن بشر بن النہاس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۹

۲۸۸۰۸..... علم کی فضیلت سے بڑھ کر کسی مزدور کی کمائی نہیں چنانچہ علم اپنے صاحب کو ہدایت دیتا ہے اور اسے پستی سے دور کرتا ہے دین اس

وقت تک درستی نہیں رہ سکتا جب تک عقل درستی پہنچے ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰۹

۲۸۸۰۹..... اشاعت علم سے افضل لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی عن سمرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۲ والنواضح ۱۷۱۵

۲۸۸۱۰..... جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۸۸۱۱..... تفقہ فی الدین سے افضل کوئی عبادت نہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۸۸۱۲..... اللہ تعالیٰ اس امت کے جس عالم کو بھی اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر تاقیامت یہ رختہ بند نہیں ہونے پاتا۔

رواہ السجزی فی الابانۃ والمرہی فی العلم عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱ و ضعیف الجامع ۵۱۱۹

۲۸۸۱۳..... جو شخص بھی اپنی زبان سے حق بات کہتا ہے پھر اس کے بعد اس بات پر عمل کیا جاتا ہے تو حق بات کرنے والے کے لیے تاقیامت

اس کا اجر و ثواب جاری کر دیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پورا پورا ثواب دیتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۱

۲۸۸۱۴..... یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے کہ آدمی علم حاصل کرے پھر اس پر عمل کرے۔ رواہ خیشمہ فی العلم عن الحسن مرسل

کلام:..... حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۹۰

۲۸۸۱۵..... جس شخص نے ایک حدیث بھی میری امت تک پہنچائی تاکہ اس سے سنت کا قیام ہو یا بدعت کی بندش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۷۲

۲۸۸۱۶..... جو شخص حصول علم کی لئے گھر سے نکلا قدم اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ رواہ الشیرازی عن عائشۃ

۲۸۸۱۷..... جس شخص نے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کیں میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا۔

رواہ ابن البخاری عن ابن سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۱ والكشف الالہی ۸۱۲

۲۸۸۱۸..... میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں (اور ان پر عمل کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا۔

عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۸

۲۸۸۱۹..... جو شخص حصول علم کے لیے گھر سے نکلا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ الترمذی والضیاء عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۹۳ و ضعیف الجامع ۵۵۷۰

۲۸۸۲۰..... باطن کا علم اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں سے ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا



ہے ڈال دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزییہ ۲۸۰ و ذیل المآلی ۴۴

## حصہ اکمال

۲۸۸۲۱..... علم کی طلب افضل عبادت ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ

۲۸۸۲۲..... علم کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۸۸۲۳..... جو شخص حصول علم کے ارادے سے گھر سے نکلا اس کے لیے جنت میں دروازہ کھل جاتا ہے فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں آسمانوں کے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت آسمان کے کسی چھوٹے سے ستارے پر علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے البتہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ علم وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبرہ ناممکن ہے اور اس کی موت ایک دراز ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو موت آنے پر بجھ جاتا ہے سارے قبیلے کا مرجانا عالم کی موت سے کمتر ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۸۸۲۴..... علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے، اے بندے! یا عالم بن جاؤ یا معطل بن جاؤ ان کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔

رواہ الدیلمی عن علی

۲۸۸۲۵..... فقہ کی طلب امر واجب ہے ہر مسلمان پر۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۸۸۲۶..... فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ

۲۸۸۲۷..... طالب علم کے لیے مرحبا ہے چونکہ طالب علم کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پروں سے اس پر سایہ کر دیتے ہیں پھر فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے قطار اندر قطار آسمانوں میں پہنچ جاتے ہیں اور طالب علم سے محبت کرتے ہیں۔

رواہ البغوی والطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۲۸..... مومن کا ایک مسئلہ سیکھنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کسی غلام کو آزاد کرنے سے بھی افضل ہے، چنانچہ طالب علم، خاوند کی فرمانبرداری اور والدین کا فرمانبرداری بیابغیر حساب کے انبیاء کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔

رواہ ابوبکر النقاس والرافعی فی تاریخہ عن ابی ایوب

۲۸۸۲۹..... جس شخص کو طابع علمی کی حالت میں موت آ جائے اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ، درجہ نبوت کا فرق رہ جاتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن انس

۲۸۸۳۰..... جس شخص کو طالب علمی میں موت آ جائے اور وہ اسلام کی نشاء کے لیے علم حاصل کر رہا ہو جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان

صرف ایک درجہ کا فرق ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن الحسن مرسل ابن النجار عن الحسن عن انس

۲۸۸۳۱..... جس شخص کو طابع علمی کی حالت میں موت آ جائے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جبکہ اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان درجہ

نبوت کا فرق ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۸۸۳۲..... جس شخص کو موت آ جائے درانحالیکہ وہ اسلام کی نشاء کے لیے علم حاصل کر رہا ہو اس پر انبیاء کو صرف ایک درجہ کی فضیلت ہوگی۔

رواہ الخطیب عن سعید بن المسیب عن ابن عباس

## انبیاء علیہم السلام کی رفاقت

۲۸۸۳۳..... جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا تا کہ وہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجے کا فرق ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی الدرداء

۲۸۸۳۳..... علم کا طالب رب تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے اور اسلام کا رکن ہوتا ہے، اسے انبیاء کے ساتھ اجر و ثواب ملتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ والمغیر ۸۹

۲۸۸۳۵..... جو شخص علم کے باب کی طلب میں گھر سے نکلتا تا کہ وہ اس کے ذریعے حق سے باطل کو رد کرے اور ہدایت سے گمراہی کو دور کرے وہ اس عبادت گزار کی طرح ہے جو چالیس سال سے عبادت میں مشغول ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۳۶..... جو بچہ بھی حصول علم اور عبادت میں جو ان ہو اقیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بہتر (۷۲) صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ والضعیفۃ ۷۰۰

۲۸۸۳۷..... جس شخص نے علم کا ایک باب حاصل کیا تا کہ وہ اس کے ذریعے اپنے آپ کی اصلاح کرے اور اپنے بعد آنے والوں کی اصلاح کرے اس کے لیے ریت کے ذروں کے برابر اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابان عن انس

۲۸۸۳۸..... جو شخص علم کی تلاش میں نکلا اور اس نے علم پایا اس کے لیے دگنا اجر ہے اور اگر اس نے علم نہ پایا تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ والحاکم فی الکنی والطبرانی والبیہقی فی السنن وتمام والترمذی وابن عساکر عن واللة

۲۸۸۳۹..... جو شخص طلب علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے تا وقتیکہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ ابو نعیم الحلبة عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنواضح ۲۲۲۳

۲۸۸۴۰..... جو شخص صبح کے وقت حصول علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے فرشتے طالب علم کے لیے پر بچاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۴۱..... جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اس کی معیشت میں برکت ہو جاتی ہے اس کے رزق میں کمی نہیں کی جاتی گویا حصول علم اس کے لیے سراسر باعث برکت ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزییة ۹۱ و ذیل المآلی ۳۳۔

۲۸۸۴۲..... جو شخص علم کی تلاش میں ہوتا ہے جنت اس کی تلاش میں ہوتی ہے اور جو شخص معصیت کی تلاش میں ہوتا ہے دوزخ اس کی تلاش میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۸۸۴۳..... جس شخص نے صغریٰ میں علم نہ حاصل کیا اور بڑھاپے میں علم حاصل کیا اور مر گیا تو وہ شہید کی موت مرا۔ رواہ ابن النجار عن جابر

۲۸۸۴۴..... صبح و شام علم کی تلاش کے لیے نکلتا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

رواہ ابن النجار عن لیث عن مجاہد عن ابن عباس والحاکم فی تاریخہ عن نھشل عن الضحاک عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳

۲۸۸۴۵..... جب بھی کوئی آدمی جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تا کہ علم کی تلاش میں باہر جائے جو نبی اپنے گھر کے دروازے کی دلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم عن علی

۲۸۸۴۶..... جب بھی کوئی آدمی حصول علم کے لیے جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تو وہ جو نہیں اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وتمام وابن عساکر عن ابی الطفیل عن علی وفیہ اسماعیل بن یحیی التیمی کذاب یضع  
۲۸۸۴۷..... جو شخص بھی کسی راستے پر علم کی تلاش کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کرتا ہے جس شخص کو اس کا عمل پیچھے  
آردے اس کا نسب اذہمیل آگے نہیں کرے گا۔ رواہ ابن جہان عن ابی ہریرہ

۲۸۸۴۸..... جب تم علم کا ایک باب سیکھو تمہارے لیے ایک ہزار مقبول رکعات نوافل سے افضل ہے۔ جب تم لوگوں کو تعلیم دو خواہ اس پر عمل کیا  
جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعات نوافل سے افضل ہے۔ رواہ الدیلسی عن ابی ذر

۲۸۸۴۹..... جس شخص نے دو حدیثیں سیکھیں جن سے اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور پھر دوسرے کو وہ حدیثیں پڑھا دے تو یہ عمل اس کے لیے ساٹھ  
سال عبادت سے افضل ہے۔ رواہ الدیلسی عن البراء

۲۸۸۵۰..... جس شخص نے اللہ کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ کے لیے پڑھایا آسمانوں میں اسے عظیم کے لقب میں لکھا جاتا ہے۔

رواہ الدیلسی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۶۷۷

۲۸۸۵۱..... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا وہ آیت قیامت کے دن ہتے چہرے سے اس کا استقبال کرے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامہ

## علم کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل سے افضل

۲۸۸۵۲..... جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو یہ اس کے لیے ایک ہزار رکعت سے افضل ہے، جب وہ اس  
پر عمل کرتا ہے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے تو اس کو اس کا اپنا ثواب اور عمل کرنے والے کا ثواب ملتا ہے تا قیامت اسے یہ ثواب ملتا رہے گا۔

رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے السنن ۲۷۸ وذیل الآلی ۴۱

۲۸۸۵۳..... جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے چالیس حدیثوں کا علم حاصل کیا تا کہ میری امت کو حلال و حرام کی تعلیم دے قیامت  
کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ ابو نعیم عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۸۵۴..... جس شخص نے علم کا ایک حرف بھی سیکھا اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مغفرت کر دیتا ہے جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی شخص کو اپنا  
دوست بنایا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے جو شخص با وضو سوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے جو شخص اپنے بھائی کے چہرے پر نظر  
ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے جو شخص کوئی کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے۔

رواہ الراعی عن علی

۲۸۸۵۵..... جو شخص دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غم کی کفایت کر دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں کا اسے  
گمان بھی نہیں ہوتا۔

رواہ الراعی عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ عن انس، الخطیب وابن النجار عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ عن عبداللہ بن جزء الزبیدی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۱۱ و السنن ۲۷۱

۲۸۸۵۶..... جو شخص میری اس مسجد میں داخل ہوا تا کہ علم حاصل کرے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی

طرح ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے میری مسجد میں داخل ہوا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز سے تعجب کر رہا ہو حالانکہ وہ چیز کسی اور کی ہو۔ رواہ والطبرانی فی الاوسط عن سہل بن سعد

۲۸۸۵۷۔۔۔ جو شخص ہماری اس مسجد میں داخل ہوتا کہ خیر کا علم حاصل کرے یا اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اور جو شخص ہماری مسجد میں اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے داخل ہوا وہ اس شخص کی طرح ہے جو ایسی چیز کی طرف دیکھ رہا ہو جو کسی اور کی ملکیت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن حبان عن ابی ہریرہ

۲۸۸۵۸۔۔۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے پر بچھاتے ہیں اس کے لیے آسمانوں کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور مندرجہ مہینیاں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں، عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت چھونے سے آسمانی ستارے پر علماء انبیاء کے ورثا ہیں۔ انبیاء دینار و درہم وراثت میں نہیں چھوڑتے البتہ انبیاء وراثت میں تم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبیرہ ناممکن ہوتا ہے اور اس کی موت ایک دراز ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو ماند پڑ جاتا ہے پورے قبیلے کا مر جانا عالم کی موت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ رواہ الطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۸۸۵۹۔۔۔ جو شخص صبح کو مسجد کی طرف حصول علم کے لیے یا تعلیم دینے کے لیے گھر سے نکلا اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے جو شخص شام کے وقت مسجد کی طرف حصول علم یا تعلیم دینے کے لیے نکلا اس کے لیے حج کا ثواب ہے۔

رواہ الطبرانی و الحاکم و ابونعیم فی الحلیۃ و ابن عساکر و سعید بن منصور عن ابی امامہ  
۲۸۸۶۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ایک فریضہ یا دو فریضوں کا علم حاصل کرے اور پھر اس پر عمل کرے یا کسی دوسرے شخص کو سکھادے جو اس پر عمل کرے۔ رواہ ابو الشیخ عن ابی ہریرہ

۲۸۸۶۱۔۔۔ جو شخص بھی علم کا ایک کلمہ (مسئلہ) یاد دے یا تین کلمے یا چار کلمے یا پانچ کلمے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرض کردہ احکام میں سے سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرہ

۲۸۸۶۲۔۔۔ فرائض (علم میراث) سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ چونکہ فرائض نصف علم ہے علم فرائض بھلا دیا جائے گا اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے چین لی جائے گی۔ رواہ الشیرازی فی الالقب و البیہقی عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف سے دیکھئے اسنی المطالب ۳۹۷ و التمیز ۵۹

۲۸۸۶۳۔۔۔ علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ فرائض سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید

۲۸۸۶۴۔۔۔ علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو۔ رواہ البیہقی عن ابی بکر

۲۸۸۶۵۔۔۔ علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے سیکھ لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا لہذا علم حاصل کرو، تکلف، بدعت اور نفل سے بچتے رہو اور معاملہ کی آسانی کے درپے رہو۔ رواہ الدہلمی عن ابن عباس

۲۸۸۶۶۔۔۔ علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کر لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو یہ نہیں معلوم کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا۔

رواہ الدہلمی عن ابی ہریرہ

۲۸۸۶۷۔۔۔ علم حاصل کرو چونکہ علم کا سکھانا خوف خدا ہے علم کی طلب عبادت ہے علم کا مذاکرہ تسبیح ہے اور علم میں بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔

رواہ الخطیب فی المستوف و المستوف عن معاذ و لہ کنانہ بن جبلة

کلام:..... کنانہ بن جبلة کے متعلق ابن معین کہتے ہیں کہ وہ کذاب ہے، وقال ابو حاتم محلہ الصدق وقال اسعد بن ضعیف جدا اور دیلمی نے اس روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ علم کا دوسرے کو سکھانا صدق ہے جو علم کا اہل ہو اسے علم کی دولت سے نوازا تا تقرب الہی کا ذریعہ ہے علم حلال و حرام میں تمیز کراتا ہے جنت کی راہ کا روشن مینارہ ہے وحشتوں میں انس فراہم کرتا ہے تہائی کا رفیق ہے خلوت کا ہم نشین ہے تلکدستی اور خوشحالی میں

چراغِ راہ ہے دشمن پر چلتا اسلحہ اور تیغِ براہ ہے دوستوں کی زینت اجنبی لوگوں میں قربت پیدا کرنے والا، اسی علم کی بدولت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو عظمت عطا کرتا ہے اور انہیں جنت میں قائد اور راہنما بنا تا ہے۔ ورواہ بطولہ ابن لال و ابو نعیم عن معاذ موقوفاً۔

۲۸۸۶۸..... اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کر لو، عالم اور متعلم اجر و ثواب میں دونوں شریک ہوتے ہیں، ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ورواہ الطبرانی والخطیب عن ابی امامة

۲۸۸۶۹..... اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کر لو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ یہ قرآن ہمارے پاس موجود ہے؟ فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے یہ یہود ہیں اور آسمانی صحیفے ان کے پاس موجود تھے چنانچہ ان کے انبیاء جو صحیفے لائے تھے وہ انہیں حالت پر باقی نہیں رہے خبردار حالمین علم (علماء) کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی والطرینی و ابو الشیخ فی تفسیرہ و ابن مردویہ عن ابی امامة  
۲۸۸۷۰..... لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں عالم یا متعلم یہ دونوں اجر و ثواب میں برابر ہوتے ہیں ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود  
۲۸۸۷۱..... عالم اور متعلم کے سوا ہم میں سے کوئی نہیں۔

رواہ ابو علی منصور بن عبد الخالدی المہروی فی فوائدہ و ابن النجار والدیلمی عن ابن عمر  
۲۸۸۷۲..... ہر شخص کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے رہتے ہیں جو نہی گھر کا مالک باہر نکلتا ہے فرشتے کہتے ہیں عالم بنو یا متعلم بنو اور تیسرا شخص مت۔ ورواہ ابو نعیم عن ابی ہریرة

۲۸۸۷۳..... دونوں مجلسیں بھلائی پر ہیں اور ان میں سے ایک مجلس دوسری سے افضل ہے رہی بات اس مجلس کی تو اس میں بیٹھے لوگ رب تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں اور اس کی طرف رغبت کر رہے ہیں اگر اللہ چاہے انہیں عطا کرے چاہے روک دے رہی بات اس دوسری مجلس کی سو یہ سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو سکھا رہے ہیں مجھے معلوم بنا کر بھیجا گیا ہے لہذا یہ دوسری مجلس افضل ہے۔ ورواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۸۸۷۴..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔ ورواہ الطبرانی عن ابن مسعود  
۲۸۸۷۵..... اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ ورواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرة

۲۸۸۷۶..... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد و ہدایت القاء کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن معاویة و ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۶۲ از خیرة الحفاظ ۵۶۵

۲۸۸۷۷..... لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ

جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کے بسبب ہرگز اذیت نہ پہنچائی جائے۔ ورواہ ابن عساکر عن ام سلمة رضی اللہ عنہا  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور انصار کے پاس سے گزرنے لگے انصار کہتے یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۸۸۷۸..... لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ

جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے اذیت نہ پہنچائی جائے۔ ورواہ الحاکم و تعقب عن ام سلمة رضی اللہ عنہا  
۲۸۸۷۹..... لوگ خیر و شر میں کانوں کی مانند ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر ہیں وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں۔ ورواہ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرة

۲۸۸۸۰..... تم میں سے جو لوگ اسلام میں بہتر ہیں وہ دور جاہلیت میں بھی بہتر تھے۔ ورواہ ابن عساکر عن سعید بن ابی العاص

۲۸۸۸۱ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹا! علماء کی مجلس کرتے رہو حکیم اور دانا لوگوں کی گفتگو غور سے سنتے رہو چونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نور حکمت سے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو بارش کی پھوار سے زندہ کر دیتا ہے۔

رواہ الطبرانی والدامهر مزى فى الامثال عن ابى امامة وسنده ضعيف

۲۸۸۸۲ ..... دنیا میں حاملین علم انبیاء کے خلفاء ہوتے ہیں اور آخرت میں شہداء ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزییہ ۲۷۱۱ و ذیل اللآلی ۳۳۔

## علماء کی زیارت کی فضیلت

۲۸۸۸۳ ..... جس شخص نے علماء کا استقبال کیا اس نے میرا استقبال کیا جس نے علماء کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی جس شخص نے علماء کی

مجلس کی اس نے میری مجلس کی اور جس نے میری مجلس کی اس نے گویا رب تعالیٰ کی مجلس کی۔ رواہ الرافعی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۸۸۸۴ ..... جس شخص نے کتاب اللہ تعالیٰ کی ایک آیت یاد دین میں موجود ایک سنت کی بھی تعلیم دی اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن اسے ایسا عظیم

ثواب عطا فرمائیں گے کہ اس سے افضل اور کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ رواہ ابو الشیخ عن عبداللہ بن ضرار عن یزید الرقاشی و ہما ضعیفان عن انس

۲۸۸۸۵ ..... جس شخص نے کسی دوسرے کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھلا دی تو اس کے لیے یہ آیت سیکھنے کا دو گنا اجر ہوگا۔

رواہ ابن لال عن عثمان

۲۸۸۸۶ ..... اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد وہی شخص کر سکتا ہے جس نے چاروں طرف سے دین کا احاطہ کیا ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۸۷ ..... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کسی دوسرے کو سکھلا دی جب تک یہ آیت تلاوت ہوتی رہے گی اسے ثواب ملتا رہے گا۔

رواہ ابن لال عن ابان عن عثمان

۲۸۸۸۸ ..... اشاعت علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی وابن النجار عن سمرۃ

۲۸۸۸۹ ..... اپنے بھائی کو سکھانے ہوئے علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں جو کوئی شخص اپنے بھائی پر کرتا ہو۔

رواہ ابن النجار من طریق ابی بکر بن ابی مریم عن راشد بن سعد و حبیب بن عبید و ضمیرہ بن حبیب مرسل

۲۸۸۹۰ ..... آدمی کے لیے فائدہ بہت اچھا ہے حکمت بھرا کلام بہت اچھا ہے یہ ہے جسے آدمی سن لیتا ہے پھر اسے اپنا لیتا ہے اور پھر اپنے بھائی تک

پہنچا دیتا ہے۔ رواہ ہناد و ابن عمشلیق فی جزئہ عن عبد الرحمن بن یزید عن ابیہ و ابونعیم عن ابن عباس۔

۲۸۸۹۱ ..... سب سے افضل بدیہ اور افضل عطیہ حکمت بھرا کلمہ ہے جیسے کوئی آدمی سن لیتا ہے اور پھر اسے سیکھ کر اپنے بھائی کو سکھا دیتا ہے یہ کلمہ اس

کے لئے سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ رواہ تمام و ابن عساکر عن انس و فیہ عبدالعزیز بن عبد الرحمن الباسی متہم

۲۸۸۹۲ ..... کلمہ حکمت سے بڑھ کر کوئی افضل یہ نہیں ہیں جیسے کوئی مسلمان اپنے بھائی تک پہنچاتا ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت میں

اضافہ کرتا ہے یا اس کے ذریعے بلائیں کو دور کر دیتا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۰

۲۸۸۹۳ ..... علماء کی اتباع کرتے رہو چونکہ علماء دنیا کے روشن دیئے ہیں اور آخرت کے روشن چراغ ہیں۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۴۵ و التزییہ ۲۷۱۱۔

۲۸۸۹۴ ..... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کریں گے اور فرمائیں گے اگر میں تمہیں عذاب دیتا تمہارے دلوں میں اپنی حکمت و ہدایت نہ کرتا

چلو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ ابن عدی ابن عساکر عن ابی امامة و وائلہ معا

۲۸۸۹۵ ..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کے لیے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا علماء سے فرمائے گا: میں نے تمہارے

لوں میں اپنا علم اور حلم اس لیے ودیعت کیا ہے تاکہ تمہاری مغفرت کروں اور مجھے اس کی کچھ پروا نہ ہو۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن ثعلبہ بن الحکمہ اللیثی و حسن

۲۸۸۹۶۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں نے اپنی معرفت کے لیے تمہارے دلوں میں علم ودیعت کیا ہے،

کھڑے ہو جاؤ میں نے تمہاری بخشش کر دی۔ رواہ الطیبی فی الترغیب عن جابر

۲۸۸۹۷۔ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عبدنیاہر عالم سے بھی عبدنیاہر عالم سے اس کے گناہ معاف کئے البتہ عالم کی طرف

جی نہیں آئی۔ رواہ ابو نعیم عن ابن مسعود

## علم نجات کا راستہ ہے

۲۸۸۹۸۔ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو بھی علم عطا کیا ہے وہ اسے ایک نہایت نجات دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۸۸۹۹۔ قیامت کے دن شہداء کے خون کا علماء کی روشنائی کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی روشنائی راجح نکلے گی۔

رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۸۹۰۰۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو الگ کر کے فرمائے گا اے جماعت علماء! اگر میں نے تمہیں مذاب دینا

ہوتا تو تمہیں تم کی دولت سے سرفراز نہ کرتا چلو جاؤ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۹۰۱۔ قیامت کے دن علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا باہم وزن کیا جائے گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العنہ عن ابی الدرداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحدیث ۶۹۹ اور تذکرۃ الموضوعات ۲۳۔

۲۸۹۰۲۔ علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ علماء کی روشنائی شہداء کے خون پر بھاری نکلے گی۔

رواہ ابن الجوزی فی الغنل و ابن النجار عن ابن عمر

کلام: حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۵۱

۲۸۹۰۳۔ عالم اور عابدوں (قیامت کی دن) اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا عالم سے کہا جائے گا تو یہیں رک جا اور

دووں کی - غارش - رواہ ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان و ضعفہ عن حابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الخصال ۶۸۱

۲۸۹۰۴۔ کلام: کرامتوں اور ان کی عزتوں اور ان کے ساتھ مل جینو، انھیاء پر تم کرو اور ان کے مال کے معاملہ میں

انہیں درگزر کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التقریب ۲۷۵۱ و ذیل القرآن ۳۸

۲۸۹۰۵۔ تمہارے ان بوجوال علم بڑے برکت انہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ الدافعی عن ابن عباس

۲۸۹۰۶۔ برکت اکابر کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ ابن عدی و قال غریب و ابن عساکر عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے احادیث القصاص ۲۳ و اسنی المطالب ۴۶۹

۲۸۹۰۷۔ عالم بہت اچھا شخص ہوتا ہے اگر اس کا شوق بن کر اس کے پاس ہوئی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اگر کوئی اس سے پہلو تہی کرے وہ بھی ہے

نیاز ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۲

۲۸۹۰۸۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے چونکہ عابد کی

- عبادت اس کی اپنی ذات کی حد تک ہوتی ہے جبکہ عالم کا علم دوسروں کے لیے ہوتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن مسعود وفیہ عمر بن الحصین
- ۲۸۹۰۹ ... فقہ میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے۔ رواہ ابو الشیخ عن انس
- ۲۸۹۱۰ ... حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال، بادشاہت اور علم میں اختیار دیا آپ علیہ السلام نے علم کو اختیار کیا اور اس کی وجہ سے انھیں مال اور بادشاہت بھی عطا ہوئی۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی عن ابن عباس وسندہ ضعیف
- کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳
- ۲۸۹۱۱ ... عالم کا گناہ ایک ہی ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دو گنا ہوتا ہے چنانچہ عالم کو صرف ارتکاب گناہ پر عذاب دیا جائے گا جبکہ جاہل کو ارتکاب گناہ اور ترک علم پر عذاب دیا جائے گا۔ رواہ الدیلمی عن جریر عن الضحاک عن ابن عباس
- ۲۸۹۱۲ ... عالم باللہ کی ایک رکعت اللہ تعالیٰ سے جاہل رہنے والے کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔
- رواہ الشیرازی فی الالقباب عن طریق مالک بن دینار عن الحسن عن انس عن علی
- کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶
- ۲۸۹۱۳ ... وہ عالم جو اپنے علم سے نفع اٹھائے وہ ایک ہزار عابدوں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن علی
- ۲۸۹۱۴ ... عالم عابد پر ستر درجے فضیلت رکھتا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی سو سالہ مسافت کے برابر ہے، یہ اس لیے ہے چونکہ شیطان نے لوگوں کے لیے بدعات وضع کی ہیں عالم ان بدعات کو دیکھ کر لوگوں کو ان سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے جبکہ عابد اپنی عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے اور ان بدعات کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتا۔ اور نہ ہی انھیں جانتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة
- ۲۸۹۱۵ ... علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے، بہترین دین تقویٰ ہے۔ رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حدیثہ
- ۲۸۹۱۶ ... علم کی فضیلت عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔ رواہ طبرانی عن ابن عباس
- ۲۸۹۱۷ ... ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ اس علم کو حاصل کریں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعہ آیات و احادیث میں) حد سے گزرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پر دازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔
- رواہ ابن عدی و ابونصر السجزی فی الابانہ و ابونعیم و البیہقی و ابن عساکر عن ابراہیم بن عبدالرحمن العذری و هو مختم فی صحبۃ قال ابن مندہ ذکر فی الصحابة و لا یصح قال ابونعیم و روی عن اسامة بن زید و ابی ہریرة و کلہا مضطربة غیر مستقیمہ و ابن عدی و البیہقی و ابن عساکر عن ابراہیم بن عبدالرحمن العذری قال حدثنا الثقة من اشیا حنا، الخطیب و ابن عساکر عن اسامة بن زید و ابن عساکر . عن انس ، الدیلمی عن ابن عمر ، العقیلی عن ابی اسامة بن زید و ابن عساکر عن انس ، الدیلمی عن ابن عمر با العقیلی عن ابی اسامة و البزار و العقیلی عن ابن عمر و ابو ہریرة معا ماں الخطیب سنل احمد بن حنبل عن هذا الحدیث و قیل له کاند کلام موضوع قال لا هو صحیح سمعته من غیر واحد
- کلام: ..... حدیث پر کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۰۰

## علماء دین کے محافظ ہیں

- ۲۸۹۱۹ ... ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ علم کے وارث ہوں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعہ آیات و احادیث میں) حد سے تجاوز کرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پر دازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔
- رواہ الحاکم و ابن عساکر عن ابراہیم بن عبدالرحمن العذری

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالقباب ۸۲



۲۸۹۲۰..... اللہ تعالیٰ اس علم کے ذریعے بہت ساری اقوام کو رفعت عطا فرمائے گا اور انھیں مقتداء اور پیشوا بنائے گا علم و بھلائی میں ان کی اقتداء کی جائے گی ان کے اخلاق میں ان کی اتباع کی جائے گی ان کی عمروں میں برکت کی جائے گی فرشتے ان کی عادات میں رغبت کریں گے اور ان کے پاؤں تلے پر بچھائیں گے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

۲۸۹۲۱..... دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثیر عبادت سے افضل ہے اور سب سے افضل عمل وہ ہے جو تھوڑا ہو۔ رواہ الطبرانی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۸۹۲۲..... دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثرت عبادت سے افضل ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ فی تاریخہ عن ابن عمر و ابو موسیٰ المدینی فی المعرفة عن رجاء غیر منسوب

۲۸۹۲۳..... آدمی کا حکمت کی بات سننا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے مذاکرہ علم میں گھڑی بھر کے لیے بیٹھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزیۃ ۲۸۴۱

۲۸۹۲۴..... ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۸۵ شذ رہ ۷۳۸

۲۸۹۲۵..... ہر چیز کا عروج اور زوال ہوتا ہے اس دین کا یہ ہے کہ پورا قبیلہ (کوئی بھی قبیلہ ہو) دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتیٰ کہ علم سے نا بلد ایک یا دو شخص ہی ہوں اور دین کا زوال یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ اجڈ (کنوار) ہو اور صرف ایک یا دو اشخاص صاحب علم ہوں اور وہ بھی بے یار و مددگار اور ان کا کوئی حمایتی بھی نہ ہو۔ رواہ ابن السنی و ابونعیم عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے کشف الخفاء ۲۰۷۰

۲۸۹۲۶..... اس دین کا عروج بھی ہے اور زوال بھی ہے اس دین کا عروج یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتیٰ کہ صرف ایک یا دو اشخاص فاسق (دین سے دور) ہوں ہیں وہ بھی ذلیل و خوار سمجھے جاتے ہیں اگر بات کرتے بھی ہیں تو مظلوم و مقہور ہوتے ہیں اور (زوال یہ ہے کہ) اس امت کے آخر میں آنے والا پہلے آنے والے پر لعنت کرنے کا جبکہ وہی اعنت کے سزاوار ہوں گے اور نوست یہاں تک پہنچ جائے گی کہ لوگ سرعام اعلانیہ شراب پیئیں گے اور ایک عورت لوگوں کے پاس سے گزرے گی ایک بد بخت اٹھے گا عورت کا دامن اٹھا کر اس سے زنا کرے گا جس طرح بھینڈ دم اٹھاتی ہے اس وقت انھیں دیکھ کر تکلیف کرنے والا کہے گا: ارے! اتے پس دیوار لے جاتے تلیے کئے والا ان میں اس وقت ایسا ہی ہوگا جیسے تمہارے اندر ابو بکر و عمر، اس وقت جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے گا اس کے لیے ایسے پچاس آدمیوں کا اجر و ثواب ہوگا جنہوں نے مجھے دیکھا ہو مجھ پر ایمان لائے ہوں میری اطاعت کی ہو اور میرے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۸۹۲۷..... اللہ تعالیٰ اسی شخص کو رسوا کرتا ہے جس پر عمل و ادب کا راستہ رک جائے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجا مع المصنف ۱۶۳

۲۸۹۲۸..... ایک فتنہ برپا ہوگا جو لوگوں میں صہبلی مچا دے گا اس فتنہ سے صرف عام ہی اپنے علم کی وجہ سے بچ پائے گا۔

رواہ ابو داؤد و ابونعیم فی الحدیث و ابونصر السجزی فی الابانۃ و ابوسعید السمان فی مشیختہ و الراعی و ابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۲۹..... جو شخص قرآن پڑھتا، واد فرافض کونہ جانتا ہو اس کی مثال بچی کی طرح ہے جو سر کے بغیر ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی موسیٰ

۲۸۹۳۰..... وہ عابد جو دین کی سمجھ نہ رکھتا ہو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو رات کو عمارت بناتا ہو اور دن کو منہدم کر دیتا ہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی العلم و الدیلمی عن عائشۃ

## دین کے احکام سیکھنے کی اہمیت

۲۸۹۳۱..... جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض نہ جانتا ہو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو سر کے بغیر ہو۔

رواہ الرامهر مزى من طريق اسحاق بن نجیح عن عطاء الخمر اسانى عن ابى هريرة

۲۸۹۳۲..... دو حریص ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طالب دنیا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۲۱۰۵ و اسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۸۹۳۳..... دو حریص ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کی بھی حرص ختم نہیں ہونے پاتی علم کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی حرص کبھی نہیں ختم ہوتی

دوسرا دنیا کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی بھی حرص کبھی نہیں ختم ہونے پاتی۔ رواہ ابو خیسمة فی العلم والطبرانی عن ابن عباس

۲۸۹۳۴..... وہ حریص کبھی سیر نہیں ہوتے علم کا حریص کبھی سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص کبھی سیر نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم عن قتادہ عن انس ابن عدی عن الحسن مر سلا

۲۸۹۳۵..... ہر صاحب علم، علم کا بھوکا ہوتا ہے۔ رواہ ابن السنی عن جابر

۲۸۹۳۶..... حکمت کی بات ہر دانا شخص کا کم گشتہ متاع ہے جب وہ اسے پالیتا ہے وہ اس کا حقدار ہوتا ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن ابى هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اشذرة ۳۶۶ و کشف الخفاء ۱۱۵۹

۲۸۹۳۷..... چاچپوسی (چچی بازی) اور حسد (غبط یعنی رشک) مومن کے اخلاق کا حصہ نہیں البتہ حصول علم کیلئے یہ دونوں چیزیں نہایت کارآمد ہیں۔

رواہ ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان عن معاذ

۲۸۹۳۸..... حصول علم کے سوا حسد اور چاچپوسی جائز نہیں۔ رواہ ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان و الخطیب عن ابى هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲، ۲۳ و التعلقات ۳۸۔

۲۸۹۳۹..... دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے خیر و بھلائی کی راہ میں صرف کرتا

ہو ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ دوسروں کو تعلیم دیتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابى هريرة

۲۸۹۴۰..... اللہ کی معرفت افضل علم ہے، علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ کثرت عمل نفع بخش نہیں ہوتا۔

رواہ الدیلمی عن مؤمل بن عبدالرحمن الثقفی عن عبادة بن عبد الصمد و هی ضعیفان عن انس

۲۸۹۴۱..... علماء، تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ جس کی راہنمائی میں لوگ زندگی بسر کرتے ہیں اور خود بھی اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا

ہے ایک وہ عالم کہ لوگ تو اس کی راہنمائی میں زندگی گزارتے ہیں البتہ وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے، ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے

مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن دوسرا کوئی اس سے راہنمائی نہیں حاصل کرتا۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:..... حدیث کے بعض اجزاء پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔

۲۸۹۴۲..... علم ایک پوشیدہ جوہر ہے جسے علماء کے سوا کوئی نہیں جانتا جب علماء علم کے موتی بکھیرتے ہیں تو وہی لوگ اس کا انکار کرتے ہیں جو اللہ

تعالیٰ سے غافل ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابى هريرة

۲۸۹۴۳..... کیا میں تمہیں کامل عالم کے متعلق خبر نہ دوں؟ کامل عالم وہ ہے جو رب تعالیٰ کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی

رحمت سے ناامید نہ کرتا ہو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قرآن کو نہ چھوڑتا ہو خبردار! اس

عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اور اس علم میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبیر کے بغیر ہو۔ رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۷۳۳

۲۸۹۴۴ علم اسلام کی زندگی ہے ایمان کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا حق بنتا ہے کہ اسے وہ علم بھی عطا کرے جو وہ نہیں حاصل کر سکا۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس

۲۸۹۴۵ علم عمل سے افضل ہے تقویٰ سرمایہ دین ہے عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابو الشیخ عن عیادۃ بن الصامت

۲۸۹۴۶ علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر و نہی علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبانی کلامی حد تک ہو یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحمت ہے۔

رواہ ابو نعیم عن یوسف بن عطیة عن قتادة عن انس

۲۸۹۴۷ علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر ثابت ہو یہ علم نافع ہے دوسرا علم وہ ہے جو صرف زبانی کلامی ہو یہ آدمی پر رحمت ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والحکیم عن الحسن مرسل الخطبیب عن الحسن عن جابر، اور وہ ابن الجوزی فی العلل من الطریقین

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتمل ۶۱

۲۸۹۴۸ لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھتا ہو دین میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہو سب سے زیادہ متقی ہو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور سب سے زیادہ صلہ رحمہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی و السنن فی شعب الایمان و الخرائط فی مکارم الاخلاق عن درة بنت ابی لعل

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷

۲۸۹۴۹ اس وقت تک کوئی شخص کامل عالم نہیں ہو سکتا جب تک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مغفوس نہ سمجھتا ہو پھر اپنی ذات پر غور کرے تو اللہ کے ہاں لوگوں میں سے زیادہ اپنے آپ کو قابل نفرت سمجھتا ہو۔ رواہ ابن لال عن جابر

۲۸۹۵۰ آدمی اسی وقت کامل عالم ہو سکتا ہے جب لوگوں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مغفوس سمجھتا ہو اور اپنے سے زیادہ کسی کو قابل

نفرت نہ سمجھتا ہو۔ رواہ الخطبیب فی المتفق و المقترق عن شداد بن اوس

۲۸۹۵۱ جس شخص نے مجھ سے مروی علم کی بات لکھی یا کوئی حدیث لکھی جب تک یہ حدیث اور یہ علم باقی رہتا ہے اس کے لیے اجر و ثواب برابر

لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی جکر حبان عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الثوائد المجموعۃ ۸۵۳ واللآلی ۲۰۴۱

## باب دوم..... آفات علم اور علم پر عمل نہ کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان

۲۸۹۵۲ علماء و رسولوں کے امین ہیں بشرطیکہ جب بادشاہ کے ساتھ اختلاط نہ کریں اور دنیا دار نہ بنیں، چنانچہ جب سلطان کے ساتھ اختلاط کریں گے اور دنیا دار بنیں گے تو رسولوں کی خیانت کی مرتکب ہوں گے لہذا ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ الحسن بن سفیان العقبلی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۸۳۸

۲۸۹۵۳ فقہاء (علماء) رسولوں کے امین ہوتے ہیں بشرطیکہ جب دنیا دار نہ بنیں اور سلطان کے پیچھے نہ چلیں جب علماء ایسا کرنے لگیں تو

ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ العسکری عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاثقان ۱۱۹۴ و اسنی المطالب ۹۷۸

۲۸۹۵۴ دین کی تین آفتیں ہیں، فاجر عالم، ظالم حکمران اور جاہل مجتہد۔ رواہ الدیلمی فی مسند الشر دوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸ و الضعیفۃ ۸۱۹

- ۲۸۹۵۵ (بسا اوقات) اللہ تعالیٰ فاجر شخص سے دین کو تقویت پہنچاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن العاص بن مقرر
- ۲۸۹۵۶ اللہ تبارک و تعالیٰ اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت بخشنے کا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ یعنی وہ بے دین اور کافر ہوں گے۔  
رواہ السمانی ابن حبان عن اسد و احمد بن حنبل الطبرانی عن اسی مکرہ
- ۲۸۹۵۷ اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے لوگوں سے اسلام کو تقویت پہنچائے گا جو اہل اسلام میں سے نہیں ہوں گے۔  
رواہ الطبرانی عن ابن عمرو
- ۲۸۹۵۸ میری امت کو اس کے برے لوگوں سے مضبوطی ملے گی۔ رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی عن ميمون بن سنانہ
- ۲۸۹۵۹ غنقریب اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت ملے گی جن کا اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں۔ رواہ الحاملی فی امالیہ عن اسد  
نسیان (بھول جانا) اور ضیاع علم ہی آفتیں ہیں، ہم کہ ضیاع یہ ہے کہ تم نہ اہل کو علم سیکھاؤ۔
- ۲۸۹۶۰ رواہ ابن ابی شیبہ عن الاعمش مرفوعاً معضلاً او اخرج صدرہ فقط عن ابن مسعود موقوفاً  
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقانۃ ۳ وضعیف الجامع ۱۰
- ۲۸۹۶۱ تم میں سے جو شخص فتویٰ پر جرات کرے وہ دوزخ میں جانے پر جرات کرتا ہے۔ رواہ الدارمی عن عبید اللہ بن اسی جعفر مرسلہ  
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسی المطالب ۵۳: الدقان ۳۹۔
- ۲۸۹۶۲ تم لوگوں میں امیر، مامور اور متنبہ۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن مالک و عن کعب بن عبد بن  
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الخفا ۳۸۸۴
- ۲۸۹۶۳ لوگوں کے سامنے تم کوئی صرف امیر کرتا ہے یا مامور کرتا ہے یا آمر کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن عمرو  
کلام: حدیث پرکام ہے دیکھئے الاقانۃ ۷۹۹۔
- ۲۸۹۶۴ قیامت کے دن لوگوں میں ان کو قافی کی رات سے سب سے زیادہ وہ شخص دور ہو گا جو قافی کی رات سے پہلے اپنے گناہوں سے  
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرہ
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۴۲ و التعمیرۃ ۲۰۹۱
- ۲۸۹۶۵ منائی شہوت سے کمریزاں رہو (وہ یہ ہے کہ) عالم چاہتا ہے کہ اس کے پاس مجلس لگی رہے۔  
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرہ
- ۲۸۹۶۶ مجھے اپنے بعد امت پر تمین باتوں کا خوف ہے، عالم کے پھسلنے کا، منافق کا قرآن کے ساتھ، آخرت کا اور تقدیر کے چننے کا۔  
رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
- کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے وضعیف الجامع ۲۲۰
- ۲۸۹۶۷ مجھے اپنی امت پر تمین چیزوں کا خوف ہے، بدعات کی کمرانی کا، پینٹ اور شرمگاہوں کی خواہشات کے اتباع کا، اور معرفت کے بعد  
فحلت کا۔ رواہ الحکیم و البغوی و ابن مندہ و ابن قانع و ابن شاہین و ابو نعیم الخساسة فی کتب الصحاح عن النج
- ۲۸۹۶۸ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہے اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کا ہی ہو۔ رواہ ابن عدی عن عمرو  
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الخفا ۱۳۹ اشرف الخفا ۱۶۰
- ۲۸۹۶۹ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہے اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔  
رواہ ابو داؤد الطیالسی و البیہقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصیب

## علم پر عمل نہ کرنے پر وعید

۲۸۹۴۰..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔ روہ احمد بن حنبل عن عمر  
۲۸۹۴۱..... اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسی قوم میں باقی رہ جاؤ گے جو مجہول امور کا علم حاصل کریں گے اور ان کا مقصد انہی لوگوں کا مقصد ہوگا۔  
رواہ ابو نعیم عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۶

۲۸۹۴۲..... میری امت کے اکثر منافق میری امت کے قراء ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی . البیہقی فی شعب الایمان عن ابن  
عمر، احمد بن حنبل الطبرانی عن ابن عامر الطبرانی و ابن عدی عن عصمة بن مالک  
۲۸۹۴۳..... جب تم کسی عالم کو کثرت سے بادشاہ کے ساتھ میل جول رکھتے دیکھو سمجھ لو کہ وہ عالم نہیں بلکہ چور ہے۔

رواہ الدیلدی فی مسند القر دوس عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰

۲۸۹۴۴..... جب کوئی عالم علم سے بہرہ مند ہو لیکن عمل نہ کرتا ہو وہ چراغ کی مانند ہے جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتا ہے لیکن خود جلتا رہتا ہے۔  
رواہ ابو قانع فی معجمہ عن سلیک الغطفانی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸

۲۸۹۴۵..... اس عالم کی مثال جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو (اس کی مثال چراغ میں جلنے والی بتی جیسی ہے جو لوگوں کو روشنی  
دیتی ہے لیکن خود جلتی رہتی ہے)۔ رواہ الطبرانی عن ابن بزرہ

۲۸۹۴۶..... وہ عالم جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو اس کی مثال چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود  
جلتا رہتا ہے۔ رواہ الطبرانی والصباء عن جنذب

۲۸۹۴۷..... قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وسعید بن منصور وابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۳ و ضعیف الجامع ۸۶۸

۲۸۹۴۸..... مجھے اپنے بعد سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے کہ ایک شخص قرآن کی تفسیر کرے گا اور اس کا مصداق ایسی چیزوں کو بنائے گا جو  
فی الواقع اس کا مصداق نہیں ہو سکتیں اور ایک اس شخص کا خوف ہے جو سمجھتا ہو کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۸۹۴۹..... اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بالکل بیان (قصہ گوئی وغیرہ) کو ناپسند کیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۲۹

## عالم کی موت زوال علم کا سبب ہے

۲۸۹۸۰..... تمہیں علم عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے اہل علم کو اس دنیا سے اٹھائے  
گا اور صرف جہلاء باقی رہ جائیں گے وہی فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرة

۲۸۹۸۱..... اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے بلکہ علم کو اس طرح سے اٹھائے گا کہ علماء کو دنیا سے اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی بھی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنا لیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی و ابن ماجہ عن ابن عمرو

۲۸۹۸۲..... اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو دنیا کا بھرپور علم رکھتا ہو لیکن آخرت سے جاہل ہو۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی ہریرہ

۲۸۹۸۳..... جس طرح اللہ تعالیٰ مال کی زیادتی کے متعلق سوال کرے گا اسی طرح علم کی زیادتی کے متعلق بھی سوال کرے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۳۶

۲۸۹۸۴..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھوں کو بھی اس طرح عافیت دے گا جس طرح علماء کو عافیت دے گا۔

رواہ ابونفیع فی الحلیة والضیاء عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۸۲ و ضعیف الجامع ۱۷۴۱

۲۸۹۸۵..... مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو مبغوض وہ عالم ہے جو حکمرانوں سے ملتا جلتا ہو۔ رواہ ابن لال عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۵۷ و الکشف الالہی ۸۷

۲۸۹۸۶..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۸۹۸۷..... میری امت کے کچھ لوگ عنقریب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے اور قرآن مجید پڑھیں گے اور پھر کہیں گے ہم حکمرانوں کے

پاس جائیں گے تاکہ ان کی دنیا سے حصہ لیں اور ہم اپنے دین کی وجہ سے ان سے الگ رہیں گے چنانچہ یہ کوئی کمال نہیں چونکہ اس سے صرف

کانٹے ہی ہاتھ میں آئیں گے اسی طرح حکمرانوں کی قربت سے صرف خطائیں ہی ہاتھ لگیں گی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۱ و ضعیف الجامع ۱۸۱۸

۲۸۹۸۸..... میری امت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے پھر ان کے پاس

شیطان جائے گا اور کہے گا: اگر تم بادشاہ کے پاس جاؤ وہ تمہاری دنیا کو بہتر کر دے گا اور تم اپنے دین سے ان سے علیحدہ رہو چنانچہ یہ خیال کچھ

حیثیت نہیں رکھتا جس طرح جھاڑیوں سے صرف کانٹے ہی ملتے ہیں اسی طرح حکمرانوں کے پاس جانے سے صرف خطائیں ہی ملتی ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۱۳

۲۸۹۸۹..... آخری زمانے میں ریاکار قراء ہوں گے جو شخص بھی یہ زمانہ پائے ان قراء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰۹

۲۸۹۹۰..... آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ

تمہارے آباء و اجداد نے سنی ہوں گی پس تم ان سے دور رہو۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ

۲۸۹۹۱..... جنتیوں میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ کے کچھ لوگوں پر جھانکیں گے اور پوچھیں گے تم دوزخ میں کیوں داخل ہو گئے۔ بخدا ہم تو

اسی علم کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جو ہم نے تم سے سیکھا تھا دوزخی کہیں گے جو بات ہم کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔

رواہ الطبرانی عن الولید بن عقبہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۹ و الضعیفۃ ۱۲۶۸

۲۸۹۹۲ ... وہ علم جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانے کی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۹۳ وہ علم جو با آواز ہو اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۸۹۹۴ جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ علم اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔ رواہ القضاہ عن ابن مسعود

۲۸۹۹۵ اس شخص کی مثال جو علم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو نہ سکھائے ایسی ہے جیسے خزانہ چھپا کے رکھا گیا ہو اور اسے خرچ نہ کیا جاتا ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۹۶ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔ رواہ الترمذی عن ثوبان

۲۸۹۹۷ جو شخص علم کو چھپائے رکھتا ہے اس پر ہر چیز لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ تمدر میں رہنے والی مچھلیاں بھی لعنت کرتی ہیں اور قضاہ میں اڑنے

والے پرندے بھی۔ رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

۲۸۹۹۸ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور پھر وہ اس علم کو چھپالے قیامت کے دن اس کے گلے میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

## علم کا چھپانا خیانت ہے

۲۸۹۹۹ علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو، ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

ابونعیم الحلیہ عن ابن عباس

۲۹۰۰۰ اللہ تعالیٰ جس شخص کو بھی علم سے نوازتا ہے اس سے پختہ عہد لیتا ہے کہ علم کو چھپانا نہیں۔

رواہ ابن النظیف فی جزئہ و ابن الجوزی عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۰۱ جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی اور پھر اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

۲۹۰۰۲ جس شخص نے علم کی اہلیت رکھنے والوں سے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ ابن عدی عن ابن مسعود

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۱۳ و کشف الخفاء ۲۵۰۵

۲۹۰۰۳ اے میری امت! مجھے تمہارے علم کا خوف نہیں البتہ یہ دیکھو کہ تم اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کرتے ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۸۳

۲۹۰۰۴ بہت سارے لوگ حاملین فقہ ہوتے ہیں جبکہ وہ فقہ نہیں ہوتے جس شخص کو اس کا علم نفع نہ پہنچائے اسے جہالت نقصان پہنچاتی

ہے جب تک تمہیں قرآن برائیوں سے روکتا رہے تو قرآن پڑھتے رہو اگر تمہیں برائیوں سے نہ روکے تو گویا تم قرآن نہیں پڑھ رہے۔

رواہ الطبرانی عن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۹۔

۲۹۰۰۵ جہنم کی طرف ہانک کر لے جانے والے فرشتے فاسقین حاملین قرآن کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں نہایت بتوں کے

پجاریوں کی طرف بڑھنے کے، حاملین قرآن کہیں گے بت کے پجاریوں سے پہلے ہمیں کیوں پکڑا جا رہا ہے؟ جواب دیا جائے گا علم رکھنے

والا جاہل کی طرح نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی و ابولہیم فی الحلیہ عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تنخیزاً مسلمین ۱۳۸ و تذکرۃ الموضوعات ۸۱

۲۹۰۰۶ ..... برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔ رواہ البزار عن معاذ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۸۱

## علماء کا بگڑنا خطرناک ہے

۲۹۰۰۷ ..... دو قسم کے لوگ اگر درست ہو جائیں اہل حق بھی درست ہو جاتے ہیں جب یہ دو قسم میں بگڑ جاتی ہیں لوگ بھی بگڑ جاتے ہیں۔ وہ

یہ ہیں علماء طبقہ اور حکمرانوں کا طبقہ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۵

۲۹۰۰۸ ..... دو حال سے بڑھ کر مجھے گمراہ کرنے والے دو حالوں حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

۲۹۰۰۹ ..... اے عویر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تجھ سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے ہو؟ اگر تم کہو

گے کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تم سے کہا جائے گا: علم پر کتنا عمل کیا۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۰۱۰ ..... کثرت سے کلام کرنا بیان نہیں البتہ دو ٹوک کلام وہ ہے جسے اللہ اس کا رسول پسند کرتا ہو۔ عاجز وہ نہیں جو زبان سے عاجز ہو البتہ حق

کی معرفت کی قلت اسل عاجزی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۲

۲۹۰۱۱ ..... تم جب بھی لوگوں سے ایسی بات کرو گے جو ان کی عقلوں سے بالاتر ہو تو اس کی وجہ سے ضرور کچھ لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۲۳

۲۹۰۱۲ ..... جو شخص بھی خطاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ خطاب کے متعلق اس سے ضرور سوال کرے گا کہ اس سے تمہاری کیا غرض تھی۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسل

۲۹۰۱۳ ..... اہل سے علم کی بات چھپانا ایسا ہی ہے جیسے نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۸ والنواضح ۱۸۲۸

۲۹۰۱۴ ..... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر حکمت کی بات سنے اور پھر اپنے ساتھی سے سنی ہوئی بات کی برائیاں بیان کرے اس کی

مثال اس شخص کی طرح ہے جو کسی چرواہے کے پاس جائے اور کہے: اے چرواہے! مجھے ذبح کرنے کے لیے بکری دو چرواہا

کہے: جاؤ اپنی پسند کی بکری پکڑ کر لے جاؤ وہ شخص بکریوں کے ساتھ پھرنے والے کتے کو پکڑ کر لے جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی ہریرہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۳ و اسنی المطالب ۱۲۹۸

۲۹۰۱۵ ..... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا کہ وہ علماء سے مقابلہ کرے گا یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے گا یا لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف

متوجہ کرے گا تو وہ روزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ الحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن کعب بن مالک

۲۹۰۱۶ ..... جو شخص اپنے علم میں اضافہ کرتا رہا لیکن دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا رہتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عنی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۳۲ و ضعیف الجامع ۵۳۹۳



- ۲۹۰۱۷..... جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی مصلحت اس کے علاوہ میں ہے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ہریرہ
- ۲۹۰۱۸..... جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن علی کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۹
- ۲۹۰۱۹..... جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرہ
- ۲۹۰۲۰..... وہ علم جس کے حصول کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہوئی ہے جس شخص نے یہ علم اس لیے حاصل کیا تا کہ اسے دنیا ملے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۰
- ۲۹۰۲۱..... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علم کے ذریعے علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا علم کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ
- ۲۹۰۲۲..... جس شخص نے گفتگو کے داؤچ اس لیے سیکھے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ ہی فدیہ۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۲۹

## بے عمل و اعظ کا انجام

- ۲۹۰۲۳..... قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا وہ دوزخ میں شدت اضطراب سے گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اہل دوزخ اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا! کہے گا جی ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور خود اچھی باتوں سے باز رہتا تھا بری باتوں سے تمہیں روکتا تھا اور خود برائیوں کا ارتکاب کرتا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن اسامہ بن زید
- ۲۹۰۲۴..... آخری زمانے میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی اور تمہارے آباؤ اجداد نے تم ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر جائیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابی ہریرہ
- ۲۹۰۲۵..... اس وقت لوگوں سے علم اچک لیا جائے گا حتیٰ کہ معمولی علم پر بھی قادر نہیں رہیں گے اے زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے! میں تو تجھے اہل مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا یہ تو رات اور انجیل تو یہودیوں اور نصرائیوں کے پاس تھیں پھر کس چیز نے انہیں لاپرواہ کر دیا۔
- رواہ الترمذی والحاکم عن ابی الدرداء احمد بن حنبل و ابو داؤد والحاکم عن زیاد بن لبید
- ۲۹۰۲۶..... معراج کی رات مجھے ایک قوم کے پاس لایا گیا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے وہ جو نبی ہونٹ کاٹتے ہونٹ پھر جوں کے توں برابر ہو جاتے ہیں نے کہا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو جس بات کو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں کتاب اللہ پڑھتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس
- ۲۹۰۲۷..... جب کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اور پھر وہ بادشاہ کے دروازے پر جاتا ہے اس کی چالوسی کے لئے اور اس کی دنیا میں طمع کرتے ہوئے وہ جتنی مقدار میں قدم اٹھاتا ہے انہی کے بقدر دوزخ میں گھسا چلا جاتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ عن معاذ
- ۲۹۰۲۸..... اللہ تعالیٰ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ وہ شخص حقیر ہوتا ہے جو عالم ہو کر حکمرانوں کے پاس جاتا ہو۔

رواہ الحافظ ابو الفیاض الدہشانی فی کتاب العہد عن علماء السوء عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۴۱

۲۹۰۲۹..... جو شخص بھی کتمان علم کا شکار ہوتا ہے وہ قیامت کے دن آئے گا کہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۳۰..... جو عالم بھی خوشی سے بادشاہ کے پاس جاتا ہے وہ دوزخ میں ہر طرح کے عذاب میں بادشاہ کا شریک ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۶۲ تذکرۃ الموضوعات ۲۵

۲۹۰۳۱..... جس شخص نے لوگوں کو نفع پہنچانے والا علم چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۶ والوضع فی الحدیث ۲۷۰۳

۲۹۰۳۲..... اس نیت سے علم نہ حاصل کرو کہ تم علماء سے مقابلہ کرو گے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کرو گے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ

کرو گے جو جس شخص نے بھی اس نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن حذیفۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۱۲۶۳

۲۹۰۳۳..... اس نیت سے علم مت حاصل کرو کہ اس کے ذریعے تم علماء سے مقابلے کرو گے یا بے وقوفوں سے جھگڑو گے یا علم کے ذریعے مجلسوں

پلوٹ مارو گے جس نے بھی ایسا کیا جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲

۲۹۰۳۴..... جس شخص نے علم کو ذریعہ معاش بنایا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو مٹا ڈالے گا اور چہرے کو گدی کی طرف پھیر دے گا اور وہ دوزخ کا

سزاوار ہوگا۔ رواہ الشیرازی عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۵۔

## حصول علم میں اخلاص نیت

۲۹۰۳۵..... جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۰۳۶..... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے

اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ رواہ الترمذی عن کعب بن مالک

۲۹۰۳۷..... ہلاکت ہے عالم کے لیے جاہل سے اور ہلاکت ہے جاہل کے لیے عالم سے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۱ و کشف الخفاء ۲۹۷۴

۲۹۰۳۸..... ہلاکت ہے میری امت کے لیے علماء سوء سے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ والنواضح ۲۲۸۵

۲۹۰۳۹..... رسول کریم ﷺ نے ایسے مسائل پوچھنے سے منع کیا ہے جن کے ذریعے علماء کو مغالطہ میں ڈالا جائے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن معاویۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ والنواضح ۲۲۸۵۔

۲۹۰۴۰..... ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو علم نہ حاصل کرے اور اس شخص کیلئے بھی ہلاکت ہے جو علم تو حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن حذیفۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۷  
 ۲۹۰۳۱ اس شخص کے لیے ایک مرتبہ کی بلاکت ہے جو ظلم نہ حاصل کرے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے علم سے سرفراز کرتا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ بلاکت ہے جو ظلم حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔ رواہ سعید بن منصور عن جلدہ مرسلہ  
 کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۲۶۶۱، ضعیف الجامع ۶۱۴۶۔

## حصہ اکمال

- ۲۹۰۳۲ ..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو نعیم فی الحلیۃ عن عمر  
 ۲۹۰۳۳ دجال کے علاوہ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے دجال حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر  
 ۲۹۰۳۴ مجھے تمہارے اوپر ہر ذی ظلم منافق کا خوف ہے جو حکمت کی باتیں کرتا ہوگا لیکن ظلم و ستم کرتا ہوگا۔  
 رواہ عبد بن حمید و البیہقی فی شعب الایمان عن عمر  
 ۲۹۰۳۵ مجھے تمہارے اوپر اس شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھتا ہوگا حتیٰ کہ جب اس پر قرآن کی رونق نمایاں دکھائی دینے لگے گی یہ اسلام کی ایک نصرت ہوگی تب وہ من مانی کر کے الگ ہو جائے گا اور اسلام سے نکل جائے گا پھر اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر نکلے گا اور اسے شرک کا الزام دے کر قتل کر دے گا۔ رواہ البزار و حسنہ و ابو یعلیٰ و ابن حبان و سعید بن منصور عن جندب عن حذیفہ  
 ۲۹۰۳۶ مجھے اپنی امت پر مومن کا خوف ہے اور نہ مشرک کا چونکہ مومن کو اس کا ایمان بجاتا رہے گا اور مشرک کو اس کا کفر آشکارہ رکھے گا البتہ مجھے تمہارے اوپر صاحب لسان منافق کا خوف ہے بھلائی کی باتیں کرتا ہوگا لیکن اس کا عمل برائیوں کا منہ بولتا ثبوت ہوگا۔  
 رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی  
 ۲۹۰۳۷ مجھے تمہارے اوپر ان چیزوں کا خوف نہیں ہے جنہیں تم نہیں جانتے البتہ یہ دیکھا کرو کہ جو تمہیں ظلم ہے اس پر کتنا عمل کرتے ہو۔  
 رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ  
 ۲۹۰۳۸ مجھے اپنے بعد تمہارے اوپر سب سے زیادہ ہر اس منافق کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی و ابن حبان عن ابن الحصین  
 ۲۹۰۳۹ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ تین چیزوں کا خوف ہے: عالم کے پھسلنے کا، منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑنے کا اور میری امت کی مفتوحہ دنیا کا۔ رواہ الطبرانی و الدارقطنی عن معاذ

## گمراہ کن حکمران

- ۲۹۰۵۰ ..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی و احمد بن حنبل و ابن عساکر عن ابی الدرداء  
 ۲۹۰۵۱ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے یہ کہ میری امت کے لیے مال وافر ہو جائے گا ایک دوسرے پر حسد کرنے لگیں گے، جس کا نتیجہ ماردھاڑ ہے یہ کہ کتاب اللہ کھولی جائے گی، مومن اس کی تاویل کے درپے ہوگا حالانکہ وہ اس کی تاویل نہیں جانتا ہوگا اور یہ کہ میری امت کسی ذی ظلم کو پائیں گے اسے ضائع کر دیں گے اور اس کی مطلق پرواہ نہیں کریں گے۔ رواہ ابن جریر الطبرانی عن ابی مالک الاشعری  
 ۲۹۰۵۲ مجھے اپنے بعد اپنی امت پر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کی تاویل کرے گا اور قرآن کے الفاظ کو ایسے مفاسد و مطالب پہنائے گا جو فی الواقع اس کے الفاظ کا مصداق نہیں ہوں گے اور ایک وہ شخص جو سمجھتا ہوگا کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمران  
 کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۹۰۵۳ من جملہ جن چیزوں کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میری امت میں مال کی کثرت ہو جائے گی حتیٰ کہ مال کے معاملہ میں ایک دوسرے پر دوز لگائیں گے حتیٰ کہ مارنے مٹنے پر نوبت آجائے گی اور ایک یہ بھی ہے کہ میری امت کے لیے قرآن کو لایا جائے گا حتیٰ کہ مومن کا فر اور منافق قرآن پڑھے گا اور مومن اس کے حلال کو حلال قرار دے گا اور اس کی تاہیل کے درپے رہے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۵۴ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں نازل کیا ہے اور اپنے بعض انبیاء کی طرف وحی بھیجی ہے کہ ان لوگوں سے کہہ دیجئے جو اپنے اندر غیر دین کی سمجھ پیدا کریں گے غیر علم کو حاصل کریں گے آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے دنوں کی کھانوں کا لباس پہنیں گے ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لیکن ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کریں گے یا میری وجہ سے دھوکا دیں گے میرے متعلق استہزاء کریں گے میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ انھیں زبردست فتنوں میں مبتلا کروں گا جو قتلند اور بردبار و بھی حیران و پریشان کر دے گا۔ رواہ ابو سعید النخاس فی معجمہ وابن النجار عن ابی الدرداء کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے القدسیۃ الضعیفۃ ۸۱

۲۹۰۵۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے ہوں گے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال کے بنے ہوئے کپڑے پہنیں گے ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لوگوں کو اپنی دیداری سے دھوکا دیں گے کیا میرے ذریعے دھوکا دیں گے؟ یا مجھ پر جرات کریں گے؟ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں انھیں فتنہ میں مبتلا کروں گا جو بردبار شخص کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دے گا۔

رواہ ابن عساکر عن عائشۃ

۲۹۰۵۶ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء کے ساتھ مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھنے پائے گا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۹۰۵۷ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ بے وقوفوں سے جھگڑے یا علماء سے مقابلہ کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ ابن عساکر عن انس

۲۹۰۵۸ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ لوگوں سے مقابلہ کرے اور لوگوں پر فخر کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

## علم کا حصول رضاء الہی کے لئے ہو

۲۹۰۵۹ جس شخص نے یہ احادیث اس لیے حاصل کیں تاکہ بے وقوفوں سے جھگڑے اور فخر و مباہات کا اظہار کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ تاکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاسکتی ہے۔ رواہ الحکیم عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۹۰۶۰ جس شخص نے حدیث یا علم دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ آخرت کے لطف و کرم سے محروم رہے گا۔ رواہ ابن النجار عن انس

۲۹۰۶۱ وہ علم جس کے ذریعے رب تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اس علم کو جس شخص نے دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ و الحاکم و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۶۲ جس شخص نے غیر اللہ کے لیے علم حاصل کیا یا اس علم سے غیر اللہ کا ارادہ کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الترمذی حسن غریب عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۲۳ و ضعیف الترمذی ۴۹۸

۲۹۰۶۳ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے

وہ دوزخ میں جائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن ابی العاص، الدارقطنی فی الافراد وسعید بن المنصور عن انس  
۲۹۰۶۴۔ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑے کرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

رواہ الطبرانی وتمام عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۹۰۶۵۔ جس شخص نے علم حدیث اس نیت سے حاصل کیا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے گفتگو کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا جبکہ  
جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی سعید  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۹۶

۲۹۰۶۶۔ جس شخص نے عمل کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے علم حاصل کیا وہ ایسا ہی ہے جیسے رب تعالیٰ سے مزاج کرنے والا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۹۰۶۷۔ جس شخص نے آخرت کے عمل سے دنیا حاصل کی آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ رواہ الدیلمی عن انس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۲

۲۹۰۶۸۔ جس شخص نے قرآن پڑھا اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی پھر سلطان کے پاس آیا اس کی دنیا داری کی طمع کر کے اللہ تعالیٰ اس کے دل  
پر مہر لگا دیتا ہے اور اسے آئے دن دو قسم کے عذاب دیئے جائیں گے جو اسے پہلے نہیں دیئے گئے ہوں گے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن عمر

۲۹۰۶۹۔ جس شخص نے قرآن پڑھا (قرآن کا علم حاصل کیا) اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی اور پھر وہ حکمران کے پاس موجود دنیا کی طمع میں گیا  
وہ جتنے قدم چل کر حکمران کے پاس جائے گا اسی کے بقدر دوزخ میں گھستا چلا جائے گا۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

۲۹۰۷۰۔ تم بہترین زمانے میں ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے جیتے جی کتاب اللہ پڑھ رہے ہو عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا وہ زمانے کو اس  
طرح گھمائیں گے جس طرح جام گھمایا جاتا ہے انھیں دنیا ہی میں بدل لیا جائے گا آخرت میں کچھ نہیں ملے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۹۰۷۱۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کتاب اللہ ایک ہی ہے اور تمہارے درمیان سرخ، سفید، سیاہ، سبھی قسم کے لوگ موجود ہیں قرآن  
پڑھو، قبل ازیں کہ کچھ اقوام قرآن پڑھیں گے اور تیر کی طرح اس کے حروف کو درست کریں گے حالانکہ قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترنے  
پائے گا وہ دنیا ہی میں اس کا اجر و ثواب چاہیں گے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ احمد و عبد بن حمید و ابو داؤد و ابن ماجہ و ابن حبان و الطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان سعید بن المنصور عن سہل بن سعد

۲۹۰۷۲۔ علماء کی دو قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو رب تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرتا ہے کسی قسم کی طمع مقصود نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی رقم اس  
کی مدد نظر ہوتی ہے ایک وہ عالم ہے جو دنیا کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور اس کا مطمع نظر رقم ہوتی ہے اور طمع کا شکار ہو جاتا ہے اور علم میں لوگوں سے  
بخل کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے اور ایک فرشتہ آواز لگائے گا: خبردار! یہ فلاں بن فلاں ہے اللہ تعالیٰ نے اسے  
دنیا میں علم عطا کیا تھا تاہم اس نے علم کے بدلہ تھوڑی رقم خریدی اور دنیا کی طمع کی فرشتہ بار بار یہی صدا بلند کرتا رہے گا تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے  
حساب کتاب سے فارغ ہو جائے پھر اس کے متعلق جو چاہے فیصلہ کرے۔

۲۹۰۸۳۔ علماء پیغمبروں کے امین ہوتے ہیں اور ان کی یہ امانت داری اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ہوتی ہے بشرطیکہ جب تک حکمرانوں کے پاس نہ  
جائیں اور دنیا میں دخل نہ دیں جب حکمرانوں کے پاس جانے لگتے ہیں اور دنیا میں دخل دیتے ہیں پیغمبروں سے خیانت کرتے ہیں ایسے علماء سے

ڈرتے رہو اور ان سے الگ رہو۔ رواہ الحسن بن سفیان العقیلی الحاکم فی تاریخہ والقاضی ابوالحسن عبدالجبار بن احمد الامد آباد

ی فی امالیہ و ابونعیم و الدیلمی و الرافعی عن انس

۲۹۰۸۴۔ میری امت کے علماء سوء کے لیے ہلاکت ہے جو علم کو تجارت سمجھ کر حاصل کرتے ہیں اور اپنے زمانے کے حکمرانوں کے ہاتھ علم کو  
فروخت کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تجارت کو نفع بخش نہ بنائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۰۸۵۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے وہ مسجدوں میں حلقہ در حلقہ بیٹھیں گے جبکہ ان سب کا مقصد دنیا طلبی ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو

چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود  
 ۲۹۰۸۶..... لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں لوگ حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھیں گے ان کا مقصد صرف دنیا طلبی ہوگا اللہ تعالیٰ کو ان  
 لوگوں سے کوئی سروکار نہیں ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ رواہ الحاکم عن انس  
 ۲۹۰۸۷..... آخر زمانے میں ایک قوم ایسی ہوگی جو حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھے گی جبکہ ان کا <sup>مطمح</sup> نظر دنیا ہوگی ان کے ساتھ مت بیٹھو چونکہ اللہ  
 تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود  
 ۲۹۰۸۸..... میری امت کے آخر میں ایسی اقوام ہوں گی جو مساجد کو راستہ و پیراستہ کریں گی جبکہ ان کے دل ہدایت سے خالی ہوں گے وہ  
 بدن کے کپڑے پر اتنا خرچ کریں گے جو دین کے لیے خرچ نہیں کریں گے جب کسی کی دنیا محفوظ ہوئی اس کا دین محفوظ نہیں رہے گا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عباس

۲۹۰۸۹..... لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو کتاب اللہ پڑھے دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے پھر اپنی تمام تر طاقت فسق و فجور پر صرف کرے  
 جب نشاط میں ہو قرآن کی تلاوت سے مزے لے لے اور دین کی باتیں کر کے لطف اندوز ہو لے۔ یوں اللہ تعالیٰ قاتل اور سامع کے دلوں  
 پر (بدبختی کی) مہر لگا دے گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۰۹۰..... میری امت کے دو شخص علماء ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطاء کیا ہو اور وہ لوگوں میں علم پھیلا رہا ہو اشاعت علم میں اس  
 کی <sup>مطمح</sup> نظر طمع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ علم کے بدلہ میں رقم لیتا ہے اس عالم کے لیے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے چوپائے فضاء میں اڑتے ہوئے  
 رندے (سبھی) استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس شریف سردار بن کر حاضر ہوگا حتیٰ کہ پیغمبروں کی موافقت اسے نصیب ہوگی، دوسرا وہ  
 شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں پھیلا نے میں بخل کرتا ہو طمع کا شکار ہو اور علم کے بدلہ میں رقم لیتا ہو قیامت  
 کے دن اس عالم کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک فرشتہ صدا بلند کرے گا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا اس نے اشاعت علم  
 میں بخل کیا طمع کا شکار رہا اور علم کے بدلہ میں پیسے کو ترجیح دی فرشتہ اسی طرح صدا لگاتا رہے گا حتیٰ کہ رب تعالیٰ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

## دین کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی ممانعت

۲۹۰۹۱..... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک بزار پیشوں کا علم عطا کیا اور حکم دیا اپنی اولاد سے کہو: اگر تم سے صبر نہ ہو سکے تو ان پیشوں کے  
 ذریعے دنیا کو حاصل کرو اور دنیا کو دین کے ذریعے حاصل مت کرو چونکہ دین صرف میرے لیے ہے اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو دین کو دنیا  
 طلبی کا ذریعہ بنائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن عطیۃ بن بشر المازنی

۲۹۰۹۲..... اے صہیب! لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں حکمرانوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی اور ان کے خطباء جھوٹے ہوں  
 گے اور ان کے قرآن دکھلا وہ کریں گے غیر دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے دنیا کو اس طرح ہڑپ کریں گے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے  
 دوزخ ان کا ٹھکانا ہوگا اور دوزخ بہت برا ٹھکانا ہے۔ رواہ الدیلمی عن صہیب

۲۹۰۹۳..... لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں عام لوگ قرآن پڑھیں گے اور عبادت میں خوب مجاہدہ کریں گے اہل بدعت کے ساتھ  
 مل جل کر رہیں گے ان سے ایسے شرک کا اظہار ہوگا جس کا انھیں علم بھی نہیں ہوگا اپنے قرآن اور علم پر اجرت لیں گے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ  
 بنائیں گے یہ لوگ کانے دجال کے پیرو ہوں گے۔ رواہ الاسماعیلی فی معجمہ والدیلمی عن ابن مسعود قال فی اللسان هذا خبر منکر

۲۹۰۹۴..... تم علم کی سماعت کرتے ہو اور تم سے بھی علم کی سماعت کی جائے گی اور تمہارے سامعین کی بھی سماعت کی جائے گی پھر اس کے بعد  
 ایک قوم آئے گی جو فریبی کو پسند کرے گی اور مطالبہ گواہی سے قبل گواہی دے گی۔

رواہ البزار والبارودی و الطبرانی و ابونعیم و سمویہ عن ثابت بن قیس بن شماس

۲۹۰۹۵... اللہ تعالیٰ کی بیکار لوگوں کے سینوں سے علم کو کشید نہیں کرے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا جب علماء ختم ہو جائیں گے لوگ جبلا، کو اپنے پیشوا بنائیں گے، انہی سے سوالات کیے جائیں گے بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور سیدھی راہ سے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ

۲۹۰۹۶... آخری زمانے میں ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو جبلا، پیشوا ہوں گے لوگوں کو فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ ابو نعیم و الدیلمی عن ابی ہریرہ

۲۹۰۹۷... قیامت کے دن علماء، سو کو لایا جائے گا اور انہیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا ان میں سے ایک شخص ایسا بھی ہوگا کہ وہ اپنے پیٹ سے باہر نکلی ہوئی انتڑیاں لے کر گھومے گا جس طرح گدھا چلی کے گرد گھومتا ہے اس سے کہا جائے گا: ارے تیرا اس بوتیری وجہ سے ہمیں ہدایت ملتی رہی اور اب تمہارا کیا حال ہے؟ کہے گا: جن باتوں سے میں تمہیں منع کرتا تھا خود اس کی مخالفت کرتا تھا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرہ

۲۹۰۹۸... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پرھوں کو استدر عافیت عطا فرمائے گا کہ علماء کو بھی اس قدر عافیت نہیں ملے گی۔

رواہ ابو نعیم فی الحدیث وسعید ابن منصور عن انس وقال احمد حدیث منکر

کلام: ... حدیث منکر ہے دیکھنے والی ۲۲۵۱ و الممتزہ ص ۲۰۳

## سخت عذاب کا ہونا

۲۹۰۹۹... قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم سے اللہ تعالیٰ نے اسے نفع نہ دیا ہو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرہ

۲۹۱۰۰... دوزخ میں ایک چکی ہے جو علماء، سوء کو پیس ڈالے گی۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھنے والی ۱۸۳ و الجامع المصنف ۱۸۳

۲۹۱۰۱... دوزخ میں ایک چکی ہے جو ظالم علماء کو بری طرح پیس ڈالے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمرو و فیہ ابراہیم بن عبد اللہ بن ہمام کذاب

۲۹۱۰۲... دوزخ میں بہت ساری چکیاں ہوں گی جو علماء پر چلائی جائیں گی ان علماء پر وہ لوگ جھامتیں گے جو دنیا میں انہیں پہنچاتے تھے کہیں

گئے تمہیں اس حالت تک کس چیز نے پہنچایا ہے حالانکہ ہم تم لوگوں سے تم حاصل کرتے تھے؟ علماء جواب دیں گے ہم تمہیں ایک بات کا حکم دیتے

تھے اور خود اس کی مخالفت کرتے تھے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ

۲۹۱۰۳... جہنم میں ایک وادی ہے جس سے ہر روز ست بار جہنم بھی پناہ مانگتی ہے وہ وادی اللہ تعالیٰ نے ریاکار قاریوں کے لیے تیار کر رکھی ہے مخلوق

میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو وہ عالم مغفوش ہے جو سلطان کے پاس آتا جاتا ہو۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرہ

۲۹۱۰۴... لوگوں میں سب سے بڑا شخص وہ ہے جو فاجر ہو اور جرات کر کے قرآن پڑھتا ہو اور قرآن میں کسی چیز سے باز نہ آتا ہو۔

رواہ الدیلمی عن ابن سعید

۲۹۱۰۵... اہل جنت میں سے چھ لوگ اہل دوزخ کے چھ لوگوں پر اوپر سے جھامتیں گے اور نہیں گئے تم کیوں دوزخ میں چلے گئے تم تو اس عمر کی

جہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جو تم سے حاصل کیا تھا اہل دوزخ نہیں گئے ہم جو بات کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن الولید بن عقبہ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھنے والی مع ۱۸۱۹ الضعیفہ ۱۲۶۸

۲۹۱۰۶... مہران والی رات میں اس قوم کے پاس سے نرا کہ ان کے جونت آک کی بی ہوئی قیچیوں سے تاک جاتے تھے میں نے جو نہیں

امین سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ اہل دنیا کے خطباء ہیں جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے، وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے لیکن عقل نہیں رکھتے تھے۔

رواہ ابو داؤد الطیاسی احمد بن حنبل و عبد بن حمید الطبرانی فی الاوسط ابو نعیم فی الحلیۃ سعید بن منصور عن انس  
۲۹۱۰۷..... جس شخص نے اپنے علم کے ذریعے اپنے آپ کو مشہور کرنا چاہا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دیتا ہے لیکن اسے حقیر اور کمزور بنا دیتا ہے۔

رواہ ابن المبارک احمد بن حنبل و ہناد الطبرانی ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عمرو  
۲۹۱۰۸..... جس شخص نے لوگوں کو کسی بات یا عمل کی دعوت دی جبکہ اس نے خود اس پر عمل نہ کیا وہ برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مورد بنا رہتا ہے  
تا وقتیکہ اس سے رک جائے یا اسے عمل میں لے آئے۔ رواہ الطبرانی، ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۲۹۱۰۹..... بے عمل عالم چراغ کی طرح ہوتا ہے جو خود جل کر لوگوں کو روشنی دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن جندب  
۲۹۱۱۰..... عالم علم اور عمل دونوں جنت میں ہوں گے تاہم جب عالم علم پر عمل نہ کرتا ہو علم اور عمل جنت میں چلے جاتے ہیں لیکن عالم و وزخ میں چلا  
جاتا ہے۔ رواہ ابو نعیم عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے بضعیف الجامع ۳۸۳۹ والمغیر ۹۵  
۲۹۱۱۱..... جو علم چاہو حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہیں کسی بھی علم سے اس وقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک تم عمل نہ کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء  
۲۹۱۱۲..... عنقریب علم کا دور دورہ ہوگا لیکن عمل نادر لوگ زبانی کلامی ایک دوسرے کے قریب ہوں گے لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے دور  
جب لوگوں میں یہ صورتحال پیدا ہو جائے گی اسوقت اللہ تعالیٰ ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دیں گے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر  
۲۹۱۱۳..... قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ ان کا فخر ظالم و جابر لوگوں سے زیادہ خطرناک ہے مجھے فخر کرنے والے قاری سے بڑھ کر  
کوئی بھی مغفوش نہیں۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۱۱۴..... خیر و بھلائی کے متعلق سوالات کرو اور شر کے متعلق سوالات نہ کرو چنانچہ برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن معاذ

## علماء کو مغالطہ میں ڈالنے کی مذمت

۲۹۱۱۵..... عنقریب میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے فقہاء کو مغالطوں میں ڈالیں گے یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔

رواہ سمو یہ عن توبان

کلام:..... حدیث ضعیف ت دیکھئے الضعیفۃ ۱۴۰۲

۲۹۱۱۶..... اے سعد کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب خبر سے آگاہ نہ کروں؟ ایک قوم آئے گی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ جاہل  
ہیں پھر اسی طرح جاہل رہیں گے۔ رواہ ابن عساکر عن سعد بن ابی وقاص

عرض کی یا رسول اللہ! میں ایسی قوم کے پاس سے آ رہا ہوں کہ وہ اور ان کے چوپائے برابر ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی  
۲۹۱۱۷..... اے عمر! کیا میں تمہیں ان سے زیادہ عجیب قوم کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ ایک قوم ہوگی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ  
جاہل ہیں پھر ان کی خواہشات اور ان کی خواہشات برابر ہوں گی۔ رواہ الطبرانی عن عمار

۲۹۱۱۸..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن ایک طرف ہوگا اور دوسری طرف جارہے ہوں گے۔ رواہ الحکیم عن حازم بن صحر



۲۹۱۱۹..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ علماء ایک دوسرے پر حسد کریں گے اور ایک دوسرے سے غیرت کریں گے جیسے بکرے غیرت کرتے ہیں۔  
رواہ الحاکم فی تاریخہ والخطیب عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۶

۲۹۱۲۰..... لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ اس زمانے میں قرآن پڑھیں گے اس کے حروف کو تو جمع رکھیں گے لیکن اس کی حدود کی کچھ رعایت نہیں کریں گے ان کے لیے بلاکت ہے لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جو قرآن جمع کرے (حفظ کرے) مگر اس پر اس کا اثر نہ دیکھا جائے۔

رواہ ابو نعیم عن ابن عباس

۲۹۱۲۱..... اس دین کو زبردست غلبہ نصیب ہوگا یہاں تک کہ دین سات سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم آئے گی وہ کہے گی ہم نے قرآن پڑھا لہذا ہم سے بڑا قاری کون ہو سکتا ہے اور ہم سے بڑا عالم کون ہو سکتا ہے ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

رواہ ابن المارک بالطبرانی عن العباس بن عبدالمطلب

۲۹۱۲۲..... اسلام کو غلبہ ملے گا۔ حتیٰ کہ سمندروں میں تاجروں کی آمد و رفت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم کا ظہور ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے: ہم سے بڑا قاری کون ہے ہم سے بڑا عالم کون ہے اور ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ اسی امت سے ہوں گے اور تم سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

۲۹۱۲۳..... ضرور ایمان غالب آئے گا حتیٰ کہ کفر اپنی جگہوں میں بند ہو کر رہ جائے گا اور سمندروں میں بھی اسلام کا بول بالا ہوگا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ قرآن پڑھیں گے اور دوسروں کو پڑھائیں گے پھر کہیں گے: ہم نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا ہے ہم سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ بھلا ان لوگوں میں خیر نام کی کوئی چیز بھی ہوگی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس بالطبرانی من مہ ام الفضل

۲۹۱۲۴..... میرے بعد بہت سارے قصے (واعظا) ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رواہ الدیلمی عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰

۲۹۱۲۵..... عنقریب تم انسانوں میں سے شیطانوں کو دیکھو گے ان میں سے ایک شخص حدیث سنے گا اور اسے اپنے علاوہ اوروں پر چسپاں کرے گا وہ یوں لوگوں کو اس کی سماعت سے روک دے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۲۶..... عنقریب تمہارے درمیان شیاطین کا ظہور ہوگا انھیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندر میں قید کر دیا تھا وہ تمہارے ساتھ مسجدوں میں نمازیں پڑھیں گے تمہارے ساتھ قرآن پڑھیں گے اور تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں جھگڑیں گے بلاشبہ انسانی شکلوں میں شیاطین ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۷..... حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے شیاطین کو سمندر میں قید کر دیا تھا چنانچہ پینتیسویں سال انسانی شکلوں میں وہ سمندر سے نکلیں گے انسانوں کی مجلسوں اور مسجدوں میں بیٹھیں گے انسانوں کے ساتھ قرآن اور حدیث میں جھگڑیں گے۔ رواہ الشیرازی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۸..... جب ایک سو پینتیسواں سال ہوگا سرکش شیاطین جنہیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندروں کے مختلف جزیروں میں قید کیا تھا وہاں سے نکل پڑیں گے ان کے نو (۹) حصے (۹۰٪) عراق کی طرف چلے جائیں گے اہل عراق سے قرآن کے معاملہ میں جھگڑیں گے جبکہ ان کا دسواں حصہ شام میں رہے گا۔ رواہ العقیلی وابن عدی وابونصر السجزی فی الابانۃ وابن عسا کر عن ابی سعید وقال العقیلی

لاصل لهذا الحديث قال ابو نصر غريب الا سناد وال متن ورواه ابن الجوزى فى الموضوعات  
۲۹۱۳۹..... دنيا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک سمندر سے شیاطین نہ نکل پڑیں اور وہ لوگوں کو قرآن پڑھائیں گے۔

رواه ابو نعیم عن ابی ہریرة

## قیامت کی علامت

۲۹۱۳۰..... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک شیطان راستوں اور بازاروں میں علماء کی مشابہت اختیار کر کے چلنا نہ شروع کر دے

اور کہے گا: مجھے فلاں بن فلاں نے رسول اللہ ﷺ سے مروی یہ اور یہ حدیث سنائی ہیں۔ رواہ ابو نعیم عن واثلة

۲۹۱۳۱..... ذرا دیکھ لیا کرو کہ تم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھے ہو اور یہ دین کن لوگوں سے سیکھتے ہو چنانچہ آخری زمانے میں انسانوں کی شکل میں

شیاطین کا ظہور ہوگا وہ کہیں گے ہمیں فلاں نے یہ حدیث سنائی اور یہ خبر دی جب تم کسی شخص کے پاس بیٹھو اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام

پوچھ لو اور اس کے خاندان کے متعلق بھی پوچھ لو۔ چنانچہ جب وہ غائب ہوگا اسے گم پاؤ گے۔ رواہ الحاکم فى تاريخه والديلمى عن ابن مسعود

۲۹۱۳۲..... اے فلاں کھڑے ہو جاؤ اور اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کسی کافر شخص سے بھی دین کو تقویت پہنچا

سکتا ہے۔ رواہ البخارى عن ابی ہریرة والطبرانى عن كعب بن مالك

۲۹۱۳۳..... اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت پہنچائے گا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

رواه الطبرانى عن ابی بكرة ابن النجار عن انس

۲۹۱۳۴..... قصہ گوئی یا تو امیر کرتا ہے یا مامور یا کوئی تکلف کرنے والا شخص۔

رواه الطبرانى عن عبادة بن الصامت الطبرانى عن عوف بن مالك

۲۹۱۳۵..... مجھے اپنی امت پر کتاب اور دودھ کا زیادہ خوف ہے رہی بات دودھ کی سو بہت ساری اقوام کو اس کی غذا دی جائے گی اور وہ جماعت اور

جموعہ کی نماز کو چھوڑ دیں گے رہی بات کتاب کی چنانچہ کتاب کے معاملہ میں بہت ساری اقوام کے لیے فتوحات ہوں گی اور وہ قرآن پر ایمان

والوں سے جھگڑیں گے۔ رواہ الطبرانى عن عقبه بن عامر

۲۹۱۳۶..... مجھے اپنی امت پر دودھ کا خوف ہے چنانچہ شیطان جھاگ اور تھنوں کے درمیان رہتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمرو

۲۹۱۳۷..... عنقریب میری امت کی ایک جماعت کتاب اور دودھ کے معاملہ میں ہلاک ہوگی عرض کی گئی کتاب والے کون ہیں؟ فرمایا: ایک قوم

ہوگی جو کتاب اللہ کا علم حاصل کرے گی اور پھر اہل ایمان سے جھگڑے گی عرض کی گئی دودھ والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ ایک قوم ہوگی جو خواہشات پر

مرٹے گی اور نمازوں کو ضائع کرے گی۔ رواہ الطبرانى والحاکم و البيهقى فى شعب الايمان عن عقبه بن عامر

۲۹۱۳۸..... جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اسے آگے پھیلاتا نہیں ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ

اسے چھپا کر رکھ دے اور اسے خرچ نہ کرے۔ رواہ ابو خيثمة فى العلم و ابو نصر السجزي فى الابانة عن ابی ہریرة

۲۹۱۳۹..... جو شخص خطبہ سنے اور پھر اسے یاد نہ رکھے اس کی مثال ایسی ہے۔ اس کے بعد مثل بالا کے حدیث ذکر کی۔

رواه الزامهرمزی عن ابی ہریرة

۲۹۱۴۰..... جب بدعات کا ظہور ہو جائے اور اس امت کے بعد میں آنے والے پہلو پر لعنت کریں تو جس شخص کے پاس علم ہو وہ اسے پھیلائے

اس وقت علم کو چھانے والا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔ رواہ ابن عساکر عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۵۸۹ الضعیفہ: ۱۵۰۶

۲۹۱۴۱..... جب اس امت کے بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں تو اس وقت جس شخص کے پاس علم ہو وہ اس کا اظہار کرے چونکہ

اس وقت علم کا چھپانے والا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔ رواہ ابن عدی والخطیب ابن عساکر عن جابر کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۳۳ وجہ المصاب ۱۱۱  
۲۹۱۳۲ ... جس شخص نے علم نافع چھپائے رکھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام پہنائیں گے۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ والخطیب عن جابر  
۲۹۱۳۳ ... جس شخص نے علم میں بغل کیا وہ قیامت کے دن لایا جائے گا دریاں حالیکہ کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق اور لگام ہوگی۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر  
۲۹۱۳۴ ... جس شخص سے علم نافع کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے علم چھپایا وہ شخص قیامت کے دن آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔

رواہ الطبرانی والخطیب وابن عساکر عن ابن عباس  
۲۹۱۳۵ ... جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو وہ اسے نہ چھپا، مگر جس شخص کی آنکھوں سے خوف خدا کے مارے آنسو نکل پڑیں وہ دوزخ میں بھیجی داخل نہیں ہوتا الایہ کہ رب تعالیٰ اسے داخل کرے (چونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے) جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی عن سعد بن المدحاس

## علم چھپانے کا برا انجام

۲۹۱۳۶ ... جس شخص نے کوئی علم حاصل کیا پھر وہ علم چھپایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمرو

۲۹۱۳۷ ... جس شخص نے علم چھپایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔ رواہ الحاکم والخطیب عن ابن عمرو

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۲۷

۲۹۱۳۸ ... جس شخص نے علم نافع چھپایا قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ الطبرانی وابن عدی والسجزی والخطیب عن ابن مسعود

۲۹۱۳۹ ... جس شخص نے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۴۰ ... جس شخص نے علم چھپایا یا اس علم پر اجرت لی قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا درنا حالیکہ اس کے گلے میں آگ کی

لگام پڑی ہوگی۔ رواہ ابن عدی عن انس

۲۹۱۴۱ ... وہ کوئی چیز ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں؟ یہ چیز علم ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں۔ رواہ القضاعی عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۵۸، ۱۷۷ المتناہیۃ ۱۳۱

۲۹۱۴۲ ... میں کسی بھی ایسے شخص کو نہیں پہچانتا جسے علم حاصل ہو اور وہ لوگوں سے ڈر کر اسے چھپاتا ہو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

## علوم مذمومہ کا بیان

۲۹۱۴۳ ... ظلم نجوم پس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو پھر اس سے مزید ظلم نجوم سے باز رہو۔

رواہ ابن مردویہ الدر القطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۶

۲۹۱۵۴ بہت سارے معلمین نجوم کے گورکھ دھندے میں سرکھپاتے ہیں چنانچہ قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۹۲، الضعیفۃ ۴۱۷

۲۹۱۵۵ جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا وہ جادو کا حصہ حاصل کرتا ہے جتنا علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں اضافہ کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابن عباس

۲۹۱۵۶ انساب کا علم نفع بخش نہیں اور اس کی جہالت باعث ضرر نہیں۔ رواہ ابن عبد البر عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۵، النواضح ۱۰۹۰

۲۹۱۵۷ ماہرین انساب جھوٹ بولتے ہیں چونکہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے وقروننا بین ذالک کثیرۃ یعنی اس کے درمیان بہ شمار اقوام ہیں۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۱۶۶ التمییز ۱۲۰

۲۹۱۵۸ ایک نبی خطوط کھینچا کرتے تھے جس کا رٹل ان کے کسی خط کے موافق ہو گیا وہ یہی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی عن معاویۃ بن الحکم

## حصہ اکمال

۲۹۱۵۹ ستاروں میں دیکھنے والا سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنے والے کی طرح ہے چنانچہ جب وہ سورج کی طرف سختی سے دیکھتا ہے اس کی

بصارت جاتی رہتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۶۰ جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا اس نے جادو کا حصہ سیکھا اور جو علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی و ابو الشیخ فی العظمتۃ عن ابن عباس

۲۹۱۶۱ علم نجوم میں اتنا سیکھ سکتے ہو جس سے تاریکیوں میں بحر و بر میں راستوں کی تعیین کر سکو اس سے آگے باز رہو، انساب کا علم اتنا حاصل کرو

جس سے تم رشتہ داری کا تعلق معلوم کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۱۶۲ انساب کا علم بس اتنا حاصل کرو جس سے تم صلہ رحمی کا حق ادا کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو، عربیت کا علم بس اتنا حاصل کرو جس

سے کتاب اللہ کو سمجھ سکو مزید اضافے سے رک جاؤ علم نجوم اتنا حاصل کرو جس سے بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو مزید آگے

بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

## باب سوم..... آداب علم کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

### فصل اول..... روایت حدیث اور آداب کتابت کے بیان میں

۲۹۱۶۳ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سبزو شاداب رکھے جس نے میری کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے لوگوں تک پہنچایا بعض حاملین فقہ فقہ نہیں

ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقہ ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن انس

۲۹۱۶۳ ... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میر کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے سننے والوں تک پہنچادی بعض حاملین فقہ فقہ نہیں ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔

(۱) ... خاص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنا۔

(۲) ... ائمہ مسلمین کے لیے خیر خواہی۔

(۳) ... مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا چونکہ جماعت کی دعائ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

روا احمد بن حنبل والحاکم عن جبیر بن مطعم و ابو داؤد و ابن ماجہ عن زید بن ثابت الترمذی و ابن ماجہ عن ابن مسعود ... ۲۹۱۶۵ ... اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا، یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچادی بہت سارے حاملین فقہ (فقہ کو) اس شخص تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے جبکہ بہت سارے حاملین فقہ فقہ نہیں ہوتے۔

رواہ الترمذی عن زید بن ثابت

## حدیث پڑھنے والوں کے حق میں دعا

۲۹۱۶۶ ... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی پھر ہو بھیجی سنی تھی اس طرح دوسروں تک پہنچادی بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و الترمذی و ابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۱۶۷ ... یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے میری سنت (کی اشاعت کریں گے اور) آگے پہنچائیں گے اور لوگوں کو تعلیم دیں گے۔ رواہ الطبرانی عن علی

۲۹۱۶۸ ... بجز قرآن کے مجھ سے سن کر کسی چیز کو نہ لکھو جس شخص نے مجھے سے سن کر کوئی چیز لکھ رکھی ہے وہ سوائے قرآن کے باقی مٹادے میری احادیث کو روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابی سعید

۲۹۱۶۹ ... لکھو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے زبان سے حق کے سوا کوئی چیز نہیں نکلتی۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الحاکم عن ابن عمر

۲۹۱۷۰ ... مجھ سے کثرت سے احادیث روایت کرنے سے اجتناب کرو جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی ہے تو حق و سچ بات کہے جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات نقل کی جو میں نے نہیں کہی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ و الحاکم عن ابی قتادہ

۲۹۱۷۱ ... جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی اور وہ سمجھتا ہو کہ اس نے جھوٹ بولا تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابن مسعود

۲۹۱۷۲ ... مجھ سے حدیث روایت کرنے سے ڈرو البتہ وہی احادیث روایت کرو جن کا فی الواقع حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو جو شخص قرآن کے متعلق رائے زنی کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ احمد بن حنبل و الترمذی عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۴ و ضعیف الترمذی ۵۷۰

۲۹۱۷۳ ... مجھ سے وہی حدیث روایت کرو جس کے حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۷۷

- ۲۹۱۷۴..... جب تم حدیث لکھو تو سند کے ساتھ لکھو اگر حق ہوئی تو اس کے اجر و ثواب میں تمہیں بھی حاصل جائے گا اگر باطل ہوئی تو اس کا وبال  
جھونے پر ہی ہوگا۔ رواہ الحاکم، ابونعیم و ابن عساکر عن علی  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۳ الجامع المصنف ۳۱۱
- ۲۹۱۷۵..... میری طرف سے اگر تمہیں ایک آیت بھی پہنچی ہے اسے بھی دوسروں تک پہنچاؤ۔ بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج  
نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و النسائی عن ابن عمر
- ۲۹۱۷۶..... تم احادیث سنئے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی پھر تم سے سننے والوں سے بھی سنی جائیں گی۔  
رواہ احمد بن حنبل و ابوداؤد و الحاکم عن ابن عباس

## اسرائیلی روایات

- ۲۹۱۷۷..... بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرہ
- ۲۹۱۷۸..... مجھ سے آگے وہی بات نقل کرو جو تم سنئے ہو اور صرف حق سچ بات کہو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اس کے لیے دوزخ میں گھر بنایا جائے  
گا وہ اسی میں رہے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی قریصہ
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۲
- ۲۹۱۷۹..... حدیث بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تم اس کا معنی و مفہوم صحیح صحیح بیان کرو الفاظ کی تقدیم و تاخیر میں کوئی حرج نہیں۔  
رواہ الحکیم عن وائلہ
- ۲۹۱۸۰..... علم حدیث انہی لوگوں سے حاصل کرو جن کی گواہی معتبر ہو۔ رواہ السجزی و الخطیب عن ابن عباس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۸۰ المتناہیہ ۱۸۷
- ۲۹۱۸۱..... میں تم سے احادیث بیان کرتا ہوں حاضر غائب سے احادیث بیان کرے۔ الطبرانی عن عبادہ بن الصامت

## اکمال

- ۲۹۱۸۲..... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں جو دین میں سے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم و فقیہ بنا کر  
اٹھائیں گے۔ رواہ ابن عدی فی العلل عن ابن عباس عن معاذ و ابن حبان فی الضعفاء عن ابن عباس ابن عدی و ابن عساکر من طرق عن  
ابی ہریرہ ابن الجوزی عن انس
- کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۶۳-۱۷۵۔
- ۲۹۱۸۳..... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جو انھیں امر دین کا نفع پہنچائیں وہ قیامت کے دن طبقہ علماء سے اٹھایا  
جائے گا عالم عابد پرست درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر دو درجوں میں کتنا فرق ہے۔
- رواہ ابو یعلیٰ و ابن عدی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرہ
- ۲۹۱۸۴..... جس شخص نے میری امت پر چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائیں گے میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور  
گواہ ہوں گا۔ الشیرازی فی اللقباب و ابن حبان فی الضعفاء و ابوبکر فی الفیلا نیات البیہقی فی شعب الایمان و السلفی و ابن  
النجار عن ابی الدرداء ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۶۳، ۱۷۵

۲۹۱۸۵ ..... میری امت سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جن سے وہ نفع اٹھاتے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ رواہ ابن الجوزی عن علی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے المتناہیہ ۱۶۱

۲۹۱۸۶ ..... جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کرے گا اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو، رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وابن الجوزی عن ابی مسعود

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۶۲

۲۹۱۸۷ ..... جس شخص نے میری امت کے نفع نقصان کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا۔

رواہ ابن الجوزی عن ابی امامہ

۲۹۱۸۸ ..... جس شخص نے میری امت کو نفع پہنچانے کے لیے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں تو وہ علماء میں سے ہوگا اور قیامت کے دن اس کا سفارش ہوں گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن مسعود وعن ابن عباس

۲۹۱۸۹ ..... جس شخص نے میری امت کو حلال و حرام سے آگاہ کرنے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ لکھ دیتے ہیں۔

رواہ ابن الجوزی عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۸۰

## چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت

۲۹۱۹۰ ..... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں وہ طبقہ علماء میں سے ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۹۱۹۱ ..... جس شخص نے مجھ سے مروی چالیس حدیثیں اس شخص کو نقل کیں جو مجھ سے ملنے والا ہو اسے زمرہ علماء میں لکھ دیا جاتا ہے اور جملہ شہداء کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر

۲۹۱۹۲ ..... جس نے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں چھوڑیں وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔

رواہ الدیلمی وابن الجوزی فی العلل عن جابر بن سمرہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۷۹۔

۲۹۱۹۳ ..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر و تازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشة

۲۹۱۹۴ ..... اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اس میں زیادتی نہ کرے تین چیزوں پر کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کھاتا، اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل، حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعا انھیں چاروں طرف سے گھیرے ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۲۹۱۹۵ ..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے بہت سارے حاملین فقہ فقہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اس شخص تک فقہ پہنچاتے ہیں جو ان سے بڑا فقیہ ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ وسعید بن منصور عن انس الخطیب عن ابی ہریرۃ الطبرانی عن عمیر بن قنادة اللیثی الطبرانی فی الاوسط عن سعد الراعی فی تاریخہ عن ابن عمر

۲۹۱۹۶..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے دوسروں تک پہنچائے چنانچہ بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک فقہ کو پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، امت کے لیے خیر خواہی اور مسلمانوں کے جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعا چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے دنیا جس شخص کا غم اور مقصد ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے غناء کو نکال دیتے ہیں اور فقر کو اس کی آنکھوں کے درمیان نمایاں کر دیتے ہیں اس کے خبیث امور کو اللہ تعالیٰ پر اگندگی کا شکار بنا دیتے ہیں پھر اسے دنیا سے صرف اتنا ہی مل پاتا ہے جو اس کے نصیب میں ہو جس شخص کا غم اور مقصد آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غناء سے بھر دیتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقر کو نکال دیتے ہیں اس کے تمام امور درستی سے تمام ہوتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے قدموں میں گر پتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعيد بن المنصور والبيهقي في شعب الایمان عن زيد بن ثابت ابن النجار عن ابی هريرة  
۲۹۱۹۷..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جو میری حدیث سنے اور اس میں کسی قسم کی زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین علم اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والوں کو علم پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۹۱۹۸..... اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لیے عمل صالح کرنا حکمرانوں کی اطاعت اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن جبیر بن مطعم

۲۹۱۹۹..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل حکمرانوں کے ساتھ خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے ہوئی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن جبیر وابن عساکر عن انس

۲۹۲۰۰..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری بات سنی اسے یاد کیا پھر ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھا اور سمجھا بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔ رواہ ابن النجار عن ابن مسعود

۲۹۲۰۱..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو شاداب رکھے جو میری بات سنے اور اس میں کچھ زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے کو کلمہ پہنچا دیتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا: اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا حکمرانوں کے متعلق خیر خواہ ہونا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا انھیں چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل

## تبلیغ علم کی فضیلت

۲۹۲۰۲..... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اور اسے یاد رکھے بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے اپنے سے بڑے فقیہ کو پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔

رواہ الطبرانی وابن قانع و ابو نعیم وابن عساکر عن النعمان بن بشیر عن ابیہ

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۰۵۸



۲۹۲۰۳..... اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو ایک کلمہ سے یا دو کلمے سے یا تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ کلمے سے (کلمہ سے مراد بات ہے کلمہ ایمان مراد نہیں یعنی کلمہ لغوی معنی ہے مطلب حدیث ہے) پھر ان کی دوسروں کو تعلیم کی۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ہریرہ  
 ۲۹۲۰۴..... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو مجھ سے کوئی حدیث سے اسے یاد رکھے اور پھر اسے اوروں تک پہنچائے بہت سارے حاطین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں اور بہت سارے حاطین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔ تین چیزوں کے متعلق مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ کے لیے خالص عمل کرنا، حکمرانوں کی خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابن حبان عن زید بن ثابت

۲۹۲۰۵..... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو مجھ سے حدیث سے پھر ہو جو جیسے سنی تھی ویسے ہی آگے پہنچائے بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن ابن مسعود  
 ۲۹۲۰۶..... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو ہم سے حدیث سے اسے یاد رکھے پھر اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے تک پہنچادے۔

رواہ ابن عساکر عن زید بن خالد الجہنی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ و ضعیف المشعر ۱

فائدہ:..... مذکورہ بالا احادیث کا مطلب یوں واضح ہو جاتا ہے کہ محدثین احادیث کو حفظ کرنے اور دوسروں تک من وعن احادیث پہنچانے کے ذمہ دار ہیں جبکہ محدثین فقہاء نہیں ہوتے چونکہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر محدث فقیہ ہو جبکہ ہر فقیہ کا محدث ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ امام زہری پائے کے محدث ہیں اور فقہ میں ان کا وہ مقام ہے جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ساری احادیث امام زہری سے سن کر فقہ کے مسائل مستنبط کیے ہیں گویا محدثین دو فروش کی طرح ہوتے ہیں اور فقہاء طبیب کی مانند ہیں۔

۲۹۲۰۷..... میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں حاضر غائب کو پہنچادے۔ رواہ الدیلمی عن عبادۃ بن الصامت

۲۹۲۰۸..... یا اللہ! میرے ان خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث روایت کریں گے میری سنت دوسروں تک پہنچائیں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والرامہر مزی فی المحدث الفاضل والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث وابن النجار عن ابن عباس عن علی، قال الطبرانی والایوسط: تفردہ احمد بن عینی ابوطاہر العلوی قال فی المیزان: قال الدارقطنی: کذاب والحدیث باطل وفی النسان ذکرہ ابن ابی حاتم ولم یذکر فیہ جرحاً ولا تعدیلاً

۲۹۲۰۹..... میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو عرض کی گئی یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں فرمایا وہ لوگ جو میری سنت کو زندہ کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔ ابو نصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن الحسن بن علی

۲۹۲۱۰..... جب تمہیں مجھ سے مروی کوئی حدیث سنائی جائے جو حق کے موافق ہو اسے لے لو خواہ میں نے وہ بیان کی ہو یا نہ کی ہو۔

رواہ العقیلی عن ابی ہریرہ وقال منکر و لیس لهذا اللفظ اسناد صحیح

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۳ تذکرۃ الموضوعات ۲۷

۲۹۲۱۱..... جب تمہیں میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث سنائی جائے وہ حدیث جانی پہنچانی ہو اور تمہارے لیے اوپری (منکر) نہ ہو خواہ میں نے کہی ہو یا نہ کہی ہو اس کی تصدیق کر لو چونکہ میں معروف بات کہتا ہوں منکر نہیں کہتا جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جسے تم اوپری سمجھو اور معروف نہ سمجھو تو اس کی تکذیب کر دو چونکہ میں منکر بات نہیں کہتا جو معروف نہ ہو۔ رواہ الحکیم عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التبعات ۶ الضعیفہ ۱۰۸۵

۲۹۲۱۲..... جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جو حق کے موافق ہو سمجھ لو میں نے اسے کہا ہے (رواہ البزار عن ابی ہریرہ و ضعف)

۲۹۲۱۳..... جس شخص نے میری طرف سے سے کوئی حدیث سنائی اور اللہ تعالیٰ کی رضائے کے موافق ہو تو میں نے ہی اسے کہا ہے اگرچہ حقیقتاً میں نے اسے نہ کہا ہو۔ رواہ ابن عساکر عن البختری بن عبید الطابخی عن ابیہ عن ابی ہریرہ

۲۹۲۱۳..... جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی اچھی بات کہی جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہو تو میں نے ہی اس بات کو کہا ہے، جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا جو کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف ہو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

رواہ الد یلمی عن نہشل عن الضحاک عن ابن عباس

۲۹۲۱۵..... جب تم حرام کو حلال نہ قرار دو اور حلال کو حرام نہ قرار دو اور صحیح معنی کو ادا کرو تو اس وقت حدیث (بامعنی) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں (رواہ الحکیم الطبرانی ابن عساکر عن یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمة اللیثی عن ابیہ عن جدہ) عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور جیسے سنی ہوتی ہے ایسے ہی اس کی دانگی پر ہم قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

ورواہ الحکیم عن ابی ہریرة

۲۹۲۱۶..... کی زیادتی کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار نہ دو اور صحیح معنی بیان کرو۔

رواہ عبد الرزاق و ابو موسی عن محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمة اللیثی عن ابیہ عن جدہ

اکبرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور پھر اسے ادا کرنے (بیان کرنے) کی قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۱۷..... میری طرف سے احادیث روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ تم ان سے مروی کوئی بھی روایت بیان کرو گے اس میں کوئی نہ کوئی ضرور عجیب بات ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرة

۲۹۲۱۸..... احادیث بیان کرو اور جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی و سموہ و الخطیب فی کتاب تقييد العلم عن رافع بن خديج

۲۹۲۱۹..... میرے بعد تمہارے پاس ایک قوم آئے گی جو تم سے میری احادیث کے متعلق سوال کریں گی انھیں وہی احادیث سناؤ جو تمہیں یاد ہوں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے اسے چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابو نعیم عن ابی موسی الغافقی

۲۹۲۲۰..... مجھ سے مروی احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں میری طرف سے احادیث بیان کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے بنی اسرائیل کی روایت بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابو داؤد عن ابی سعید

۲۹۲۲۱..... جو کچھ مجھ سے سنا سے آگے بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے بغیر علم کے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۲۹۲۲۲..... لکھو کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحکیم، الطبرانی و سموہ الخطیب فی کتاب تقييد العلم عن رافع بن خديج

کہتے ہیں: میں نے عرض کی! یا رسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری چیزیں سنتے ہیں کیا ہم انھیں لکھ لیا کریں۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۲۳..... جس شخص نے میری طرف سے چالیس حدیثیں اس نیت سے لکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دے اس کی بخشش ہو جائے گی اور اسے شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمرو

۲۹۲۲۴..... اے زید میرے لیے یہود کی کتاب سیکھو بخدا! میں اپنی کتاب کے متعلق یہودیوں سے بے خوف نہیں ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۵..... میں ایک قوم کی طرف خط لکھنا چاہتا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اس میں کمی زیادتی کریں گے لہذا سریانی زبان سیکھو۔

رواہ عبد بن حمید عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۶..... جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنی جگہ تلاش کرے۔ رواہ الشافعی والبیہقی فی المعرفة عن ابی قتادة  
 ۲۹۲۲۷..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تا کہ اس جھوٹ کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی عن عمرو بن حریت

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۳۹ والضعیفۃ ۱۰۱۱

۲۹۲۲۸..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تا کہ اس جھوٹ سے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی عن عمرو بن حریت والبخاری وابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الموضوعات ۹۶۱ ۲۷۱۲ الوضع فی الحدیث ۳۱۱۱

۲۹۲۲۹..... جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ الطبرانی عن عقبہ بن عامر

۲۹۲۳۰..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے یا دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ البخاری عن انس

۲۹۲۳۱..... جس شخص نے روایت حدیث میں مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ البخاری عن انس

۲۹۲۳۲..... جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۲۳۳..... جس شخص نے اپنے نبی پر یا اس کی اولاد پر یا اس کے والدین پر جھوٹ بولا وہ جنت کی خوشبو سونگھنے نہیں پائے گا۔ رواہ ابن جریر

الطبرانی، وابن عدی والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن اوس بن اوس الثقفی قال ابن عدی لا اعلم یر وہ غیر اسماعیل بن عیاش

۲۹۲۳۴..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا قیامت کے دن زبردستی اس سے بال کے کونوں میں گرہ دلوائی جائے گی اور وہ اس کی

قدرت نہیں رکھے گا۔ رواہ ابن قانع والحاکم و تعقب وابن عساکر عن صہب

۲۹۲۳۵..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا کسی ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی بکر

## جھوٹی حدیث بیان کرنے پر وعید

۲۹۲۳۶..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔

رواہ ابو یعلیٰ عن ابی بکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۱۲۳

۲۹۲۳۷..... میری طرف سے کثرت روایت سے اجتناب کرو جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے حق سچ بات کہے جس نے میری طرف سے ایسی بات

کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی قتادة

۲۹۲۳۸..... اے لوگو! کثرت سے احادیث روایت کرنے سے گریز کرو مجھ پر جو شخص کوئی بات کہے تو حق و سچ بات کہے، اگر کسی نے میری طرف

منسوب کر کے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن ابی عاصم والحاکم وسعد بن منصور عن ابی قتادة

۲۹۲۳۹..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا میری کہی ہوئی کسی بات کو رد کیا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الخطیب فی الجامع عن ابی بکر

۲۹۲۴۰..... یا اللہ میں لوگوں کے لیے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔ رواہ ابن سعد عن المنقع بن حصین التمیمی

۲۹۲۴۱..... یا اللہ میں اپنے اوپر جھوٹ بولنا لوگوں کے لیے حلال نہیں کرتا۔ رواہ الطبرانی عن المنقع التمیمی

۲۹۲۳۲..... جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے حدیث بیان کی اور جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة عن طلحة بن عبید اللہ

۲۹۲۳۳..... جس شخص نے میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کر کے بیان کی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامہ

۲۹۲۳۴..... جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی اور ایسے ہی بیان کی جیسے سنی تھی اگر حق و سچ ہو تو اس کا اجر و ثواب تمہارے لیے اور اس کے لئے

ہے۔ اور اگر جھوٹ ہو تو اس کا وبال اس شخص پر ہوگا جس نے اس کی ابتدا کی ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامہ

۲۹۲۳۵..... جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی جو میں نے نہ کہی ہو یا میرے حکم میں کمی کی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ العقیلی عن ابی بکر

۲۹۲۳۶..... جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ جس شخص نے حق و لاء کو مالکوں کے علاوہ کسی اور کی

طرف منسوب کیا وہ بھی دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ ابن عساکر عن عائشة

۲۹۲۳۷..... جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ جس شخص سے اس کا بھائی مشورہ طلب کرے اور وہ

اسے درست و صحیح مشورہ نہ دے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔ جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

رواہ الحاکم و البیہقی عن ابی ہریرة

۲۹۲۳۸..... جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی عن اسامة بن زید ابو نعیم عن جابر بن عباس العبدی احمد بن حنبل الطبرانی عن سلمة بن الاکوع احمد بن حنبل

و الطبرانی عن عقببة بن عامر و الحاکم عن الزبیر بن العوام احمد بن حنبل عن ابن عمرو الشافعی الحاکم و البیہقی فی المعرفة

عن ابی ہریرة احمد بن حنبل عن عثمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۰۷

۲۹۲۳۹..... جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ جس شخص نے میری حدیث رد کی جو اسے پہنچی ہو میں قیامت

کے دن اس سے جھگڑا کروں گا جب تمہیں میری طرف منسوب کوئی حدیث پہنچے اور تم اسے معروف نہ سمجھو تو کہہ دو! اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۹۲۴۰..... حدیث وہی ہے جسے تم معروف سمجھو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۹۲۴۱..... جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دوزخ میں ٹھکانا بنا لے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! ہم آپ کی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن میں کمی زیادتی ہو جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے، میری مراد یہ ہے کہ اسلام کو بد

نام کرنے کے لیے کوئی شخص مجھ پر جھوٹ بول کر حدیث بیان کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا دوزخ کی بھی آنکھ ہوتی ہے؟ فرمایا:

جی ہاں فرمان باری تعالیٰ ہے۔ "اذا راتہم من مکان بعید" جب دوزخ انھیں دور سے دیکھ لے گی چنانچہ دوزخ بھی دیکھے گی جب اس کی

آنکھیں ہوں گی۔ رواہ الطبرانی و ابن مردوہ عن ابی امامہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۸۷

۲۹۲۴۲..... جس نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی جو فی الواقع میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ جس شخص سے اس کا

بھائی کوئی مشورہ لے اور وہ اسے غلط مشورہ دے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔ جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ

دینے والے پر ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرة

۲۹۲۴۳..... مجھ پر جھوٹ نہ بولو چونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ

۲۹۲۴۴..... مجھ پر جھوٹ نہ بولو جو شخص مجھ پر جھوٹ بولا۔ تاہم وہ سینہ زوری کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حدیفة

۲۹۲۵۵..... کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو۔ رواہ الطبرانی عن وائلہ  
 ۲۹۲۵۶..... جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے دوزخ میں اس کے لیے گھر بنا دیا جاتا ہے۔

رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی بکر بن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ  
 ۲۹۲۵۷..... یقیناً تمہاری مدد کی جائے گی، تم درستی پر رہو گے اور تمہارے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تم میں سے جو شخص یہ  
 زمانہ پائے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے صلہ رحمی کرے جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں  
 اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ احمد بن حنبل و الترمذی وقال حسن صحیح و البیہقی عن ابن مسعود

## عالم اور متعلم کے آداب از اکمال

۲۹۲۵۸..... بچے کا حفظ پتھر پر لیکر کی مانند ہے جبکہ بڑی عمر کے شخص کا حفظ کرنا پانی پر لیکر کی مانند ہے۔

رواہ ابو نعیم عن انس الخطیب فی الجامع عن ابن عباس  
 ۲۹۲۵۹..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی معاملے میں شک کرے وہ اس کے متعلق مجھ سے پوچھ لے۔

رواہ ابن جریر و الطبرانی عن المقداد بن الاسود  
 ۲۹۲۶۰..... سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے مفلسی کا شکار نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۶۷۶

۲۹۲۶۱..... سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے میانہ روی میں آدمی مفلسی کا شکار نہیں ہوتا بخار موت کا قائد ہے دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن انس و فیہ شیب بن بشر لین الحدیث

۲۹۲۶۲..... اچھا سوال نصف علم ہے۔ رواہ الازدی فی الضعفاء و ابن السنی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۵۸ و التمییز

۲۹۲۶۳..... علماء سے سوال کرو حکماء کے ساتھ مل بیٹھو اور بڑوں کے ساتھ مجلس کرو۔ رواہ الحکیم عن ابی جحیفہ

۲۹۲۶۴..... عالم کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے علم پر خاموش رہے جاہل کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے چنانچہ فرمان باری  
 تعالیٰ ہے:

فاستلوا اهل الذکر ان نکتتم لاتعلمون۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی وسعید بن منصور عن جابر

۲۹۲۶۵..... اے لوگو علم حاصل کرنے سے آتا ہے اور فقہ بھی کوشش اور حاصل کرنے سے آتا ہے اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے

اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن معاویہ

۲۹۲۶۶..... علم حاصل کرنے سے آتا ہے بردباری بردبار رہنے سے آتی ہے جو شخص خیر و بھلائی کی تلاش میں رہتا ہے اسے بھلائی عطا ہو جاتی ہے

جو شخص برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے وہ برائی سے بچ جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرہ

۲۹۲۶۷..... علم کی طلب میں لگے رہو اور ظلم کے لیے وقار اور بردباری سیکھو جن لوگوں سے علم حاصل کرو اور جنہیں علم سکھاؤ ان سے نرمی سے پیش

آؤ ظلم کرنے والے علماء مت بنو ورنہ جہالت تمہارے علم پر غالب آ جائے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۲

۲۹۲۶۸..... سوموار اور جمعرات کے دن علم طلب کرو چونکہ طالب کے لیے ان دنوں میں آسانی ہوتی ہے جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی

کام پیش آئے وہ صبح صبح اس کی لیے نکلے چونکہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ میری امت کے لیے صبح میں برکت دے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۳۹۱ والمتاھیة ۵۰۲

۲۹۲۶۹..... جب تم علم کے لیے بیٹھو یا مجلس علم میں بیٹھو تو قریب ہو کر بیٹھو ایک دوسرے کے پیچھے بیٹھو متفرق ہو کر نہ بیٹھو جس طرح اہل جاہلیت

بیٹھتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی آداب العالم والمتعلم والدیلمی عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹۱ والتزنیہ ۲۷۴

۲۹۲۷۰..... کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے متعلق خبر نہ دوں ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کے پاس پناہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دے دیتا ہے دوسرا شخص حیا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے حیا آتی ہے تیسرا شخص روگردانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے روگردانی کرتا ہے۔

رواہ البخاری مسلم الترمذی عن ابی واقد اللیثی

رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں تین آدمی آئے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی وہیں بیٹھ گیا دوسرا مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا جبکہ تیسرا لوٹ گیا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۷۱..... کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں پہلے نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر کرم فرمایا

دوسرے نے حیا کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کر لی جبکہ تیسرے نے لا پرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی بے نیازی برتی اللہ تعالیٰ

بے نیاز اور سزاوار ستائش ہے۔ رواہ الخروانطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلًا

۲۹۲۷۲..... رہی بات اس شخص کی سو یہ آیا اور ہمارے پاس بیٹھ گیا اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر عنایت فرمائی رہی بات

اس کی جو تھوڑا سا چلا سوا اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کر لی رہی بات اس شخص کی جو واپس لوٹ گیا اس نے لا پرواہی

کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے نیازی برتی۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۹۲۷۳..... یہ علم دین ہے لہذا دیکھ لیا کرو کہ یہ دین تم کیسے لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب والدیلمی الحاکم عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۶۷ والاقتان ۴۴۱ حدیث کی سند میں ابراہیم بن ہشیم ضعیف راوی ہے البتہ امام مسلم

نے یہی حدیث ابن سیرین کی سند سے بھی روایت کی ہے یہ ضعیف روایت مسلم کی روایت کی مؤید ہے۔

۲۹۲۷۴..... یہ علم دین ہے تمہیں دیکھ لینا چاہئے کہ دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔ رواہ ابن عدی والحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۲۷۵..... عنقریب ایک قوم آئے گی جو علم کی طلب میں نکلے گی جب تم انہیں دیکھو ان سے خیر خواہی سے پیش آؤ۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابی سعید

## طالب علم کا استقبال کرو

۲۹۲۷۶..... لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے اور دروازوں سے سفر کر کے تمہارے پاس پہنچیں گے علم کے متعلق تم سے سوال کریں گے جب وہ

تمہارے پاس آئیں ان سے خیر خواہی سے پیش آنا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۰۹۰۴

۲۹۲۷۷..... مشرق کی طرف سے تمہارے پاس بہت سے لوگ آئیں گے اور حصول علم ان کا مقصد ہوگا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے

اچھا سلوک کرنا۔ رواہ الترمذی قال غریب عن ابی سعید

اکلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۹۷

۲۹۲۷۸ غنقریب تمہارے پاس میرے بعد بہت ساری قومیں آئیں گی جو تم سے علم حاصل کریں گی، جب وہ تمہارے پاس آئیں انہیں تعلیم

دو اور ان سے نرمی کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

۲۹۲۷۹ پہلی کتابوں میں لکھا ہے: اے ابن آدم مفت تعلیم دو جس طرح تمہیں مفت تعلیم دی گئی ہے۔ رواہ ابن لال عن ابن مسعود

۲۹۲۸۰ جس شخص کے پاس علم ہو وہ علم کا صدقہ کرے جس کے پاس مال ہو وہ مال صدقہ کرے۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۲۸۱ تمہیں ہدایت دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں بنا کر بھیجا گیا معلوم بن جاؤ، ضد و ہٹ دھرمی کرنے والے نہ بنو

لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھاؤ۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن الاعمش عن عمرو ابن مرة الجملی عن ابن ابی البحتری

۲۹۲۸۲ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق بات کریں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۹۲۸۳ جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی جس کی تفسیر وہ جانتا ہے اور نہ وہ شخص جانتا ہے جسے حدیث سنائی ہے گویا وہ سنانے والے کے

لیے اور سننے والے کے لیے فتنہ ہوگی۔ رواہ ابن السنی عن عائشة وفیہ عباد بن بشر

۲۹۲۸۴ میری احادیث میں سے میری امت کو وہی حدیثیں سناؤ جو ان کی عقلوں میں سما سکتی ہوں۔ رواہ ابو نعیم عن ابن عباس

۲۹۲۸۵ علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو چونکہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے سوال

کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۲۸۶ علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عباس

۲۹۲۸۷ اے جماعت صحابہ! علم کے معاملہ میں خیر خواہ رہو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چونکہ ایک شخص کا علم میں خیانت کرنا مال میں

خیانت کرنے سے زیادہ خطرناک ہے اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا۔

رواہ الخطیب و ابن عساکر عن ابن عباس وفیہ عبدالقدوس بن جیب الکلاعی متروک

۲۹۲۸۸ جب کوئی عالم ایک جماعت کو چھوڑ کر دوسری جماعت کو تم کے لیے مخصوص کرے تو اس سے عالم کو نفع ہوگا اور نہ ہی متعلم کو۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

فائدہ: اگر انتظام و انصرام کے پیش نظر یا جماعت بندی کے لحاظ میں ایسا کیا جائے تو یہ صورتیں اس میں داخل نہیں مثلاً قرآن کی تفسیر بھی

پڑھائی جاتی ہے جب طالب علم ذیلی علوم کی واقفیت حاصل کر لیتا ہے اسی طرح علم کلام کے مسائل بھی سمجھ میں آتے ہیں جب منطق کی ابتدائی

کتاب پڑھ لی ہوں۔ اس توضیح کو سامنے رکھ کر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک عالم ہمسر طلباء میں سے بعض کا انتخاب کرے اور بعض کو حقیر سمجھ کر

چھوڑ دے لامحالہ وہ اس صورت جو حدیث میں بیان ہوئی ہے داخل ہے۔

۲۹۲۸۹ عالم کے لیے لازم ہے کہ وہ کم سے کم ہنسنے والا ہو زیادہ سے زیادہ رونے والا ہو ہنسی مزاح سے اجتناب کرتا ہو شور نہ مچاتا ہو مقابلہ نہ کرتا

ہو جھگڑاتا نہ ہو اگر بات کرے تو حق بات کرے اگر خاموش رہے تو باطل سے خاموش رہے اگر داخل ہو تو نرمی اس سے آشکارہ ہوئی ہو اگر باہر نکلے تو

بردباری اس سے سیکتی ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی

۲۹۲۹۰ جس نے کہا میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۲۹۱ یہ فتویٰ کا وقت نہیں ہے۔ رواہ ابن السنی عن ابی سعید

کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے گھر سے نکلے ایک اعرابی ملا اس نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۹۲ سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے امانت کا استعمال کیا ہے اور یہ فصل خطاب ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی موسیٰ

## کتابت اور مراسلت کا بیان

- ۲۹۲۹۳..... خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۵۶ الاقان ۳۱۵
- ۲۹۲۹۴..... خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ ابن عدی عن انس ابن لال عن ابن عباس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۳۱۵ و تذکرۃ الموضوعات ۱۶۳
- ۲۹۲۹۵..... خط کا اکرام اسے سر بہر کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس  
۲۹۲۹۶..... جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی کا خط کھولا اور اس میں دیکھا گویا اس نے دوزخ میں دیکھا۔ رواہ الطبرانی عن انس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۳۳
- ۲۹۲۹۷..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے جب خط لکھ لے تو اسے خاک آلود کرے چونکہ یہ اس کی کامیابی  
کا سبب ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی النرداء  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۳ والشد رة ۶۹
- ۲۹۲۹۸..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے۔ رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۱ و ضعیف الجامع ۶۷۱
- ۲۹۲۹۹..... جب تم میں سے کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے وہ لفظ الرحمن کو واضح کر کے لکھے۔  
رواہ الخطیب فی الجامع والطبرانی فی الاوسط عن انس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۲ و ضعیف الجامع ۶۷۳
- ۲۹۳۰۰..... جب تم بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو تو سین کے دندانے نمایاں کر کے لکھو۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن زید بن ثابت  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۷۵ و الضعیفة ۱۷۳
- ۲۹۳۰۱..... جب خط لکھ چکو تو قلم اپنے کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ یہ یاد دلانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن انس  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزییة ۶۶۶ و ضعیف الجامع ۶۷۶
- ۲۹۳۰۲..... قلم کان کے پیچھے رکھ چونکہ یہ لکھنے والے کو زیادہ یاد کرانے کا سبب ہے۔ رواہ الترمذی عن زید بن ثابت  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۳ اسنی المطالب ۸۳۶
- ۲۹۳۰۳..... عجمی لوگ جب خط لکھتے ہیں ابتداء میں؟ اپنے بڑوں کے نام لکھتے ہیں جب تم خط لکھو پہلے اپنا نام لکھو۔  
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۳۹
- ۲۹۳۰۴..... خوبصورت خط حق بات کی وضاحت میں اضافہ کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن سلمة رضی اللہ عنہا  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۳ و ضعیف الجامع ۲۹۳۲



## اکمال

۲۹۳۰۵..... اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو، آپ ﷺ نے خط (کتابت) کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ وقال: اسنادہ لیس بذلک القائم: الحکیم عن ابن عباس والضیاء عن جابر

کہ ایک شخص نے کندھنی کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۷۳ الاقان ۱۶۶

۲۹۳۰۶..... جب تم میں سے کوئی شخص خط لکھے تو خط کو خاک آلود کر لے چونکہ مٹی برکت والی چیز ہے اور وہ کام پورا ہونے میں سود مند ہے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

۲۹۳۰۷..... جب کوئی خط لکھو تو اسے خاک آلود کر لو چونکہ وہ کام کے لیے باعث کامیابی ہے اور مٹی برکت والی چیز ہے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن جابر قال ابن عدی منکر

۲۹۳۰۸..... خط کو خاک آلود کرو چونکہ مٹی برکت والی ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۱۹۵ المتناہیۃ ۱۰۲

۲۹۳۰۹..... خط کو خاک آلود کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔

رواہ العقیلی وابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس، ابن الجوزی فی العلل عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۳ ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۲۳

۲۹۳۱۰..... خط کو خاک آلود کرو چونکہ اس سے برکت بڑھ جاتی ہے اور کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۰۲

۲۹۳۱۱..... خط کو خاک آلود کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن یزید بن ابی الحجاج

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اشذرة ۶۹ المتناہیۃ ۱۰۹

۲۹۳۱۲..... جب تم خط لکھو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سین کو اچھی طرح سے لکھو اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی اور اسی میں

رب تعالیٰ کی رضا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۳۱۳..... جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے اور ”اللہ“ کی ہاء کو واضح گولائی دے کر لکھے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں

لکھ دیتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیتے ہیں جو شخص دیکھ کر قرآن مجید پڑھتا ہے اس کے لیے شہید کا اجر و ثواب

ہے جو شخص اجنبی (پردیس میں) مرتا ہے وہ شہید کی موت مرتا ہے۔ رواہ الراعی عن ابن مسعود

## فصل دوم..... متفرق آداب کے بیان میں

۲۹۳۱۴..... لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے دو دراز علاقوں سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے اور ان کا مقصد حصول علم دین ہوگا جب یہ لوگ

تمہارے پاس آئیں ان سے اچھا سلوک کرنا۔ رواہ الترمذی ابن ماجہ عن ابی سعید

۲۹۳۱۵..... آدمی کے ایمان کامل ہونے میں سے ہے کہ آدمی ہر بات دوسرے سے پوچھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۹۳۱۶..... یہ علم دین ہے دیکھ لیا کرو کہ تم اپنا دین کن لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔ رواہ الحاکم عن انس السجزی عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۶۷ الاقان ۲۳۱

۲۹۳۱۷..... علم تعلم (سیکھنے) سے آتا ہے بردباری بردبار رہنے سے آتی ہے جو شخص خیر کا متلاشی ہوتا ہے اسے خیر عطا کر دی جاتی ہے جو شخص برائی

سے بچتا ہے وہ برائی سے بچالیا جاتا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد الخطیب عن ابی ہریرۃ الخطیب عن ابی الدرداء

۲۹۳۱۸..... لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جس کے سمجھنے کی ان میں قدرت ہو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی وھو فی صحیح البخاری موقوف

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۴۲ اسنی المطالب ۵۵۵

۲۹۳۱۹..... خزیروں کے منہوں میں موتیوں کو مت پھینکو۔ رواہ ابن النجار عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۶

فائدہ:..... حدیث کا مطلب ہے کہ تا اہل کے آگے علم کے موتی مت پھلاؤ۔

۲۹۳۲۰..... کتوں کے منہوں میں موتی مت ڈالو۔ رواہ المخلص عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۳۳۳ التزییہ ۲۶۲۱

۲۹۳۲۱..... جہاں کتاب اللہ جائے تم بھی اس کے ساتھ ساتھ رہو۔ رواہ الحاکم عن حذیفہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹۲

۲۹۳۲۲..... اہل شرف سے علم کے متعلق پوچھو اگر ان کے پاس علم ہو تو اسے لکھ لو چونکہ اہل شرف جھوٹ نہیں بولتے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۷۹ المغیر ۷۶

۲۹۳۲۳..... جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پاس بیٹھے تو اس سے سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے سوال کرے ضد اور ہٹ دھرمی کے لئے

سوال نہ کرے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

۲۹۳۲۴..... جانب مشرق سے تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے لوگ آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھائی سے پیش آؤ۔

رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۹۷۔

## طالب علم کو مرحبا کہنا

۲۹۳۲۵..... عنقریب تمہارے پاس مختلف اقوام حصول علم کے لیے آئیں گے جب تم انہیں دیکھو تو کہو: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں

مرحبا ہے اور انہیں مسائل بتاؤ۔ رواہ ابن ماجہ من ابی سعید

۲۹۳۲۶..... رب تعالیٰ کی دائیں طرف (اللہ تعالیٰ کی دونوں اطراف دائیں ہی ہیں) لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء وہ اپنے

ٹھکانے میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں گے وہ مختلف قبائل کے جمع شدہ لوگ ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہوں گے اور پاکیزہ کلام کو

چنتے رہیں گے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوریں چن چن کر کھاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن عبسہ

۲۹۳۲۷..... اللہ تعالیٰ کے سائے کی طرف آگے بڑھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے جنہیں جب حق دیا جاتا ہے اسے قبول کرتے ہیں جب

ان سے حق کا سوال کیا جاتا ہے اسے جواب دیتے ہیں یہ وہ ہیں جو لوگوں کے لیے وہ فیصلہ کرتے ہیں جو اپنے لیے کرتے ہیں۔

رواہ الحکیم عن عائشہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۳۳

۲۹۳۲۸..... دو حریص کبھی سیر نہیں ہوئے ایک طالب علم دوسرا طالب دنیا۔ رواہ ابن عدی عن انس البزار عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۲۱۵ اسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۹۳۲۹..... علماء کے لیے بشارت ہے عبادت گزاروں کے لیے بھی بشارت ہے اور بازار والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۳۵ المغیر ۹۰

۲۹۳۳۰..... علم حاصل کرو آسانی پیدا کرو مشکل نہ پیدا کرو نفرت نہ دلاؤ جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے تو خاموش رہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد عن ابن عباس

۲۹۳۳۱..... تعلیم دو اور نختی نہ کرو چونکہ معلم نختی کرنے والے سے اچھا ہوتا ہے۔ رواہ الحارث ابن عدی، البیہقی عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۵۱۶ الشذرة ۲۰۹

۲۹۳۳۲..... علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔ رواہ الحکیم وسموہ عن انس الطبرانی وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۲۷۰ او الجامع المصنف ۲۰۹

۲۹۳۳۳..... اپنے ہاتھ سے مددو (یعنی لکھ لیا کرو)۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة الحکیم عن ابن عباس

۲۹۳۳۴..... ہر وہ خطبہ جس میں تشبہ نہ ہو وہ اوسے ہاتھ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن ہریرة

۲۹۳۳۵..... علم کو یاد رکھو اور علم کو روایت ہی نہ کرتے جاؤ۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۹۲۶ ضعیف الجامع ۲۲۸۲

۲۹۳۳۶..... جو شخص صغریٰ میں علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم پتھر پر لکیر کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص بڑی عمر میں علم حاصل کرتا ہے اس کی مثال پانی

پر لکیر کی سی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۱۱۲۸ التمزیز ۱۰۸

۲۹۳۳۷..... علماء علم کو یاد رکھتے ہیں جبکہ سفہاء علم کو روایت کرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن الحسن مرسلًا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۹۹ الضعیفۃ ۲۲۶۳

۲۹۳۳۸..... جن لوگوں سے تم علم حاصل کرو ان کا احترام اور عزت کرو اور جنہیں تم تعلیم دو ان کا بھی اکرام کرو۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۲۶۔

۲۹۳۳۹..... اپنے نفس سے فتویٰ لو اگرچہ تمہیں مفتیان کرام فتویٰ دیں۔ رواہ البخاری فی تاریخہ عن ابیہ

۲۹۳۴۰..... پیر کے دن علم حاصل کرو چونکہ اس دن طالب علم کو حصول علم میں آسانی ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۰۹ ضعیف الجامع ۹۰۸

۲۹۳۴۱..... صبح صبح حصول علم کے لیے نکلا کرو چونکہ میں نے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے صبح کی برکت کے لیے دعا کی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

۲۹۳۴۲..... عالم جب اپنے علم سے رب تعالیٰ کی خوشنودی چاہتا ہے تو اس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جب علم سے خزانے جمع کرنا اس کا مقصد ہو تو

پھر وہ خود ہر چیز سے ڈرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۶ المغیر ۹۵

## حرف عین..... کتاب العلم از قسم افعال

### باب..... علم کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

۹۳۴۳..... ابو عالیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں پڑھو چونکہ جبرئیل امین نے نبی کریم ﷺ پر پانچ پانچ آیتیں نازل کی ہیں۔ رواہ المرہبی فی فضل العلم والبیہقی فی شعب الایمان والبخاری فی الادب المفرد

۴۹۳۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے اور نشانے میں ان سے خطا ہو جاتی تھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری تیر اندازی کتنی بری ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم سیکھ رہے ہیں۔ فرمایا تمہارے کلام کی برائی نشانے کی برائی سے زیادہ سخت ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی زبان کو درست کرے۔

رواہ العقیلی الدارقطنی فی الافراد والعسکری فی الامثال وابن الانباری فی الايضاح والمرہبی فی شعب الایمان وقال اسنادہ غیر قوی الخطیب فی الجامع والد یلمی وابن الجوزی فی الواہیات

۲۹۳۴۵..... ابو غفار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا نشانہ کتنا برا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم متعلمین (سیکھتے) ہیں فرمایا: تمہارا بولا ہوا لفظ تمہاری تیر اندازی سے زیادہ برا ہے ان میں سے کسی نے یہ بھی کہا: اے امیر المؤمنین! یضحی بالضبی ہرن کے ساتھ قربانی دی جاسکتی ہے (یعنی ہرن کی قربانی دی جاسکتی ہے) فرمایا اگر تم "یضحی صبی" کہتے اچھا ہوتا۔ اس نے عرض کی: یہ بھی ایک لغت ہے فرمایا: سزا جاتی رہے گی اور وحشی جانوروں کی قربانی نہیں دی جاسکتی۔

رواہ ابن الانباری

۴۹۳۴۶..... اخف بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سردار بننے سے پہلے پہلے علم حاصل کر لو۔

رواہ الدارمی وابوعبید فی الغریب ونصر فی الحجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وابن عبدالبر فی العلم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۵۶۲ الاسرار المرفوعۃ ۱۴۰

۲۹۳۴۷..... مورق عجلی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنن فرائض (میراث) اور زبان ایسے ہی سیکھو جیسے قرآن سیکھتے ہو۔

رواہ ابو عبید فی فضائلہ وسعید بن المنصور والدارمی وابن عبدالبر البیہقی

۲۹۳۴۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو اور علم کے لیے وقار اور سنجیدگی سیکھو جس شخص سے علم حاصل کرو اس سے تواضع سے پیش آؤ اور جنہیں تعلیم دو ان سے بھی تواضع سے پیش آؤ حتیٰ کرنے والے علماء مت بنو چونکہ تمہارا علم جہالت کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزہد و آدم بن ابی ایاس فی العلم والدینوری فی المجالسۃ وابن مندہ فی غرائب شعبۃ والاجری فی

اخلاق حملة القرآن و البیہقی وابن عبدالبر فی العلم وابن ابی شیبہ

۲۹۳۴۹..... احوص بن حکیم بن عمیر العنسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف گورنروں کو خط لکھا کہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو چونکہ کسی کی طرف سے اتباع باطل کا عذر قابل قبول نہیں ہوگا جب وہ سمجھتا ہو کہ وہ حق پر ہے حق نہیں چھوڑا جاتا جبکہ وہ سمجھتا ہو کہ وہ باطل ہے۔

رواہ آدم بن ابی ایاس

۲۹۳۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: اما بعد! سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو عربیت سیکھو اور

قرآن مجید کو عربی لہجے میں پڑھو چونکہ قرآن عربی زبان میں ہے اور فقر کو اپنا ظفر کی امتیاز بنا لو (یعنی عیش پرستی سے دور رہو) چونکہ تم معد بن

عدنان کی اولاد ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... معد بن عدنان کی اولاد فقر پسند تشف میں زندگی بسر کرنا اپنا شعار سمجھتی ہے تم بھی انہی کی طرح ہو جاؤ اور عجیبوں کی حالت اور ان کی سی پیش پرستی کو ترک کر دو۔

۲۹۳۵۱..... ابو بکر بن ابی موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ عشاء کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ سے بات چیت کرنے آیا ہوں۔ فرمایا: اس وقت کیسی بات چیت؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: فقہ کے متعلق گفتگو کرنی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور کافی دیر تک دونوں حضرات باتیں کرتے رہے پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہم نماز کے حکم میں ہیں۔

رواہ عبدالرازق و ابن ابی شیبہ

## علم دین ہدایت کا ذریعہ ہے

۲۹۳۵۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی بات ہے سب سے اچھی سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے بدعت سب سے زیادہ بڑی چیز ہے خبردار! لوگ اس وقت تک برابر خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک ان کے بڑوں سے انھیں علم ملتا رہے گا۔

رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۳۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ لوگ کب درستی کے دھارے میں رہتے ہیں اور کب فساد و بگاڑ کا شکار ہوتے ہیں، چنانچہ جب علم کس کی طرف سے آتا ہے عمر میں بڑا شخص اس کی نافرمانی پر اتر آتا ہے اور جب علم عمر میں بڑے کی طرف سے آتا ہے کس اس کی پیروی کر لیتا ہے اور ہدایت پاتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۳۵۴..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس نوجوان اور عمر رسیدہ قراء سے بھری رہتی تھی بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ بھی لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تمہیں صغریٰ مشورہ دینے سے نہیں روکتی چونکہ علم صغریٰ پر موقوف نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم و فضل سے نوازتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر و البیہقی

۲۹۳۵۵..... ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربیت سیکھو۔ رواہ البیہقی

۲۹۳۵۶..... لیث بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے مصر میں کسے اپنا نائب بنایا ہے؟ جواب دیا: مجاہد بن جبر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بت غزو ان کے آزاد کردہ غلام کو جواب دیا: جی ہاں وہ اچھا کاتب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً علم صاحب علم کو بلندی تک پہنچا دیتا ہے۔

رواہ ابن عبدالحکیم

۲۹۳۵۷..... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنی چاہیے عربیت اور حسن عربیت (علم ادب بلاغت وغیرہ) میں بھی سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابو عبید

۲۹۳۵۸..... ابن معاد یہ کنڈی کی روایت ہے کہ میں شام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لوگوں کے متعلق پوچھا: فرمایا: شاید کیفیت یہ ہو کہ ایک شخص بد کے ہوئے اونٹ کی طرح مسجد میں آتا ہوا اگر مسجد میں اپنی قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھے یا جان پہچان کے لوگوں کو مجلس میں دیکھے تو بیٹھ جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: ایسی کیفیت نہیں ہے البتہ علم کی مختلف مجلسیں منعقد ہوتی ہیں لوگ بھلائی سیکھتے سکھاتے ہیں فرمایا جب تک تمہاری یہ صورت رہے گی تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

رواہ المروزی و ابن ابی شیبہ

۲۹۳۵۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبان اور فرائض کا علم حاصل کرو چونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ  
فائدہ:..... یہ لوگ اہل عرب تھے عربی زبان لامحالہ جانتے تھے پھر انھیں زبان دانی سیکھنے کی کیوں تاکید کی؟ اس شبہ کا ازالہ یوں ہے کہ عربیت  
یعنی علم ادب سیکھو عربی زبان بول لینا الگ چیز ہے اور عربیت اور علم ادب اور چیز ہے۔

۲۹۳۶۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اسی سے تمہاری پہچان ہے اور کتاب اللہ پر عمل کرو اس سے تم کتاب  
والے بن جاؤ گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۳۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے آ کر عرض کی: یا رسول اللہ کونسی چیز مجھ سے جہالت کو دور کرے گی؟ فرمایا: علم،  
عرض کی کونسی چیز علم کی حجت کو مجھ سے دور کرے گی؟ فرمایا: عمل۔ رواہ الخطیب فی الجامع وفیہ عبد اللہ بن خراش ضعیف

۲۹۳۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طالب علم! علم کے بے شمار فضائل ہیں چنانچہ تو اضع سرمایہ علم ہے اس کی آنکھ حسد سے بیزار  
ہونا ہے، اس کا کان فہم ہے، اس کی زبان صدق ہے، تحقیق اس کی حفاظت ہے حسن نیت اس کا دل ہے اشیاء اور امور واجبہ کی معرفت اس کی عقل  
ہے رحمت اس کا ہاتھ ہے علماء کی زیارت اس کی ٹانگ ہے اس کا قصد سلامتی ہے اس کی حکمت تقویٰ ہے نجات اس کی جائے قرار ہے عافیت اس  
کا قائد ہے وقار اس کی سواری ہے، نرم گوئی اس کا اسلحہ ہے رضاء اس کی تلوار ہے خاطر و مدارات اس کی کمان ہے علماء کے گرد رہنا اس کا لشکر ہے  
ادب اس کا مال ہے گناہوں سے اجتناب اس کا جمع شدہ خزانہ ہے بھلائی اس کا توشہ ہے موافقت اس کا ٹھکانا ہے سیرت اس کی دلیل ہے اور  
اچھے لوگوں کی صحبت اس کا رفیق سفر ہے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۳۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عالم کے تمہارے اوپر بہت سارے حقوق ہیں منجملہ ان میں سے یہ ہیں کہ تم لوگوں کو عمومی سلام کرو  
اور عالم کو عمومی سلام کے علاوہ خصوصی سلام کرو عالم کے سامنے بیٹھو، اس کے پاس بیٹھ کر ہاتھ سے اشارے مت کرو آنکھوں سے اشارے نہ کرو  
عالم کے سامنے یوں ہرگز مت کہو کہ فلاں نہ یہ قول کیا ہے جو فلاں کے خلاف ہے اس کے پاس بیٹھ کر کسی کی غیبت مت کرو، اس کی مجلس میں کسی  
سے سرگوشی مت کرو اس کے کپڑے مت پکڑو جب وہ اکتاتا ہو اس وقت اس کے پاس مت جاؤ اس کی طویل صحبت سے پہلو تہی مت کرو چونکہ وہ  
کھجور کے درخت کی مانند ہے تو اس کی انتظار میں ہے کہ کب تجھ پر گرے گی، مومن عالم کا اجر و ثواب روزہ دار قاری قرآن غازی فی سبیل اللہ سے  
کہیں زیادہ ہے جب عالم مرجاتا ہے اسلام میں دراز پڑ جاتی ہے جسے تاقیامت پر نہیں کیا جاسکتا۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۳۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چاپلوسی (چمچہ بازی) اور حسد جیسی عادات مومن کی شان سے کمتر ہیں البتہ یہ چیزیں طالب علم  
کے لیے بہت موزوں ہیں۔ رواہ الخطیب فیہ وفیہ محمد بن الاشعب الکوفی متہم  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۳ و ترتیب الموضوعات ۱۱۵

۲۹۳۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو یہی تمہاری پہچان ہے علم پر عمل کرو تا کہ اہل علم بن جاؤ چونکہ عنقریب تمہارے بعد  
ایک زمانہ آئے گا جس میں نوے فیصدی حق کا انکار کیا جائے گا اس زمانے میں وہی شخص نجات پائے گا جس کا سفر قطع ہو جائے اور اس کی سواری  
مر جائے وہ آتمہ ہدی ہوں گے اور علم کے چمکتے ہوئے چراغ ہوں گے اور وہ فواحش کے پھیلانے والے نہیں ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزہد و ابو عبید و الدینوری فی الغریب و ابن عساکر  
۲۹۳۶۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عالم اور عابد کو اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا: جنت میں داخل  
ہو جا جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہیں ٹھہرو اور لوگوں کی سفارش کرو جیسے تم نے ان کی اچھی طرح سے تربیت کی۔ رواہ الدیلمی  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۲

۲۹۳۶۷..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مومن کو علم سے اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور مومن کو اتنا جھوٹ ہی  
کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار اور توبہ کرے اور پھر گناہ کرنا شروع کر دے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۸..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خشیت خداوندی علم کے لیے کافی ہے جھگڑا کھڑا کرنے کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ عالم

کی نیکیاں ذکر کی جائیں اور اس کی برائیاں بھلا دی جائیں گناہ کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ میں پڑ جائے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۹..... حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں اور بھتیجیوں سے فرمایا تم ابھی چھوٹے ہو عنقریب تم بڑے ہو جاؤ گے

لہذا علم حاصل کرو جو شخص اداے علم اور حفظ علم نہ کر سکتا ہو وہ علم لکھ کر اپنے گھر میں چھوڑ دے۔ رواہ البیہقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۳۷۰..... عثمان بن عبدالرحمن قریشی کھول ابو امامہ یا اولادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اگر مجھے تمہیں عذاب دینا ہوتا تو تمہارے دلوں میں حکمت و دیعت نہ کرتا پھر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

رواہ ابن عساکر ابن عدی واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات قال ابن عدی هذا منکر لم يتابع عثمان عليه الثقات

۲۹۳۷۱..... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہئے اس سے پہلے کہ علم اٹھا لیا جائے

پھر آپ ﷺ نے ہاتھ کی درمیان اور شہادت کی انگلیاں جمع کر کے فرمایا: عالم اور متعلم اجر و ثواب میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح یہ دو انگلیاں

ان کے علاوہ بقیہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ الحاکم وابن النجار

۲۹۳۷۲..... حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے عویر اے ابوورداء! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب

قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے اگر تم نے کہا کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تب کہا جائے گا: تم نے کتنا عمل

کیا؟ اگر تم نے کہا: میں دنیا میں جاہل رہا تم سے کہا جائے گا: تمہارے پاس جاہل رہنے کا کیا عذر ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۳..... ”مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ“ اے ابوذر! تم حصول علم کے لیے نکلو اور کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھو یہ تمہارے لئے سو رکعت

نوافل سے بہتر ہے اور یہ کہ تم علم کا ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم فی تاریخہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰

۲۹۳۷۴..... زر کی روایت ہے کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے کہا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا:

علم کی غرض سے آیا ہوں فرمایا فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ چونکہ وہ اس کی طالب علمی سے راضی ہوتے ہیں، جب ہم سفر میں

ہوتے رسول کریم ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں لہذا یہ کہ جنابت ہو جائے تو اتار دیں اور بول و براز اور نیند کی

صورت میں نہ اتاریں۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبہ

۲۹۳۷۵..... ابو بکر صافہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت

سارے حاملین علم اپنے سے بڑے عالم کو علم پہنچاتے ہیں تین چیزوں پر دل خیانت نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، حکمرانوں کی خیر خواہی

اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔ رواہ الخطیب

۲۹۳۷۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو نہیں اٹھائے گا البتہ علماء کو موت دے گا پھر جہلا علم نہیں حاصل

کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۷..... ”مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ“ اے ابو ہریرہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دو اور خود بھی قرآن سیکھو چونکہ اگر تم مر گئے تو فرشتے اسی طرح

تمہاری قبر کی زیارت کریں گے جس طرح بیت اللہ کی زیارت کی جاتی ہے۔ لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو اگر چہ وہ اسے ناپسند کریں اگر تم چاہو کہ

پل بھر کے لیے بھی پل صراط پر نہ رکوتی کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تو اپنی رائے سے دین میں کوئی بدعت جاری نہ کرو۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانہ وقال غریب الخطیب وابن النجار عن ابی ہریرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التقریب ۲۶۸۱

## علم میں مہارت جہاد سے افضل ہے

۲۹۳۷۸..... علی ازدی کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جہاد کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں جہاد سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم مسجد میں جاؤ اور قرآن کریم کا علم حاصل کرو دین اور سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۹۳۷۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ یہ علم شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتا ہے اور غلام کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۰..... محمد بن ابی قتلہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور علم کے متعلق سوال کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب میں لکھا: تم نے مجھ سے علم کے متعلق سوال کیا ہے علم کی شان اس سے بہت اعلیٰ ہے کہ میں اس کے متعلق کچھ لکھوں البتہ اگر تم سے ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہاری زبان مسلمانوں کی عزتیں اچھالنے سے محفوظ رہے اور تمہاری کمر لوگوں کے خون سے ہلکی اور خفیف ہو اور تمہارا پیٹ لوگوں کے مال سے خالی ہو اور جماعت کے ساتھ لازم رہو تو ایسا ضرور کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب ان لوگوں کو دیکھتے جو علم کی طلب میں ہوتے فرماتے۔ مرحبا یہ حکمت کے سرچشمے ہیں اور تاریکیوں میں روشن چراغ ہیں، ان کے کپڑے بوسیدہ لیکن قلوب تروتازہ ہیں یہ ہر قبیلے کا پھول ہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۳۸۲..... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طلب علم میں ہو اور وہ طلب علم سے دین کو زندہ کرنا چاہتا ہو اس حال میں اسے موت آجائے تو اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کافرق ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے خلفاء پر رحم فرمائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنت سے محبت کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ رواہ ابن عساکر

## علماء کا ختم ہونا ہلاکت ہے

۲۹۳۸۳..... سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لوگوں کی ہلاکت کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب علماء اٹھائے جائیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۳۸۴..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" دیلمی، اپنے والد سے ابو الحسن میدانی الحافظ، ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عون ضبی کی امالی سے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد نیشاپوری ابو زکریا، یحییٰ بن محمود بن عبد اللہ بن اسد، علی بن حسن افطس، عیسیٰ بن موسیٰ عمر بن صبیح، کثیر بن زیاد، حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے انصار و مہاجرین کے بہت سارے لوگوں کو کہتے سنا ہے ان میں ایک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ان سب نے کہا: کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرتا ہے وہ علم کا جو باب بھی حاصل کرتا ہے اپنی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا خوف اس میں بڑھ جاتا ہے، دین میں خوب کوشش کرتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو علم سے نفع اٹھاتا ہے جو شخص دنیا طلبی کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپنا مرتبہ اور مقام بڑھانے اور بادشاہ کی نظروں میں مقبول بننے کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور علم کا جو باب بھی حاصل کرتا ہے وہ اپنی نظروں میں عظیم بن جاتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں وہ حقیر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے دین میں سرکشی کرتا ہے یہ شخص اپنے علم سے کسی طرح نفع نہیں اٹھاتا، یہ شخص اپنے آپ پر حجت قائم کر لیتا ہے انجام کار قیامت کے دن اسے رسوائی اور ندامت اٹھانی پڑے گی۔

کلام:..... اس حدیث کی مسند میں تصریح کر دی گئی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یہ ایک لطیفہ ہے۔ اگر اس میں عمر بن صبیح نہ ہوتا، یہی حدیث ابن جوزی نے موضوعات میں روایت کی ہے اور اس میں سماع کی تصریح نہیں ہے (نیز دیکھئے



۲۹۳۸۵..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ علماء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون شخص مجھ سے ایک درہم کے بدلہ میں علم خریدے گا۔

رواہ المروزی فی العلم

۲۹۳۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کے ہوتے ہوئے سو جانا جہالت سے افضل ہے۔ رواہ آدم فی العلم  
فائدہ:..... یعنی آپ رضی اللہ عنہ یہ واضح کر دینا چاہتے تھے کہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی یہ صورت نہیں بلکہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص محض دنیا کے لیے علم حاصل کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۹۳۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو؟ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں چھوٹ نہ دیتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو، قرآن سے پہلو تہی برت کر دوسروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑتا ہو اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو، اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جو تفقہ اور تقویٰ کے بغیر ہو، اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔ رواہ ابن الضریس وابن بشران ابو نعیم فی الحلیۃ ابن عساکر والمرہبی فی العلم  
مرہبی کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور جنت کی کوہان فردوس ہے اور فردوس محمد ﷺ کے لیے ہے۔

۲۹۳۸۸..... ابن وہب، عقبہ بن نافع، اسحاق بن اسید، ابو مالک و ابو اسحاق کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں، فرمایا حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ کرتا ہو، دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قرآن کو نہ چھوڑتا ہو، خبردار اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اس علم میں کوئی خیر نہیں جو سمجھ بوجھ کے بغیر ہو اس قرأت میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔  
رواہ العسکری فی المواعظ وابن لال والدیلمی وابن عبدالبر فی العلم وقال لابیاتی هذا الحدیث مر فوعا الا من هذا الوجه اکثرهم یوقفون علی علی رضی اللہ عنہ  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۷۳۳۔

## کتابت علم کی ترغیب

۲۹۳۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس علم کو لکھو چونکہ اس سے تم دنیا میں نفع اٹھاؤ گے یا آخرت میں، علم صاحب علم کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ رواہ الدیلمی وفیہ محمد بن محمد بن علی بن الاشعث کذبہ  
۲۹۳۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔

رواہ عبدالرحمن السلمی والدیلمی وابن الجوزی فی الواہیات وقال لا یصح وعامة رواہ لا یعرفون

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الترغیہ ۲۸۰۱ ذیل المآلی ۴۴

۲۹۳۹۱..... کسبل بن زیاد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ جنگل کی طرف لے گئے جب تھوڑا آگے پہنچے گہرا سانس لیا پھر فرمایا: اے کسبل! یہ دل برتنوں کی مانند ہیں ان میں سب سے اچھا برتن وہ ہے جو زیادہ محفوظ کرتا ہو میں تمہیں جو کچھ کہوں اسے یاد رکھو، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، عالم ربانی متعلم جو نجات کی راہ میں نکلا ہوتا کارہ لوگ جو ہر بولتے کے پیچھے چل پڑتے ہیں، جس طرف کی ہو وہ اسی رخ چل پڑتے ہیں اور علم کے نور سے روشن نہیں ہوتے اور کسی قابل اعتماد چیز کا سہارا نہیں لیتے، اے کسبل! علم مال سے بہتر ہے علم تمہاری چوکیداری کرتا ہے جبکہ تم مال کی حفاظت کرتے ہو، علم عمل پر ابھارتا ہے جبکہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اے کسبل عالم کی محبت دین ہے جو دین

کے قریب لاتی ہے اور عالم علم سے دینداری کو پہنچتا ہے اور رب تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے مرنے کے بعد اسے اچھائی سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ مال مرتے ہی زائل ہو جاتا اور دوسروں کی ملکیت میں چلا جاتا ہے۔ عالم حاکم ہے اور مال محکوم ہے، اے کمال مال کے خزانے ختم ہو جاتے ہیں اور اصحاب مال زندہ رہتے ہیں جبکہ تازمانہ علماء زندہ رہتے ہیں گو ان کے اجساد گم ہو جاتے ہیں لیکن ان کی امثال دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

پھر فرمایا: یا اللہ! میں نے علم کو حاصل کیا ہے اور بے خوف نہیں ہوں کہ آلہ دین کو دنیا کے لیے استعمال کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی حجتوں کو کتاب اللہ پر غالب کیا جائے بایں طور کہ اہل حق کے لیے منقاد ہوں ایسا نہیں کہ دل میں شک ہو یا اللہ ایسا نہیں کہ خواہشات کی قید میں جکڑا ہوں یا اموال جمع کرنے کے درپے ہوں چونکہ یہ چیزیں دین کی اصلیت سے نہیں ہیں بلکہ یہ چیزیں تو چرنے والے چوپایوں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہیں اسی طرح علم حاصل علم کے مرنے سے مر جاتا ہے پھر فرمایا: یا اللہ ازین اللہ تعالیٰ کی حجت کے قائم کرنے والے سے خالی نہیں رہتی یا تو بظاہر مشہور ہوتا ہے یا ڈرا سہا ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجتیں اور اس کے دلائل باطل نہ ہوں ان لوگوں کی تعداد کیا ہے؟ سو یہ لوگ تعداد میں کم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مرتبہ اور مقام بلند ہوتا ہے انہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی حجتوں کا دفاع کرتا ہے، ان لوگوں کا علم حقیقی علم ہوتا ہے یہ یقین کے کمال کو پہنچے ہوتے ہیں تکبر کرنے والوں سے کوسوں دور ہوتے ہیں جاہلوں کی وحشت زدہ چیزوں سے مانوس ہوتے ہیں، وہ دنیا میں اپنے اجساد کے اعتبار سے ہوتے ہیں جبکہ ان کی رو میں مقام اعلیٰ میں ہوتی ہیں اے کمال یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے خلفاء ہوتے ہیں جو زمین پر رہ رہے ہوتے ہیں ذوق و شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کے داعی ہوتے ہیں اور رب تعالیٰ کی رویت کے متمنی ہوتے ہیں میں اپنے لیے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

رواہ ابن الانبارہ فی المصاحف والمرہبی فی العلم ونصر فی الحجۃ و ابو نعیم فی الحلیۃ وابن عساکر ۲۹۳۹۲..... اسماعیل بن یحییٰ بن عبید اللہ تمیمی، علی، فطر بن خلیفہ، ابو طفیل کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص جو تپہ پھرتا ہے، موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور پھر طلب علم کے لیے نکل پڑتا ہے، پھر علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتے ہیں جو نبی وہ اپنے دروازے کی دہلیز سے باہر آتا ہے۔ رواہ ابن عساکر و اسماعیل متروک متہم کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرہ الحفاظ ۶۲۶۲

۲۹۳۹۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مومنین کی گمشدہ چیز کی حفاظت کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مومن کی گمشدہ چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کی گمشدہ چیز علم ہے۔

رواہ ابن النجار و فیہ عمر بن حکام عن بکر بن خنیس و ہما متر و کان کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰ و الضعیفۃ ۸۲

## باب..... علماء سو سے بچنے اور آفات علم کے بیان میں

۲۹۳۹۴..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب بصرہ کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں احنف بن قیس بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفد کو رخصت کر دیا جبکہ احنف بن قیس کو اپنے پاس روک لیا حتیٰ کہ ایک سال تک اپنے پاس روکے رکھا پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنے پاس کیوں روک لیا تھا؟ چونکہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صاحب لسان منافق سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے مجھے اندیشہ ہوا کہ میں تم بھی انہی میں سے نہ ہو۔ لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ تم ان میں سے نہیں ہو۔ رواہ ابن سعد و ابو یعلیٰ

۲۹۳۹۵..... ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ: تم ذی علم منافق سے اجتناب کرو لوگوں نے پوچھا: بھلا منافق کیسے ذی علم ہو سکتا ہے؟ فرمایا: وہ اس طرح کہ حق بات کرتا ہو اور برائی پر عمل کرتا ہو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۹۳۹۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کو تین چیزیں تباہ کر دیتی ہیں عالم کی بجزوی منافق کا قرآن سے جھگڑنا اور گمراہ کرنے والے حکمران۔

رواہ ابن مبارک و جعفر الفریابی فی صفة المنافق و ابن عبد البر فی العلم و ابن النجار

۲۹۳۹۷..... احنف بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) آپس میں گفتگو کرتے

تھے کہ اس امت کو منافق ماہر زبان ہلاکت تک پہنچائے گا۔ رواہ جعفر الفریابی فی صفة المنافق ابو یعلیٰ فی معجمہ و نصر و ابن عساکر

۲۹۳۹۸..... علاء بن موسیٰ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مصر سے قبیلہ مسالمہ کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں

مدینہ آیا وہ مسجد میں ٹھہر گیا جب رات ہوئی تو کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو آج رات مجھے مہمان بنائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے چراغ جلایا اور مہمان کے آگے جو کی روٹی اودلا ہوا نمک رکھا پھر مہمان سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس

نے کہا: مصر سے آیا ہوں فرمایا: کس قبیلہ سے تعلق ہے؟ کہا مصر کے مسالمہ قبیلے سے راوی کہتا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چراغ گل کیا اور

کھانا اٹھالیا پھر اس شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمہارے ساتھ مجالست کرنے سے منع فرمایا ہے چونکہ

آخری زمانہ میں تمہیں میں سے ایک قوم ہوگی جو علم کے حلقے قائم کر کے اپنی سرداری چمکائے گی جب کوئی شریف آدمی بات کرے گا تم اس کے

حلقے سے فوراً اٹھ جاؤ گے اور پھر کہو گے نہیں پھر نہیں۔ رواہ نصر

کلام:..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر اٹھا دیا حدیث پر یہ شبہ ہوتا ہے، اولاً حدیث درجہ ثبوت کی نہیں ثانیاً عمر رضی

اللہ عنہ کی مروّت اس کا انکار کرتی ہے ثالثاً علی سبیل التسلیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مصلح تھے اس شخص کی اصلاح مقصود تھی اور اس کی اصلاح اسی

سلوک سے ہو سکتی تھی جیسا کہ اہل طریقت سے یہ نکتہ مخفی نہیں۔ رابعاً رسول کریم ﷺ کے فرمان اور اس پر عمل کرنا مقصود تھا خواہ اس کی آڑ میں کتنی ہی

مصلحتیں تباہ ہو جائیں ہوتی رہیں۔

۲۹۳۹۹..... ابو حازم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس دین پر ایک شخص کا خوف ہے اور مجھے مومن کا خوف

نہیں چونکہ اس کا ایمان اس کی حفاظت کرتا ہے نہ ہی فاسق کا خوف ہے چونکہ اس کا فسق واضح ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کا

علم حاصل کرتا ہے اور پھر اس کا ماہر بن جاتا ہے جب اس کی زبان اسے لڑکھڑا دیتی ہے اور وہ اپنی مجلس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اس کی بات

غور سے سنی جاتی ہے اور پھر قرآن کی تاویل کرتا ہے جو واقعی نہیں ہوتی۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کی عمارت بھی ہے اور اس کا انہدام بھی ہے چنانچہ عالم کا پھسل جانا، منافق کا قرآن سے جھگڑنا

اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہونا اسلام کی عمارت کو مہندم کر دیتا ہے۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ان چیز

وں کا خوف ہے زمانے کے بدل جانے کا، عالم کے پھسلنے کا منافق کے قرآن سے جھگڑنے کا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا جو بغیر علم کے لوگوں

کو گمراہ کریں گے۔ رواہ ابو الجہم

۲۹۴۰۲..... عبداللہ بن عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت عمر رضی اللہ

عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں میں قرآن کا غلبہ ہو رہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا:

اے امیر المومنین میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے وجہ پوچھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: چونکہ جب لوگ قرآن پڑھیں گے اس

میں ٹھونکیں ماریں گے جب ٹھونکیں ماریں گے ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے اور جب ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے ایک

دوسرے کی گردنیں ماریں گے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میں نے اس چیز کو لوگوں سے چھپائے رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۰۳..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں خط لکھا کہ

بٹنے لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب میں چند لوگوں کا لکھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور پھر آئندہ

سال خط لکھا جواب میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے قراء کی تعداد لکھی جو پہلے سال سے زیادہ تھی پھر تیسرے سال بھی قراء کی تعداد لکھی تھی حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کے قراء کی تعداد بڑھ گئی۔ رواہ دستة  
۲۹۴۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس امت پر مومن کا خوف نہیں چونکہ اس کا ایمان اسے باز رکھتا ہے اور نہ ہی فاسق کا خوف ہے  
چونکہ اس کا کفر و فسق نمایاں ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا اور جب نوک زبان ہو جائے گی اس کی تاویل کے درپے  
ہو جائے گا اور اپنی طرف سے تاویل کرنے لگے گا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۰۵..... احنف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں کہا کرتے تھے اس امت کو ماہر لسان منافق  
ہلاک کرے گا اے احنف اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہیں تم انہی میں سے نہ ہو۔ رواہ العسکری فی الموعظ

۲۹۴۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اصحاب الرائے سنت کے دشمن ہیں وہ احادیث کو حفظ کرنے سے تھکے ہوئے ہیں ویو وہ  
احادیث کو یاد رکھنے پر قادر نہیں جب ان سے سوال کیا جاتا ہے انھیں شرم آ جاتی ہے کہ کہیں ہم نہیں جانتے یوں سنت کے مخالف رائے استعمال کر  
لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی زینب فی اصول السنة والاصبہانی فی الحجۃ

۲۹۴۰۷..... ابو عمران جوئی ہرم بن حیان سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: تمہیں فاسق عالم سے بچنا چاہیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ  
بات پہنچی اور اس سے ڈر گئے کہ عالم فاسق کون ہے ہرم بن حبان نے خط لکھا کہ: اے امیر المؤمنین خدا کی قسم میں نے صرف خبر کر دی ہے (اگرچہ  
اس کا وقوع نہیں ہوا) تاہم ایک حکمران ہوگا جو علم کی باتیں کرے گا لیکن فسق و فجور پر عمل کرے گا یوں اسے دیکھ کر لوگ گمراہ ہوں گے۔

رواہ ابن سعد و المروزی فی العلم

## بے عمل عالم کی مذمت

۲۹۴۰۸..... ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ ذی علم  
منافق کا خوف ہے لوگوں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! ذی علم منافق کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا: وہ یوں کہ زبانی کلامی تو وہ عالم ہو جبکہ دل اور عمل کے  
اعتبار سے جاہل ہو۔ رواہ مسدد و جعفر القریابی فی صفة المنافق

۲۹۴۰۹..... مطلب بن عبد اللہ بن حبیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے اوپر دو شخصوں کا خوف نہیں ایک مومن  
جس کا ایمان واضح ہو دوسرا کافر جس کا کفر واضح ہو۔ البتہ مجھے اس منافق کا خوف ہے جو ایمان کی پناہ لیتا ہو اور عمل اس کا کچھ اور ہو۔ رواہ جعفر فیہ  
۲۹۴۱۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اصحاب رائے سے بچنا چاہئے چونکہ وہ سنت کے دشمن اور احادیث سے خالی ہوتے ہیں، اپنی رائے کا

اظہار کریں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ ابن جریر و الکافی فی السنة و ابن عبدالبر فی العلم والدارقطنی  
۲۹۴۱۱..... زیاد بن حدیر اسدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ مجھے تمہارے اوپر تین چیزوں کا خوف  
ہے اور یہ تین چیزیں اسلام کو منہدم کر دیتی ہیں وہ یہ ہیں عالم کے پھسلنے کا وہ یوں کہ ایک شخص لوگوں کے پاس رہتا ہے اور لوگ اس کے علم کے  
درپے ہو جاتے ہیں یوں علم تو کیا اس کی کجروی کی پیروی کرتے ہیں دوسرا وہ شخص جو منافق ہو قرآن کا قاری ہو چنانچہ قرآن سے الف اور واؤ بھی  
ساقط نہیں کرتا مگر لوگوں کو ہدایت سے پھیر دیتا ہے تیسرے گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا مجھے خوف ہے۔

رواہ آدم بن ایاس فی العلم و نصر المقدسی فی الحجۃ و جعفر القریابی فی صفة المنافق

۲۹۴۱۲..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ بصرہ میں ایک شخص جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں  
سے ہے قصہ گوئی کرتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف سورۃ یوسف کی یہ آیت لکھ کر بھیجی ”الر تلتک آیات الکتب المطہین نحن  
نقص علیک احسن القصص“ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ہم تمہیں اچھے اچھے قصے سناتے ہیں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد  
سمجھ گیا اور قصہ گوئی ترک کر دی۔ رواہ المروزی

۲۹۴۱۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے مجھے اس قوم پر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو اس قرآن کی الٹی سیدھی تاویلیں کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۴۱۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ آپ ﷺ سو رہے تھے ہم نے دجال کا تذکرہ کیا آپ ﷺ بیدار ہو گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا فرمایا: مجھے تمہارے اوپر دجال سے زیادہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا خوف ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و الدورقی

۲۹۴۱۵..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو مسلمان ہوگا لیکن اللہ کے ہاں بری الذمہ ہوگا اس کے گوشت کو خنزیر کے گوشت سے زیادہ قابل نفرت سمجھا جائے گا کہا جائے گا کہ یہ نافرمان ہے۔ حالانکہ وہ نافرمان نہیں ہوگا اتنے میں منبر کے قریب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے امیر المؤمنین یہ کب ہوگا اور یہ آزمائش کیا زور پکڑے گی، حمیت کب اپنے شعلے بلند کرے گی اولادیں کب قید کر لی جائیں گی فتنے اس قدر چکنا چور کریں گے جس طرح چکی دانوں کو پیس دیتی ہے اور جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی یہ صورت حال کب پیش آئے گی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لوگ غیر دین کے لیے علم حاصل کریں گے اور عمل کے علاوہ کسی اور کام کے لیے علم حاصل کریں گے اور آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے۔ رواہ عبداللہ بن ابوب المخرزمی فی حزنہ

۲۹۴۱۶..... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر مومن کا خوف ہے اور نہ مشرک کا چونکہ اگر مومن ہے تو اس کا ایمان اسے باز رکھے گا اور اگر مشرک ہے تو اس کا شرک اسے باز رکھے گا البتہ مجھے اس منافق کا خوف ہے جو زبانی کلامی علم رکھتا ہو بھلی باتوں کا حکم دے گا اور خود برائیوں میں پڑا ہوگا۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۲۹۴۱۷..... ”مسند انس رضی اللہ عنہ“ عباد بن کثیر حسن کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چنانچہ وہ جابر و ظالم (حکمران) لوگوں سے بھی زیادہ فخر کریں گے اللہ تعالیٰ کو متکبر قاری سے زیادہ کوئی شخص مبغوض نہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۴۱۸..... ”ایضاً“ ابان کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے قراء کی ایک جماعت لائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ جواب دیں گے: اپنے رب تعالیٰ کی۔ سوال ہوگا: تم سوال کس سے کرتے تھے؟ جواب دیں گے: اے ہمارے رب تجھ سے ہم سوال کرتے تھے حکم ہوگا: تم کسی کی مغفرت چاہتے تھے؟ کہیں گے: اے ہمارے رب تجھی سے مغفرت طلب کرتے تھے، حکم ہوگا: تم جھوٹ بولتے ہو تم نے باتوں باتوں میں میری عبادت کی صرف زبانی کلامی میری بخشش طلب کی اور دلوں کے اعتبار سے مجھ سے بھاگے رہے ان لوگوں کی زنجیر بنائی جائے گی اور پھر تمام مخلوقات کے سامنے انھیں گمایا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ لوگ امت محمد ﷺ کے کذاب ہیں۔

رواہ ابو الشیخ فی الثواب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذیل لہآلی۔ ۱۹۴

## عالم باعمل ہو

۲۹۴۱۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اے حاملین قرآن قرآن پر عمل کرتے رہو چونکہ عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہو اور اس کا عمل اس کے علم کے موافق ہو عنقریب کچھ لوگ ہوں گے جو علم حاصل کریں گے لیکن علم ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا ان کا باطن ان کے ظاہر کے مخالف ہوگا ان کا عمل ان کے علم کے مخالف ہوگا حلقہ در حلقہ بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر کریں گے حتیٰ کہ ان میں سے بعض اپنے ساتھی پر غصہ ہوں گے جبکہ صرف اتنی ہوگی کہ وہ دوسروں کے ساتھ جا بیٹھے گا ان لوگوں کے اعمال ان کی

مجلسوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھنے پائیں گے۔

۲۹۳۲۰ - رواہ الدارقطنی فی حدیث ابن مردک والخطیب فی الجامع و ابوالغنائم النرسی فی کتاب انس و العاقل و ابن عساکر  
”مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کے کچھ لوگ اہل دوزخ کے  
بعض لوگوں پر جھانکیں گے اور کہیں گے بھلا تم دوزخ میں کیوں داخل ہو گئے حالانکہ ہم جنت میں تمہاری تعلیم ہی کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں؟  
دوزخی جواب دیں گے: ہم حکم دیتے تھے جس کا خود نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار  
کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے القصاص المذکرین ۵۶۔

۲۹۳۲۱ - حذیفہ کی روایت ہے کہ: اے قراء اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پہلے لوگوں کا راستہ اپناؤ بخدا اگر تم نے استقامت دکھائی تو سبقت لے  
جاؤ گے اور اگر تم نے اس راستے کو چھوڑ دیا اور دائیں بائیں مڑ گئے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عساکر  
۲۹۳۲۲ - ”مسند معاویہ بن ابی سفیان“ رسول کریم ﷺ نے پیچیدہ مسائل سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر  
۲۹۳۲۳ - حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب علم اٹھانیا جائے گا اور علم حاملین علم کے ختم ہو جانے سے اٹھ جاتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۲۴ - ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قرآن مجید ان کے دلوں میں بوسیدہ  
ہو جائے گا اور وہ لگا تار پستی میں گرتے چلے جائیں گے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ ان کی پستی کیا چیز ہے؟ فرمایا: ایک شخص قرآن پڑھے گا اور  
اس کی تلاوت اور لذت نہیں پائے گا وہ ایک سورت شروع کرے گا اور آخر تک پہنچ جائے گا اگر ان سے ممنوعہ امور صادر ہو جائیں تو کہہ دیں گے:  
اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور اگر فراموشی کو چھوڑ دیں گے کہیں گے: اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب نہیں دے گا ہم نے شرک تھوڑا ہی کیا ہے امید  
کے متوالے ہوں گے لیکن ان میں خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے انہیں بہرہ اور اندھا کر دیا ہے کیا وہ قرآن  
مجید میں غور و فکر نہیں کرتے یا پھر ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں۔ رواہ المدیلمی

۲۹۳۲۵ - مسند عبد اللہ: اللہ تعالیٰ اس دین کی وجہ سے بہت سوں کو سر بلندی عطا فرمائے اور بہت سوں کو پستی کے گڑھوں میں پھینک دے گا۔

رواہ ابو یعلیٰ

۲۹۳۲۶ - حسن آیت ہیں: اللہ تعالیٰ اس علم کے حصول کے لیے بہت سارے لوگوں کو کھڑا کرے گا وہ خوف خدا کی لیے علم نہیں حاصل کریں گے  
بلکہ یہ علم ان پر حجت ہوگا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ علم کے لیے اس واسطے اٹھائے گا تا کہ علم ضائع نہ ہو۔ رواہ ابن النجار  
۲۹۳۲۷ - ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک برابر خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک علم ان کے علماء بڑوں اور شرفاء کی طرف  
سے آتا رہے گا چنانچہ لوگوں کے پاس جب علم چھوٹوں اور نچلے طبقہ کے لوگوں کی طرف سے آئے گا تو ہلاک ہو جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر  
۲۹۳۲۸ - ابو عالیہ کی روایت ہے کہ: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ان کے دل قرآن سے خالی ہوں گے اور کپڑے کی طرح بوسیدہ ہوں  
گے قرآن کی تلاوت اور لذت نہیں پائیں گے اگر ان سے کوتاہیاں سرزد ہوں تو کہیں گے اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے اگر ممنوعات کا ارتکاب  
ہو تو کہیں گے اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ سب کچھ معاف کر دیتا ہے وہ امید کے متوالے ہوں گے اور خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انہوں نے  
بھیسڑیوں کے دلوں پر بھیسڑوں کی کھالیں منڈر رکھی ہوں گی حکم خدا کو ٹوٹا دیکھ کر چشم پوشی کر لینے والا ان کے ہاں سب سے افضل ہوگا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۲۹ - حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: (اے لوگو) وادی الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی  
اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وادی الحزن کیا ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی دن میں ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے اللہ تعالیٰ  
نے اس وادی کو ریا کار قاریوں کے لیے تیار کر رکھا ہے سب سے برا قاری وہ ہے جو حکمرانوں سے ملاقاتیں کرتا ہو۔

رواہ العقیلی و العسکری فی المواعظ و فیہ عبد اللہ بن حکیم ابو بکر الداہری لیس بشی ابن عساکر

## فصل..... علوم مذمومہ اور مباحہ کے بیان میں

### علم نجوم

۲۹۳۳۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: علم نجوم بس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم راستوں کی تعیین کر سکو اور انساب کا بھی اتنا ہی علم حاصل کرو جس سے صلہ رحمی کر سکو۔ رواہ ہناد

۲۹۳۳۱۔ ہر ماس بن حبیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے اور مسجد کے فرش پر کنگریاں بھوار کر کے چادر بچھائی اور لیٹ گئے اور پھر فرمایا: کیا مرزم (جاڑا) اس کے بعد دور ہو گیا ہے؟ کسی نے جواب نہ دیا میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! مرزم کیا ہے؟ فرمایا: گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم تو چھلی کو مرزم کہتے ہیں فرمایا: گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۹۳۳۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم نجوم بس اتنا ہی سیکھو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو۔ اس کے بعد رک جاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عبد البر فی العلم

۲۹۳۳۳۔ ربیع بن سیرہ جہنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب فتوحات کا دائرہ کار وسیع ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام جانے کا قصد کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہوا یا جب آپ رضی اللہ عنہ نے رات کے اول حصہ میں چلنے کا ارادہ کیا تو میں نے دیکھا کہ چاند منزل دبران میں ہے، میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کرنا چاہا لیکن مجھے خیال آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نجوم کے تذکرہ کو ناپسند کرتے ہیں میں نے عرض کی: اے ابو حفص چاند کی طرف دیکھیں آج رات اس کا مطلع کتنا خوبصورت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابن سیرہ میں جانتا ہوں تم کیا چاہتے ہو؟ تم کہنا چاہتے ہو کہ چاند منزل دبران میں ہے۔ اللہ کی قسم! ہم سورج کے

بھروسے پر نکلتے ہیں اور نہ ہی چاند کے بھروسے پر ہم تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے نکلتے ہیں۔ رواہ الخطیب و ابن عساکر فی کتاب النجوم

۲۹۳۳۴۔ 'مسند علی رضی اللہ عنہ' عمیر بن سعید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا آپ رضی اللہ عنہ بتا رہے تھے کہ اس 'زبرہ' کو ب زبرہ کا نام دیتے ہیں جب کہ نجی لوگ اسے 'لناہید' کا نام دیتے ہیں، چنانچہ دو فرشتے تھے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے زبرہ ایک عورت تھی وہ ان فرشتوں کے پاس آئی ان دونوں کے دل میں خیال پیدا ہوا اور ہر ایک نے دوسرے سے اسے چھپانا چاہا ایک نے دوسرے سے کہا: اے میرے بھائی میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے میں تجھ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں، دوسرا بولا اے میرے بھائی کیوں شاید میرے دل میں بھی یہی بات آئی ہو۔ چنانچہ دونوں کا اس پر اتفاق ہو گیا عورت نے کہا: کیا تم مجھے نہیں بتاتے کہ تم کو کسی چیز کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھتے ہو اور کس چیز کے ذریعے آسمان سے نیچے زمین کی طرف اترتے ہو۔ دونوں نے کہا: 'بسم اللہ الاعظم' کی وجہ سے ہم آسمانوں پر جاتے ہیں اور آسمانوں سے نیچے آتے ہیں، عورت بولی! میں تمہارے ارادے کی اس وقت تک موافقت نہیں کروں گی جب تک تم مجھے یہ علم نہیں سکھائو گے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے علم سکھا دو دوسرے نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت جیسے برداشت کریں گے دوسرا بولا: نہیں اللہ تعالیٰ نے اسے رحمت کی امید ہے چنانچہ فرشتے نے عورت کو علم سکھا دیا عورت نے اس علم کو پڑھا اور وہ آسمان میں پرواز کر گئی اس پر فرشتے و سخت گھبراہٹ ہوئی اس نے اپنا سر جھکا لیا اور فکر مند ہو گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو سچ کر کے ستارہ بنا دیا۔

رواہ ابن راہویہ و عبد بن حمید و ابن ابی الدنیا فی العقوبات و ابن جریر و ابو الشیخ فی العظمة و الحاکم

۲۹۳۳۵۔ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا علم نجوم کی کوئی اصل ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ایک نبی تھے انھیں یوش بن نون کہا جاتا تھا ان سے ان کی قوم نے کہا: ہم آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمیں مخلوق کی ابتداء اور مخلوق کی عمول

کے متعلق نہیں بتاویں گے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کی طرف وحی بھیجی چنانچہ یوشع علیہ السلام کی قوم پر بارش برسی اور پہاڑ پر صاف و شفاف پانی ٹھہر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے سورج چاند اور ستاروں کی طرف وحی بھیجی کہ اس پانی میں چلو جبکہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اور ان کی قوم اس پہاڑ پر چڑھیں چنانچہ پہاڑ پر چڑھے اور پانی کے پاس کھڑے ہوئے مخلوق کی ابتداء اور اپنی عمروں کے متعلق انھیں تمام تر معلومات حاصل ہو گئیں یہ علم انھیں سورج چاند اور ستاروں کے چلنے کے راستوں سے حاصل ہوا حتیٰ کہ وہ اتنے ماہر ہو گئے کہ انھیں یہ بھی علم ہو گیا کہ کون کب مرے گا اور کب بیمار ہوگا اور کب کس کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا ایک عرصہ تک وہ اسی حالت پر رہے پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے ان لوگوں سے ان کے کفر کی وجہ سے جنگ کی چنانچہ وہ لوگ جنگ میں اسی کو بھیجتے جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہوتا اور جس کی موت کا وقت قریب ہوتا اسے گھر ہی میں چھوڑ آتے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے آدمی قتل ہوتے اور دشمن کا کوئی شخص مقتول نہ ہوتا داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے میرے رب میں تیری اطاعت پر جنگ کرتا ہوں جبکہ یہ لوگ تیری معصیت پر لڑ رہے ہیں میرے ساتھی مقتول ہوتے ہیں اور ان کا کوئی فرقی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: میں نے ان لوگوں کو مخلوق کی ابتداء اور ان کی عمروں کی جانچ کا علم دیا ہے یہ لوگ اسی شخص کو جنگ میں بھیجتے ہیں جس کی موت کا وقت ابھی قریب نہ ہو جس کی موت کا وقت قریب ہوتا ہے اسے گھروں میں پیچھے چھوڑ دیتے ہیں اسی وجہ سے تمہارے ساتھی مقتول ہوتے ہیں اور ان کا کوئی ساتھی مقتول نہیں ہوتا۔ داؤد علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا: یا اللہ تو نے انھیں ایسے یہ علم دیا حکم ہوا: انھیں سورج چاند ستاروں اور دن رات کے چلنے کی راہوں سے علم ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی سورج آگے بڑھنے سے رک گیا اور دن بڑا ہو گیا یوں رات اور دن کے اضافے میں خلط واقع ہوا اور انھیں اختیاط کا علم نہ ہوا اور ان کے حساب میں بھی گڑ بڑا واقع ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی وجہ سے ستاروں میں غور و فکر کرنا ممنوع ہے۔

رواہ الخطیب فی کتاب النجوم و سندہ ضعیف

۲۹۳۳۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ستاروں میں غور و فکر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۹۳۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ستاروں میں غور و فکر کرنے سے منع کیا ہے اور مجھے پوری طرح وضو کرنے

کا حکم دیا ہے۔ روا الخطیب فیہ

۲۹۳۳۸ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے نے گدھوں کو گھوڑیوں پر کدوانے سے منع کیا اور

ستاروں میں غور و فکر کرنے سے منع کیا اور اچھی طرح پورا وضو کرنے کا حکم دیا۔ رواہ العقیلی و ابن مردویہ و الخطیب فی کتاب النجوم

۲۹۳۳۹ عبد اللہ بن عوف بن احمد کی روایت ہے کہ مسافر بن عوف بن احمد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: جب انباری سے اہل نہروان کی

طرف واپس لوٹے۔ کہا کہ: اے امیر المؤمنین! اس وقت آپ سفر پر نہ نکلیں اور آپ اس وقت سفر پر نکلیں جب دن کی تین گھنٹیں بیت جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی مسافر بن عوف نے کہا: چونکہ اگر آپ اس وقت سفر کریں گے آپ اور آپ کے ساتھی آزمائش

میں پڑ جائیں گے اور انھیں شدید نقصان اٹھانا پڑے گا اور آپ میری بتلائی ہوئی ساعت میں سفر کریں گے تو آپ کامیاب ہوں گے آپ کو غلبہ

حاصل ہوگا اور آپ مال غنیمت بھی حاصل کر پائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد ﷺ کے پاس کوئی نجومی نہیں تھا اور آپ کے بعد

ہمارے پاس بھی کوئی نجومی نہیں کیا تمہیں معلوم ہے میرے گھوڑے کے پیٹ میں کیا ہے مسافر نے کہا مجھے حساب لگانے سے علم ہوا ہے۔ حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری اس بات کو قرآن جھٹلاتا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ عنده علم الساعة و انزل الغيث و يعلم ما فی الارحام

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی جانتا ہے کہ بارش کب برسے گی اور ماؤں کے بطون میں کیا ہے محمد ﷺ نے اس علم

کا دعویٰ نہیں کیا جس علم کا دعویٰ تم کرتے ہو تمہارا دعویٰ ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی سفر کرے گا تو اسے برائی کا سامنا کرنا پڑے گا بولا: جی ہاں

فرمایا: ہم تمہارے خیال اور علم کی تکذیب کرتے ہیں تمہارا خیال ہے کہ اس ساعت میں جو سفر کرے گا وہ کامیاب و کامران ہوگا مجھے تمہارے

اوپر ایسا ہی اعتماد ہے جیسا کسی کافر پر یا اللہ! تو ہی نیک فالی اور بد فالی پر قادر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس شخص کے خیال کی تکذیب کرتے



تے ہیں اس کی مخالفت کرتے ہیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! علم نجوم سے بچو البتہ صرف اتنا ہی یہ علم سیکھو جس سے تمہیں بخر و بر میں راستوں کا تعین ہو سکے نجومی تو کافر کی مانند ہوتا ہے اور کافر کا انجام دوزخ ہے اگر آج کے بعد مجھے پتا چلا تم نے ستاروں میں غور فکر کی ہے میں تمہیں تاحیات قید و دام میں رکھوں گا پھر اسی وقت سفر پر نکل پڑے اور اہل نہروان کے پاس پہنچ گئے اہل نہروان کا قتل عام کیا پھر لوگوں سے فرمایا اگر ہم اس شخص کی بتائی ہوئی ساعت میں سفر کرتے اور ہمیں کامیابی ہوتی تو کہنے والا کہتا: علی رضی اللہ عنہ نے اسی گھڑی سفر کیا جس کی اطلاع انھیں نجومی نے دی تھی جبکہ محمد ﷺ کے پاس کوئی نجومی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے بعد ہمارے پاس کوئی نجومی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں پر قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں فتح کیں اور بہت سے علاقے فتح کیے اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد کرو وہی بقیہ امور کی کفایت کرتا ہے۔

رواہ الحارث والخطیب فی کتاب النجوم

۲۹۴۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نجومی لوگ عجم کے نجومی ہیں جو شخص نجومی کے پاس جائے گا اور اس کی باتوں پر یقین رکھے گا گویا اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی تعلیمات کا انکار کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۴۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی ﷺ نے فرمایا اے علی! نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والدیلمی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۴۳۔

## علم نسب کا بیان

۲۹۴۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم انساب اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم صلہ رحمی کر سکو۔ رواہ ہناد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۵۳۔

۲۹۴۴۳ سفیان، ابن جریر، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے آپ نے مسجد میں لوگوں کا جم غفیر دیکھا اور یہ لوگ ایک شخص کے پاس جمع تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص بڑا علامہ ہے۔ فرمایا: کیسا علامہ ہے عرض کی: یہ عرب کے انساب اشعار اور جنگوں کے حالات کا ماہر ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ علم ایسا ہے کہ جس کا ہونا نفع بخش نہیں اور اس سے جاہل رہنا باعث ضرر نہیں۔ رواہ الدیلمی

## قصہ گوئی کا بیان

۲۹۴۴۴ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو قصہ گوئی کرتے دیکھا اس سے فرمایا: کیا تمیں سورت یوسف یاد ہے اس نے کہا: جی ہاں فرمایا پھر اس شخص نے سورت پڑھنی شروع کی اور جب "نحن نقص عليك احسن القصص" پڑھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم قرآن کے اچھے اچھے قصوں سے زیادہ اچھے قصے بیان کرنا چاہتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۴۵ ابو خضر کی روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لی آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے انہیں منع کیا پھر اجازت دے دی۔ رواہ المروزی فی العلم

۲۹۴۴۶ بشر بن عاصم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لی چاہی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں قصہ گوئی ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ رواہ العسکری فی الموعظ

۲۹۴۴۷ سائب بن یزید کی روایت ہے نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی چنانچہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کے متعلق اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ نے

اجازت دے دی۔ رواہ العسکری

۲۹۴۳۸..... ثابت بنانی کی روایت سے کہ سب سے پہلے عبید بن عمیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قصہ گوئی کی۔

رواہ ابن سعد و العسکری فی الموخط

۲۹۴۳۹..... ابوالنختری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کو خوف دلا رہا ہے فرمایا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: ایک شخص لوگوں کو نصیحت کر رہا ہے۔ فرمایا: نہیں یہ شخص لوگوں کو نصیحت نہیں کر رہا بلکہ کہتا ہے میں فلاں بن فلاں ہوں مجھے پہچان لو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اپنے پاس بلوایا اور کہا: کیا تم ناسخ منسوخ کو جانتے ہو؟ کہا: نہیں فرمایا: ہماری مسجد سے نکل جاؤ اور اس میں نصیحت مت کرو۔ رواہ المروزی فی العلم و النحاس فی نسخه و العسکری فی مواظ

۲۹۴۴۰..... ابویحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور میں قصہ گوئی کر رہا تھا۔ فرمایا کیا ناسخ اور منسوخ میں تمیز کر سکتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں فرمایا: تو اپنا تعارف کرانا چاہتا ہے۔ رواہ المروزی فی العلم

۲۹۴۴۱..... شریح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا ان کے پاس درہ تھا اور آپ کو فہ کے بازار میں چل رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے تاجروں کی جماعت اپنا حق لو اور دوسروں کو حق دو سلامتی میں رہوں گے تھوڑا نفع ردنہ کرو چونکہ ایسا کرنے سے کثیر نفع سے محروم رہو گے۔ یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چلتے چلتے ایک قصہ گو کے پاس پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے میں تم سے دو سوال پوچھتا ہوں اگر تم نے درست جواب دیا تو بہت اچھا ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا قصہ گو نے کہا: اے امیر المؤمنین پوچھئے کیا پوچھنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ ایمان کو قائم رکھنے والی کونسی چیز ہے اور ایمان کو زائل کرنے والی چیز کونسی ہے؟ اس شخص نے کہا تقویٰ سے ایمان قائم رہتا ہے اور طمع سے ایمان زائل ہو جاتا ہے۔ رواہ وکیع فی المغرد

۲۹۴۴۲..... حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو کسی قصہ گوئی آواز سنائی دی جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ خاموش ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ ہے؟ قصہ گو نے کہا: میں ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد بہت سارے قصہ گو ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رواہ عمیر بن فضالہ فی امالیہ

۲۹۴۴۳..... سعید بن ابی ہند کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ قصہ گوئی کر رہا ہے فرمایا نہیں بلکہ اپنا تعارف کر رہا ہے۔ رواہ مسدد و صحیح

۲۹۴۴۴..... ”مسند تمیم داری رضی اللہ عنہ“ سائب بن یزید کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی، چنانچہ سب سے پہلے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے قصہ گوئی کی انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی چنانچہ وہ کھڑے ہو کر قصہ گوئی کرتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۲۹۴۴۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے مسجد میں چراغ جلا یا۔

## علم نحو کے بیان میں

۲۹۴۴۶..... ابواسود دؤلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے سر جھکا رکھا ہے اور گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین آپ کس سوچ میں پڑے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے اس شہر میں لوگوں کو اعراب میں بہت غلطیاں کرتے دیکھ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اصول عربیت میں ایک وثیقہ لکھ دوں۔ میں نے عرض کی، اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ ہمیں زندہ کر دیں گے اور یہ زبان ہمارے اندر زندہ رہے گی پھر میں تین دن بعد آیا آپ رضی

اللہ عنہ نے مجھے ایک نوشتہ دیا اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم کلام سارے کا سارا اسم ہے فعل ہے اور حرف ہے، اسم وہ ہے جو کسی کے متعلق خبر دے فعل وہ ہے جو کسی کی حرکت کے متعلق خبر دیتا ہے جو اسم میں ہے اور نہ فعل میں پھر فرمایا: اس میں مزید اصولوں کا اضافہ کرو اور اسے ابو اسود! جان لو کہ اشیاء کی تین قسمیں ہیں ظاہر، مضمحل اور ایک وہی جو ظاہر ہے اور نہ مضمحل ابو اسود کہتے ہیں میں نے پتہ اور اصول جمع کیے اور آپ کے سامنے پیش کیے اس میں نے حروف نصب پانچ ہی لکھے تھے وہ یہ: اِنَّ، اَنْ لَيْسَتْ، لَعَلَّ كَأَنَّ ان میں نے لَكِنَّ نہیں ذکر کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: تم نے لَكِنَّ کو کیوں پھوز دیا میں عرض کیا: کیا یہ بھی انہی میں سے ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حروف نصب میں لَكِنَّ کا بھی اضافہ کیا۔ رواہ ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ

۲۹۳۵۷... صعصعہ بن صومان کی روایت ہے کہ ایک اعرابی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس جملے کو کیسے پڑھتے ہیں: لا ياكله الا الخاطون كل والله يخطو (اعرابی نے اعراب میں غلطی کی الخاطون کی بجائے الخاطون ہونا چاہئے اور اللہ کی بجائے واللہ ہا کی کہہ کے ساتھ ہونا چاہئے اور مخطو کی بجائے مخطا ہونا چاہئے تھا چونکہ الخاطون خطا مخطو یعنی قدم بڑھانا سے ہے اور جبکہ مخطو خطا مخطو یعنی غلطی کرنا خطا کرنا تھا) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا سن کر کہنے لگے اور فرمایا: "لا ياكله الا الخاطون" اعرابی نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ نے سچ فرمایا پھر کہا: "ما كان الله ليس له عبده" (اس میں بھی غلطی تھی) یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو اسود دوغلی کی طرف التفات کیا اور فرمایا: بہت سارے نبی دین میں داخل ہو چکے ہیں لہذا پھر ایسے اصول بناؤ جن سے راہنمائی لے کر لوگ اپنی زبانوں کو محفوظ کر سکیں۔ چنانچہ رفع نصب اور جر کی پہچان لکھی۔ رواہ البيهقي في شعب الایمان وابن عساکر وابن النجار

## علم باطن کا بیان

۲۹۳۵۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسم میں سے ہے اور اللہ کا ایک علم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

رواہ ابو عبد الرحمن السلسی والدیلمی وابن الجوزی فی الواہیات وقال لا یصح وعامة رواه لا یعرفون

کلام:..... حدیث نہایت ضعیف ہے دیکھئے التزییہ ۲۸۱ و ذیل الامالی ۴۴

۲۹۳۵۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت کی طرف بہت ساری اقوام سبقت لے گئی ہیں حالانکہ ان کے پاس اتنی زیادہ نمازیں ہیں اور نہ روزے حج ہیں اور نہ عمر سے البتہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھا اور اس کی پابندی کی۔ رواہ الدینوری فی المجالسة

## باب..... علم اور علماء کے آداب کے بیان میں

### فصل..... روایت حدیث کے بیان میں

۲۹۳۶۰... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حافظ عماد الدین بن کثیر (فی مسند صدیق) حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری بکر بن محمد انصاری (مرو میں) موسیٰ بن حماد مفضل بن عثمان غنی بن صالح موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن حسن، ابراہیم بن عمرو بن عبید بن قاسم بن محمد کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے احادیث جمع کی تھیں ان کی تعداد پانچ سو تک پہنچی تھی ایک رات کروٹیں لیتے لیتے گزار دی میں رنجیدہ ہوئی اور عرض کی: آپ کروٹیں لے رہے ہیں کوئی تکلیف تو نہیں یا پھر کیا وجہ ہے؟ صبح ہوئی فرمایا: اے بیٹی احادیث کا وہ مجموعہ لاؤ جو تمہارے پاس ہے میں محمود لائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آگ منگوائی اور وہ مجموعہ جلا دیا اور فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں مر جاؤں اور یہ مجموعہ تمہارے پاس ہی رہ جائے اور اس میں وہ حدیثیں بھی ہوں جن کے راوی پر میں نے بھروسہ اور اعتماد کر لیا ہوا۔

بات حقیقت میں یوں نہ ہو جیسے اس نے مجھے بیان کی تھی اور یوں غلط بات میں میری تقلید کی جائے۔

وقدر رواہ القاضی ابو امیة الاحوص بن المفضل بن غسان الغلابی بسندہ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے اس مجموعہ کے بارے میں کہتے ہیں ممکن ہے یہ ان احادیث کا مجموعہ ہو جن کا سماع حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے براہ راست حضور نبی کریم ﷺ سے نہ کیا ہو اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بالواسطہ سماع کیا ہو جیسے حدیث جدہ وغیرہ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ احادیث بھی تھیں جو کسی دوسرے صحابی کے پاس نہیں تھیں جیسے ”ہر نبی کو وہی فن کیا جاتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوتی ہے“ وغیرہ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ناپسند سمجھا کہ جو احادیث میں نے براہ راست نہیں سنیں ان میں میری تقلید کی جائے۔

۲۹۴۶۱..... ”ایضاً“ ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے: محمد بن عمر اسلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد قلیل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرت اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احتیاج روایت حدیث سے پہلے وفات پا چکے تھے البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد اس لیے زیادہ ہے حالانکہ یہ حضرات مسند خلافت پر رہے ہیں ان سے سوالات کیے جاتے یہ حضرات جواب دیتے اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ مقتدا اور پیشوا ہیں ان کے اقوال و افعال کو امت نے حفظ کیا ہے چونکہ ان سے فتویٰ لیا جاتا وہ فتویٰ دیتے تھے حدیث کا سماع کیا حدیث یاد کی اور دوسروں تک پہنچانی چنانچہ رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات سے کم ہیں جیسے ابو بکر عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، ابو عبیدہ بن الجراح، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، ابی بن کعب، سعد بن عبادہ، عبادہ بن الصامت، اسید بن حضیر، معاذ بن جبل اور ان جیسے کئی دوسرے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چنانچہ ان حضرات کی مرویات کی تعداد اس طرح کثیر نہیں جس طرح دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد کثیر ہے جیسے حضرت جابر بن عبد اللہ ابی سعید خدری ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر بن خطاب، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عبد اللہ بن عباس، رافع بن خدیج، انس بن مالک براء بن عازب اور ان جیسے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد زندہ رہے ان کی عمریں بھی طویل ہوئیں اور روایت حدیث میں لوگوں کو ان کی محاسنی ہو جبکہ بہت سارے صحابہ دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کی طرف روایت حدیث کا احتیاج نہیں ہوا چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد اس وقت زیادہ تھی اسی طرح بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے بھی تھے جو آپ ﷺ کی حدیث آگے روایت نہیں کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ کی صحبت میں عرصہ تک رہے۔ سماع بھی کیا۔ چنانچہ ان حضرات نے یہ سمجھا کہ روایت حدیث نہایت باریک بینی کا کام ہے لہذا اس میں کمال احتیاط اسی میں ہے کہ روایت حدیث ہی سے اجتناب کیا جائے بایں ہمہ بعض حضرات عبادت جہاد فی سبیل اللہ اور سفار میں رہے حتیٰ کہ اسی عالم میں دنیا سے رخصت ہوئے اور ان سے چند احادیث بھی مروی نہ ہو سکیں اتنی۔

۲۹۴۶۲..... قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی اسے یاد رکھا پھر جیسے سنی ایسے ہی دوسروں تک پہنچائی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۶۳..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم تمہیں جو حدیثیں بھی سناتے ہیں وہ سبھی کی سبھی رسول اللہ ﷺ سے ہم نے براہ راست نہیں سنی البتہ بعض احادیث براہ راست سنی ہیں اور بعض احادیث ہم نے اپنے ساتھیوں سے سنی ہیں چونکہ ہم اونٹ چرانے میں مشغول رہتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۹۴۶۴..... حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان کے والد بشیر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اسے یاد کرے بہت سارے حامل فقہ فقہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقہ کو فقہ پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنے میں، مسلمان حکمرانوں سے خیر خواہی کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنے میں۔ رواہ الطبرانی وابن قانع و ابونعیم وابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۸۔

۲۹۳۶۵..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم غرب میں احادیث بیان کرتے ہیں اور ان میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان و ابن عساکر

۲۹۳۶۶..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سے پھر اس میں اضافہ نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے کو پہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خاص عمل کرنا حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا مسلمانوں کی دعا ان کی جماعت کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۷..... "مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ" یہ کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ آخرت کے دن، فرشتوں، کتاب، انبیاء، موت کے بعد اٹھانے جانے پر ایمان رکھوں اور یہ ایمان رکھو کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پورا وضو کر کے وقت پر نماز قائم کرو زکوٰۃ دو رمضان کے روزے رکھو اگر تمہارے پاس مال ہو تو بیت اللہ کا حج کرو دن رات میں ۱۲ رکعت نماز پڑھو وتر کسی رات نہ چھوٹنے پائیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ والدین کی نافرمانی نہ کرو ظلم کر کے یتیم کا مال مت کھاؤ، شراب مت پیو، زنا مت کرو، اللہ تعالیٰ کے نام کی جھوٹی قسم مت اٹھاؤ جھوٹی گواہی مت دو بدعت کا ارتکاب مت کرو اپنے بھائی کی غیرت مت کرو پاکدامن عورت پر تہمت مت لگاؤ اپنے مسلمان بھائی سے خیانت مت کرو کھیل کود سے اجتناب کرو لہو و لعب سے بچتے رہو و تاق و بونا مت کہو۔ بایں طور کہ تم اس کی تحقیر کرنا چاہو کسی کا تمسخر نہ اڑاؤ لوگوں کے درمیان پھیلنے والی مری مت کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرو آزمائش مصیبت میں صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف مت رہو اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلقی مت کرو اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کسی پر لعنت مت بھیجو (معلوم ہوا یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں) تسبیح تکبر اور تلبیل زیادہ سے زیادہ کرو جمعہ اور میدان کے اجتماعات میں حاضر رہو۔ جان لو جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ پہنچ کر رہے گی ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی مصیبت جو تمہیں پہنچتی ہے وہ چھوٹ جائے اور جو مصیبت تمہیں نہیں پہنچتی وہ بھی نہیں پہنچے گی اور ہر حال میں قرآن کو پڑھو کسی حال میں بھی قرآن کو مت چھوڑو۔

رواہ الحافظ ابو القاسم بن عبدالرحمن بن محمد بن اسحاق بن مندہ والحافظ ابو الحسن علی بن ابی القاسم بن بابویہ الرازی فی الاربعین ابن عساکر والرافعی عن سلمان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے چالیس احادیث حفظ کرنے سے متعلق پوچھا اس پر آپ نے یہ طویل حدیث ذکر فرمائی میں نے پوچھا جو انھیں یاد کرے اسے کیا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء اور علماء کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۹۳۶۸..... "ایضاً" ابن عساکر ابی الحسن حنابلی ابو الحسن علی بن محمد بن ابراہیم بکلی بلوطی حاتم بن مہدی بوہلی علی بن حسین اسحاق ابی علی بن حسین، محمد بن ابراہیم شامی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری لیث مجاہد کی سند سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے چالیس احادیث کا تذکرہ کیا تھا ان کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث حفظ کیا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ انبیاء اور علماء کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۹۳۶۹..... "مسند سلمہ بن الأكوع" یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ بن ابی عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم آپ سے حدیثیں سنتے ہیں اور پتھر ہو بہو اس طرح آگے بیان کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہ قرار دو اور معنی درست نہ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۰..... صالح بن کیسان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور زہری اکٹھے ہو گئے اور ہم طلب علم کے لیے نکلے تھے زہری نے کہا: آؤ تاکہ ہم

سنن کو لکھ لیس چنانچہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے مروی احادیث لکھیں پھر کہا آؤ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال کو لکھیں کیونکہ اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور افعال بھی سنت ہیں میں نے کہا: میں اسے سنت نہیں سمجھتا لہذا میں نہیں لکھوں گا زہری نے کہا: بلکہ یہ بھی سنت ہے تاہم زہری نے آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لکھ لیے اور میں نے نہ لکھے وہ تو کامیاب رہا جبکہ مجھ سے علم کا بڑا حصہ ضائع ہوا۔

رواہ یعقوب بن سفیان البیہقی فی المدخل و ابن عساکر

۲۹۴۷۱... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے جنہوں نے اسے نہ سنا ہو، بہت سارے حالمین فقدا اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔

رواہ ابن النجار و ابن عساکر

۲۹۴۷۲... سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے آپ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے: تم یا تو رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثوں کو چھوڑ دو یا پھر میں تمہیں دوس کے علاقے میں پہنچا دوں گا اسی طرح کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: تم حدیثیں بیان کرنا چھوڑ دو یا میں تمہیں بندروں کی زمین تک پہنچا دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۷۳... ابن ابی سفیان کی روایت ہے کہ انہوں نے خطاب کیا اور کہا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثیں کم بیان کرو اگر تم روایت حدیث کرنا بھی چاہتے ہو۔ تو وہی روایت کرو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں روایت ہوتی تھیں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

## کتابت حدیث میں احتیاط

۲۹۴۷۴... زہری عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنن لکھنے کا ارادہ کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فتویٰ لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ آپ لکھیں تاہم عمر رضی اللہ عنہ اسی شش و پنج میں پڑے اور استخارہ کرتے رہے چنانچہ ایک ماہ بعد ایک دن صبح کو اٹھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں پختہ بات ڈال دی اور فرمایا: میں نے سنن کو لکھنا چاہا مجھے ایک قوم یاد آئی جو تم سے پہلے ہوئی ہے انہوں نے ایک کتاب لکھی پھر اسی کتاب پر جھکے رہ گئے اور انہوں نے کتاب اللہ کو بالکل چھوڑ دیا بخدا میں کتاب اللہ کے ساتھ کسی چیز کو خلط نہیں کروں گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۴۷۵... ابن وہب کی روایت ہے کہ میں نے مالک کو حدیث سناتے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا پھر فرمایا: کتاب اللہ کے ساتھ اور کوئی کتاب نہیں ہو سکتی۔ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۶... یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ سنت لکھیں پھر ان کے لیے یہ رائے ظاہر ہوئی کہ نہ لکھیں پھر مختلف شہروں میں فرمان لکھ بھیجا کہ جس کے پاس اس قسم کی کوئی چیز لکھی ہو وہ اسے مٹا دے۔ رواہ ابو خیسمة و ابن عبد البر معافی العلم

۲۹۴۷۷... حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی پھر اسی طرح دوسروں تک پہنچائی جس طرح سنی تھی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۸... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سنت وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے جاری کی ہو امت کے لیے رائے کو سنت مت بناؤ۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۹... محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ مجھے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد سے مروی روایت سنائی ہے کہ انہوں نے کہا: بخدا اس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات نہیں پائی جب تک کہ مختلف علاقوں سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس جمع نہ کر گیا وہ یہ ہیں عبداللہ بن حذافہ ابودرداء ابوزرارہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: یہ کسی احادیث ہیں جو تم رسول اللہ ﷺ کی طرف

منسوب کر کے پھیلا رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا آپ ہمیں اس سے روکنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: نہیں میرے پاس ٹھہرے رہو بخدا، جب تک میں زندہ رہوں میرے پاس سے کہیں نہ جاؤ ہم خوب جانتے ہیں ہم ہی لیتے ہیں اور ہم ہی رد کرتے ہیں تمہارے اوپر چنانچہ یہ حضرات یہیں رہے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۲۸۰..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا۔ چنانچہ ایک ماہ تک اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے رہے پھر ایک دن صبح کو اٹھے ان کی رائے پختہ ہو گئی اور فرمایا: مجھے ایک قوم یاد آ گئی جس نے ایک کتاب لکھی اسے کے سر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ دیا۔ رواہ ابن سعد

۲۹۲۸۱..... اسلم کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث سنائیں تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے: مجھے خوف ہے کہ میں حدیث سے کوئی حرف کم کر دوں گا یا زیادہ کر دوں گا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن عدی و العقیلی و ابونعیم فی المعرفة و الشیرازی فی الالقباب

۲۹۲۸۲..... قرظہ بن کعب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو کم بیان کرو اور میں بھی تمہارا شریک ہوں۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ ابن صاعد فی طرق حدیث من کذب علی متعمدا و روی صدرہ الموقوف الدارمی ابو داؤد الطیالسی الحاکم و ابن عبد البر

۲۹۲۸۳..... ابن ابی اوفی کی روایت ہے کہ جب ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس آتے ہم کہتے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے: اب ہم بوڑھے ہو چکے اور بھول جاتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا معاملہ بہت سخت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۲۸۴..... بختری بن عبید اپنے بیٹے کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ سے مروی حدیث بیان کی اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذکر ہو تو کبھو میں نے ہی اسے کہا ہے اگرچہ فی الواقع وہ حدیث میں نے نہ کہی ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: چونکہ مجھے یہی دے کر بھیجا گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

## نا اہل سے بات چھپانا

۲۹۲۸۵..... عبید اللہ بن عدی بن خیبار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی مجھے خوف ہوا کہ یہ حدیث مجھے ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ ملے گی میں سفر کر کے عراق میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے حدیث سننا چاہی انہوں نے مجھے حدیث بیان کی اور مجھ سے وعدہ لیا کہ یہ حدیث میں کسی اور کو نہ سناؤں میں چاہتا ہوں کاش اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وعدہ نہ لیا ہوتا میں تمہیں ضرور سناتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۲۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں حفظ کیں جن سے میری امت نفع اٹھائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ الجوزی و ابو الفتح الصابونی و الصدر البکری فی الاربعین

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۶۱

۲۹۲۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تم علم کسی عالم کو پڑھ کر سناؤ تو اس کی طرف منسوب کر کے آگے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ المرہبی

۲۹۲۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ تین بار یہی فرمایا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو

میری احادیث کی تعلیم دیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والراہمہ مزنی فی المحدث الفاضل والخطیب الدیلیسی ابن النجار ونصر فی الحجۃ وابو علی ابن جیش الدینوری فی حدیثہ

## جھوٹی روایت کا بیان

۲۹۳۸۹۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرنے سے صرف یہ بات روکتی ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے زیادہ یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں البتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و مسیح

۲۹۳۹۰۔ محمود بن لبید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خبر پر فرماتے سنا ہے کہ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حدیث بیان کرے جو اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں نہ سنی ہو مجھے صرف اس بات نے حدیث بیان کرنے سے روکا ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۲۹۳۹۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرو تو رسول اللہ ﷺ کے متعلق کمان رکھو کہ آپ سے زیادہ مہربان ہیں سب سے زیادہ ہدایت والے اور سب سے زیادہ ہمتی ہیں۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و ابن منیع و مسدد و الدارمی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و الطحاوی و ابو یعلیٰ و ابو نعیم فی الحلیۃ و الضیاء

۲۹۳۹۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں اور یہ کہ میں آسمان سے نیچے کروں مجھے اس سے زیادہ شہوب ہے کہ میں وہ بات کہوں جو آپ نے نہ کہی ہو اور جب میں تمہیں حدیث سناؤں جو میرے اور تمہارے درمیان ہو وہ یکے لڑائی ایک دھوکا ہے۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی احمد بن حنبل البخاری و مسلم ابو داؤد النسائی ابو یعلیٰ ابن جریر و ابو عوانہ ابن اسی عاصم و البیہقی فی الدلائل

۲۹۳۹۳۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم جہاد میں جاتے تھے اور ایک یاد آدھیوں کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے لیے چھوڑ جاتے تھے۔ جب ہم غزوہ سے واپس آتے وہ ہمیں حدیثیں سناتے اور ہم براہ راست یوں احادیث روایت کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابن ابی خیشمہ و ابن عساکر

۲۹۳۹۴۔ ابو نصرہ کی روایت ہے کہ ہم نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم جو کچھ آپ سے سنتے ہیں وہ لکھ نہ لیا کریں؟ فرمایا: کیا تم صحیفہ بنانا چاہتے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سن کر حفظ کر لیتے تھے تم بھی حفظ کرو۔ رواہ الدارمی و البیہقی فی السنن الخطیب و الحاکم

۲۹۳۹۵۔ مسند انس "محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت کم بیان کرتے تھے چنانچہ جب کوئی حدیث بیان کرتے تو غہیرا جاتے اس لیے اکثر کہا کرتے تھے او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و البیہقی فی السنن و ابن عساکر

۲۹۳۹۶۔ "مسند صہیب" عمرو بن دینار کہتے ہیں مجھے صہیب کی اولاد میں سے ایک شخص نے احادیث سنائی ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ اس طرح نہیں بیان کرتے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح احادیث کی سماعت کی ہے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سماعت کی ہے البتہ مجھے حدیث بیان کرنے سے ایک حدیث روکتی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے چنانچہ آپ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ



کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ البتہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میرے دل نے یاد کیا اور محفوظ رکھا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ بیوی کو مہر نہیں دے گا تو وہ زانی ہے حتیٰ کہ مر جائے اور جس شخص نے کسی شخص سے کوئی چیز خریدی اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ اس کا حق مارے گا تو وہ اس سے خیانت کرنے والا ہے حتیٰ کہ مر جائے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۲۹۳۹۷ "ایضاً" صلیبی بن صبیب کی روایت ہے کہ ہم نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان! جس طرح رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح احادیث سنی ہیں، البتہ مجھے یہ بات حدیث بیان کرنے سے روک رہی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے گا قیامت کے دن اسے جو کے کونوں میں گرہ لگانے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ کسی طرح ایسا نہیں کر پائے گا میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کی نیت میں ہے کہ وہ اس کا مہر نہیں ادا کرے گا تو وہ زانی ہو کر رب تعالیٰ سے ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کر لے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے قرض لیا اور اس کی نیت قرض ادا نہ کرنے کی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چور کی حالت میں ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۹۸ "مسند علی" سعید بن زید کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ سو جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۹۹ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے اس کا پس نظریہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو کسی کام کے لیے بھیجا اس نے آپ ﷺ پر جھوٹ بولا بعد میں لوگوں نے اسے مردہ حالت میں پایا اور زمین نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ رواہ ابن النجار وفيہ الوزاع بن نافع لیس بشقۃ

## علم کے متفرق آداب

۲۹۵۰۰ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو علم کے متعلق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو نامعلوم امور کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ایک مسئلہ پیش آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا حل کتاب میں پایا اور نہ سنت میں آپ نے فرمایا اس کے متعلق میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اگر درست و صواب ہو تو وہ من جانب اللہ ہوگا اور اگر اس میں خطا ہو تو وہ میری طرف سے ہوگی۔

رواہ ابن سعد وابن عبد البر فی العلم

۲۹۵۰۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین کے متعلق رائے قائم کرنے سے ڈرو چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی رائے درست ہوئی تھی چونکہ اللہ تعالیٰ انھیں درست رائے سے نوازتے تھے اب ہماری رائے محض تکالیف اور ظن ہے جبکہ ظن حق کا فائدہ نہیں دیتا۔

رواہ ابن ابی حاتم البیہقی وابن عبد البر فی العلم

۲۹۵۰۲ عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو کیا رائے دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ رواہ ابن المنذر

۲۹۵۰۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ علم تین چیزوں کے لئے نہ حاصل کیا جائے اور تین چیزوں کے لئے نہ چھوڑا جائے چنانچہ ہم مقابلہ کرنے کے لیے فخر کرنے کے لیے اور ریا کاری کے لیے نہ حاصل کیا جائے۔ علم سے حیا کرنے کی وجہ سے علم سے بے رغبتی کی وجہ سے اور جہالت پر راضی رہنے کی وجہ سے علم کو نہ چھوڑا جائے۔ ابن ابی الدنیا

۲۹۵۰۳..... عطاء بن عجلان کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا عین ممکن ہے کہ یہ علم بہت جلد اٹھا لیا جائے لہذا جس کے پاس جو علم ہو وہ اسے پھیلا لے غلو سے بچے اور سرکشی اور تکبر سے گریز کرے۔ رواہ ابو عبد اللہ بن مندہ فی مسند ابراہیم بن ادہم عبدالرزاق

۲۹۵۰۵..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کو فتوے دیتے ہو حالانکہ تم امیر نہیں ہو؟ ابو موسیٰ نے جواب دیا جی ہاں میں ایسا کرتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ذمہ داری اسی کو سونپو جو امارت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ رواہ عبدالرزاق والدیوری فی المجالسة وابن عبد البر فی العلم وابن عساکر

۲۹۵۰۶..... مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو احادیث سناتے جب آپ رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ لوگ تھک گئے ہیں اور اکتانے لگے ہیں تو لوگوں کو باغات میں لے جا کر کام پر لگا دیتے۔ رواہ ابن السمعانی

## اتفاق رائے پیدا کرنا

۲۹۵۰۷..... ابو حصین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک فتویٰ دیتا اگر کوئی مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس مسئلہ کے حل کے لیے اہل بدر کو جمع کرتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۰۸..... عثمان بن عبد اللہ بن مویب کی روایت ہے کہ جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ ایک پانی کے پاس سے گزرے لوگوں نے ان سے میراث کا ایک مسئلہ پوچھا جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نہیں معلوم البتہ میرے ساتھ کوئی آدمی بھیجو میں پوچھ کر بتائے دیتا ہوں چنانچہ لوگوں نے جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی بھیجا جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ فقیہ ہو تو وہ ایسا ہی کرے جیسا کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کیا ہے ان سے ایک مسئلہ پوچھا گیا جسے یہ نہیں جانتے تھے اور کہا: اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ رواہ ابن مسعود

۲۹۵۰۹..... سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے قضیہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے جس کا کوئی حل نہ ہو۔

رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم

۲۹۵۱۰..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا لوگوں کو حکم دو کہ عربیت سیکھیں چونکہ اس سے کلام میں درستی پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کو شعر گوئی کی تلقین کرو، چونکہ اس سے بلندی اخلاق پر راہنمائی ملتی ہے۔

رواہ ابن الا باری

۲۹۵۱۱..... ابو عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کس شخص کو خطا کرتے دیکھتے تو اسے لقمہ دے دیتے تھے اور جب کسی کو اعراب میں غلطی کرتے پاتے تو اسے درے سے مارتے تھے۔ ابن الا باری

۲۹۵۱۲..... علی بن نسیب بن یونس ابواسحاق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی ایک شخص کے پاس ٹھہرا وہ شخص کسی کو قرآن پڑھا رہا تھا چنانچہ معلم کہہ رہا تھا۔

ان اللہ بری من المشرکین ورسوله

یعنی اس نے ورسولہ کا عطف مشرکین پر کر دیا اور معنی بالکل غلط ہو گیا (اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے یہ کلام (اس طرح جس طرح تم پڑھتے ہو) اپنے نبی محمد ﷺ پر نہیں نازل کیا اس شخص نے جھٹ اعرابی کا گلا پکڑ لیا اور کہا: چلو ہمارے درمیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں گے چنانچہ وہ شخص اعرابی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور کہا: میں ایک شخص کو قرآن پڑھا رہا تھا اور یہ آیت یوں پڑھی:

ان اللہ بری من المشرکین ورسوله

سن کر اس اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم یہ کلام اللہ تعالیٰ نے محمد پر نازل نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اعرابی نے سچ کہا ہے

چونکہ یہ تو اس طرح ہے ورسولہ زواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۳..... سعید بن مسیب کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا کسی مسئلہ پر اختلاف ہو گیا حتیٰ کہ دیکھنے والا سمجھا اب یہ آپس میں اکٹھے نہیں ہوں گے چنانچہ اس کے بعد خوش اخلاقی سے ملتے اور الگ ہو جاتے۔ رواہ الخطیب فی رواۃ مالک

۲۹۵۱۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے چہرے میں شائستگی ہو اس کا علم بھی شائستہ ہوتا ہے۔ رواہ الدارمی

۲۹۵۱۵..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے وہ جانتے ہوں ورنہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔ رواہ البخاری

۲۹۵۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل جہالت سے طلب علم کا عہد نہیں لیا حتیٰ کہ اہل علم سے بیان علم کا عہد لیا چونکہ جہالت علم سے پہلے ہوتی ہے۔ رواہ المرہبی فی العلم

۲۹۵۱۷..... محمد بن کعب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مناسب جواب دیا، وہ شخص بولا: اس کا جواب ایسا نہیں بلکہ اس کا جواب یہ اور یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تم نے دست کہا اور مجھ سے خطا ہوئی ہر ذی علم کے اوپر ایک اور علم والا ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۱۸..... عبداللہ بن بشیر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا فرمایا! مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر فرمایا: دل پر بہت گراں گزرتا ہے کہ جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے: میں اس کا علم نہیں رکھتا۔

رواہ سعدان بن نصر فی الرابع من حدیثہ

۲۹۵۱۹..... خالد بن عرعرہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ عالم کا حق یہ ہے کہ کثرت سے اس سے سوالات نہ کئے جائیں جو اب دینے میں اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے جب وہ پہلو تہی کرے تم اس کے پیچھے نہ پڑ جاؤ اس کے کپڑے نہ پکڑو اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارے نہ کرو آنکھوں سے بھی اس کی طرف اشارے نہ کرو اس کی مجلس میں اس سے سوال نہ کرو اس کے پھسلنے کی طلب میں نہ رہو اگر پھسل جائے تو اس کے واپس لوٹنے کی امید رکھو اس کی بات کو قبول کرو، عالم سے یوں نہ کہو کہ تم نے فلاں کے خلاف قول کیا ہے تم اس کا راز افشاء نہ کرو عالم کے پاس کسی کی غیبت مت کرو یہ کہ خواہ وہ موجود ہو یا غائب ہو اس کی حفاظت کرو یہ کہ لوگوں میں عمومی سلام کرو اور عالم کو خصوصی سلام پیش کرو عالم کے سامنے بیٹھو اگر عالم کو کوئی کام پیش آئے تم سب سے پہلے اس کی خدمت کے لیے حاضر ہو عالم کی پاس زیادہ دیر بیٹھ کر اسے اکتاہٹ میں مت ڈالو وہ کھجور کی مانند ہے تو اس انتظار میں ہے کہ کب گرنے پائے گی، چونکہ اس میں تمہارا نفع ہے عالم اس روزہ دار کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا ہو۔ جب عالم مرجاتا ہے اسلام میں دراز پڑ جاتی ہے پھر وہ دراز تا قیامت پر نہیں ہونے پاتی، طالب علم کے ساتھ بطور مشابہت کے ستر ہزار فرشتے چلتے ہیں۔ رواہ المرہبی وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۲۱..... حارث اعور کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لے کر گھر میں داخل ہو گئے اور پھر جوتے پہنے چادر اوڑھی اور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ سے پوچھا گیا اے امیر المؤمنین جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا آپ بڑی تندہی سے اس کا جواب دیتے تھے جبکہ آج آپ گھر میں داخل ہو گئے فرمایا: مجھے پیشاب کی حاجت تھی جبکہ وہ شخص جسے پیشاب کی حاجت پیش ہو وہ سہولت سے جواب نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اذا لم تمشك كسلات تصدين لسي  
كشفت حقائقها بالنظر  
فان رؤيت فسي مسحا الصواب  
عميماء لا تلبها البصير  
مقنة بغير نوب الامور

وضعت عليها صاحب الفکر  
لساننا كشفاً قشقة الأریح  
یاتی او کما لحمام الیمانی الذکر  
وقلبنا اذا استنطقناه الفنون  
ابر علیہا بیاہی الیدرز  
ولست بامعة فی المرجال  
یسائل هذا وذا مال الخیر  
ولکننی مذرب الاصفربین  
ابین مع امامضی و ما غیر

جب مجھے مشکل مسائل پیش آجاتے ہیں تو مجھے ان کی حقیقت آشکارہ کرنے کے لیے غور و فکر کرنی پڑتی ہے اگر ایسی حدیث پیش آجائے کہ درستی کی طرف بصیرت کی پہنچ کسی طرح نہ ہونے پائے اور امور پر دیز پردے پڑے ہوں تو اس وقت میں اپنی فکر ساتھ مرکوز کر لیتا ہوں میں اپنی فصیح زبان کو لے آتا ہوں وہ چلتا ہوا کارگر ہتھیار ہے یا یمن کی کاٹنے والی تلوار ہے اور ایسا دل لاتا ہوں کہ جس سے مجھے قیمتی موتی ملتے ہیں میں مردوں میں ہر ایک کی رائے پر چلنے والا نہیں ہوں کہ یہ اس سے سوال کرے اور اسے سوال کا جواب نہ بن پڑے البتہ میں پیشاب کی حاجت محسوس کر رہا تھا اور میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کیا جیتا اور کیا باقی رہا۔

۲۹۵۲۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور حدیث پڑھو پڑھاؤ اور حدیث کو یوں نہ چھوڑ دو کہ یہ علم بھول جائے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۳..... ابو طفیل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے؟ لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے لوگ سمجھ سکیں اور جسے سمجھنے کی لوگوں میں استطاعت نہ ہو اسے چھوڑ دو۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۵۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارا عالم کے سامنے قرأت کرنا یا عالم کا تمہیں پڑھ کر سنانا دونوں برابر ہیں۔

رواہ الدنیوری والد بلعی

## علماء کا باوقار ہونا

۲۹۵۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو جب تم علم حاصل کر رہے ہو تو اپنے آپ کو قابو میں رکھو علم کو ہنسی مذاق کے ساتھ خلط نہ کرو اور علم کو باطل سے دور رکھو ورنہ دل علم کی کلی کر دیں گے۔ رواہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل فی الزهد والخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتویٰ تین میں سے ایک شخص دیتا ہے، ایک وہ جو ناخ اور منسوخ کا علم رکھتا ہو یا وہ شخص جو عہدہ حکومت پر فائز ہو اور وہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ پاتا ہو اور تیسرا تکلف کرنے والا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۷..... حسن بن جابر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے علم کو لکھنے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۸..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص اس وقت تک کامل فقیہ نہیں بن سکتا جب تک محض اللہ کے لیے لوگوں سے بغض رکھتا ہو اور پھر جب اپنے نفس کی طرف رجوع کرے تو اس سے اور زیادہ بغض کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۹..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص متعلم بنے بغیر عالم نہیں بن سکتا اور کوئی شخص عمل کے بغیر عالم نہیں بن سکتا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۰..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تو فرماتے: یا اللہ میں نے یہ بغیر سماع کے نقل کی ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ والروایانی وابن عساکر

۲۹۵۳۱..... جمید بن ہلال بن ابی رفاعہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ایک اجنبی شخص آیا ہے اور دین کے متعلق سوال کر رہا ہے نامعلوم اس کا دین کیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ چھوڑا اور تشریف لے آئے پھر ایک کرسی لائی گئی میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے تھے پھر کرسی پر تشریف فرما ہوئے پھر مجھے تعلیم دیتے رہے پھر آپ خطبہ دینے کے لئے آگئے اور خطبہ مکمل کیا۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن ابی رفاعۃ العدوی

۲۹۵۳۲..... ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانتا ہوں جو علم رکھتا ہو اور پھر اسے لوگوں سے ڈر کر چھپا دے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۳..... ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس یہ نوجوان آتے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہمیں رسول کریم ﷺ نے وصیت کی تھی کہ ہم ان کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کریں انھیں علم حدیث کی تعلیم دیں بلاشبہ تم ہمارے جانشین ہو اور ہمارے بعد محمدین ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نوجوان سے کہتے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے مجھ سے سمجھ لیا کرو چونکہ تم اگر سمجھ کر میرے پاس سے اٹھے تو یہ مجھے محبوب ہے اس سے کہ تم بغیر سمجھے اٹھ جاؤ۔ رواہ ابن النجار

۲۹۵۳۴..... ابو ہارون عبدی کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہم کہتے رسول اللہ ﷺ کی کیا وصیت تھی؟ جواب دیتے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کی تھی کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے تمہارے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور انھیں اس علم کی تعلیم دینا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ رواہ ابن جریر و ابن عساکر

۲۹۵۳۵..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس لوگ آئیں گے وہ تمہارے بھائی ہوں گے علم حاصل کرنا ان کا مقصد ہوگا انھیں تعلیم دو پھر کہو مرحبا مرحبا قریب ہو جاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عباس لوگوں کے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کرو جو ان کی عقلوں سے بالاتر ہو چونکہ اس سے وہ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔ رواہ الد بلخی

۲۹۵۳۷..... عثمان بن ابی رواد ضحاک بن مزاحم کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ سے جو کچھ سنیں اسے لوگوں سے بیان کر دیں؟ فرمایا: جی ہاں البتہ وہ حدیث لوگوں سے نہ بیان کرو جو ان کی عقلوں میں نہ آتی ہو ورنہ بعض لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بہت ساری چیزیں لوگوں سے چھپا کر رکھتے تھے۔

رواہ العقیلی و ابن عساکر قال العقیلی عثمان بن داؤد مجهول ينقل الحديث ولا يتابعه على حديث ولا يعرف الابه

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دکھئے الممتناہیہ ۱۸۵

۲۹۵۳۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حکمت ان لوگوں سے حاصل کر لو جن سے تم حکمت کو سنو ایک وقت ہوگا کہ غیر حکیم حکمت کی بات کرے گا اور تیر اندازی تیر انداز کے علاوہ کوئی اور کرے گا۔ رواہ العسکری فی الامثال

۲۹۵۳۹..... ”مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص“ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں علم کو لکھ کر محفوظ کروں؟ فرمایا: جی ہاں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگ کبھی کبھی اچھی بات کہہ دیتے ہیں جب ان کا قول فعل کے مطابق ہو تو وہ اس کی اچھائی کا حظ لیتا ہے اور جس شخص کا قول فعل کے مطابق نہ ہو وہ اپنے نفس کی تذلیل کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اہل علم کو محفوظ کر کے اہل علم کو دیں تو وہ اپنے زمانے کے سردار بن جائیں گے لیکن اہل علم، علم کو

اہل دنیا کے پاس رکھتے ہیں تاکہ ان کی دنیا سے حصہ لیں یوں اہل علم اہل دنیا کی نظروں میں حقیر ہو جاتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے تمام غموں کو ایک ہی غم بناتا ہے اور وہ آخرت کا غم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بقیہ غموں میں اس کی کفایت کر دیتا ہے جو شخص احوال دنیا کو اپنا غم بنا لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں رہتی خواہ وہ جس وادی میں ہلاک ہوتا ہے ہوتا رہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۱

۲۹۵۳۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلی بات کرو چونکہ یہ تمہاری پہچان بن جائے گی بھلائی پر عمل کرو تم اہل خیر میں سے ہو جاؤ گے اور یوں خیر کو بکھیر کر ضائع مت کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن عساکر

۲۹۵۳۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف علم کی کفایت کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکا کھانا جہالت کی کفایت کر دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۴..... عدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور کہا:

من بطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى

اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ یوں کہو:

ومن يعص اللہ ورسولہ. رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل

قائدہ:..... یعنی تشبیہ کی ضمیر میں اللہ اور رسول کو جمع نہ کرو یعنی "يعصهما" نہ کہو بلکہ الگ الگ اسم ظاہر لاؤ۔

۲۹۵۳۵..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" ابوالخضر کی اور زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دل پر اس وقت سخت گرائی

ہوتی ہے جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ رواہ الدارمی وابن عساکر

۲۹۵۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی فقیہ کے متعلق نہ بتاؤں۔ حقیقی فقیہ وہ ہے جو

لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی معصیت کی رخصت نہ دیتا ہو خبردار اس عمل میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر

ہو اس علم میں بھی کوئی خیر نہیں جو تقویٰ کے بغیر ہو اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تدبر نہ ہو خبردار ہر چیز کی ایک کومان ہوتی ہے اور جنت

کی کومان جنت الفردوس ہے اور وہ محمد ﷺ کے لیے ہے۔ رواہ الجوہری

## آداب کتابت

۲۹۵۳۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے بری کتابت وہ ہے جو باریک ہونے کی وجہ سے مشقت میں ڈالے اور سب سے بری

قرأت وہ ہے جو بہت تیزی سے کی جا رہی ہو سب سے اچھا خط وہ ہے جو نمایاں ہو۔ رواہ ابن قتیبہ فی غریب الحدیث والخطیب فی الجامع

۲۹۵۳۸..... عبدالرحمن بن یزید بن جابر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خط لکھا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بھی جو اباخط لکھا۔ رواہ ابن عساکر وعبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا

۲۹۵۳۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے خطوط کو خاک آلود کر لیا کرو چونکہ یہ ان کی کامیابی کا باعث ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۵۴۰..... ابوجہاں کی روایت ہے کہ مجھے بابل کے ایک شخص نے حدیث سنائی کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا

خط لکھا اور خط میں لکھا: من ابی موسیٰ (یعنی ابو موسیٰ کی جانب سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو ابا لکھا: اب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو اس

کاتب کو کوڑے مارو اور اسے کام سے معزول کر دو۔ رواہ ابن الانباری ابن ابی شیبہ

۲۹۵۴۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کو لکھ کر محفوظ کر لو۔ رواہ الحاکم والدارمی

کلام:..... حدیث ضعیف سے دیکھئے الاقان ۱۰۰۹ اشرف الخلفاء ۱۹۰۶

۲۹۵۵۲..... ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے تاریخ لکھی اور آپ نے تاریخ کا اجراء کیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے ڈھائی سال گزرے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے سولہ (۱۶) ہجری میں تاریخ لکھی۔

رواہ البخاری فی تاریخہ والحاکم

۲۹۵۵۳..... ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کب سے تاریخ لکھنے کی ابتداء کریں اس کے لیے آپ نے مہاجرین کو جمع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ اس دن سے تاریخ لکھیں جس دن نبی کریم ﷺ نے سرزمین شہرک سے ہجرت کی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ الصغیر والحاکم

۲۹۵۵۴..... شععی کی روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ کے خطوط ہمارے پاس آتے ہیں اور ان پر تاریخ نہیں درج ہوتی لہذا آپ تاریخ درج کیا کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں مشورہ لیا۔ بعض حضرات نے مشورہ دیا کہ آپ بعثت نبوی کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں بعض نے آپ ﷺ کی وفات کا مشورہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ ہم آپ ﷺ کی ہجرت کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں گے چونکہ آپ ﷺ کی ہجرت حق و باطل کے درمیان فرق ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۵..... ابو زناد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے تاریخ کے متعلق مشورہ لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت کو تاریخی بنیاد بنانے پر اجماع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۶..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ سرزمین یمن سے ایک مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے یمن میں ایک چیز دیکھی ہے کہ وہ لوگ تاریخ کا استعمال کرتے ہیں اور اپنے خطوط میں لکھتے ہیں کہ فلاں سال اور فلاں مہینے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو بڑی اچھی بات ہے تم لوگ بھی تاریخ کا اجراء کرو جب تاریخ مقرر کرنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا بعض لوگوں نے کہا ہمیں نبی کریم ﷺ کی ولادت کو بنیاد بنانا چاہئے۔ بعض لوگوں نے بعثت کی رائے دی جبکہ بعض نے ہجرت مدینہ کا قول کیا بعض نے وفات کو بنیاد بنانے کا مشورہ دیا جبکہ بعض نے کہا: مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کو بنیاد بنایا جائے پھر ہم اس سال کو پہلا سال سمجھیں پھر یہ بات طے ہونا باقی رہی کہ کس مہینہ سے سال کی ابتداء کی جائے (یعنی سال کا پہلا مہینہ کونسا ہو) بعض لوگوں نے کہا رجب پہلا مہینہ ہونا چاہئے چونکہ اہل جاہلیت رجب کی تعظیم کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا رمضان پہلا مہینہ ہونا چاہیے بعض نے ذوالحجہ کا کہا بعض نے اسی مہینے کا قول کیا جس مہینہ میں آپ ﷺ نے ہجرت کی تھی بعض نے کہا وہ مہینہ پہلا ہو جس میں آپ مدینہ تشریف لائے بالآخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محرم کو سال کا پہلا مہینہ قرار دو چونکہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ اور یہ گنتی میں بھی پہلا مہینہ ہوتا ہے اور حج سے واپسی کا یہی مہینہ ہے یوں مسلمانوں نے سال کا پہلا مہینہ محرم قرار دیا یہ واقعہ ۷ ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔

رواہ ابن ابی خثیمہ فی تاریخہ

۲۹۵۵۷..... امام شععی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے خط میں ”باسمک اللہم“ لکھا جب ”بسم اللہ مجرہا مرسھا“ نازل ہوئی تو آپ نے ”بسم اللہ“ لکھا جب یہ آیت نازل ہوئی ”انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم“ تو آپ نے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۵۵۸..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ سعید بن ابی سیکہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے دیکھا فرمایا: اسے خوبصورت کر کے لکھو چونکہ جو شخص اسے خوبصورت کر کے لکھتا ہے اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ رواہ الخلیلی

۲۹۵۵۹..... ابو حکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ میں کوفہ میں صحیفے لکھتا تھا ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور کھڑے ہو کر مجھے دیکھنے لگے اور فرمایا: نمایاں کر کے لکھو اور اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ چنانچہ میں نے قلم تراش کر درست کر لیا پھر میں لکھنے میں مصروف ہوا

آپ رضی اللہ عنہ میرے پاس کھڑے رہے پھر فرمایا: قلم کے ساتھ اچھی طرح روشنائی لگاؤ اور کتابت خوبصورت کرو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے خوبصورت کلام نازل کیا ہے۔ رواہ ابو عبیدہ فی فضائلہ وابن ابی داؤد فی المصاحف

۲۹۵۶۰..... ابو حکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے میں مصحف شریف لکھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ میری کتابت کو دیکھنے لگے اور فرمایا اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ میں نے قلم تراش کر درست کر لیا میں نے پھر لکھنا شروع کیا اور آپ کھڑے دیکھتے رہے فرمایا: جی ہاں واضح کتابت کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو منور کیا ہے۔ رواہ الیہقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور

۲۹۵۶۱..... "مسند انس" عمرو بن ازہر حمید کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے کاتب سے فرمایا: جب تم کتابت کرو تو اپنے قلم کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ ایسا کرنے سے تمہاری یادداشت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ عمرو بن الازہر قال النسائی وغیرہ: متروک وقال احمد بن حنبل یضع الحدیث وقال البخاری برمی بالکذب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے التزیۃ ۲۶۶۱ وضعیف الجامع ۶۷۶

۲۹۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتابت ایک علامت ہے جو کتابت نمایاں ہوتی ہے وہ سب سے اچھی ہوتی ہے۔

رواہ الخطیب فی الجامع

## لکھنے کے آداب کا ذکر

۲۹۵۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب عبید اللہ بن ابی رافع سے فرمایا: اپنی دوات کی سیاہی درست رکھو قلم کا قلم لہبا بناؤ سطور میں نمایاں وقفہ رکھو اور الفاظ کو قریب قریب کر کے لکھو اور حروف کی بناوٹ واضح کرو۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۵۶۴..... عوانہ بن الحکم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب سے فرمایا: اپنے قلم کا قلم لہبا بناؤ قلم کو قدرے موٹے رکھو۔ ترچھا قلم بناؤ نون کو واضح کر کے لکھو حاء کو خوبصورت لکھو، صاد کو بڑا کر کے لکھو عین کو اوپر کر کے لکھو کاف کی دم لمبی نہ بناؤ فاء کو بڑا کر کے لکھو لام کو واضح کر کے لکھو، باء تاء اور ثاء کو نمایاں کر کے لکھو زاء کو کھڑا رکھو اور اس کی دم کو اوپر لے جاؤ اپنا قلم کان کے پیچھے رکھ لیا کرو چونکہ اس سے یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رواہ الخطیب ولیہ الہیثم ابن عدی ومحمد بن الحسن بن زیاد النقاش متهمان

۲۹۵۶۵..... میمون بن مهران کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک رسید لائی گئی اس کی تاریخ میں شعبان لکھا ہوا تھا فرمایا: آنے والا شعبان یا جو گزر گیا یا جو بعد میں آئے گا؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کوئی ایسی چیز مقرر کرو جس سے لوگ اپنی تاریخ پہچان سکیں بعض نے کہا رومیوں کی تاریخ کو لکھو صحابہ نے کہا: رومیوں کی تاریخ میں طوالت ہے اور وہ ذوالقرنین سے اپنی تاریخ لکھتے ہیں، بعض نے کہا: اہل فارس کی تاریخ لکھو فرمایا اہل فارس کا جب بھی کوئی بادشاہ بنتا ہے وہ پہلی تاریخ کو ختم کر دیتا ہے بالآخر صحابہ کا اس رائے پر اجماع ہو گیا کہ ہجرت کو بنیاد بنایا جائے اور یہ ہجرت کا تیر ہواں سال تھا، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت نبوی ﷺ سے تاریخ کی بنیاد رکھی۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والحاکم

۲۹۵۶۶..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میری کتابت کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو (دوات کا منہ کھلا ہوتا کہ تلی کے سبب دقت نہ ہو) قلم پر ترچھا قلم لگاؤ۔ بسم اللہ کی باء کو واضح کر کے لکھو سین کے دند انوں کو بھی واضح کرو میم کی آنکھ کو خراب نہ کرو لفظ اللہ کو خوبصورت لکھو حمن کی نون کو دراز کر کے لکھو، حیم کو عمدگی سے لکھو اور قلم کو اپنے بائیں کان پر رکھو کیونکہ یہ طریق تجھے خوب مضمون یاد دلانے والا ہے۔ رواہ الدیلمی



## الكتاب الثاني از حرف عین..... کتاب العتاق از قسم اقوال

اس میں دو فصلیں ہیں۔

### فصل اول..... غلام آزاد کرنے کی ترغیب اور احکام کے بیان میں

۲۹۵۶۷ جس شخص نے غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کنندہ کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کریں گے حتیٰ کہ آزاد کردہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں آزاد کنندہ کی شرمگاہ کو آزاد کریں گے۔ رواہ البخاری و مسلم و الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۹۵۶۸ جو شخص مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کرے گا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اپنے مال کے بدلہ میں اس پورے غلام کو آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو تو انصاف کے ساتھ اسکی قیمت لگائی جائے گی اور غلام ان باقی حصوں کے بعد محنت مزدوری کرے لیکن غلام کو مشقت میں مبتلا نہ کیا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و اصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ہریرۃ

۲۹۵۶۹ جو شخص کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کر دے۔ (تو اس کے لیے پھر یہ ہے کہ) اگر اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جو غلام (کے باقی حصوں) کی قیمت کے بقدر ہو تو انصاف کے ساتھ اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ اس غلام کے دوسرے شرکاء کو ان کے حصوں کے بقدر قیمت دے دے وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور اگر آزاد کنندہ کے پاس اتنا مال نہ ہو تو پھر اس غلام کا جو حصہ اس نے آزاد کیا ہے وہ آزاد ہو جائے گا (اور دوسرے شرکاء کے حصے مملوک رہیں گے)۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و اصحاب السنن الاربعۃ عن ابن عمر

۲۹۵۷۰ جس شخص نے غلام آزاد کیا جبکہ غلام کے پاس کچھ مال ہو تو غلام کا مال مالک کا مال سمجھا جائے گا الا یہ کہ مالک شرط لگا دے کہ غلام کا مال اسی کا مال ہے تو اس صورت میں غلام کا مال اسی کا مال ہوگا۔ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعملہ: ۲۳۰

۲۹۵۷۱ وہ غلام پورے کا پورا آزاد ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و النسائی و ابو داؤد و ابن ماجہ عن الداہی الملیح

۲۹۵۷۲ جس شخص نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا یہ غلام آزاد کرنے والے کے لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل و الترمذی عن عمرو بن عسہ

۲۹۵۷۳ آزاد کرنے میں سب سے اعلیٰ غلام وہ ہے جس کی قیمت سب سے بڑھیا بورات کا سب سے افضل حصہ نصف رات ہے اور سب سے افضل مہینہ محرم ہے۔ رواہ ابن الجار عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۳

۲۹۵۷۴ آزاد کرنے میں سب سے افضل غلام وہ ہے جو قیمت میں سب سے اعلیٰ ہو اور مالکان کے ہاں بہ دل عزیز ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و النسائی عن ابی ذر و احمد بن حنبل و الطبرانی عن ابی امامہ

۲۹۵۷۵ اپنے صاحب کی طرف سے غلام آزاد کردہ اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ ابو داؤد و العاکم عن وائلۃ

کلام:..... حدیث صحیح ہے اگرچہ ضعیف الجامع میں اس پر بحث ہے دیکھئے ۹۲۹

۲۹۵۷۶ جس مسلمان نے بھی کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کی ہر ہڈی کو آزاد کنندہ کی ہر ہڈی سے لے دوزخ سے

حفاظت کا ذریعہ بنائے گا اور جس عورت نے بھی کسی مسلمان باندی کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ باندی کی ہر ہڈی کو آزاد کنندہ عورت کی ہر ہڈی کے لئے قیامت کے دن دوزخ سے حفاظت کا ذریعہ بنائے گا۔ رواہ ابو داؤد وابن حبان عن ابی نجیح السلمی

۲۹۵۷۷..... جس مسلمان شخص نے بھی کسی مسلمان مرد کو غلامی سے نجات دلائی یہ اس کی دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگا غلام کی ہر ہڈی کے بدلہ میں اس کی ہر ہڈی کو نجات ملے گی اور جس مسلمان عورت نے بھی کسی مسلمان عورت کو غلامی سے نجات دلائی یہ اس کی دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگی باندی کی ہر ہڈی کے بدلہ میں اس کی ہڈی کو نجات ملے گی اور جس مسلمان شخص نے بھی دو مسلمان عورتوں کو غلامی سے نجات دلائی یہ دونوں اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ بن جائیں گی ان دونوں کی ہڈیوں کے بدلہ میں اس کی ہڈیوں کو نجات ملے گی۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن عوف و ابو داؤد وابن ماجہ والطبرانی عن مرة بن کعب والترمذی عن ابی امامة وقال الترمذی حسن صحیح غریب

۲۹۵۷۸..... جس شخص نے بھی کسی باندی کو آزاد کیا پھر از سر نو اس کا مہر مقرر کر کے اس سے شادی کر لی تو اس شخص کے لیے دو ہرا اجر ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۳

۲۹۵۷۹..... آزاد کنندہ کا گوشت آزاد کردہ کے گوشت کے بدلہ میں دوزخ سے آزاد ہوگا۔

رواہ ابن لال وابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان ۵۵۰۵۵۵ اسنی المطالب ۸۶۳۔

۲۹۵۸۰..... جان کا آزاد کرنا یہ ہے کہ اسے تم اکیلی ہی آزاد کرو اور گردن کو غلامی سے نجات دلانا یہ ہے کہ تم اسے آزادی ملنے پر اس کی مدد کرو۔

رواہ الطیالسی عن البراء

## حصہ اکمال

۲۹۵۸۱..... جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا یہ غلام اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگا غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس

کے ہر ہر عضو کو نجات ملے گی۔ رواہ الحاکم فی الکنی والحاکم وابن عساکر عن وائلة

۲۹۵۸۲..... جس شخص نے کسی مسلمان جان کو غلامی سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کی

دوزخ سے حفاظت فرمائیں گے۔ رواہ ابن سعد والطبرانی وابن النجار عن علی

۲۹۵۸۳..... جس شخص نے کسی مسلمان گردن کو آزادی سے ہمکنار کر لیا وہ گردن اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہو جائے گی آزاد

کردہ غلام کی ہر ہڈی آزاد کنندہ کی ہر ہڈی کا بدلہ ہوگی جس شخص نے اپنے والدین میں سے کسی کو پایا اور ان کی خدمت کر کے اپنی مغفرت نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے جو شخص کسی یتیم کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کرے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے بھوک سے بے پروا

کر دے اس شخص کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ رواہ ابن سعد والطبرانی عن مالک

۲۹۵۸۴..... جس شخص نے کسی غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس شخص کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا اور جس

شخص نے دو غلاموں کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

رواہ عبدالرداق عن عمر وبن عبدة

کلام:..... حدیث ضعیف سے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۳۳۔

۲۹۵۸۵..... جس شخص نے غلام آزاد کیا تو غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے نجات ملے گی۔

رواہ الحاکم والبیہقی عن ابی موسیٰ

۲۹۵۸۶..... جس شخص نے غلام آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو آگ دوزخ سے نجات دے گا۔

رواہ الحاکم عن عقبہ بن عامر

۲۹۵۸۷..... جس شخص نے مومن غلام آزاد کیا تو اس کے ہر ہر انگ کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر انگ کو دوزخ سے نجات ملے گی حتیٰ

کہ ہاتھ کے بدلہ میں ہاتھ کو نائنگ کے بدلہ میں نائنگ کو شرمگاہ کے بدلہ میں شرمگاہ کو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ

۲۹۵۸۸..... جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے دوزخ کا فدیہ بن جائے گا۔ آزاد کردہ کی ہر ہڈی آزاد کنندہ کی ہر ہڈی

کے لیے فدیہ ہوگی۔ رواہ سعید بن منصور عن عمر بن عبسہ

۲۹۵۸۹..... جس شخص نے بھی کسی مسلمان کو غلامی سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ

سے نجات دیں گے۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرہ

۲۹۵۹۰..... اب ابوراشد! کیا تمہارے پاس اتنی گنجائش ہے کہ تم اس غلام کو آزاد کرو، پھر اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے ہر عضو کو

دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ الدولابی وابن عساکر عن ابی راشد الازدی

۲۹۵۹۱..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی غلام کا مالک بن جائے کہ اسے آزاد کر دے چونکہ آزاد کردہ کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے

لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔ رواہ الطبرانی والبیہقی عن ابی سکنہ

۲۹۵۹۲..... اس کی طرف سے غلام آزاد کرو غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔

رواہ ابو داؤد وابن حبان والطبرانی والبیہقی عن واثلہ

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اپنے ایک ساتھی کے متعلق پوچھا جس پر بوجہ قتل کے دوزخ واجب ہو چکی

تھی۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی ۲۹۵۷۵ نمبر پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

## غلام آزاد کرنے کے آداب..... از حصہ اکمال

۲۹۵۹۳..... عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرو (رواہ الحاکم عن عائشہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام اور ایک باندی تھی انہوں نے رسول

کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! میں انہیں آزاد کرنا چاہتی ہوں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۵۹۴..... اگر تم انہیں آزاد کرنا چاہتی ہو تو باندی سے پہلے غلام آزاد کرو۔ رواہ ابن حبان عن عائشہ

۲۹۵۹۵..... جو شخص مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھاتا رہے اور جب سیر ہو جائے تب بدیہ کرے۔

رواہ عبد الرزاق واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی والطبرانی والحاکم والبیہقی عن ابی الدرداء

والشیرازی فی الالقباب عن جابر

۲۹۵۹۶..... جس شخص نے آزاد کرنے کیلئے کوئی غلام خریدا تو وہ اس کے مالکوں پر آزادی کی شرط نہ لگائے چونکہ غلام بھی ایک قسم کا عقد ہے۔

رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

## غلام آزاد کرنے کے احکام..... از حصہ اکمال

۲۹۵۹۸..... آدمی اگر چاہے تو اپنے غلام کا چوتھائی حصہ آزاد کر سکتا ہے اگر چاہے تو پانچواں حصہ آزاد کر سکتا ہے چنانچہ اس کے درمیان اور اللہ

تعالیٰ کے درمیان کوئی ٹکلی نہیں۔ رواہ البیہقی عن محمد بن فضالة عن ابیہ

۲۹۵۹۹..... آدمی اپنے غلام کا چاہے ایک تہائی آزاد کرے یا ایک چوتھائی حصہ آزاد کرے۔ رواہ الطبرانی عن علقمة بن عبد اللہ المزنی عن ابیہ  
۲۹۶۰۰..... وہ تمہارے آزاد کرنے سے آزاد ہوا اور تمہاری غلامی میں بھی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البغوی و البیہقی عن اسماعیل بن امیة بن سعید بن العاص عن ابیہ عن جدہ

فرمایا کہ ہمارا ایک غلام تھا اس کا نصف حصہ آزاد کر دیا پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۱..... جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص اپنے حصہ کا غلام آزاد کر دے تو کمی زیادتی کئے بغیر غلام کی  
قیمت لگائی جائے گی پھر غلام آزاد کر دیا جائے گا۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۹۶۰۲..... اگر اسے تمہاری قربت حاصل ہوگئی تو پھر تمہارے لیے اختیار نہیں رہے گا۔ رواہ ابو داؤد و البیہقی فی السنن عن عائشة رضی اللہ عنہا  
حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزادی ملی وہ اس وقت حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ خبر ملنے پر  
رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۳..... جس شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کیا وہ شرکاء کے لیے ان کے حصوں کے بقدر ضامن ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۴..... جس شخص نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ پورے غلام کو آزاد کرے۔

رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۹۶۰۵..... اگر ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو غلام کی قیمت لگائی جائے گی یوں  
پورا غلام اس پر آزاد ہو جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۶..... جس شخص نے مشترک غلام کے ایک حصہ کو آزاد کیا وہ اس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن المسیب عن ثلاثین من الصحابة

۲۹۶۰۷..... جس شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اس کے مال سے وہ غلام آزاد ہو جائے گا اگر اس کے پاس مال ہو چونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی  
بھی شریک نہیں۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرة

۲۹۶۰۸..... جس شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا غلام کی انصاف سے قیمت لگائی جائے گی چنانچہ آزاد کر  
نے والا شرکاء کے حصوں کا ضامن ہوگا اور غلام کے ذمہ کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ البیہقی و ابن عساکر عن جابر و ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۱۳۲

۲۹۶۰۹..... جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس

۲۹۶۱۰..... جو غلام مشترک ہو پھر ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے غلام کی قیمت لگائی جائے گی جو آزادی کے دن ہو البتہ مرنے کے وقت غلام کی  
آزادی قابل قبول نہیں ہوگی۔ رواہ البیہقی عن ابن عمر

۲۹۶۱۱..... جب کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرے گا اس کا مال اس کے ساتھ جائے گا الا یہ کہ آزاد کنندہ مال کی شرط لگا دے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد و الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۶۱۲..... جس شخص نے اپنا غلام آزاد کیا غلام کے لیے اس کے مال میں سے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ العقیلبی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۱۳۲

۲۹۶۱۳..... جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ البیہقی عن ابن مسعود

۲۹۶۱۴..... جب تم اپنے بھائی کے مالک ہوئے ہو اللہ تعالیٰ نے آزاد کر دیا۔ رواہ الدارقطنی و البیہقی و ضعفاء عن ابن عباس

## فصل دوم..... آزادی کے متعلق احکام حق و لاء

۲۹۶۱۵..... اما بعد! بھلا لوگوں کو کیا ہوا جو مختلف قسم کی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ باطل ہے اگرچہ وہ ایک سو شرطیں کیوں نہ ہو اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط قابل اعتماد ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق و لاء اسی کو ملتا ہے۔

رواہ البخاری و مسلم و اصحاب السنن الاربعة عن عائشة

۲۹۶۱۶..... ہر وہ شرط جو کتاب اللہ سے متصادم ہو وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو بار کیوں نہ لگائی گئی ہو۔ رواہ البزار و الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۱۷..... حق و لاء میں رد و بدل نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

فائدہ:..... آزاد کردہ غلام کی آزادی کے حق کو حق و لاء کہتے ہیں اس کے بہت سارے فوائد ہیں مجملہ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مثلاً غلام آزاد ہونے کے بعد مر جائے اس کے پاس مال ہو اور اس کے ذوی الارحام (رشتہ داروں) میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو اس کی میراث اس شخص کو ملے گی جس نے اسے آزاد کیا ہے۔ از تنو

۲۹۶۱۸..... نبی کریم ﷺ نے حق و لاء کو بھیجنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۲۶

۲۹۶۱۹..... جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق و لاء اسی کو ملتا ہے۔ رواہ مالک و احمد بن حنبل و البخاری و ابو داؤد عن ابن عمر

۲۹۶۲۰..... جس شخص نے اپنے مالکان کی اجازت کے بغیر کسی قوم کو اپنا ولی مقرر کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے فدیہ اور نہ توبہ قبول کرے گا۔

۲۹۶۲۱..... کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق و لاء کو مالک کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کرے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن جابر

فائدہ:..... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا کی اجازت سے حق و لاء کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا درست ہے لیکن یہ جمہور علماء کے مسلک کے خلاف ہے چونکہ اگر پیسے لے کر نیت کی گئی ہے تو یہ حق و لاء کی بیع ہوگی اگر ہم رضا مندی سے طے ہوا تو یہ ہبہ ہوگا۔ حدیث نمبر

۲۹۶۱۸ کی رو سے یہ دونوں چیزیں جائز نہیں ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تاملہ فتح المنہم از شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی ۲۹۲

۲۹۶۲۲..... حق و لاء اسے ملتا ہے جو چاندی (دراہم) دے اور جو آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرے۔

رواہ البخاری و مسلم و ابن ابی شیبہ عن عائشة

۲۹۶۲۳..... حق و لاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام آزاد کرے۔ رواہ الطبرانی و احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۸۸۔

۲۹۶۲۴..... حق و لاء ایک طرح کی قرابت ہے جس طرح نسب کی قرابت ہوتی ہے اسے بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کرنا جائز ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن ابی اوفی و الحاکم و ابن ماجہ و البیہقی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۸۷

۲۹۶۲۵..... حق و لاء اس شخص کو ملتا ہے جس نے غلام آزاد کیا ہو۔ رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۹۶۲۶..... جس شخص نے کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اس کے لیے حق و لاء ہے۔

رواہ الطبرانی و ابن عدی و الدارقطنی و البیہقی فی السنن عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳۶ و الکشف الالبی ۸۴۳۔

۲۹۶..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے اسلام کا عہد گردن سے اتار پھینکا۔

رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۹۶..... ہمارے آزاد کردہ غلام ہمیں میں سے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۶..... کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۶..... جو شخص مال کا وارث بنتا ہے وہی ولاء کا وارث ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۹۶..... آدمی کی ولاء کا مالک اس کا بھائی یا اس کا چچا زاد بھائی ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیف

۲۹۶..... جس شخص کی ولاء کا مالک کوئی نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کا مالک ہوتا ہے جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث اس کا ماموں ہوتا ہے۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ والنسائی عن عمر

## حصہ اکمال

۲۹۶..... باندی کو خرید لو چونکہ حق ولاء اسی کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے یا آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرتا ہے۔

رواہ الترمذی وقال حسین صحیح عن عائشة

۲۹۶..... باندی کو خرید کر آزاد کرو چونکہ حق ولاء اس کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۹۶..... باندی خرید لو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشة

۲۹۶..... باندی خریدو اور شرط لگا دو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن بریدة

۲۹۶..... لوگوں کو کیا ہوا مختلف قسم کی شرطیں لگا دیتے ہیں جو کتاب اللہ کے متصادم ہوتی ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ شرط

ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵..... حق ولاء نسب کی مانند ہوتا ہے حق ولاء نہ بیچا جاتا ہے اور نہ بہہ کیا جاتا ہے۔

۲..... آزاد کردہ غلام دینی بھائی ہوتا ہے صاحب نعمت ہوتا ہے اور اس کی وراثت کا وہ شخص حق دار ہوتا ہے جو آزاد کرنے والے کا زیادہ قریبی ہو۔

رواہ سعید بن المنصور والبیہقی عن الزہری مرسلًا

..... تجھے انصاری کہلانے میں کیا چیز مانع ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ ابن مندہ عن رشید الفارسی

..... تم نے کیوں نہیں کہا کہ اسے لے لو اور میں انصاری غلام ہوں چونکہ آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ ابو نعیم عن عقبہ بنت عبد الرحمن عن ابیہ

..... کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

..... کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے اور کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کا آزاد کردہ غلام بھی اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس

..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کے رواۃ میں ایک راوی اسحاق بن کثیر ابو حذیفہ بھی ہے وہ کذاب ہے ابن عدی کہتے ہیں یہ منکر ہے

نفاظ۔

..... کسی قوم کا حلیف اس قوم کا فرد ہوتا ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اور قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ البزار عن ابی ہریرة

..... احلیف ہمارا فرد ہے ہماری بہن کا بیٹا بھی ہمارا ایک فرد ہے ہمارا آزاد کردہ غلام ہمارا فرد ہے تم سن رہے ہو کہ قیامت کے دن

پر ہیزگار لوگ میرے دوست ہیں اگر تم انہی لوگوں میں سے ہو تو بہت اچھا اور نہ قیامت کا انتظار کرو قیامت کے دن لوگ اعمال کی بجائے گناہوں کا بوجھ لے کر آئیں گے میں ان سے منہ پھیر لوں گا۔

رواہ ابن سعد والبخاری فی الادب المفرد والبخاری والطبرانی والحاکم عن اسماعیل بن عبید بن رافع الزرقعی عن ابیہ عن جدہ  
۲۹۶۳۶..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق و لاء کی نسبت کی وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔

رواہ ابن جریر عن عائشہ

۲۹۶۳۷..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے کفر کیا۔ رواہ ابن جریر عن انس

۲۹۶۳۸..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق و لاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ

قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ۔ رواہ ابن جریر عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف الالحاظ ۶۷۳۔

## جھوٹی نسبت پر وعید

۲۹۶۳۹..... جس شخص نے غیر موالی کی طرف حق و لاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اس

سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ جس شخص نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے مال کو حلال کیا بغیر کسی حق کے اس پر اللہ

کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ جس شخص نے میرے اس شہر میں کوئی بدعت کی یا کسی بد

عتی کو پناہ دی یا اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔

رواہ الطبرانی وسعید بن منصور عن ابی امامہ

۲۹۶۴۰..... جس شخص نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر حق و لاء کسی اور کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جا۔

گا اور نہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلًا

۲۹۶۴۱..... جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق و لاء کو اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت

فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن ابی سلمة عن سعید

۲۹۶۴۲..... جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق و لاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت

غضب ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن جابر

## ام ولد کا بیان

۲۹۶۴۳..... ام ولد آزاد ہو جاتی ہے گو وہ ناتمام بچہ ہی کیونکہ جنم دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۷۵

۲۹۶۴۴..... جو باندی بھی اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے الا یہ کہ اس کا آقا سے مر۔

ہی آزاد کر دے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۴۵..... جس شخص نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس نے بچہ جنم دیا تو وہ مالک کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل :

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۷۵

## حصہ اکمال

۲۹۶۵۶..... جس شخص کے نطفہ سے اس کی باندی نے بچہ جنا وہ آقا کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق و البیہقی عن ابن عباس کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۷

## کتابت کا بیان

فائدہ:..... کتابت کا معنی ہے کہ مالک اپنے غلام سے کہے تم اتنی رقم لاؤ خواہ قسطوں میں یا ایک مشت تم آزاد ہو اسے کتابت کہتے ہیں جس غلام کے ساتھ کتابت کا معاملہ کیا جائے اسے اصطلاح میں مکاتب (فتح التاء الفوقانیہ) کہتے ہیں اور پیسوں کو بدل کتابت کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۵۷..... مکاتب کے بدل کتابت میں سے اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام کے حکم میں ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۹۶۵۸..... جس غلام نے ایک سواوقیہ چاندی پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر ادائیگی میں سے صرف دس اوقیہ چاندی باقی رہی وہ پھر بھی غلام ہے

جس غلام نے ایک سو دینار پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر دس دینار باقی رہ گئے وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ

والحاکم عن ابن عمر

۲۹۶۵۹..... مکاتب کے لیے ایک چوتھائی چھوڑا جائے۔ رواہ الحاکم عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۱۲۔

۲۹۶۶۰..... جب مکاتب پر حد لگو ہو جائے یا میراث کا وارث بنے وہ جس قدر آزاد تصور ہوگا اسی کے بقدر وراثت پائے گا اور آزاد کے بقدر اس

پر حد قائم کی جائے گی۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی و الحاکم و البیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۹۶۶۱..... جس شخص نے اپنے غلام کے ساتھ سواوقیہ چاندی پر معاملہ کتابت طے کیا غلام نے سوائے دس اوقیہ کے سب بدل کتابت ادا کر دیا پھر

وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو وہ غلام تصور ہوگا۔ رواہ الترمذی عن ابن عمرو

۲۹۶۶۲..... مکاتب نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اسی کے بقدر وہ آزاد ہوگا اور اس پر حد بقدر آزادی نافذ ہوگی اور بقدر آزادی میراث کا وارث ہوگا۔

رواہ النسائی عن ابن عباس

۲۹۶۶۳..... مکاتب بدل کتابت کے بقدر آزاد شخص کی دیت ادا کرے گا اور جو بدل کتابت باقی ہے وہ غلام کی دین کے بقدر ادا کرے گا۔

رواہ احمد بن حنبل و الترمذی و الحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۶۴..... جب تم عورتوں میں سے کسی عورت نے اپنا غلام مکاتب بنایا ہو اور غلام کے پاس اتنی رقم ہو جو وہ ادا کر سکتا ہو مگر کو چاہنے کہ غلام

سے پردہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و الحاکم و البیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۹ و ضعیف الترمذی ۲۱۶

## حصہ اکمال

۲۹۶۶۵..... جس شخص نے غلام کے ساتھ سو درہم پر معاملہ کتابت طے کیا اس نے دس درہم کے علاوہ سب ادا کر دیا وہ بدستور غلام ہوگا یا کسی

نے سواوقیہ چاندی پر غلام سے معاملہ کتابت طے کیا اس نے صرف ایک اوقیہ کے علاوہ سب ادا کر دیا تو وہ حسب سابق غلام تصور ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر



۲۹۶۶۶..... جب مکاتب مرجائے اس نے اپنے پیچھے میراث چھوڑی اور اس پر حد بھی لاگو ہوتی ہو وہ بقدر آزادی وارث بنے گا اور بقدر آزادی اس پر حد جاری ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۶۷..... جب کوئی عورت غلام سے معاملہ مکاتب طے کرے اور بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہو تو وہ عورت غلام سے حجاب میں بات کرے۔

رواہ البیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۹۶۶۸..... جب مکاتب کے پاس بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہو تو عورتوں کو اس سے حجاب کرنا چاہئے۔

رواہ عبدالرزاق عن ام سلمة

۲۹۶۶۹..... جب کوئی عورت اپنے غلام سے معاملہ کتابت طے کرے اور غلام کے پاس بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہو تو اس عورت کو غلام سے حجاب کرنا چاہئے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و قال حسن صحیح و الطبرانی و الحاکم و البیہقی فی السنن عن ام سلمة رضی اللہ عنہا  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۳۹ و ضعیف ابی داؤد ۲۱۶۔

## تدبیر غلام

فائدہ:..... کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ میرے مرنے کی بعد تم آزاد ہو اسے تدبیر کہتے ہیں چنانچہ جب آقا مر جاتا ہے تو غلام آزاد ہو جاتا ہے اس معاملہ کو تدبیر کہا جاتا ہے غلام کو مدبر کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۷۰..... تہائی مال سے مدبر غلام آزاد ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۳۶ و ذخیرة الحفاظ ۵۶۸

۲۹۶۷۱..... مدبر غلام کو بیچا جاسکتا ہے اور نہ سبہ کیا جاسکتا ہے وہ تہائی مال سے آزاد ہو جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی و البیہقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدارقطنی ۷۳۲ و ضعیف الجامع ۵۹۱۹

## حصہ اکمال

۲۹۶۷۲..... مدبر کے حق خدمت کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب اس کی اختیار ہو۔

رواہ الدارقطنی و البیہقی و ضعفہ عن جابر و صححہ ابن القطان

## متفرق احکام

۲۹۶۷۳..... جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک بنا وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الحاکم عن سمرہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۲۱۹

۲۹۶۷۴..... جس شخص نے کسی غلام کو آزاد کیا اور مال کی کوئی شرط نہ لگائی تو مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۰ و ضعیف الجامع ۲۲۳۳

۲۹۶۷۵..... جب باندی آزاد کر دی جائے تو اسے اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک اس کا خاوند (آزادی ملنے کے بعد) اس سے جماع نہ

کرے لہذا جماع سے قبل آزاد کردہ باندی چاہے تو اس خاوند سے علیحدگی بھی اختیار کر سکتی ہے اور اگر خاوند نے جماع کر لیا تو پھر باندی کو اختیار

نہیں رہتا اور نہ اس خاوند سے الگ ہو سکتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن رجال من الصحابة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴

۲۹۶۷۶..... اگر تیرا خاوند تجھ سے ہم بستری کرے تو پھر تیرے لیے خیار عتق نہیں رہے گا۔ رواہ ابو داؤد عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۹۵۔

## ممنوعات عتق

۲۹۶۷۷..... میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا دوں مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرة

۲۹۶۷۸..... میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کوڑے کو بطور ساز و سامان دوں مجھے زنا کا حکم دینے اور ولد زنا آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ الحاکم عن عائشة

۲۹۶۷۹..... میرے پاس دو جوتے ہوں جنہیں پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم عن میمونہ بنت سعد

۲۹۶۸۰..... جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کسی سی ہے جو کھاتا رہے جب سیر ہو جائے تب حد یہ کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم عن ابی الدرداء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۵۳۳ و ضعیف الجامع ۵۲۳۰

۲۹۶۸۱..... جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کھاتا ہے اور جب سیر ہو جائے تب حد یہ کرے۔

رواہ ابو داؤد عن ابی الدرداء

## اکمال

۲۹۶۸۲..... آئیں کوئی بھلائی نہیں دو جوتے پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواہ ابن سعد عن میمونہ بنت سعد

۲۹۶۸۳..... ولد زنا میں کوئی بھلائی نہیں دو جوتے پہن کر جہاد کروں مجھے ولد زنا کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواہ الطبرانی عن میمونہ بنت سعد

## کتاب العتق..... از قسم افعال

### ترغیب عتق کا بیان

۲۹۶۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص باندی آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کر لے اور اس کا مہر اس کی آزادی کو مقرر کرے اس

کے لیے دو ہراجر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۸۵..... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلیم کی ایک جماعت غزوہ تبوک کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے غلام

آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ ابن عساکر ۲۹۶۸۶۔ حضرت واثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ کی خدمت میں قبیلہ بنو سلیم کی ایک جماعت حاضر تھی وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے جہنم دو کہ ایک غلام آزاد کرو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو کو دوزخ سے نجات دے گا۔ رواہ ابن عساکر ۲۹۶۸۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن شریح رضی اللہ عنہ حبشی باندی لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں نے مومن غلام کو آزاد کرنے کی قسم کھا رکھی ہے کیا میں اپنی ماں کی طرف سے یہ باندی آزاد کروں کافی ہو جائے گی؟ نبی کریم ﷺ نے باندی سے پوچھا تیرا رب کہاں ہے؟ باندی نے سراو پر اٹھا کر کہا: آسمان میں آپ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ باندی نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں: فرمایا اسے آزاد کرو یہ مومنہ ہے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

## فصل ..... عتق کے احکام کے بیان میں

۲۹۶۸۸۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوہ طائف کے موقع پر اپنی پچھ خالاکوں کے مالک بن گئے آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی ملک میں رکھتے ہوئے آزاد کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## ولاء کا بیان

۲۹۶۸۹۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے حق ولاء اور ثناء میں بڑے کو ملتا ہے عورتیں حق ولاء کی وارث نہیں بنتیں الا یہ کہ عورتیں جن غلاموں کو آزاد کریں یا مکاتب بنائیں ان کا حق ولاء انہیں ملتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والدارمی والبیہقی

۲۹۶۹۰۔ عبداللہ بن عقبہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ حق ولاء اور ثناء میں بڑے کو ملتا ہے۔

رواہ الدارمی

۲۹۶۹۱۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مکاتب بنا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ولاء کی شرط لگا لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۲۔ حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس لے کر آئے کیس کی نوعیت یہ تھی کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلاموں کے حق ولاء کا وارث کون ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری چھوٹی بیٹی ہیں میں ان کی طرف سے کسی قسم کا بھی تاوان ادا کروں گا اور وارث میں ہوں گا لہذا حق ولاء کا وارث میں ہوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری ماں ہیں لہذا حق ولاء کا بھی وارث میں ہی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حق ولاء کو میراث کے تابع کیا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ سنایا۔ رواہ ابن راہویہ

۲۹۶۹۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کسی شخص کے بہت سارے آزاد کردہ غلام ہوں اور دو بیٹے بھی ہوں باپ کے مرجانے پر حق ولاء اس کے بیٹوں کو ملے گا اگر اس کے بیٹوں میں سے ایک مر گیا اور اس کی زینہ اولاد ہو پھر بعض آزاد کردہ غلام بھی مرجائیں تو پوتا اپنے باپ کے حصہ ولاء کا وارث ہوگا جبکہ چچا کے لیے سارے کا سارا حق ولاء نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۳... عبدالرحمن بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ ایک آزاد کردہ غلام مرگیا اس کے مالکان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا مال بیت المال میں جمع کروا دیا جائے۔ رواہ الدارمی

۲۹۶۹۵... ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کی روایت ہے کہ عاص بن ہشام جب مرا اس نے اپنے ورثاء میں تین بیٹے دو ماں شریک بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ماں شریک بھائیوں میں سے ایک مرگیا اس نے ترکہ میں مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے مال کا وارث اس کا بھائی بن گیا اور حق ولاء میں بھی وہی وارث بنا اس کا ایک بیٹا اور ایک باپ شریک بھائی تھا بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کے مال اور حق ولاء کا وارث ہوں باپ شریک بھائی نے کہا: بات یوں نہیں ہے مال کا وارث تو تو ہی ہے رہی بات حق ولاء کی میں نہیں سمجھتا کہ اس کا وارث تو بنے بھلا اگر میرا بھائی آج مرنا کیا اس کا وارث میں نہ بننا؟ دونوں یہ جھگڑا لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھائی کے لیے آزاد کردہ غلاموں کے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۹۶۹۶... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء بڑے کولتا ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۶۹۷... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ باندی کے متعلق ایک کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے باندی ایک غلام کے نکاح میں تھی باندی نے غلام کے لطف سے ایک بچہ جنم دیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غلام نے خرید کر آزاد کر دیا اب جھگڑا یہ تھا کہ حق ولاء کسے ملے حضرت عثمان نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی

۲۹۶۹۸... یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ خیر تشریف لائے وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لڑکے دیکھے ان کے ہونٹ سیاہی پلائے ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ ہیئت دیکھ کر تعجب ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو جواب دیا گیا کہ یہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کی ماں آزاد کردہ باندی ہے اور وہ بھی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ ہے، جبکہ ان کا باپ اشجع رضی اللہ عنہ کا غلام ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے اشجع رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور ان سے غلام خرید کر آزاد کر دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹوں سے کہا اب تم میری طرف اپنی نسبت کرو چونکہ تم میرے آزاد کردہ غلام ہو، حضرات رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ یہ میرے آزاد کردہ غلام ہیں چونکہ ان کی ماں میری آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ میرا غلام رہا۔ دونوں حضرات یہی کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا (رواہ البیہقی فی السنن بیہقی کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی یہی روایت مشہور ہے جبکہ یہی روایت زہری عن عثمان کے طریق سے بھی مروی ہے اور یہ متذکرہ بالا روایت کے خلاف ہے اور منقطع سے تفصیل اس کی یہ ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عند مدینہ تشریف لائے وہاں کچھ لڑکے دیکھے جنہیں دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو تعجب ہوا ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ بنو حارثہ کے آزاد کردہ غلام ہیں جبکہ ان کی ماں بنو حارثہ کی آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ غلام ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے باپ کو پیغام بھجو کر اپنے پاس منگوا دیا پھر اسے خرید کر آزاد کر دیا اب حق ولاء کا مسئلہ کھڑا ہوا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حق ولاء کے مدعی تھے جبکہ بنو حارثہ بھی حق ولاء کا دعویٰ کر رہے تھے دونوں فریق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس قضیہ لے کر حاضر ہو گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بنو حارثہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا نیز آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء کو نہیں کھینچا جاتا۔ بیہقی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت صحیح ہے چونکہ اس کے شواہد بھی ہیں جبکہ زہری کی مراسیل ردی ہیں۔)

۲۹۶۹۹... عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرثع نے بطور سائبہ غلام آزاد کیے (یعنی اس نیت سے غلام آزاد کئے کہ ان کا حق ولاء اور مال کسی کو نہ ملے وہ آزاد چھوڑے ہوئے ہیں) پھر طارق نے ان کی میراث لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میراث طارق کے ورثہ کو دے دو مگر انہوں نے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میراث اپنے جیسے لوگوں پہ صرف کرو۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۹۷۰۰... عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرثع نے ایک غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنا دیا کچھ عرصہ بعد سائبہ غلام مرگیا اور ترکہ میں

اس نے بہت سارا مال چھوڑا یہ مال طارق پر پیش کیا گیا اس نے انکار کر دیا مکہ کے عامل نے معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا کہ مال جمع کر کے طارق کو پیش کروا کر قبول کرے تو اسے دے دو اور اگر انکار کر دے تو اس مال سے غلام خرید کر آزاد کر دیئے جائیں چنانچہ مال طارق پر پیش کیا گیا انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، عامل نے اس مال سے پندرہ یا سولہ غلام خرید کر آزاد کر دیئے۔

(رواہ البیہقی فی السنن)

۲۹۷۰۱..... عبداللہ بن ودیعہ بن خدام کی روایت ہے کہ سالم مولائے ابو حذیفہ ہماری ایک عورت کا آزاد کردہ غلام تھا اسے سلمی بنت یعار کہا جاتا تھا اس عورت نے یہ غلام جاہلیت میں آزاد کر کے سائبہ بنا دیا تھا جنگ یمامہ میں جب اسے تیر لگے اور تیروں سے گھائل ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی میراث لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ودیعہ بن خدام کو بلایا اور کہا: یہ تمہارے آزاد کردہ غلام کی میراث ہے تمھی اس کے حقدار ہو ودیعہ بن خدام نے میراث لینے سے انکار کر دیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بے نیاز کر دیا ہے ہماری ایک عورت نے اسے آزاد کر کے سائبہ بنا دیا تھا ہم عورت کے نافرذ کئے ہوئے معاملہ میں نقص نہیں آنے دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مال بیت المال میں جمع کروا دیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبیہقی

## حق ولاء فروخت کرنے کی ممانعت

۲۹۷۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق ولاء رشتہ داری کی طرح ہے ایک روایت میں ہے کہ حق ولاء نسب کی مانند ہے نہ بیچا جائے گا اور نہ بہہ کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و البیہقی

۲۹۷۰۳..... قبیسہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ (دور جاہلیت میں) جب کوئی شخص غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنا دیتا اس کا وارث نہیں بنتا تھا جب وہ غلام کوئی جنایت کر بیٹھتا تو اس کا تاوان آزاد کرنے والے پر ہوتا تھا چنانچہ لوگ یہی شکایت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! ہمارے ساتھ انصاف کریں یا تو تاوان بھی آپ آدا کریں اور میراث بھی آپ کے لیے ہو یا پھر میراث بھی ہمارے لیے اور تاوان بھی ہمیں کو ادا کرنا پڑے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست گزاران کے لیے میراث کا بھی فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۷۰۵..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کا غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فد یہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہر قبیلہ کی طرف حکم لکھا کہ آزاد کردہ غلام کا تاوان ادا کریں پھر حکم لکھا کہ حلال نہیں کہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کو اس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اپنی طرف منسوب کرے جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۶..... عروہ کی روایت ہے کہ بنو ہلال کی بریرہ باندی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بدل کتابت کی ادائیگی کے سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد کی درخواست کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی کے مالکان سے خریدنے کو کہا، مالکان نے کہا: ہم یہ باندی اس شرط پر فروخت کریں گے کہ حق ولاء ہمیں ملے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مالکان نے باندی فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے الا یہ کہ ان کے لیے حق ولاء ہو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی ممانعت نہیں چونکہ جو شخص غلام باندی آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی خرید کر آزاد کر دی پھر بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیار حق دیا انھوں نے خیار حق اپنا یا اور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے ایک بکری کا اعلان کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بریرہ رضی اللہ عنہا نے بطور ہدیہ دے دی بکری ذبح کر کے پکائی گئی پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور کھانا مانگا گھر والوں نے کہا گھر میں وہی بکری پکی ہوئی ہے جو بریرہ کو ملی تھی آپ نے فرمایا: یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھی اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے گوشت تناول فرمایا۔ عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو کتابت میں خرید اور بدلہ میں درہم ادا کیے۔ اس کی کتابت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۷... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ حق ولاء کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۸... (ایضاً) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر ایک شخص مرجاتا اور اس کا کوئی وارث نہ ہوتا نبی کریم ﷺ وارث کو تلاش کرنے کا

حکم دیتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوئی وارث نہ پاتے نبی کریم ﷺ میراث میت کے آزاد کردہ غلام کو دے دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۹... (ایضاً) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص مر گیا اس نے سوائے ایک غلام کے اپنے

پچھلے کوئی وارث نہ چھوڑا نبی کریم ﷺ نے غلام آزاد کیا اور میراث اسی کو دی۔ رواہ عبد الرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التقریہ: (۳۱۲)

۲۹۷۱۰... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے ولاء کی شرط لگا دی نبی کریم ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جو شخص ثمن

دیتا ہے ولاء اسی کا حق ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۷۱۱... فارسی مولائے بنی معاویہ کی روایت ہے کہ انھوں نے غزوہ احد کے دن ایک شخص پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا اور قتل کرتے وقت کہا: مزہ

چکھو میں فارسی غلام ہوں اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بھلا تمہارے یوں کہنے میں کیا ممانعت ہے کہ میں انصاری ہوں تم انصار میں سے ہو

چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۷۱۲... "مسند عبد اللہ بن عمر" رسول اکرم ﷺ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة: ۲۱۸۔

۲۹۷۱۳... "مسند ابن عمر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے کہا آپ

اس شرط پر خرید لیں کہ بریرہ کا حق ولاء ہمیں ملے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اس میں

کوئی ممانعت نہیں چونکہ حق ولاء اس شخص کا ہوتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۷۱۴... بذیل بن شریب کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک غلام تھا اسے میں

نے آزاد کر کے سائبہ بنا دیا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: اہل اسلام سائبہ نہیں بناتے سائبہ بنانے کا رواج اہل جاہلیت کے

ہاں تھا تم تو آزادی کی نعمت کے مالک ہو اور آزاد کردہ غلام کی میراث کے حقدار ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۵... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باپ آزاد ہو جاتا ہے تو باپ حق ولاء پہنچ لاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۶... عقبہ بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: غزوہ احد میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھا میں

نے ایک شخص پر وار کیا اور کہا: یہ یوں فارسی غلام ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے میری بات سن کر فرمایا: تم نے کیوں نہ کہا: یہ لو اور میں انصاری غلام ہوں

چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی

۲۹۷۱۷... یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرتے اگر آپ کے پاس کوئی غلام آتا آپ اسے آزاد کر

تے تھے اور جب اس کا مالک دولت اسلام سے سرفراز ہوتا آپ ﷺ حق ولاء اسے عنایت کر دیتے۔ رواہ ابو داؤد عن یزید بن ابی حبیب مرسل

۲۹۷۱۸... ابو ملیکہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کا سودا کرنا چاہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

کہا میں اسے آزاد کروں گی مالکان نے کہا آپ ہمارے لیے بریرہ کے حق ولاء کی شرط لگا دیں جب نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا جی ہاں ان کے لیے شرط لگا دو ولاء تو اس کا حق ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ پھر آپ نے

کہا: ہاں میں سے شرط لیا اور فرمایا: یہ کسی شرط سے حالانکہ قبل ازیں اللہ تعالیٰ کا حق واقع ہو چکا ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے وہ حق

نہی اسی کا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۹... (ایضاً) "مسند علی رضی اللہ عنہ" یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حق ولاء عصبات میں سے بڑے کو دیتے تھے اور عورتوں کو حق ولاء کا وارث نہیں بناتے تھے البتہ جو عورتیں بذات خود غلام آزاد کریں یا ان کے آزاد کردہ غلام غلام آزاد کریں ان کا حق ولاء عورتوں کو دیتے تھے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۰ (ایضاً) "مسند علی رضی اللہ عنہ محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حق ولاء کے بیچنے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اپنا نسب بھی بیچتا ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۲ (ایضاً) نخعی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے متعلق جس نے اپنے ورثہ میں ایک حقیقی بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ان دونوں حضرات نے حقیقی بھائی کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا اگر باپ شریک بھائی بھی مر جائے تو حق ولاء حقیقی بھائی کے بیٹوں پر لوٹ آئے گا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۳ (ایضاً) شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت کسی غلام یا باندی کو آزاد کرے پھر وہ عورت اپنے بیچے ایک بیٹا چھوڑ کر مر جائے حق ولاء وراثت میں اس بیٹے کو ملے گا اسی طرح جب تک اس کی اولاد میں بیٹے ہوں گے حق ولاء وراثت میں انہیں مستقل ملتا رہے گا جب بیٹے منقطع ہو جائیں گے تو حق ولاء عورت کے اولیاء پر لوٹ جائے گا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۴ (ایضاً) یزید رسیک کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق ولاء کی کھینچا تانی کے قائل نہیں تھے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء حلف کی مانند ہوتا ہے جو بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاتا ہے حق ولاء وہیں رکھنا چاہئے جہاں رب تعالیٰ نے اسے رکھا ہو۔ رواہ الشافعی و عبد الرزاق و سعید بن منصور و البیہقی

۲۹۷۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء نسب کا ایک شعبہ ہے جو شخص حق ولاء کو سمیٹ لیتا ہے وہ میراث کو بھی سمیٹ لیتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق و البیہقی

۲۹۷۲۷ عبد اللہ بن شہر مہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ نسب کی طرح حق ولاء بھی منتقل ہوتا ہے جو شخص نعمت آزادی کا ولی ہو وہی حق ولاء پر ہمیشہ براہمان نہیں رہتا لیکن حق ولاء ولی نعمت کے اقرب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۹۷۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی قوم سے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ توبہ۔ رواہ عبد الرزاق

## استیلاء

۲۹۷۲۹ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت ساری امہات ولد آزاد کیں اور فرمایا: رسول کریم ﷺ نے بھی انہیں آزاد کیا ہے۔ رواہ الحطیب و فہ عبد الرحمن الافرقی ضعیف

۲۹۷۳۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی واس کا بیٹا آزاد کر دیتا ہے اگرچہ وہ ناتمام بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ عبد الرزاق و ابی شیبہ و البیہقی

۲۹۷۳۱ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ میں نے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کو آزاد کیا ہے، ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: نہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے انہیں آزاد کیا ہے۔ رواہ عبد الرزاق و البیہقی وضعفہ

۲۹۷۳۲ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کے متعلق حکم دیا کہ ان کے

بیٹوں کے اموال میں ان کی انصاف پر مبنی قیمت لگائی جائے اور پھر انھیں آزاد کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں اس میں ٹھہراؤر ہا پھر قریش کا ایک شخص مر گیا اس کی ام ولد کا ایک بیٹا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس لڑکے پر تعجب کرتے تھے چنانچہ باپ بلال کی وفات کے بعد یہ لڑکا مسجد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے تم نے اپنی ماں کے متعلق کیا کیا؟ لڑکا بولا: امیر المؤمنین! میں نے بہتر کیا ہے چنانچہ میرے بھائیوں نے مجھے دو چیزوں کا اختیار دیا ایک یہ کہ میری ماں کو بدستور غلامی میں رکھیں دوسرا یہ کہ مجھے میرے باپ کی میراث سے محروم کر دیں تاہم میں نے میراث کی محرومیت کو ماں کی غلامی سے مقرر سمجھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں اس معاملہ میں انصاف بھری قیمت کا حکم نہیں دیا گیا میں ایک الگ رائے دیکھ رہا ہوں اور الگ ایک اور چیز کا حکم دے رہا ہوں الا یہ کہ تم اس میں اپنے اقوال شروع کر دیتے ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور آہستہ آہستہ لوگ جمع ہونے لگے حتیٰ کہ جب اچھی خاصی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں امہات اولاد کے متعلق ایک حکم دیا تھا تم اسے بخوبی جانتے ہو پھر میرے سامنے ایک بات آئی ہے۔ لہذا جس شخص کے پاس ام ولد ہو جب تک وہ زندہ ہے وہ اس کی ملکیت میں ہے اور جب مر جائے وہ ام ولد آزاد ہے اس پر کسی کا اختیار نہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان والبیہقی وابن عساکر

۲۹۷۳۳ زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات اولاد کو پہلے فروخت کرنے کا حکم دیا پھر اس سے رجوع کر لیا۔

رواہ البیہقی

## ام ولد کا بیان

۲۹۷۳۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو باندی بھی اپنے مالک کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ تاحیات اس کی ملکیت میں ہوتی ہے اور مرنے کے بعد وہ آزاد ہو جاتی ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے متعلق حکم جاری کیا کہ اسے نہ بیچا جائے اور نہ بیہ کیا جائے اور نہ وراثت میں منتقل ہو اس کا مالک تاحیات اس سے نفع اٹھا سکتا ہے جب مالک مر جائے وہ آزاد ہو جاتی ہے (رواہ عبدالرزاق مسند دوالبیہقی)

۲۹۷۳۶ ”مسند عمر“ ابو اسحاق ہمدانی کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ امہات اولاد کو اپنے دور خلافت میں بیچتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نصف دور خلافت میں بھی امہات اولاد کی خرید و فروخت جاری رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کیا کہ ام ولد کو کیسے فروخت کیا جائے حالانکہ اس کا بیٹا آزاد ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ام ولد کی بیع کو حرام قرار دیا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں نے اس کی شکایت کی اور گائے گائے اس فعل کا ارتکاب بھی کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۳۷ ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی اسلام قبول کرے یا کد امنی اختیار کرے اور اپنی حفاظت کرے تو اس کا بیٹا اسے آزاد کر دیتا ہے اگر باندی کفر کرے اس سے فسق و فجور سرزد ہو اور زنا کرے غلامی کے پھندے میں جکڑی رہتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۳۸ محمد بن عبداللہ شتفی کی روایت ہے کہ ان کے والد عبداللہ بن فارط نے چار ہزار درہم میں باندی خریدی پھر تھوڑے عرصہ میں باندی نے ناتمام بچہ جنم دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بویا میرے والد عبداللہ بن فارط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے آپ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو سخت ملامت کی اور فرمایا: بخدا! میں تمہیں اس عیب سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں پھر باندی فروخت کرنے والے کی طرف کوڑا لے کر متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم ایسی حالت میں باندیاں فروخت کرتے ہو جب تمہارا گوشت اور باندیوں کے گوشت تمہارے خون اور ان کے خون خلط ملط ہو جائیں تم اس حالت میں انہیں بیچ کر ان



کے پیسے بڑپ کرنا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ یہودیوں کا بُرا کرے ان پر چربی حرام کی گئی انہوں نے چربی بیخ کر اس کی رقم کھانا شروع کر دی جس طرح بھی ہو باندی واپس کرو۔ چنانچہ میرے والد نے باندی واپس کر دی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۹۷۳۹ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم امہات اولاد کی خرید و فروخت کرتے تھے جبکہ نبی کریم ﷺ زندہ ہوتے تھے اور آپ یہ معاملات دیکھتے تھے اور منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۰ ... ”مسند خلا والنصاری“ خلا والنصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص مر گیا اس نے کچھ وصیت کی اور وصیت کا ذمہ دار مجھے مقرر کیا من جملہ جن چیزوں کی وصیت کی تھی ان میں ایک ام ولد اور ایک آزاد عورت تھی ام ولد اور آزاد عورت میں کچھ تنازع کھڑا ہو گیا آزاد عورت نے ام ولد سے کہا اے کینی عورت! کل تجھے اپنی اوقات معلوم ہو جائے گی جب سر بازار فروخت ہو رہی ہوگی۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: ام ولد ہرگز فروخت نہ کی جائے۔ رواہ الطبرانی

۲۹۷۴۱ ... خوات بن جبر ابوسعید سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں امہات اولاد کی خرید و فروخت کرتے تھے۔ رواہ الترمذی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۲۸

۲۹۷۴۲ ... ابن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ام ولد کے بارے فرمایا: ام ولد کو اس کا بیٹا آزاد کر دیتا ہے، ام ولد آزاد عورت کی عدت شمار کرے گی۔ رواہ عبدالرزاق وسندہ ضعیف

۲۹۷۴۳ ... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں لکھا: اما بعد! میری وہ باندیاں جن کے پاس میں چکر لگاتا ہوں ان کی تعداد انیس (۱۹) ہے ان میں سے بعض امہات اولاد ہیں اور ان کے ساتھ ان کی اولاد ہے ان میں سے بعض حاملہ ہیں ان میں سے بعض غیر حاملہ ہیں میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر اس غزوے میں مجھے موت آ جائے تو وہ باندیاں جو غیر حاملہ ہیں اور ان کے ہاں کوئی بچہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے آزاد ہیں ان پر کسی کا کوئی اختیار نہیں جن باندیوں کے ہاں اولاد ہو یا وہ حاملہ ہوں وہ اپنے بچے پر روکی جائے گی ایسی باندی بچے کے حصہ میں سے اگر اس باندی کا بچہ مر جائے در ان حالیکہ باندی زندہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے یہ فیصلہ میں نے اپنی انیس (۱۹) باندیوں کے متعلق صادر کیا ہے واللہ المتسعان اس فیصلہ پر گواہان ہیا ج بن ابی سفیان اور عبید اللہ بن ابی رافع تھے یہ فیصلہ جمادی الاولیٰ ۳۷ھ میں لکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۴ ... حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا کہ ام ولد آزاد نہیں ہوتی بشرطیکہ جب ام ولد نے اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دیا ہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۹۷۴۵ ... عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ امہات اولاد کو نہ بیچنے میں میری اور عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک ہے پھر اس کے بعد امہات اولاد کو بیچنے کے متعلق میری رائے قائم ہوئی عبیدہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ دونوں کی اکٹھی رائے آپ کی متفقہ رائے سے مجھے زیادہ محبوب ہے میری بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔

رواہ عبدالرزاق وابن عبد البر فی العلم و البیہقی فی السنن

۲۹۷۴۶ ... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص ادائیگی قرض کے معاملہ میں اپنی ام ولد بیچنا چاہتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی انہوں نے فرمایا: باندی! تم جاؤ تمہیں عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کر دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اگر چاہے ام ولد کو آزاد کرے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر مقرر کر دے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

## مشترک غلام کو آزاد کرنے کا بیان

۲۹۷۴۸ "مسند تلب بن ثعلبہ" ابن تلب اپنے والد تلب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن نہیں بنایا۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۴۹

۲۹۷۴۹ ۱- اسماعیل بن امیہ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ان کے دادا کا طہمان یا ذکوان نامی غلام تھا ان کے دادا نے آدھا غلام آزاد کر دیا پھر غلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مالک سے آزاد بھی ہو اور اس کی غلامی میں بھی ہو چنانچہ وہ غلام تاحیات اپنے آقا کی خدمت کرتا رہا۔ رواہ عبدالرزاق و البغوی و ابن مندہ

۲۹۷۵۰ خالد بن سلمہ مخزومی کہتے ہیں عرفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پورا غلام آزاد کرو چونکہ تمہارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الجامع والبیہقی

۲۹۷۵۱ عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں میرے اور اسود بن یزید اور ہماری ماں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا جنگ قادسیہ میں اس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آزمائش سے بھی دو چار ہونا پڑا ان لوگوں نے اسے آزاد کرنا چاہا اس وقت میں چھوٹا تھا اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آزاد کرو اور عبدالرحمن اپنے حصہ کا مالک رہے گا حتیٰ کہ بالغ ہو جائے اور اسے بھی آزاد کرنے کی رغبت ہو یا اپنا حصہ ہی لے لے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۵۲ ابن شبرمہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص سے کہا اس کا غلام میں حصہ تھا کہ: اپنے ساتھیوں کے حصوں میں فساد مت افروز نہ تم خود ضامن ہو گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۳ شخصی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا جبکہ کچھ یتامی اس کے شرکاء تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا انتظار کرو حتیٰ کہ بالغ ہو جائیں اگر چاہیں تو اپنے حصے بھی آزاد کر دیں گے ورنہ تم ان کے ضامن ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اس کے شریک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ رواہ مسدد و البیہقی

۲۹۷۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن بنایا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۷۵۶ "مسند ابی امامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ ابولیح اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا یہ قضیہ نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ نے اس شخص کے مال سے غلام کو آزاد کر دیا اور فرمایا: اس کے ساتھ اور کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و الحارث و ابو نعیم فی المعرفة

## مدبر کا بیان

۲۹۷۵۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنا دیا جبکہ اس شخص کے پاس اس غلام کے غلام اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام بیچ دیا اور اسے نعام (نعیم بن عبد اللہ بن اسید بن عوف) نے خرید لیا۔ رواہ الضیاء و ابن ابی شیبہ

۲۹۷۵۸ ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنا دیا جبکہ اس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ بنو عدی کے ایک شخص نے وہ غلام خرید لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابو مذکور نے یعقوب نامی قبیلی غلام مدبر بنا دیا جب نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی آپ نے فرمایا: کیا اس شخص کا کوئی اور مال بھی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: یہ غلام مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے داماد نعیم بن نعام نے وہ غلام آٹھ سو درہم میں خرید لیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مال اپنے اوپر خرچ کرو۔ اگر بیچ جائے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو پھر اگر بیچ جائے تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو پھر بھی اگر بیچ جائے تو ادھر ادھر تقسیم کر دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۰ عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر وغیرہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی باندی کو مدبر بنا دے اگر چاہے اس سے تمبستری کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۱ طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مدبر غلام بیچ دیا تھا چونکہ اس کے مالک کو پیسوں کی ضرورت پڑ گئی تھی۔

رواہ ابو داؤد و عبد الرزاق عن معمر عن ابن المنکدر مثله

۲۹۷۶۲ ابو قلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کر دیا نبی کریم ﷺ نے اس کے تہائی مال میں سے غلام کو آزاد کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۳ ابو قلابہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنا دیا انصاری نے اپنے پیچھے غلام کے علاوہ کوئی مال نہ چھوڑا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کا ایک ثلث آزاد کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۴ ابو قلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا اس کے پاس مرتے وقت غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام کے ایک تہائی حصہ کو آزاد کیا اور دو تہائی میں غلام سے محنت مزدوری کرائی۔

۲۹۷۶۵ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدبر کو ایک تہائی مال سے آزاد کیا ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الفرائض و عبد الرزاق و البیہقی

۲۹۷۶۶ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آدمی اس حال میں اپنا غلام آزاد کر سکتا ہے کہ جب اس کی پاس غلام کے علاوہ اور مال نہ ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حال میں غلام کو مدبر بنا دے وہ حقداروں کو محروم کر دیتا ہے اور یہ ایسا شخص ہوتا ہے جو اپنا مال صدقہ کر دیتا ہے اور خود مفلس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۷ عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کر دیا اس شخص کے پاس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ اس شخص پر سخت غصہ ہوئے پھر غلام بلایا اور اسے سات سو درہم میں بیچ دیا پھر رقم اس کے پاس بھیجا اور فرمایا: اسے اپنے لیے خرچ کرو۔ رواہ سعید بن منصور

۲۹۷۶۸ "مسند علی" شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مدبر مالک کے جمع مال سے آزاد ہوگا۔ رواہ سفیان الثوری فی الفرائض

## احکام کتابت

۲۹۷۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و الطحاوی و البیہقی

۲۹۷۷۰ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مکاتب نے اپنے مالک سے کہا میں بدل کتابت قسطوں میں ادا کروں گا مالک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور معاملہ بیان کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام بلایا اور کہا: اپنی مکاتبت لیا غلام نے کہا: میں بدل صرف

مستطوں میں ادا کروں گا غلام سے کہا مال لے آؤ غلام مال لایا اور اس کے لیے آزادی کا پروانہ لکھ دیا اور فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھو میں یہ مستطوں میں دوں گا جب مالک نے یہ صورت دیکھی مال لے لیا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۱ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام تھا انھوں نے مجھے تجارت کے لیے بھیجا میں تجارت سے واپس آیا اور ایک دن عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا تھا میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ آپ مجھ سے کتابت کر لیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ترش روئی سے کہا: جی ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کتابت کا ذکر نہ ہوتا میں ایسا نہ کرتا میں تمہارے ساتھ ایک لاکھ درہم پر کتابت کا معاملہ کرتا ہوں یہ رقم تمہیں دو مستطوں میں ادا کرنی ہوگی بخدا! اس میں سے میں تمہیں ایک درہم بھی نہیں دوں گا میں باہر نکل گیا باہر جا کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا زبیر رضی اللہ عنہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لے گئے اور لے جا کر ان کے سامنے کھڑا کر دیا اور کہا: اے امیر المؤمنین آپ نے فلاں شخص کے ساتھ مکاتبت کی ہے اور آپ نے ترش روئی کا مظاہرہ کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اگر کتاب میں بلاشبہ ایک آیت نہ ہوتی میں ایسا نہ کرتا میں نے ایک لاکھ درہم پر اس سے مکاتبت کی ہے اور بدل کتابت دو مستطوں میں اسے ادا کرنا ہوگا بخدا! اس میں سے میں اسے ایک درہم بھی واپس نہیں کروں گا زبیر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاحا جواب سن کر غصہ ہو گئے اور کہا: غلام آپ کے سامنے کھڑا ہے میں آپ سے ایک حاجت کا خواہستگار ہوں اور آپ نے اپنے دونوں قبیلے پر قسم اٹھالی ہے چنانچہ مکاتبت پر ہمارا معاملہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے گھر لے گئے اور ایک لاکھ درہم مجھے دیئے پھر فرمایا: جاؤ اور اس رقم کے بارے اللہ تعالیٰ سے خیر و فضل طلب کرو میں باہر نکلا اور اللہ سے فضل و برکت کی دعا کی پھر اس رقم سے تجارت شروع کی اللہ تعالیٰ نے مجھے بیش بہا نفع عطا کیا۔ حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو بدل کتابت بھی ادا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مال بھی واپس کیا پھر بھی میرے پاس اسی بخار درہم باقی بچ گئے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب نصف بدل کتابت ادا کر دے اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔

رواہ سفیان الثوری فی الغرائض والبیہقی

۲۹۷۷۳ عبد العزیز بن رفیع ابو بکر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کتابت پر اپنا غلام آزاد کر دیا اور بدل کتابت کی قسطیں مقرر کر دیں۔ غلام بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حاضر ہوا مالک نے ایک مشت رقم لینے سے انکار کر دیا پھر مکاتب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مالک کو اپنے پاس بلوایا مالک جب حاضر ہوا اسے رقم پیش کی عمر اس نے لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ رقم بیت المال میں رکھتا ہوں مالک سے کہا تم بیت المال سے مستطوں میں لیتے رہو مکاتب سے فرمایا تم جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۷۴ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مکاتب کی کتابت کے منقطع کرنے کو کھروہ سمجھتے تھے جس پر سونا ہو یا چاندی پھروہ تین یا چار قطع ہو جائے اور فرمایا کرتے تھے یہ صورت سامان میں رکھو جیسے بھی تم چاہو۔ رواہ عبد الرزاق ابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۹۷۷۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کر دے تو اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔

رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی

## بدل کتابت پوری طرح ادا کرنے کے بعد آزاد ہونا

۲۹۷۷۶ عامر شعبی کی روایت ہے جو مکاتب کچھ بدل کتابت ادا کر دے پھر مر جائے اس کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک اس مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب مکاتب ایک تہائی یا چوتھائی بدل کتابت ادا کر دے تو وہ تاوان دہندہ کے حکم میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مکاتب نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اسی حساب سے وہ آزاد تصور ہوگا اور اسی حساب سے اس کی اولاد بھی وارث ہوگی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مکاتب کے معاملہ میں جمع کیا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کاتبوں کے لیے قیاس کریں گے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر مکاتب پر حد آئے اور وہ امہات المؤمنین کے پاس داخل ہوتا ہو کہا: ہم اس کی مانند قیاس کریں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی رائے کو ترجیح دی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۷۷۷..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب مر جائے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال اس کے مالکان کا ہے اس کی اولاد کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۹۷۷۸..... حکیم بن حزام کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا مابعد! مسلمانوں میں سے جو لوگ اپنے غلاموں کو مکاتب بنا میں لوگوں کے سوال پر اسے قبول کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۹۷۷۹..... عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک غلام مکاتب بنایا اسے ابولمیتہ کی کنیت سے پہچانا جاتا تھا وہ وقت ہونے پر قسط لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ اور اپنی کتابت میں اس سے مدد لو غلام نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر میں اسے چھوڑ دوں حتیٰ کہ یہ آخری قسط ہو جائے فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں اسے شاید نہ پاسکوں پھر یہ آیت تلاوت کی ”آتوہم من مال اللہ الذی آتکم“ انھیں اللہ تعالیٰ کا مال دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے عکرمہ کہتے ہیں اسلام میں ادا ہونے والی یہ پہلی قسط ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن سعد وابن ابی حاتم والبیہقی

۲۹۷۸۰..... انس بن سیرین اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار درہم پر مکاتب بنا دیا چنانچہ فتح تستر میں، میں بھی شامل تھا میں نے سطحی قسم کا ساز و سامان خرید لیا مجھے اس میں کافی نفع ہوا میں بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے یکمشت بدل کتابت لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں قسطوں میں لوں گا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وہ تمہی ہو مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا میرے پاس کپڑے تھے میرے لیے برکت کی دعا کی میں نے عرض کیا جی ہاں میں وہی ہوں فرمایا: کیا انس میراث چاہتا ہے پھر انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رقم قبول کرو چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے بدل کتابت کی رقم قبول کر لی۔ رواہ ابن سعد والبیہقی

۲۹۷۸۱..... ابوسعید مقبری کی روایت ہے کہ مجھے میری مالکن نے کتابت پر آ زاد کیا اور بدل کتابت چالیس ہزار درہم ٹھہرے میں نے اکثر مال ادا کر دیا پھر باقی مال اکھٹالے کر مالکن کے پاس آیا اس نے یکمشت مال لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں مہینہ مہینہ یا سال سال کی قسط لوں گی میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھ دو پھر میری مالکہ کو پیغام بھیجا کہ یہ تیرا مال بیت المال میں ہے ابوسعید آ زاد ہو چکا ہے جب چاہوں یہاں سے لیتی رہو مہینہ مہینہ یا سال سال میں جیسے بھی چاہو چنانچہ مالکہ نے آدی بھیج کر سارا مال لے لیا۔ رواہ ابن سعد والبیہقی وحسنہ

۲۹۷۸۲..... قتادہ کی روایت ہے کہ ابو محمد سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کتابت کر لینے کا مطالبہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انکار کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو درہ اٹھایا اور یہ آیت پڑھی ”فکاتبوہم“ غلاموں کو مکاتب بناؤ“ جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سیرین کے ساتھ کتابت کر لی۔ رواہ عبدالرزاق وابن سعد و عبد بن حمید وابن جریر و رواہ البیہقی موصولاً عن قتادہ عن انس

۲۹۷۸۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جس قدر بدل کتابت ادا کرے گا اسی کے بقدر آ زاد ہو جائے گا۔

رواہ عبد الرزاق وسعيد بن المسعود والبیہقی

۲۹۷۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لگا تار دو قسطیں گزر جائیں اور غلام ادا نہ کرے اس کی غلامی لوٹ آتی ہے اور کتابت کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی والحاکم

۲۹۷۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے ۱۰۔

رواہ عبدالرزاق والشافعی وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردويه والحاکم والبیہقی سعید بن المسعود

۲۹۷۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باری تعالیٰ "وآتوہم من مال اللہ الذی آتکم" غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے دو" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مکاتب کو بدل کتابت کا چوتھائی حصہ چھوڑ دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وعبد بن حمید والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابن مودوبہ البیہقی صحیحہ وسعید بن المنصور ۲۹۷۸۷..... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ مکاتب سے بدل کتابت میں کمی کر دی جائے اور بقیہ کا جلدی مطالبہ کر لیا جائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ البتہ ساز و سامان کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۸۸..... "مسند علی" ابوتیاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں مکاتبت کرنا چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو چنانچہ لوگوں نے اپنی اپنی وسعت کے مطابق رقم جمع کی کچھ رقم بیچ گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بچی ہوئی رقم کے متعلق پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ رقم مکاتبوں پر خرچ کرو۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب ما قبی کے بقدر آزادی دیتا اور کرے گا اور غلامی کے بقدر غلام کی دیتا اور کرے گا۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی والبیہقی

۲۹۷۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب بقدر ادائیگی وارث ہوگا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب غلام کے بمنزلہ ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جب نصف رقم ادا کر دے وہ قرضدار ہوتا ہے۔ رواہ سفیان

۲۹۷۹۳..... ابن جریج کی روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: اگر مکاتب مر جائے اور اس کی آزاد اولاد ہو اور ترکہ میں بدل کتابت سے زیادہ رقم چھوڑے عطا رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پہلے بدل کتابت ادا کیا جائے گا جو باقی بچے گا وہ اس کے بیٹوں کا ہوگا میں نے کہا آپ کو یہ حدیث کس سے پہنچی ہے؟ جواب دیا لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غلام کی طرف سے بدل کتابت ادا کرتے تھے اور باقی رقم اس کے بیٹوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۹۷۹۴..... شععی کی روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے وہ وارث بنے گا اور نہ ہی موروث ہوگا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جب مکاتب مر جائے اور ترکہ میں مال چھوڑے ترکے کو ادائیگی اور بقیہ بدل پر تقسیم کیا جائے گا جو ادائیگی کے بقدر ہوگا وہ اس کے ورثہ کا ہوگا اور جو بقیہ بدل کتابت کے بقدر ہوگا وہ اس کے مالکان کا ہوگا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو بدل کتابت سے باقی ہو پہلے وہ ادا کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا وہ ورثہ کا ہوگا۔

رواہ البیہقی

## احکام متفرقہ

۲۹۷۹۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی آزادی جاسکتی ہے دریاں حالیکہ اس کا شوہر غلام ہو باندی کو آزادی ملنے کے بعد جب خیار

عشق کا علم ہو اس سے اس کا شوہر جماع کر لے پھر اس کے لیے خیار عشق باقی نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

۲۹۷۹۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی کو آزادی مل جائے جب تک اس کا شوہر اس سے جماع نہ کرے اس کے لیے

خیار عشق ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو جوتے پہن کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ولد زنا

آزاد کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۸..... سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اولاد زنا کے بارے میں بہتری کی وصیت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ انھیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص پر اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کوئی غلام آزاد کرنا لازم ہو وہ تمیر سے ہرگز کسی کو آزاد نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کا مالک بن جائے وہ اس پر آزاد ہو جاتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق و ابوداؤد و البیہقی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھنے ذیخیرۃ اخناظ ۵۶۰۴۔

۲۹۸۰۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریبی رشتہ دار کو غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جاسکتا۔ رواہ البیہقی

۲۹۸۰۲..... ابراہیم کی روایت ہے کہ آل اسود کا ایک غلام قادیسیہ کے معرکہ میں شریک ہوا اور وہ کچھ زخمی ہو گیا اسود نے اسے آزاد کرنا چاہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا انھوں نے فرمایا: اسے چھوٹ دو حتیٰ کہ عبدالرحمن رضمان کے خوف سے آزاد جوان ہو جائے۔

رواہ البغوی فی الجعدیات و ابن عساکر

۲۹۸۰۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب غلام آزاد کر دیا جائے اور غلام کے پاس مال ہو تو مال غلام کا ہو گا الا یہ کہ آزاد کرنے والے کے لئے مال کی شرط لگادی جائے۔ رواہ ابن جریر و البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۴..... محمد بن زید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک باندی کے متعلق فیصلہ کیا باندی کے مالک نے جہاد میں شرکت کی اور ایک شخص کو اس نے باندی آزاد کرنے کا حکم دیا پھر اس کی رائے بدل گئی اور باندی آزاد کر دی اور اس پر گواہ بھی بنا لئے پھر باندی بچ دی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا باندی آزاد ہے اور اس کی قیمت واپس کر دی جائے اور خریدار نے باندی سے جماع کیا ہے اس سے مبرا لیا جائے۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۵..... خالد بن سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے اپنے غلام کا ایک تہنی آزاد کر دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پورا آزاد ہے اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

رواہ سفیان فی جامعہ و ابن ابی شیبہ و البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرب کے قدیوں میں سے ہر نمازی کو آزاد کر دیا اور ان پر شرط لگادی کہ تم میرے بعد تین سال تک خلیفہ کی خدمت کرو گے نیز یہ بھی شرط لگادی کہ خلیفہ تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا جیسا میں نے تمہارے ساتھ سلوک کیا ہے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ابوفروہ کی تین سالہ خدمت کا اختیار خرید لیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اختیار کو چھوڑا اور ابوفروہ پر قبضہ کر لیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص باندی آزاد کر دے اور اس کے حمل کا استثناء کر دے۔

۲۹۸۰۸..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص حالت مرض میں اپنا غلام آزاد کر دے تو یہ ایک طرح کی وصیت ہوتی ہے اگر چاہے تو اس میں رجوع بھی کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب غلام آدھا آزاد کر دیا جائے تو وہ بقیہ حصہ میں محنت مزدوری کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۰..... قتادہ کی روایت ہے کہ جو شخص مرتے وقت اپنا غلام آزاد کر دے اور وہ شخص قرضہ چھوڑے اور اس کے پاس مال بھی نہ ہو تو ایسے شخص کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام اپنی قیمت محنت مزدوری سے ادا کرے۔ یہی روایت حجاج علی بن بدر عن ابی یحییٰ زیاد الاعرج نبی

کریم ﷺ کے طریق سے بھی مروی ہے۔

## کتاب العاریہ..... از قسم اقوال

۲۹۸۱۱..... آدمی جو چیز مستعار لے اس کا واپس کرنا واجب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن عدی و الحاکم عن سمرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ و ضعیف ابوداؤد ۶۱

۲۹۸۱۲..... مستعار چیز واپس کرنا ضروری ہے اور منہ بھی واپس کیا جائے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

فاندو:..... منہ دودھ دینے والے جانور کو کہا جاتا ہے خواہ وہ بکری ہو گاٹے ہو بھینس ہو یا اونٹنی ہو دوسرے کو دودھ پینے کے لیے جانور دینا بڑا فضیلت والا عمل ہے لہذا جو جانور بھی دودھ پینے کے لیے دیا جائے اس کی منفعت پر معاملہ طے ہوتا ہے اصل چیز مالک کی ہوتی ہے اس کا واپس کرنا ضروری ہے۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۲۷۔

۲۹۸۱۳..... مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے منہ کا واپس کرنا ضروری ہے قرض ادا کر دیا جائے اور ضامن ضمانت پوری کرنے پر مجبور نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الضیاء عن ابی امامۃ

۲۹۸۱۴..... مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے۔ رواہ الحاکم و ابن ماجہ عن ابن عباس

## اکمال

۲۹۸۱۵..... اسلام تمہارے لیے کسی چیز کو ضائع اور تلف ہونے سے نہیں بچاتا لہذا مستعار کا واپس کرنا واجب ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن عطاء بن ابی رباح مرسلہ

۲۹۸۱۶..... مستعار کا واپس کرنا واجب ہے منہ کا واپس کرنا ضروری ہے جو شخص دودھ دینے والی اونٹنی کے تھنوں کو دھاگے سے باندھے دوتے

دیکھے وہ اس کا دھاگانہ حوٹے لے جھٹی کہ اونٹنی واپس کر دے۔ رواہ ابن حبان و الطبرانی و سعید بن منصور عن ابی امامۃ

۲۹۸۱۷..... دودھ پینے کے لیے عطیہ پر دیا گیا جانور واپس کرنا واجب ہے مستعار کا واپس کرنا ضروری ہے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی کیا یہ اللہ

تعالیٰ کا حکم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنا واجب ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنز و ابن النجار عن ابی امامۃ

## کتاب العاریہ..... از قسم افعال

۲۹۸۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز و دیعت کی طرح ہوتی ہے مستعار کے ضائع ہونے پر ضمان نہیں ہاں البتہ زیادتی سے

ضائع ہو جائے تب اس پر ضمان ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز لینے والے پر ضمان ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز پر ضمان نہیں چونکہ مستعار دینا ایک بھلائی ہے البتہ اگر لینے والا زیادتی کرے پھر اس پر

ضمان آئے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۱..... قاسم بن عبدالرحمن روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امانت رکھنے والے پر ضمان

نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق



۲۹۸۲۲ ..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے قبضہ کے متعلق کہا: ہر وہ چیز جو مستعار لی گئی ہو اس کا واپس کرنا ضروری ہے اور ضامن پر ضمان عائد ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۳ ..... امیہ بن صفوان اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے صفوان سے کچھ ذریعے مستعار لیں صفوان نے کہا: اے محمد! یہ ذریعے قابل ضمان ہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں ان کا ضمان ادا کیا جائے گا۔ چنانچہ بعض ذریعے ضائع ہو گئیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو ان کا ضمان لے لو صفوان نے کہا: میں ضمان نہیں لیتا چونکہ اس کی وجہ سے مجھے اسلام کی طرف رغبت ہو رہی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۸۲۴ ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز کا ضمان دیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۵ ..... ابو ملیکہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں مستعار چیز کا ضمان دوں فرمایا: جی ہاں اگر مستعار کے مالکان ضمان کے خواہاں ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

## کتاب العظمہ ..... از قسم اقوال

۲۹۸۲۶ ..... اللہ تعالیٰ کسی کے آگے زیر نہیں ہوتا اور نہ ہی دھوکا کھاتا ہے جو کچھ وہ نہیں جانتا اس کے متعلق اسے آگاہ نہیں کیا جاتا۔  
رواہ الطبرانی عن معاویہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۷۷

۲۹۸۲۷ ..... تیراناںس ہو! اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق میں سے کسی کے خلاف مدد نہیں طلب کی جاتی چونکہ اللہ تعالیٰ اس سے عظیم تر ہے تیراناںس ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کو جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر براجمان ہے اس کا عرش آسمانوں پر ہے جبکہ اس کی زمین قبے کی مانند ہے عرش چرچراتا ہے جس طرح سوار سے کجاوہ چرچرانے لگتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۷۔

## قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے

۲۹۸۲۸ ..... کلام پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو وجود دینا چاہتا ہے تو کن کہتا ہے وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے۔  
رواہ ابو الشیخ فی العظمت عن ابی ہریرہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲۵۔

۲۹۸۲۹ ..... میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان میں چرچراہٹ ہے اور چرچرانا آسمان کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر بھی جگہ نہیں جہاں فرشتے نے سر سجدے میں نہ رکھا ہو بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے ہستے کم روتے زیادہ اور بچھونوں پر لیٹ کر اپنی بیویوں سے لذت نہ اٹھا سکتے تم پہاڑوں پر نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و بکا شروع کر دیتے۔  
رواہ احمد بن حنبل و الترمذی و ابن ماجہ و الحاکم عن ابی ذر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۷ و ضعیف الترمذی ۴۰۱

۲۹۸۳۰ ..... آسمان چرچراہٹ ہے اور چرچرانا اس کا حق بھی ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے آسمان میں بالشت برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ سر بسجود نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح میں مشغول نہ ہو۔ رواہ ابن مردویہ عن انس

۲۹۸۳۱ ..... جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو، میں آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں اور آسمان کے چرچرانے کو ملامت نہیں چونکہ آسمان پر

بالشت برابر بھی جگہ نہیں الایہ کہ ہر جگہ کوئی فرشتہ سر بسجود ہے یا حالت قیام میں ہے۔ رواہ الطبرانی و الضیاء عن حکیم بن حزام  
۲۹۸۳۲..... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ساتوں آسمانوں اور زمین کو ایک لقمہ بنالے یقیناً وہ ایسا کرے گا ”سبحانک

حیث کنت“ اس کی تسبیح ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۳۳..... اللہ تعالیٰ بزرگی والا ہے جو دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

## حصہ اکمال

۲۹۸۳۴..... بیٹھوتا کہ میں تمہیں رب تعالیٰ کی عظمت سے آگاہ کروں اللہ تعالیٰ ابو جحش کی نماز سے بے نیاز ہے آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو رب تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنے سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اوپر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا دوسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سر بسجود ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا تیسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو مسلسل رکوع میں جھکے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت ہوگی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرشتے کیا کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آسمان دنیا کے فرشتے کہتے ہیں: ”سبحان ذی الملک و الملکوت“ دوسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: سبحان ذی العزۃ و الجبروت تیسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: ”سبحان الحی الذی لا یموت“۔

رواہ ابو الشمیع فی العظمة و الحاکم و البیہقی عن ابن عمر و قال الذہبی منکر غریب

۲۹۸۳۵..... اے عمر! واپس آؤ تمہارا غصہ عزت ہے تمہاری خوشی حکم ہے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں میں محو عبادت ہیں اللہ تعالیٰ فلاں کی نماز سے بے نیاز ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان فرشتوں کی نماز کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا اے اللہ کے نبی! عمر نے آپ سے اہل آسمان کی نماز کے متعلق سوال کیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں جبرئیل امین نے کہا ہے کہ عمر کو سلام کہیں اور انھیں خبر دیں کہ آسمان دنیا کے فرشتے تا قیامت سجدے میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں: ”سبحان ذی الملک و الملکوت“ تیسرے آسمان کے فرشتے تا قیامت حالت قیام میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں ”سبحان الحی الذی لا یموت“

رواہ ابن جریر و ابونعیم فی الحلیۃ عن سعید بن جبیر مرسلًا

## فرشتوں کی تسبیحات

۲۹۸۳۶..... اللہ تعالیٰ کے بے شمار ایسے فرشتے ہیں جن کے پہلو خوف خدا سے کپکپاتے ہیں ان میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس کی آنکھ سے آنسو نہ بہے چنانچہ جو آنسو بھی بہتا ہے اس سے ایک اور فرشتہ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر وہ تسبیح میں مشغول ہو جاتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کیے ہیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے سر بسجود ہیں انھوں نے اپنا سر اوپر نہیں اٹھایا اور تا قیامت سر اوپر اٹھائیں گے بھی نہیں بے شمار فرشتے حالت رکوع میں ہیں انھوں نے اس سے پہلے سر اٹھایا اور نہ تا قیامت سر اٹھائیں گے بہت سارے فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں تا قیامت صف بستہ رہیں گے جب قیامت قائم ہوگی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں پر اپنی تجلی ڈالے گا فرط محبت میں فرشتے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

رواہ البیہقی فی السنن و ابوالشیخ فی العظمة و البیہقی فی شعب الایمان و الخطیب و ابن عساکر عن رجل من الصحابة

۲۹۸۳۷ آسمان دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو سر تسلیم خم ہیں اور تا قیامت اسی حالت میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی الملك والملکوت قیامت کے دن کہیں گے اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ دوسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے تا قیامت حالت رکوع میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی العزوة والجبروت قیامت کے دن یہ فرشتے کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا تیسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے تا قیامت سر بسجود ہیں اور ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان الحی الذی لا یموت یہ فرشتے پھر بھی قیامت کے دن کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۳۸..... جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے آسمان چر چرا رہا ہے اور چر چرا اس کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر جگہ نہیں الا یہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہے بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم جانتے ہتے کم روتے زیادہ نرم پھونوں پر عورتوں سے لذتیں نہ اٹھاتے اور تم پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و بکاہ کرنے لگتے۔

رواہ احمد بن حنبل و الترمذی وقال حسن غریب وابن منیع و ابو الشیخ فی العظمة و الحاکم و سعید بن المنصور عن ابی زر ۲۹۸۳۹ نمبر کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۲۹۸۳۹ آسمانوں میں پاؤں کے برابر جگہ نہیں ہتھیلی کے برابر جگہ نہیں اور بالشت جتنی بھی جگہ نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہے یا رکوع میں ہے یا سجدے میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا تبھی فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب جس طرح تیری عبادت کرنے کا حق تھا ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا البتہ اتنی بات ہے کہ ہم سے شرک کا فعل سرزد نہیں ہوا۔ رواہ الطبرانی و ابونعیم و سعید بن المنصور عن جابر ۲۹۸۴۰ آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ یا سجدے میں ہے یا حالت قیام میں ہے۔

رواہ الشیخ فی العظمة عن عائشة

۲۹۸۴۱..... جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو؟ میں تو آسمان کی چر چراہٹ سن رہا ہوں اس کے چر چرا نے پر ملامت نہیں آسمان میں قدم کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدے میں ہے یا حالت قیام میں ہے۔

رواہ ابن ابی حاتم فی التفسیر و ابو الشیخ فی العظمة عن حکیم بن حزام

۲۹۸۴۲..... جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم سنتے ہو؟ آسمان چر چرا رہا ہے اور چر چرا اس کا حق بھی ہے آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہے یا سجدے میں ہے یا رکوع میں ہے۔

رواہ ابن مندہ و ابن عساکر عن عبدالرحمن بن العلاء بن سعد عن ابیہ

۲۹۸۴۳ تمہاری زمین کے ماوراء اللہ تعالیٰ کی ایک اور زمین ہے اس کی روشنی سفید سے اس کی مسافت تمہارے اس سورج سے چالیس دن کے برابر ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے آباد ہیں جو پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی معصیت نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے آدم کو پیدا کیا ہے اور ابلیس کو پیدا کیا ہے اس قوم کو روحانی کہا جاتا ہے انھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے پرتو سے پیدا فرمایا ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی ہریرة

۲۹۸۴۴..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبریل! میں نے ایک لاکھ امتوں کو پیدا کیا ہے کوئی امت نہیں جانتی کہ میں نے ان کے سوا کسی اور کو بھی پیدا کیا ہے میں نے ان پر لوح محفوظ کو بھی منظر نہیں کیا اور نہ ہی قلم کو مطلع کیا ہے میرا معاملہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کو وجود دینا چاہتا ہوں کن کہتا ہوں تو وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے اور کاف بون پر سبقت نہیں لے جاتی۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۴۵..... میں نے آسمانوں میں تسبیحات ہوتی سنی ہیں چنانچہ رب تعالیٰ کی ہیبت سے آسمان مصروف تسبیح ہیں اور عالیشان رب تعالیٰ سے ڈر رہے ہیں ان کی تسبیح یہ ہے کہ سبحان العلی الاعلی سبحانہ تعالیٰ

رواہ سعید بن المنصور و ابن ابی حاتم و الطبرانی و ابونعیم فی الحلیة و البیہقی فی الاسماء عن عبد الرحمن بن فرط

۲۹۸۳۶..... اللہ تعالیٰ کے آگے نور و ظلمت کے ستر ہزار پردے ہیں کسی ذی روح نے ان پردوں کا حال نہیں سنا جو سن لے اس کی جان نکل جائے۔  
رواہ الطبرانی عن ابن عمر و سهل بن سعد معاً

## نور کے ستر ہزار پردے

۲۹۸۳۷..... اللہ تعالیٰ کے آگے نور و ظلمت کے ستر ہزار پردے حائل ہیں جو جان بھی ان پردوں کی خوبصورتی کے متعلق سن لے اس کی جان نکل جائے۔

رواہ ابو یعلیٰ و العقبلی و الطبرانی ابن عمرو و سهل بن سعد معاً و ضعف و اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب  
۲۹۸۳۸..... رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے آسمانوں میں چرچراہٹ ہے جس طرح نیا پالان چرچراتا ہے جب کوئی شخص

پالان کے ایک حصہ میں سوار ہو۔ رواہ البزاز عن عمر

۲۹۸۳۹..... پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی معبود برحق ہے وہ عالم ہے قدیم ہے اس پر حدوث کبھی طاری نہیں ہوا اور نہ ہوگا  
قائم بالذات ہے چونکہ نہیں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کو وجود بخشنے والا ہے حادث نہیں ہر چیز خواہ دکھائی دے نہ دکھائی دے

اس کا خالق ہے ہر علم کا جاننے والا ہے وہ تعلم کے بغیر عالم ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن اسامة بن زید

۲۹۸۵۰..... اللہ تعالیٰ اس وقت موجود تھا جب اس کے ساتھ اور کوئی چیز موجود نہیں تھی اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا اللہ تعالیٰ نے ہر ہونے والی چیز کو

لکھا پھر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و الطبرانی عن عمران بن حصین الحاکم عن بریدة

۲۹۸۵۱..... اللہ تعالیٰ بادلوں میں تھا (یعنی اس کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا) اس کے اوپر اور نیچے ہوا تھی (یعنی فضا تھی) پھر اللہ تعالیٰ نے پانی پر اپنا

عرش پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن جریر و الطبرانی و ابو الشیخ فی العظمة عن ابی رزین

ابورزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے قبل کہاں تھا؟ اس پر آپ  
ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۵۲..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا اللہ تعالیٰ سوتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا فرشتے

نے موسیٰ علیہ السلام کو تین دن تک سلا دیا پھر موسیٰ علیہ السلام کو شیشیاں دیں ہر ہاتھ میں ایک ایک شیشی تھمائی پھر حکم دیا کہ ان کی حفاظت کرو موسیٰ

علیہ السلام نے پھر سونا شروع کر دیا قریب تھا کہ بوتلیں ہاتھ سے گر جائیں مگر آپ علیہ السلام پھر جاگ گئے اور شیشیاں تھام لیں بالآخر موسیٰ علیہ

السلام سو ہی گئے ہاتھ ڈھیلے پڑے اور شیشیاں گر کر ٹوٹ گئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سو جاتا آسمان اور زمین اپنی جگہ پر

کیونکر قائم رہ سکتے۔ رواہ ابو یعلیٰ عن ابی ہریرة و ضعفه و رواہ عبدالرزاق فی تفسیرہ عن عکرمة موقوفا علیہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۲۳۔

۲۹۸۵۳..... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف ہر دن تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اول تا آخر اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ ہے اور ایسا اپنی مخلوق

سے محبت کی وجہ سے کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہد یہ عن انس

۲۹۸۵۴..... اللہ تعالیٰ کی ایک کتاب ہے جسے لوح محفوظ کہا جاتا ہے اس کا ایک رخ یا قوت کا ہے اور دوسرا رخ سبز زرد کا ہے اس کتاب کا قلم نور کا

ہے مخلوق کے احوال اس میں درج ہیں رزق کا معاملہ اس میں درج ہے زندگی اور موت کے احوال اس میں درج ہیں اللہ تعالیٰ اکسین دن رات جو

چاہتا ہے کرتا۔ رواہ الازدی فی الضعفاء و ابو الشیخ فی العظمة عن انس ووردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۹۸۵۵..... اللہ تعالیٰ نے سفید موتی سے لوح محفوظ کو پیدا کیا ہے اس کے ڈبے کا ایک رخ سبز زرد کا ہے اس کی کتابت نور سے ہوتی ہے اللہ

تعالیٰ ہر دن اس کی طرف تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہی پیدا کرتا ہے وہی رزق دیتا

ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المآلیٰ ۲۰۱

۲۹۸۵۶..... جب اللہ تعالیٰ کسی اپنے کام کا ارادہ کرتا ہے جس میں قدرے نرمی ہو تو اس کے متعلق فرشتوں کو فارسی میں حکم دیتا ہے اور اگر اس کام

میں سختی ہو تو فرشتوں کو فصیح عربی زبان میں حکم دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی امامہ و فیہ جعفر بن الزبیر متروک

۲۹۸۵۷..... جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ذرا ناچاہتا ہے تو زمین میں کوئی ایسی چیز پیدا کر دیتا ہے جس سے زمین کپ کپا اٹھتی ہے اور جب اپنی

مخلوق کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو زمین پر ظلم کو مسلط کر دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس و رواہ الطبرانی فی السنة عنہ موقوفاً نحوہ

۲۹۸۵۸..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں چیزوں کو میں نے اپنے بندوں کی نظروں سے اوجھل رکھا ہے اگر میرے بندے ان چیزوں کو دیکھ لیں

کبھی برائی نہ کریں اگر میں اپنے پردوں کو ہٹا دوں۔ حتیٰ کہ میرے بندے مجھے دیکھ لیں اور انھیں یقین ہو جائے اور یہ جان لیں کہ جب میں

مخلوق کو موت دیتا ہوں ان کے ساتھ کیا کرتا ہوں اور یہ کہ میں نے آسمانوں کو مٹھی میں لیا پھر زمین کو مٹھی میں لیا پھر میں نے کہا: میں ہی بادشاہ

ہوں کون ہے جو میرے سوا بادشاہ ہو پھر میں اپنے بندوں کو جنت دکھاؤں اور ان کے لیے جنت میں جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں وہ انھیں دیکھ

کر یقین کر لیں پھر میں انھیں دوزخ دکھاؤں اور جو کچھ عذاب کی مختلف صورتیں اس میں تیار کر رکھی ہیں حتیٰ کہ اسے دیکھ کر یقین کر لیں لیکن

میں نے ان سب کو (اپنے آپ کو جنت کو اور دوزخ کو) جان بوجھ کر اپنے بندوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ

میرے بندے کیا عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ ساری چیزیں میں نے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

رواہ الطبرانی و ابوالشیخ فی العظمتہ عن ابی مالک الاشعری

۲۹۸۵۹..... اللہ تعالیٰ آسمان سے ہوا کا جو بگولا بھی نازل کرتا ہے وہ مقدار کے مطابق ہوتا ہے اور آسمان سے جو قطرہ بھی پانی کا نازل کرتا

ہے وہ بھی مقدار کے مطابق ہوتا ہے البتہ طوفان نوح کے موقع پر پانی اور قوم عاد کے عذاب کے موقع پر ہوا بغیر مقدار کے چلی چنانچہ طوفان

نوح کے دن پانی اللہ کے حکم سے خزاچی فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل گیا اور قوم عاد کے عذاب کے دن ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم سے خزاچی

فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل پڑی۔ چنانچہ ہوا پر فرشتوں کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

رواہ المدارقطنی فی الافراد و ابونعیم فی الحلیۃ و ابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۸۶۰..... اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ کسی چھوٹے کو بڑا بنانا چاہے تو بنا دیتا ہے اور جب کسی بڑے کو چھوٹا بنانا چاہے تو یہ بھی بنا دیتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۹۸۶۱..... سبحان اللہ! جب دن آتا ہے رات کہاں چلی جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن التبوخی رسول ہرقل

کہ ہرقل نے رسول کریم ﷺ کو خط لکھا کہ تم مجھے جنت کی طرف بلا تے ہو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے مجھے بتاؤں

دوزخ کہاں ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۲

۲۹۸۶۲..... مجھ سے فریاد نہ کی جائے فریاد تو صرف اللہ تعالیٰ سے کی جائے۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کتاب العظمتہ..... از قسم افعال

تعظیم کا بیان..... از قسم افعال

۲۹۸۶۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے

دعا کریں تاکہ مجھے جنت میں داخل کر دے نبی کریم ﷺ نے رب تعالیٰ کی تعظیم بیان کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیرے رکھا ہے عرش چر چر رہا ہے جس طرح پالان سواری کے وقت چر چراتا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن ابی عاصم وابن خزیمہ والدارقطنی فی الصفات والطبرانی فی السنة وابن مردوبہ وسعید بن المنصور ۲۹۸۶۳..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ”ان الذین ینادونک من وراء الحجرات“ (بے شک جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آپ کو آوازیں دیتے ہیں) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ! میری تعریف زینت ہے اور میری خدمت عین ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

رواہ ابن الشرفی وقال تفرديه الحسين بن واقد وابن عساكر ۲۹۸۶۵ عبد الرحمن بن عطاء بن بنی ساعدہ اپنے والد علاء بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں علاء ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن بیعت کی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ کچھ تم بھی سنتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیا سن رہے ہیں؟ فرمایا: آسمان چر چر رہا ہے اور چر چرانا اس کا حق ہے آسمان پر پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ نہ ہو لہذا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہوتا ہے یا رکوع میں ہوتا ہے یا سجدہ میں ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ”وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون“ ہم صف بستہ ہیں اور ہم تسبیحات میں مصروف ہیں۔

رواہ ابن مندہ وابن عساكر ۲۹۸۶۶ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے یکا یک آپ نے فرمایا: جو کچھ میں سن رہا ہوں کیا وہ تم بھی سن رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے آپ نے فرمایا میں آسمان کے چر چرانے کی آوازیں سن رہا ہوں اور آسمان کو چر چرانے پر ملامت بھی نہیں چونکہ آسمان میں بالشت کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی یا قدم نہ رکھے ہوئے ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

## کتاب الاول..... از حروف غین

## کتاب الغزوات..... از قسم اقوال

### غزوہ بدر

۲۹۸۶۷ میری بات کو تم ان لوگوں سے زیادہ نہیں سننے والے ہاں البتہ اتنی بات ہے کہ یہ میری بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔  
رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و النسائی عن انس

### کعب بن اشرف کا قتل

۲۹۸۶۸ کون کعب بن اشرف کی خبر لے گا چونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔ رواہ البخاری عن جابر

### اکمال

۲۹۸۶۹ میں تم سے زیادہ اجر و ثواب کا محتاج ہوں اور تم مجھ سے زیادہ چلنے کی قوت نہیں رکھتے۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود  
۲۹۸۷۰ سطح زمین پر تمہارے سوا کوئی قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کو پہچانتی ہو کہاں ہیں دنیا سے بے رغبتی کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن سرخ خیمے سے باہر تشریف لائے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۷۱ اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کو قتل کیا ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے دین کی مدد کی۔

رواہ العقیلی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۲۱

۲۹۸۷۲ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا اے اللہ کے دشمن یہ (ابو جہل) اس امت کا فرعون ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

۲۹۸۷۳ اللہ تعالیٰ میری طرف سے اس جماعت کو برابر دے تم نے مجھے خائن سمجھا حالانکہ میں امانت دار ہوں تم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ میں سچا ہوں پھر ابو جہل کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اس نے فرعون سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی چونکہ فرعون کو جب بلاکت کا یقین ہوا اس نے اللہ تعالیٰ کی واحدیت کا اقرار کر لیا تھا جبکہ اس (ملعون) کو جب موت کا یقین ہوا اس وقت بھی اس نے لات اور عزیٰ کو پکارا۔

رواہ الطبرانی و الخطیب و ابن عساکر

کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے مقتولین پر کھڑے ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۷۴ اب ابو جہل! اے عقبہ! اے شیبہ! اے امیہ! کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بے روح جسموں سے کلام کیوں کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میری بات کو ان (مردوں) سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سن رہے ہیں) البتہ اتنی بات ہے کہ وہ

جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن انس  
۲۹۸۷۵ اے اہل قلب کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کیا یہ سن سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

یہ اسی طرح سنتے ہیں جس طرح تم سنتے ہو۔ لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سیدان عن ابیہ  
۲۹۸۷۶ اے اہل قلب کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض  
کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب نہیں دے پاتے۔

رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سیدان عن ابیہ

۲۹۸۷۷ اے اہل قلب کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض  
کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مردوں سے کلام کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے وعدہ سچا کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن عائشہ

۲۹۸۷۸ اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کے دلوں کو نرم کرتا ہے حتیٰ کہ انھیں دودھ سے بھی زیادہ نرم کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بعض مردوں کے دلوں کو  
سخت کرتا ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں اے ابو بکر تمہاری مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا  
تھا (اے میرے رب) جو میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بلاشبہ تو بخشے والا اور مہربان ہے اے ابو بکر تمہاری  
مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے انھوں نے کہا تھا اگر تو (انھیں نافرمانوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے میں اور اگر تو انکی مغفرت کر دے  
تو غالب ہے حکمت والا ہے اے عمر! تمہاری مثال حضرت نوح علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا: اے میرے رب زمین پر کافروں کا  
ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑاے عمر تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا اے ہمارے رب ان اموال کو تباہ کر دے اور ان کے  
دلوں پر سختی کر اور وہ ایمان سے بہرہ مند نہ ہوں یہاں تک کہ درونک مذاب دیکھ لیں۔ تم مفلس لوگ ہو ان میں سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا الا یہ  
کہ فدیہ دے یا گردن مارے سوائے سہل بن بیضاء کے۔ رواہ احمد بن حنبل و البیہقی فی السنن عن ابن مسعود

۲۹۸۷۹ ان کی مثال ان بھائیوں کی سی ہے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں چنانچہ نوح علیہ السلام نے کہا تھا اے میرے رب زمین پر کافروں کا  
ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: اے ہمارے رب ان (کافروں) کے اموال تباہ کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے  
ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بخشے والا ہے اور مہربان ہے حضرت عیسیٰ علیہ  
السلام نے کہا تھا: اگر تو انھیں عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے تو تو غالب ہے اور حکمت والا ہے تم عیالدار  
لوگ: تو تم میں سے کوئی شخص بھی چھوٹ نہیں پائے گا مگر فدیہ دے کر یا گردن مار کر۔ رواہ العقیلی و الحاکم عن ابن مسعود

## غزوہ احد کا بیان

۲۹۸۸۰ اس پر مت رو فرشتے! اے لگا تارا اپنے پروں تلے کئے ہوئے ہیں حتیٰ کہ اسے تم نے اٹھا لیا۔ رواہ النسائی عن جابر  
۲۹۸۸۱ کیا تم نے اس کا دل چیر کر نہ دیکھا حتیٰ کہ تمہیں علم ہو جاتا کہ اس نے کلمہ توحید کا اقرار اس وجہ سے کیا ہے یا کسی اور وجہ سے۔  
قیامت کے دن تمہارے سامنے کون کلمہ توحید پڑھے گا؟

رواہ احمد بن حنبل و البیہقی و ابو داؤد و النسائی و البخاری و مسلم عن اسامہ رضی اللہ عنہ

۲۹۸۸۲ اے اسامہ! قیامت کے دن جب آوے گا کلمہ توحید کا کیا کرو گے۔

رواہ مسلم عن جناب الطیالسی و البزار عن اسامہ بن زید



## غزوہ احد.....از اکمال

۲۹۸۸۳... یا اللہ میری قوم کی مغفرت فرما چونکہ وہ نہیں جانتے۔

رواہ ابن حبان والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان وسعد بن منصور عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۴... اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدت اختیار کر لیتا ہے جس قوم نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے ہوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۹۸۸۵... اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدید ہوتا ہے جسے اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں قتل کر دے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ

۲۹۸۸۶... اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر فزوں تر ہو جاتا ہے جسے اللہ کا رسول ﷺ قتل کر دے اور جو اللہ کے رسول کا چہرہ زخمی کر دے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۸۷... اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جسے اللہ کا رسول قتل کر دے اور اس شخص پر بھی اللہ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جس کا نام "ملک

الاملاک" رکھا گیا ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۹۸۸۸... اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ فزوں تر ہو جاتا ہے جو قوم اللہ تعالیٰ کے رسول کا چہرہ زخمی کر دے۔ رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۹... میں ان لوگوں (جو احد میں شہید ہوئے) پر گواہی دیتا ہوں جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم آیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن

اٹھائیں گے جبکہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا وہ خون تازہ خون ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آ رہی ہوگی ذرا دھان رکھنا ان میں سے جسے

زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے اتارا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعد بن منصور عن عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر

روایت کیا کہ جب رسول کریم ﷺ نے احد کے مقتولین (شہداء احد) کو دیکھا آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۸۹۰... میں ان (شہداء احد) پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو زخم بھی آئے اللہ تعالیٰ زخمی کو قیامت کے دن اٹھائیں گے جبکہ زخم سے

خون پھوٹ رہا ہوگا جو بالکل تازہ ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آ رہی ہوگی ذرا دیکھو جس کو زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو (رواہ

ابن مندہ وابن عساکر عن عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر العنزی) کہ رسول کریم ﷺ شہداء احد کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے اس موقع

پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۹۱... میں ان لوگوں پر گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہو قیامت کے دن وہ آئے گا کہ اس کے زخم سے خون رس رہا

ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی لہذا جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو۔ رواہ الطبرانی والبیہقی عن کعب بن مالک

۲۹۸۹۲... میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں شہداء ہوں گے ان کے پاس آؤ اور ان کی زیارت کرو قسم اس ذات

کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی ان پر تا قیامت درود و سلام بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

رواہ الحاکم عن عبید بن عمیر عن ابی ہریرۃ

۲۹۸۹۳... تیسہ اتاس ہو کیا پورے کا پورا زمانہ کل نہیں ہے جہاں بن سراقہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ احد کی طرف جا رہے تھے میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کل قتل کیے جائیں گے اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۸

۲۹۸۹۴... میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہو لہذا ان کی زیارت کرو اور انھیں سلام پیش کرو۔

## غزوہ خندق..... از اکمال

۲۹۸۹۵..... اب ہم کفار پر چڑھائی کریں گے وہ ہمارے اوپر چڑھائی نہیں کر سکیں گے آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوہ احزاب کے موقع پر ارشاد فرمائی۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و البخاری و الطبرانی عن سلیمان بن سرد

۲۹۸۹۶..... اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کے دلوں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج بھی

غروب ہو گیا۔ رواہ البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن علی و مسلم و ابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۹۸۹۷..... یا اللہ جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا ان کی گھروں کو آگ سے بھر دے ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے ان کی

قبروں کو آگ سے بھر دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۹۸..... یا اللہ! جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ (عصر) سے مشغول کیا ہے ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۹۸۹۹..... کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ النسائی و الطحاوی و ابن حبان و الطبرانی و سعید بن منصور عن حذیفہ

کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۰۰..... کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة عبد الرزاق عن علی

۲۹۹۰۱..... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو بھی ان پر درود و سلام بھیجے گا وہ تاقیامت اسے جواب دیتے رہیں گے۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم فی الحلیة عن عبید بن عمیر

کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد سے واپس ہوتے وقت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۹۰۲..... میں ان شہداء پر گواہ ہوں انھیں انہی کے کپڑوں اور بپتے خون میں کفن دے دو۔

رواہ الطبرانی و البخاری و مسلم عن عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر

۲۹۹۰۳..... اے لوگو! شہداء احد کی زیارت کرو ان کے پاس آؤ اور انھیں سلام کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مسلمان

بھی تاقیامت ان پر سلام پیش کرے گا یہ اس کا جواب دیتے رہیں گے۔ رواہ ابن سعد عن عبید بن عمیر

۲۹۹۰۴..... یا اللہ! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہداء ہیں جو بھی ان کی زیارت کرے گا یا ان پر سلام پیش کرے گا تاقیامت یہ اسے

جواب دیں گے۔ رواہ الحاکم عن عبد اللہ بن ابی لروة

## سر یہ بتر معونہ..... از اکمال

۲۹۹۰۵..... تمہارے بھائیوں کی مشرکین کے ساتھ مڈ بھینٹ ہوئی۔ مشرکین نے انھیں بے دردی سے قتل کر دیا اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا

میں تمہاری طرف ان کا بھیجا ہوا قاصد ہوں انھوں نے کہا: اے ہمارے رب ہماری قوم کو خبر پہنچا دے کہ ہم راضی ہیں اور ہمارا رب بھی ہم سے

راضی ہے میں ان کا قاصد ہوں وہ راضی ہیں اور رب تعالیٰ بھی ان سے راضی ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۹۹۰۶ ... یا اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور ایک روایت میں ہے آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں انصار و مہاجر کی اس اللہ مغفرت فرما۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی و احمد بن حنبل البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن انس احمد بن حنبل و البخاری و مسلم عن سهل بن سعد

اللهم لا خير الا خیر الاخره فاغفر لانسار و المهاجرة  
یا اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ رواہ الحاکم عن انس

## غزوة قریظہ و نصیر..... از اکمال

۲۹۹۰۷ ... جس شخص نے اس قلعہ میں ایک تیر بھی داخل کیا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوة قریظہ و نصیر کے دن ارشاد فرمائی۔ رواہ الطبرانی عن عنبہ بن عبد

## غزوة ذی قرد..... از اکمال

۲۹۹۰۸ ابوقنادہ ہمارے چوٹی کے شہسوار ہیں اور سلمہ ہمارے پیادوں میں سب سے زیادہ برق رفتار ہیں۔  
رواہ ابوداؤد الطیالسی و مسلم و البغوی و الطبرانی و ابن حبان عن ابن الاکوع

## غزوة حدیبیہ

۲۹۹۰۹ ... جو شخص مہاجر گھاتی پر چڑھے گا اس کے گناہ اسی طرح جھڑیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ جہنم سے تھے۔ رواہ مسلم عن جابر  
۲۹۹۱۰ یقیناً آپ کی مثال ایسی ہے کوئی شخص کہے: یا اللہ مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔  
رواہ مسلم عن سلمة بن الاکوع

## غزوة خیبر..... از اکمال

۲۹۹۱۱ اللہ اکبر خیبر ویران ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈرناے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔  
رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم الترمذی و النسائی عن انس و احمد بن حنبل عن انس عن ابی طلحة  
۲۹۹۱۲ اللہ اکبر خبر ویران ہو گیا جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈرناے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔  
رواہ الطبرانی عن انس  
۲۹۹۱۳ ... اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم خیبر سے نکل بھاگو گے اونٹنی تمہیں لے کر راتوں رات بھاگی ہوگی۔ رواہ البخاری عن عمن

## غزوة مؤتہ

۲۹۹۱۴ ... کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑ دو گے؟ تمہاری مثال اور ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس سے اونٹ یا بکریاں چروانے کا کام لیا جائے وہ بکریاں چروائے پھر جب پانی پلانے کا وقت ہو تو انھیں حوض پر لائے بکریاں حوض سے پانی پی لگیں صاف صاف پانی پی لیں

اور گدلا پانی چھوڑ دیں۔ رواہ مسلم عن عوف بن مالک

۲۹۹۱۵ کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑنے والے ہو؟ تمہارے لیے ان کے معاملہ کا صاف و شفاف حصہ ہے اور ان کے لیے گدرا۔

رواہ ابو داؤد عن عوف بن مالک

## الاکمال

۲۹۹۱۶ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ موتہ میں اسلام کا جھنڈا اٹھا ما اور داعی شجاعت لیتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی دیدہ دلیری سے جھنڈے کا دفاع کرتے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہوئے پھر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا لیا جھنڈے کا دفاع کیا بالآخر وہ بھی شہید ہو گئے مجھے جنت میں ان کا مقام دکھلایا گیا ہے چنانچہ خواب میں دیکھا کہ یہ سونے کی مسہریوں پر آرام کر رہے ہیں البتہ عبد اللہ بن رواحہ کی مسہری میں میں نے کچھ گنڈیاں دیکھی ہیں میں نے کہا: ایسا کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا عبد اللہ بن رواحہ کچھ تردد کا شکار ہو گئے تھے بالآخر تردد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی عن رجل من الصحابة من بنی مرة بن عوف

۲۹۹۱۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک غزوہ پر گئے اور گھمسان کی جنگ لڑی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام رکھا تھا وہ شہید ہو گئے پرچم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے لے لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا انہوں نے پرچم تھامے رکھا پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پرچم کا دفاع کرتے رہے پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پرچم اٹھا لیا اور کہا: اب جنگ سخت ہوگی۔

رواہ ابن عانز فی مغازیہ وابن عساکر عن العطف عن خالد مخزومی مرسلہ

۲۹۹۱۸ تمہارے بھائیوں کی دشمنی سے مذہبھیز ہوئی ہے زید نے پرچم اٹھا کر جنگ کی حتیٰ کہ شہید ہو گئے، پھر اس کے بعد جعفر نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے دریغ لڑتا رہا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گیا پھر عبد اللہ بن رواحہ نے پرچم لے لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے پرچم تھام لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی الحاکم الضیاء عن عبد اللہ بن جعفر

۲۹۹۱۹ کیا میں تمہیں تمہارے لشکر کے اس غازی کے متعلق خبر نہ دوں؟ یہ گھروں سے نکل کر چل پڑے تھے۔ حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ ان کی مذہبھیز ہو گئی چنانچہ زید کو شہید کر دیا گیا تم اس کے لیے استغفار کرو پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لے لیا اس نے دشمن پر نوبت رسماً کیا بالآخر وہ بھی شہید کر دیا گیا میں اس کی شہادت پر گواہی دیتا ہوں تم اس کے لئے استغفار کرو اس کے بعد عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے بھی استغفار کرو پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا حالانکہ وہ مقرر کیے ہوئے امراء میں سے نہیں تھا وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے یا اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد کر پھیل جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو اور کوئی بھی چیخے نہ رہے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل و الدارمی و ابو یعلیٰ و ابن حبان و النصار عن اسی قتادہ

۲۹۹۲۰ اے عبد الرحمن اپنے وقار میں رہوں پرچم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا وہ بے دریغ لڑتے رہے بالآخر شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے پھر عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتے رہے بالآخر وہ بھی شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن رواحہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے پرچم اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے خالد کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی خالد اللہ تعالیٰ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے۔

رواہ الحکیم عن عبد اللہ بن سمرة

## غزوہ حنین

۲۹۹۲۱... اب جنگ سخت ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن العباس الحاکم عن جابر الطبرانی عن شیبہ  
 ۲۹۹۲۲... انشاء اللہ آئندہ کل ہمارا ٹھکانا بنی کنانہ کا کوہ دامن ہوگا جہاں وہ کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔

رواہ البخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۹۹۲۳... انشاء اللہ کل ہم بنی کنانہ کے کوہ دامن میں اتریں گے جہاں قریش کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔

رواہ ابن ماجہ عن اسامہ زید

۲۹۹۲۴... چہرے بد شکل ہوں۔ رواہ مسلم عن سلمۃ بن الاکوع

## اکمال

۲۹۹۲۵... چہرے بد شکل ہوں رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ مسلم عن سلمۃ بن الاکوع احمد بن حنبل ۹۹۹۲۳ نمبر کے تحت حدیث گزر چکی ہے عن ابی عبدالرحمن الفہری واسمہ بزد بن  
 اسید عن عبد بن حمید عن یزید بن عامر الطبرانی عن الحارث بن بدل السعدی، قال البغوی مالہ غیرہ قال وبلغنی انہ لم یسمعه  
 من النسبی و النما رواہ عن عمر بن سفیان الثقفی لبغوی الطبرانی عن شیبہ بن عثمان الطبرانی عن حکیم بن حزام انہ قالہ یوم بدر  
 و الحاکم عن ابن عباس انہ قال لقریش بمکہ

۲۹۹۲۶... اے ام ایمن خاموش رہو تمہاری زبان دانی میں نکلتی ہے۔ رواہ ابن سعد عن ابی الحویرث

کہ ام ایمن نے غزوہ حنین کے موقع پر کہا: سبت اللہ اقدامکم (جبکہ سبت بجائے سین کے ٹائے مجھ کے ساتھ ہے) جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ  
 تمہیں ثابت قدم رکھے اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۹۲۷... انشاء اللہ! کل ہمارے اترنے کی جگہ مقام حنیف کا دایاں کنارہ ہوگا جہاں مشرکین آپس میں قسمیں اٹھاتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

## سر یہ ابی قنَادۃ..... از اکمال

۲۹۹۲۸... تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ آیا وہ سچا ہے یا جھوٹا۔ رواہ ابو یعلیٰ و الطبرانی و سعید بن منصور عن جندب البجلی

## غزوہ فتح مکہ..... از اکمال

۲۹۹۲۹... مکہ میں میرے لیے دن کے وقت گھڑی بھر کے لیے جنگ حلال کر دی گئی میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہوگی مکہ اللہ تعالیٰ کی  
 حرمت سے محترم ہوا ہے مکہ کا درخت نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ کاٹی جائے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ  
 شخص اٹھا سکتا ہے جو اعلان کر کے اصل مالک تک پہنچا سکتا ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا اؤخر گھاس کاٹی جاسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا:  
 جی ہاں صرف اؤخر گھاس کاٹی جاسکتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۳۰... یہ لڑائی کا دن ہے اپنا روزہ افطار کر لو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ حکم دیا تھا۔ رواہ ابن سعد عن عید بن عمیر مرسل

۲۹۹۳۱..... میں وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کبھی بھی ”لا تشریب علیکم الیوم“ یعنی آج تمہارے اوپر کوئی باز پرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے اور وہ خوب رحم کرنے والا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم العضب عن ابی ہریرۃ، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمر

## سریہ خالد بن ولید..... از اکمال

۲۹۹۳۲..... عزی کا زمانہ ختم ہو چکا آج کے بعد عزی نہیں رہے گا۔ رواہ ابن عساکر عن قتادۃ مرسلًا

## اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک معرکہ میں بھیجنا..... از اکمال

۲۹۹۳۳..... اہل اُبنی پر غارت ڈال دو صبح جب وہ غفلت میں ہوں پھر بستی کو آگ سے جلا دو۔

رواہ الشافعی و احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ ابن سعد و البغوی فی معجمہ عن اسامۃ بن زید

## متعلقات غزوات..... از اکمال

۲۹۹۳۴..... اے عائشہ یہ جگہ ہے اگر حشرات ارض کی کثرت نہ ہو۔ رواہ البغوی عن سفیان بن ابی نمر عن ایہ

کہ رسول کریم ﷺ ایک غزوہ پر تھے آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ عقیق نامی جگہ سے جب گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

## کتاب الغزوات والوفود..... از قسم افعال

### باب رسول اللہ ﷺ کے غزوات، بعوث اور مراسلات کے بیان میں

#### غزوات کی تعداد

۲۹۹۳۵..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس (۱۹) غزوات میں حصہ لیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۳۶..... ابو اسحاق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سترہ (۱۷) غزوات کیے ابو اسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات ہوئے؟ انہوں نے کہا: سترہ۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۳۷..... ابو یعقوب اسحاق بن عثمان کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن انس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات کئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ستائیس غزوات، آٹھ غزوات میں مہینوں گھر سے غائب رہتے اور انیس غزوات میں کئی کئی دن گھر سے غائب رہتے میں نے پوچھا انس بن مالک نے کتنے غزوات میں حصہ لیا ہے جواب دیا آٹھ غزوات میں۔ رواہ ابن عساکر

## غزوہ بدر

۲۹۹۳۸... ”مسند فاروق“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں اہل بدر کا واقعہ سنانے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر کے اگلے دن مشرکین کی قتل گاہیں دکھائیں اور فرمایا: انشا اللہ کل یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی چنانچہ آپ نے جس جس جگہ کی تعیین کی تھی کل اسی جگہ پر کفار پچھاڑے گئے میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے کفار آپ کی بتائی ہوئی پچھاڑ گا ہوں سے زرہ برابر بھی نہیں چوکے پھر آپ ﷺ نے حکم دیا مقتولین کفار کو ایک کنویں میں پھینک دیا گیا پھر آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور آواز دے کر کہا اے فلاں اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں سے بات کر رہے ہیں جو مردہ لاشیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سنتے (یعنی وہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابو عوانہ وابو یعلیٰ وابن جریر  
۲۹۹۳۹... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کا واقعہ سنایا اور کہا بدر کے دن حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نظر دوڑائی ان کی تعداد تین سو سے کچھ زیادہ تھی جبکہ آپ ﷺ نے مشرکین کو ایک نظر دیکھا ان کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی فریقین میں اتنا تفاوت دیکھ کر آپ قبلہ رہو ہو کر بیٹھ گئے آپ نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھالیے آپ ﷺ نے اپنے اوپر چادر اوڑھ رکھی تھی اور تہبند باندھی ہوئی تھی آپ نے دعا کی اور کہا: یا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرمایا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرمایا اللہ! اگر تو نے اسلام کی نام لیوا اس منہی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا زمین پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تیری عبادت بند ہو جائے گی آپ ﷺ برابر رب تعالیٰ سے فریاد اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ محویت میں آپ کی چادر گونگی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر چادر اٹھائی اور آپ پر اوڑھ دی پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! رب تعالیٰ سے آپ کا واسطہ کافی ہو چکا اللہ تعالیٰ آپ کے وعدہ کو پورا فرمائے گا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم انى ممدكم بالف من الملائكة مردفين

ترجمہ:..... جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری فریاد سن لی اور تمہاری مدد کے لئے لگاتار ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے۔

چنانچہ جب میدان کارزار گرم ہوا مشرکین شکست خوردہ ہوئے ستر (۷۰) مشرکین مارے گئے اور ستر (۷۰) قیدی ہوئے پھر رسول کریم ﷺ نے ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے بدر کے قیدیوں کے متعلق مشورہ لیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ قیدی پچا کے بیٹے ہیں رشتہ دار ہیں اور بھائی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے فدیہ لے کر انھیں رہا کر دیں اس سے ہماری (معاشی) قوت مضبوط ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت عطا فرمادے اور یہ ہمارے دست و بازو بن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: بخدا! میری وہ رائے نہیں جو ابو بکر کی رائے ہے میری رائے کچھ اس طرح ہے کہ آپ میرے فلاں قریبی رشتہ دار کو میرے حوالے کریں تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں عقیل کو علی کے حوالے کر دیں وہ اس کی گردن اڑا دے اور فلاں شخص کو حمزہ کے حوالے کر دیں وہ اس کا بھائی ہے اور وہ اس کی گردن اڑا دے تاکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں زرہ برابر بھی مشرکین کی محبت نہیں بلاشبہ یہ قیدی مشرکین کے روستا ہیں ان کے پیشوا ہیں اور ان کے قائد ہیں تاہم رسول کریم ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہو گئے اور میری رائے کی طرف توجہ نہ دی چنانچہ مشرکین سے فدیہ لے کر انھیں چھوڑ دیا دوسرے دن علی الصباح میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ دونوں رو رہے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی خبر دیں آپ اور آپ کا رفیق کیوں رو رہے ہیں؟ اگر کوئی ایسی بات ہے تو میں بھی روؤں اگر مجھے رونا نہ آئے کم از کم رونے کی صورت تو بنا لوں گا نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: قیدیوں نے جو فد یہ پیش کیا ہے وہ فد یہ کیا ہے وہ تو عذاب ہے جو اس درخت سے بھی قریب دکھائی دیتا ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ما كان لنبي ان يكون له اسرى حتى يشحن في الارض لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم  
کسی نبی کے اختیار میں نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ زمین پر کثرت سے خون نہ بہا دے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا نوشتہ پہلے نہ ہو  
چکا ہوتا تو لئے ہوئے ہیں اگلے سال مسلمانوں کو اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑی چنانچہ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم  
بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے سر مبارک میں خود کے دندانے کھب گئے جس سے آپ کے چہرے پر خون بہ بڑا پھر  
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اولما اصابتمک مصيبة قد اصابتم مثلها قلت انى هذا قل هو من عند انفسکم ان الله على كل شىء قدير  
کیا جب تمہیں مصیبت پیش آئی جبکہ تم دو گنی مصیبت پہنچا چکے ہو تم کہتے ہو یہ مصیبت کہاں سے آگئی کہہ دیجئے یہ تمہاری اپنی  
طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابو عوانہ و ابن

جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن حبان و ابوالشیخ و ابن مردويه و ابونعیم و البیہقی معافی الدلائل

۲۹۹۳۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ٹھہرنے کی جگہ کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر  
کے دن رسول کریم ﷺ سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والے تھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۹۹۳۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے ہم نے مدینہ کے پھل کھائے اور ہمیں یہاں کی آب و ہوا  
راس نہ آئی ہمیں بخار ہو گیا نبی کریم ﷺ کبھی کبھی بدر کے متعلق پوچھتے رہتے تھے جب ہمیں خبر پہنچی کہ مشرکین جنگ کے لیے آرہے ہیں رسول  
کریم ﷺ بدر کی طرف چل دیئے بدر ایک کنویں کا نام ہے ہم مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے بدر میں ہمیں دو شخص ملے ایک شخص قریشی تھا جبکہ دوسرا  
عقبہ بن ابی معیط کا غلام تھا قریشی تو بھاگ نکلنے میں کامیاب ہواری بات عقبہ کے غلام کی وہ ہمارے ہاتھ لگ گیا ہم اس سے پوچھتے لوگوں کی کیا  
تعداد ہے، وہ کہتا: بخدا ان کی تعداد زیادہ ہے اور ان کی لڑائی شدید ہے۔ جب وہ یہ بات کہتا مسلمان اسے مارتے، حتیٰ کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے  
پاس لے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُس پر زور دے کر پوچھا کہ مشرکین کی تعداد کیا ہے؟ اس نے تعداد بتانے سے انکار کر دیا آپ نے پوچھا وہ  
گتے اونٹ ذبح کرتے ہیں غلام نے کہا: وہ روزانہ دس اونٹ ذبح کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی تعداد ایک ہزار ہے چونکہ ایک اونٹ  
سوا دمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے پھر رات کو بارش برسی ہم درختوں کے نیچے چلے گئے اور ڈھالوں سے بچاؤ کا کام لیا جبکہ رسول کریم ﷺ نے رات  
دعا کرتے گزاری دعا میں کہتے: یا اللہ اگر تو نے یہ مختصر سی جماعت ہلاک کر دی تیری عبادت نہیں کی جائے گی طلوع فجر کے وقت نماز پڑھنے کا  
اعلان کیا گیا لوگ درختوں کے نیچے سے نکل کر آئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر جنگ پر ہمیں ابھارا پھر فرمایا: سبھی لوگ سرخی مائل  
پہاڑ کے اس حصہ کے نیچے رہیں جب مشرکین ہمارے قریب ہوئے ہم نے صفیں بنالیں یکا یک جماعت مشرکین سے ایک شخص سرخ اونٹ پر  
سوار ہو کر نکلا اور مشرکین کے سامنے چلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! حمزہ کو بلاؤ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مشرکین کی طرف سے اس شخص  
کے قریب کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین میں اگر کوئی شخص بھلی بات کرنے والا ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ کا سوار ہے عین ممکن ہے یہ کوئی  
بات کرے اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: یہ شخص عقبہ بن ربیعہ ہے یہ جنگ سے منع کر رہا ہے اور اپنی قوم سے کہہ رہا  
ہے: اے میری قوم! میں انھیں (مسلمانوں کو) موت کی پرواہ کیے بغیر لڑنے والا دیکھ رہا ہوں تم ان تک نہیں پہنچ پاؤ گے حالانکہ تمہارے پاس مال  
و دولت کی فراوانی ہے اے میری قوم! جنگ کا خیال ترک کرو اور اس بے عزتی کو میرے سر منڈ دو اور کہو کہ عقبہ بن ربیعہ نے سستی اور ڈر پوک کی کا  
مظاہرہ کیا حالانکہ تم جانتے ہو میں کابل اور ڈر پوک نہیں ہوں یہ آفر ابو جہل نے سن لی وہ بولا: تم یہ بات کہتے ہو بخدا! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا  
ہے اسے دانتوں سے کاٹ دیتا حالانکہ تیرے حسن منظر نے تیرے پیٹ کو رعب سے بھر دیا ہے عقبہ بولا: اے سرنیوں کو زعفران سے رنگنے  
والے (یعنی عیاش پرست تھے جنگی تدابیر سے کیا واسطہ) مجھے عار مت دو آج تم جان لو گے کہ ہم میں سے کون بزدل ہے؟ چنانچہ عقبہ اس کا بھائی



شیبہ اور بیٹا ولید باہر نکلے اور مد مقابل کے خواہشمند ہوئے ادھر سے انصار سے چھ نو جوان نکلے عقبہ نے کہا: ہم تمہارے خواہشمند نہیں ہیں تم ہمارے مقابل کے نہیں ہو تم تو اپنے چچا کے بیٹوں یعنی بنی عبدالمطلب کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کھڑے ہو جاؤ اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہو جاؤ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عقبہ بن ربیعہ! شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ کو واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے پھر ہم مشرکین کے ستر آدمی قتل کیے اور ستر آدمی قید پھر ایک انصاری عباس بن عبدالمطلب کو قید کر لیا عباس نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اس نے گرفتار نہیں کیا البتہ مجھے ایک شخص نے قید کیا ہے اس کے سر سے کنارے کے بال اکھڑے ہوئے تھے وہ بہت خوبصورت تھا اور ابلیق گھوڑے پر سوار تھا میں اسے نہیں دیکھ رہا انصاری نے کہا: یا رسول اللہ میں نے ہی اسے قید کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو اللہ تعالیٰ نے فرشتے سے تمہاری مدد کی ہے حضرت علی نے فرمایا: بنی مطلب سے ہم نے عباس عقیل اور نوفل بن حارث کو قید کیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن جریر وصحیح والبیہقی فی الدلائل وروی ابن ابی عاصم فی الجہاد بعضہ  
 ۲۹۹۳۲..... "مسند علی" رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی علاوت بدر کی دن سفید اون تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ والنسائی  
 ۲۹۹۳۳..... "ایضاً" حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر کے دن ہم نے دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیتے تھے حالانکہ رسول ﷺ دشمن کے قریب ہوتے اس دن رسول اللہ ﷺ کا حملہ بے مثال تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن جریر وصحیح والبیہقی فی الدلائل  
 ۲۹۹۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں جاگ رہا تھا صرف نبی کریم ﷺ جاگ رہے تھے آپ ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے دعا میں مشغول ہو جاتے اور روتے حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح کی ہمارے درمیان مقداد رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی شہسوار نہیں تھا۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل ومسند والنسائی وابو یعلیٰ وابن جریر ابن خزیمہ  
 وابن حبان وابو نعیم فی الحلیة والبیہقی فی الدلائل

۲۹۹۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن لوگوں سے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو بنی عبدالمطلب کو قید کر لو چونکہ انہیں زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ وابن جریر وصحیحہ  
 ۲۹۹۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مجھے اور ابو بکر سے کہا گیا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل و اسرافیل جو کہ عظیم فرشتے ہیں جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابو یعلیٰ وابن ابی عاصم وابن منیع والدورقی وابن جریر وصحیحہ والحاکم وابو نعیم فی الحلیة واللکائی فی السنۃ والبیہقی فی الدلائل والضبائ

۲۹۹۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن عقبہ بن ربیعہ باہر نکلا اس کے پیچھے اس کا بھائی اور بیٹا بھی ہوئے پھر عقبہ مقابل کا خواہاں ہوا انصار کے چند نو جوان صفوں سے باہر نکلے عقبہ نے کہا تم کون ہو نو جوانوں نے جواب دیا عقبہ بولا ہمیں تم سے کوئی کام نہیں ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہو جاؤ حمزہ رضی اللہ عنہ نے عقبہ کی خبر لی، میں شیبہ کے سر ہولیا جبکہ عبیدہ اور ولید کے درمیان دو دو ہاتھ ہوئے میں اور حمزہ نے اپنا اپنا مد مقابل قتل کر لیا پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے ہم نے اسے بھی واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے آئے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم والبیہقی فی الدلائل  
 ۲۹۹۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مجھے اور ابو بکر کو فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل ہے جو کہ عظیم فرشتے ہیں جنگ میں حاضر ہوتا ہے یا فرمایا: صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواہ الدورقی وابن ابی داؤد والعشاری فی فضائل الصدیق واللکائی فی السنۃ  
 ۲۹۹۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن صبح کی آپ پوری رات بیدار رہے حالانکہ آپ مسافر تھے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن حبان

## بدر میں خصوصی دعا

۲۹۹۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بدر کی رات نماز پڑھتے رہے اور یہ دعا کرتے یا اللہ! اگر تو نے یہ تھوڑی سی جماعت ہلاک کر دی تیری عبادت نہیں کی جائے گی اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردودہ وسعید بن المنصور

۲۹۹۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن میں لڑتا رہا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں: یا حی یا قیوم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے ہیں پھر لڑنے کے لیے چلا گیا پھر تھوڑی دیر بعد آیا پھر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں یا حی یا قیوم آپ برابر یہی ورد کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب فرمائی۔

رواہ النسائی والبخاری وابویعلی وجعفر الفریابی فی الذکر والحاکم والبیہقی فی الدلائل والضعفاء

۲۹۹۵۲ عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بدر پر چھ تکبیریں کہتے تھے اصحاب رسول پر پانچ اور باقی لوگوں پر چار۔

رواہ الطحاوی

۲۹۹۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن قلیب کنویں پر تھا اور اس سے پانی نکالنا چاہتا تھا ایک سخت ہوا چلی، پھر دوبارہ تیز ہوا چلی میں نے ایسی تیز ہوا چلتی کبھی نہیں پائی پھر سہ بارہ تیز ہوا چلی چنانچہ پہلے میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف سے تھے دوسرے نمبر پر اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی بائیں طرف تھے تیسرے نمبر پر جبرئیل امین تشریف لائے وہ بھی ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے ان کی دائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے جبکہ میں ان کی بائیں طرف تھا جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو ہزیمت سے دو چارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا آپ نے گھوڑے کی گردن پر چابک ماری میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے گھوڑے پر ثابت قدم رکھے میں نے اپنا نیزہ مارا، حتیٰ کہ لہو کے چھٹے میری بغل تک پہنچے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن جریر والبیہقی فی الدلائل وفیہ ابو الحویرث عبد الرحمن بن معاویہ وهو ضعیف

۲۹۹۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنوؤں کا پانی پست کر دوں۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن جریر وصحیحہ وابونعیم فی الحلیب والدورق والبیہقی فی السنن

۲۹۹۵۵ ”مسند براء بن عازب“ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو غزوہ بدر میں شریک رہے کا خیال ہے کہ ان کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی ان کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی تھی بخدا! ان کے ساتھ نہر کو صرف مومن ہی عبور کر پایا تھا۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۲۹۹۵۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے اور ابن عمر کو بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے ہمیں چھوٹا (کسن) سمجھ کر واپس کر دیا البتہ غزوہ احد میں ہم پیش پیش رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ والریذیانی والبیہقی وابونعیم وابن عساکر

۲۹۹۵۷ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی تھی ان میں سے چھتر (۶۷) مہاجرین تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۵۸ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن اصحاب رسول اللہ ﷺ کی تعداد تین سو دس اور چند نفوس تھی ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر تھی جنہوں نے طالوت کے ساتھ نہر عبور کی تھی جبکہ ان کے ساتھ صرف مومن ہی نے نہر عبور کی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۵۹ ”مسند بشر بن تیم“ بشر بن تیم، عبد اللہ بن جلیح، جلیح، حکمہ کی سند سے بشر بن تیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل بدر میں مختلف نذیر دینے کا اعلان کیا اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی گردن آزاد کرادو۔ (رواہ ابن ابی شیبہ وابونعیم فی الاصابہ وقال: هذا مقلوب

یعنی سند میں ترتیب الت ہے اور صواب یوں ہے انا عن بشیر بن تیم عن عکرمہ چونکہ بشیر بن تیم کی شیخ ہیں اور تابعین سے روایت حدیث کرتے ہیں انھیں سفیان بن عیینہ نے پایا ہے امام بخاری اور ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۹۹۶۰ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کہا: یا رسول اللہ! حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا چونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و مسلم و الترمذی و النسائی و البغوی و الطبرانی و ابونعیم فی المعرفة

۲۹۹۶۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کو پانی دیتا رہا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابونعیم

۲۹۹۶۲ "مسند علقمہ بن وقاص" محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ بدر کے لیے گھر سے نکلے حتیٰ کہ جب مقام روحاء پر پہنچے لوگوں سے خطاب کیا اور پھر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مشرکین فلاں فلاں جگہ پہنچ چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر کی طرح جواب دیا آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے۔

فائدہ:..... حدیث کا حوالہ نسخہ میں موجود نہیں بیاض ہے۔

۲۹۹۶۳ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بدر میں شریک ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور ابو جہل گھر سے نکلے ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے: تم محمد سے ملنا چاہتے ہو ہم نے بہانہ کیا کہ ہم مدینہ جانا چاہتے ہیں کفار نے ہم سے پختہ عہد لیا کہ ہم مدینہ واپس لوٹ جائیں اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ نہ لڑیں چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ماجرا سنایا آپ نے فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور قریش کا وعدہ پورا کرو ہم واپس لوٹ گئے اور کفار کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و الحسن بن سفیان و ابونعیم

۲۹۹۶۴ محمود بن لبید کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی ہیں لہذا تم بھی اپنے اوپر علامتیں لگا لو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خودوں اور توپوں پر سفید اون بطور علامت لگائی۔ رواہ الواقدی و ابن النجار

۲۹۹۶۵ "مسند حسین بن السائب انصاری" حسین بن سائب کی روایت ہے کہ جب عقبہ کی رات ہوئی یا بدر کی رات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم کیسے لڑائی کرو گے عاصم بن ثابت بن ارح کھڑے ہوئے اور تیر کمان لے کر کہا: یا رسول اللہ! جب دشمن دو سو ذراع کے فاصلے پر ہوگا تو ان پر تیروں کی بارش کروں گا جب دشمن اتنا قریب ہوگا کہ پتھر ان پر آسانی سے برسائے جاسکتے ہوں تو ان پر پتھر برسائے جائیں گے جب دشمن اور زیادہ قریب ہو جائے گا تو نیزوں سے اس کی خبر لی جائے گی حتیٰ کہ ان کی کمر ٹوٹ جائے پھر ہم تلواریں لے لیں گے اور تلواروں سے ان کو ناکوں چنے چبوائیں گے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنگ کا حکم اسی طرح نازل ہوا ہے جو شخص بھی جنگ میں حصہ لے وہ عاصم کی طرح لڑے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۲۹۹۶۶ "مسند خلاد انصاری" اسماء بن عمیر کی روایت ہے کہ بدر کے دن فرشتے اترے انھوں نے اپنے سروں پر عمامے باندھ رکھے تھے اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی عن اسماعیل بن عمیر

۲۹۹۶۷ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین مکہ نے امین بن خلف کے پاس اجتماع کر لیا میں نے اس کی زرہ میں پھنک دیکھی جو اس کی بغل کے نیچے تھی چنانچہ میں نے بغل کے نیچے پھنک میں نیزہ مارا اور اسے قتل کر دیا بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا میری آنکھ پھوٹ گئی میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے میری آنکھ میں تھوکا اور میرے لیے دعا فرمائی چنانچہ میری آنکھ سے درد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی و الحاکم

۲۹۹۶۸ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ابلیس نے بدر کے دن مشرکین کی درگت ہوئی دیکھی تو ڈر گیا کہ جنگ کا پانسہ کہیں اس پر نہ پلٹ جائے چنانچہ حارث بن ہشام سے سراقہ بن مالک سمجھ کر اس سے چٹ گیا ابلیس نے حارث کے سینے پر مکا دے مارا

اور وہ نیچے گر گیا پھر کیا تھا! بیس سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا اور سمندر میں جا کودا اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھالیے اور کہا: یا اللہ! میں تجھ سے کرم فرمائی کا سوال کرتا ہوں! بیس خوفزدہ تھا کہیں جنگ اسی کی طرف نہ پلٹ جائے۔ رواہ الطبرانی و ابونعیم فی الدلائل

۲۹۹۶۹..... معاذ بن رفاعہ بن رافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی خلد بدر کی طرف جانے کے لئے گھر سے نکلے اور ہم اپنے ایک کمزور سے اونٹ پر سوار تھے حتیٰ کہ جب ہم روجاء کے قریب پہنچے اونٹ بیٹھ گیا میں نے کہا: یا اللہ! اگر ہم مدینہ واپس آ گئے اس اونٹ کو ذبح کر کے لوگوں میں تقسیم کریں گے ہم یہیں پریشانی کے عالم میں تھے کہ اتنے میں رسول کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ ہم نے اپنی پریشانی کے متعلق آپ کو آگاہ کیا کہ ہمارا اونٹ کمزور ہے وہ بیٹھ گیا ہے رسول کریم ﷺ سواری سے نیچے اترے اور وضو کیا پھر وضو کے پانی میں تھوکا پھر ہمیں اونٹ کا منہ کھولنے کا حکم دیا ہم نے اونٹ کا منہ کھولا آپ نے منہ میں پانی انڈیلا پھر اونٹ کے سر پر پانی ڈالا پھر گردن پر پانی ڈالا پھر دونوں کندھوں کے درمیان بالائی حصہ پر پانی ڈالا پھر کوبان پر ڈالا پھر سرینوں پر ڈالا پھر دم پر وضو کا پانی ڈالا پھر فرمایا: یا اللہ! رافع اور خلد کی سواری کو ہمت عطا فرما، رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے ہم بھی کوچ کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور اونٹ پر سوار ہو کر چل دیئے اور نبی کریم ﷺ کو نصف راستے کی مسافت پر ہم نے جالیا پھر ہم سواریوں کے آگے آگے جانے والی جماعت میں شامل ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں دیکھا ہنس پڑے اور ہم آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ ہم بدر پہنچ گئے جب بدر کی وادی کے قریب ہو گئے اونٹ بیٹھ گیا ہم نے کہا: الحمد للہ! ہم نے اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔ رواہ ابونعیم

۲۹۹۷۰..... "مسند سہل بن سعد ساعدی" سہل بن عمرو کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن بہت سارے سفید قام لوگوں کو دیکھا ہے جو چتکیرے گھوڑوں پر سوار زمین و آسمان کے درمیان فضا میں ہے انھوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی تھیں وہ دشمن کو قتل بھی کرتے تھے اور قید بھی کرتے تھے۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

۲۹۹۷۱..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن زرد رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی پھر اسی کا عمامہ باندھ لیا پھر فرشتے نازل ہوئے انھوں نے بھی زرد رنگ کے عمامے باندھ رکھے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل بدر کے تعداد تین سو دس (۳۱۰) تھی ان میں سے ستر (۷۷) مہاجرین تھے جبکہ ۲۳۶ انصار تھے مہاجرین کے جھنڈا بردار حضرت علی بن ابی طالب تھے اور انصار کے جھنڈا بردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۴..... ابوالیسر کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن عباس بن عبدالمطلب کو دیکھا وہ کھڑے رو رہے تھے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو برا رشتہ دار ہونے کا بدلہ دے کیا آپ اپنے بھتیجے کو اس کے دشمن کے ساتھ مل کر قتل کرنا چاہتے ہیں؟ عباس نے کہا: کیا میرا بھتیجا قتل ہو گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرنے والا ہے اور ان کا مددگار ہے پھر کہا: تم کیا چاہتے ہو میں نے کہا: میں آپ کو قید کرنا چاہتا ہوں چونکہ رسول کریم ﷺ نے آپ کو قتل کرنے سے منع کیا ہے کہا: یہ اس کی کوئی پہلی صلہ رجمی نہیں ہے (بلکہ قبل ازیں بارہا صلہ رجمی کر چکا ہے) چنانچہ میں عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۵..... ابوالیسر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اعلان کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر فدا ہوا آپ کو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا عباس کو زندہ سلامت رکھا ہے رسول کریم ﷺ نے سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: اے عمر! اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی کی خوشخبری دے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں سلامت رکھے یا اللہ! عمر کی مدد کرو اور اسے تقویت بخش۔ رواہ الدیلمی

۲۹۹۷۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مقتولین بدر کے متعلق حکم دیا کہ انھیں قلب کی طرف کھینچ کر لایا جائے چنانچہ قلب میں مقتولین ڈال دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کلام کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہ لوگ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ کیا

تھا وہ سچا ہے جب ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باب عتبہ کو کھینچتے ہوئے دیکھا رسول کریم ﷺ نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار بھانپ لیے اور فرمایا: اے ابو حذیفہ گویا تمہیں اس سے ناگواری ہو رہی ہے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ سر دار تھا میں پر امید تھا کہ رب تعالیٰ اسے ہدایت اسلام سے سرفراز فرمائے گا لیکن جب یہ واقعہ پیش آیا اس نے مجھے نہایت غمگین کر دیا ہے پھر رسول کریم ﷺ نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے مقتولین کو کنویں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور یہ لوگ کنویں میں پھینک دیئے گئے تو رسول کریم ﷺ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نبی کی قوم کو برابر لہ دے جو انہوں نے نہایت بدگمانی کا مظاہرہ کیا اور میری تکذیب کی عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کیسے بات کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سمجھ رہے۔

رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن انھیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے انھیں جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ رواہ ابن عساکر

## قلیب بدر پر مردوں سے خطاب

۲۹۹۷۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ قلیب پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے ابو جہل بن ہشام! اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا، ہم نے تو رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا یہ لوگ مردے نہیں؟ آپ نے جواب دیا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ اب میری بات کو اس طرح سن رہے ہیں جس طرح تم سنتے ہو حتیٰ کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن جریر

۲۹۹۸۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین کا جھنڈا اظلمہ نے اٹھا رکھا تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے لگا کر قتل کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۸۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سعد اور عمار بدر کے دن مال غنیمت جمع کرتے رہے سعد رضی اللہ عنہ نے ایک قیدی لایا جبکہ میں نے اور عمار نے کوئی قیدی نہ لایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عساکر

۲۹۹۸۲..... ابراہیم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن عربی قیدی کا فدیہ چالیس اوقیہ چاندی مقرر کی جبکہ عجمی کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر کیا ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ

۲۹۹۸۳..... ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن مشرکین قریش کے ایک شخص کو قتل کیا اور اسے درخت پر لٹکا دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

## بدر میں تین آدمیوں کا قتل

۲۹۹۸۴..... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن سامنے بٹھا کر صرف تین شخصوں کو قتل کیا ہے وہ یہ ہیں عقبہ بن ابی معیط خضر بن حارث اور طعیمہ بن عدی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۸۵..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مہاجرین میں سے پانچ اشخاص شہید ہوئے اور یہ پانچوں قریش سے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام صحیح وہ یہ رجز پڑھتا تھا انا صحیح والی ربی ارجع ترجمہ صحیح ہوں اور اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤں گا

ذو شالیس ابن بیضاء عبیدہ بن الحارث اور عامر بن وقاص رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات ہمیں بخار کی شکایت ہو گئی اور بارش بھی ہوئی لوگ بارش سے بچاؤ کے لیے درختوں تلے بھاگ نکلے میں نے رسول کریم ﷺ کے سوا کسی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی آپ نے آواز لگائی: اے اللہ کے بندو! لوگ سنتے ہی درختوں تلے سے نکل پڑے آپ نے نماز پڑھائی پھر جنگ کی طرف متوجہ ہو گئے لوگوں کو لڑنے کی ترغیب دی اور فرمایا: بنی عبدالمطلب زبردستی لائے گئے ہیں بخوشی نہیں آئے لہذا تم میں سے جو بھی کسی مطلبی کو پائے اسے قید کر لے اور قتل نہ کرے پھر فرمایا: قریش پہاڑ کے اس ناکے تلے جمع ہیں جب قریش صف بستہ ہو گئے رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو سرخ اونٹ پر سوار دیکھا، آپ نے فرمایا: اگر قریش کے کسی فرد کے پاس کوئی بھلائی ہے تو اس سرخ اونٹ والے کے پاس کچھ بھلائی ہے پھر فرمایا: اے علی جاؤ حمزہ سے پوچھو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قریش کے قریب کھڑے تھے چنانچہ حضرت علی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے کہا: یہ عتبہ بن ربیعہ ہے یہ قریش کو جنگ کرنے سے منع کر رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم میں سے وہ شخص بہادر تصور کیا جاتا تھا جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوتا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے قریش کو ہزیمت سے دوچار کیا دیکھتا ہوں کہ عقیل کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھ رسی سے گردن کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں میں ان سے طرح دے گیا مجھے چیخ کر کہا: اے علی! کہا تمہیں میرا مقام معلوم نہیں پھر جان بوجھ کر یہ بے رخی کیسی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابو یزید کو دیکھا ہے اس کے ہاتھ اسی کے گردن سے باندھے گئے ہیں آپ نے فرمایا: چلو اس کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم چلتے ہوئے عقیل کے پاس پہنچے جب عقیل نے ہمیں دیکھا کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ نے ابو جہل کو قتل کر دیا تو آپ ظفر مند ہو گئے ورنہ قوم کی خبر لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کو قتل کر دیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۹۸۷..... ”مسند علی“ محمد بن جبیر کہتے ہیں: مجھے بنی اود کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں بدر کے قلب کنویں پر تھا ایک تیز ہوا چلی میں نے کبھی ایسی تیز ہوا نہیں دیکھی یہ جبرئیل امین ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے دوسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے ان کی دائیں طرف رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے تیسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ اور میں ان کی بائیں طرف تھے جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست فاش دی رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا جب گھوڑا چل پڑا میں گھوڑے کی گردن پر گر گیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی میں مضبوطی سے بیٹھ گیا۔ رواہ ابن جریر

۲۹۹۸۸..... عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن مکلف کی نماز جنازہ پڑھی اور اس پر چار تکبیریں کہیں سہل بن حنیف پر نماز جنازہ پڑھی تو پانچ تکبیریں کہیں لوگوں نے پوچھا یہ پانچ تکبیریں کیسی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سہل بن حنیف ہے اور یہ اہل بدر میں سے ہے جبکہ اہل بدر کو بقیہ لوگوں پر فضیلت حاصل ہے میں نے چاہا کہ تمہیں ان کے فضل کا احساس دلاؤں۔ رواہ ابن ابی الفوارس

۲۹۹۸۹..... ”مسند علی“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے بدر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لاکارتے ہوئے دیکھا اور گھوڑے کے ہنہانے کی طرح آواز نکال رہے تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

بازل عامین حدیث سنی سننح اللیل کانی جنی لمثل هذا ولد تنی امی.

اے آنھ سال کے کامل اونٹ دو سال سے میری عمر نئی ہو چکی ہے اور رات کو ہنہانے کی آواز آتی ہے گویا میں ایک جن ہے اسی جنگ کے لیے میری ماں نے مجھے جنم دیا ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے ان کی تلوار خون آلود تھی۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۲۹۹۹۰..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے لیے روانگی کے وقت رسول اللہ ﷺ نے عمیر بن ابی وقاص کو چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا عمیر رضی اللہ عنہ نے لگے آپ نے انھیں اجازت دے دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ہی عمیر پر تلوار کا پتلا باندھا تھا میں بدر میں شریک ہوا میرے چہرے پر صرف ایک ہی بال تھا میں اس پر اپنا ہاتھ پھیرتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۹۱... "مسند ابن عوف" حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ہاتھ بدر کی طرف نکلے ہماری حالت یہی تھی جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے "وان فریقاً من المؤمنین لکارھون اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انھالکم" یعنی ایک قافلہ اور دوسرا لشکر۔ رواہ العقیلی وابن عساکر

## ابو جہل کا قتل

۲۹۹۹۲... ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن ایک صف میں کھڑا تھا میرے دائیں بائیں دونوں جوان لڑکے کھڑے تھے میں نے انھیں اپنے آس پاس ہونے کو اپنے لیے کمزوری کا باعث سمجھا اور یہ حالت مجھے ناگوار گزری ان میں سے ایک نے مجھے کہا: اے چچا مجھے ذرا ابو جہل دکھائیں میں نے کہا: بھلا تمہیں اس سے کیا کام پڑا؟ اس نے کہا: میں نے رب تعالیٰ کے حضور منت مان رکھی ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھا ضرور اسے قتل کروں گا۔ دوسرے لڑکے نے بھی چپکے سے کہا: اے چچا مجھے ابو جہل دکھائیں میں نے کہا: تمہیں اس ستم گرسے کیا کام پڑا ہے؟ اس نے بھی وہی جواب دیا کہ میں نے رب تعالیٰ کے حضور منت مان رکھی ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھا ضرور قتل کروں گا چنانچہ یکسر میری کیفیت بدل گئی اب میرے پاس ان کا ہونا باعث مسرت تھا میں نے ابو جہل کی طرف اشارہ کر کے کہا: وہ رہا پھر کیا تھا بس وہ دونوں شاہین کی طرح ابو جہل کی طرف لپکے وہ دونوں عفرات کے بیٹے تھے چنانچہ آنا فانا ان دونوں عقابوں نے ابو جہل کا غرور خاک میں ملا دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۹۳... واقعہ کی محمد بن عبداللہ زہری عروہ و محمد صالح عاصم بن عمرو بن رومان کے سلسلہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن عقبہ مد مقابل کے لیے لکارا جبکہ رسول کریم ﷺ جھونپڑی میں تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صف بستہ تھے رسول اللہ ﷺ پر نیند کا غلبہ ہوا آپ ﷺ تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئے (نیند کا غلبہ کیا تھا بلکہ عین حالت جنگ میں رحمت خداوندی نے ڈھانپ لیا تھا اس کی وجہ سے ڈھانپ لیا تھا جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے اذ نعشیکم النعاس امنا الایة) اور فرمایا: اس وقت تک جنگ شروع نہیں کرنی جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں اگر دشمن حرکت میں آجائے ان پر تیر برس ساؤ اور تلواریں نہ سونتو حتیٰ کہ دشمن تمہیں ڈھانپ نہ لے تھوڑی دیر بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دشمن قریب آچکا ہے اور ہمیں گھیرے میں لے رہا ہے رسول کریم ﷺ بیدار ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں کفار کی تعداد کم کر کے دکھائی اور یوں مسلمانوں کی نظر میں بھی کفار کم دکھائی دینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر بیدار ہوئے اور دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر رب تعالیٰ سے دعائیں مانگنی شروع کیں اور کہا: یا اللہ! اگر تو نے کفار کو اس جماعت پر غالب کر دیا شرک غالب ہو جائے گا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کی ضرورت مدد کرے گا اور آپ کو خوش و خرم کرے گا۔ ابن رواجہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں جبکہ رسول اللہ ﷺ مشورہ دینے جانے سے بالاتر ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مشورہ دینے جانے سے بالاتر ہے آپ نے فرمایا: اے ابن رواجہ! کیا اللہ تعالیٰ کو اس کے وعدے کا واسطہ نہ دیا جائے اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا اتنے میں عقبہ جنگ کے لیے سامنے آیا خفاف بن ایماہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بدر کے دن دیکھا جبکہ لوگوں نے صفیں باندھ رکھی تھیں اور ابھی تلواریں نہیں سوتی تھیں اور تیر کمانوں میں ڈال رکھے تھے جبکہ بعض لوگ دوسروں کی صفوں کو اپنے آگے ڈھال بنائے ہوئے تھے صفوں میں خلا نہیں تھا جبکہ لوگوں نے تلواریں سوت لی تھیں میں نے بعد میں مہاجرین میں سے ایک شخص سے اس بارے میں سوال کیا۔ اس نے کہا: ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اس وقت تک ہم تلواریں نہ سونتیں جب تک دشمن ہمیں گھیر نہ لے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوئے اتنے میں عقبہ، شیبہ اور ولید صف سے نکل کر باہر آئے پھر مبارزت کا نعرہ لگایا چنانچہ ان کی مبارزت پر انصار کے تین نوجوان معاذ، معوذ اور عوف بن حارث نکلے رسول کریم ﷺ کو اس سے شرم آئی کہ جنگ کے شروعات میں مشرکین کے مد مقابل انصار ہوں لہذا آپ نے چاہا کہ یہ کاٹنا آپ کی قوم کے افراد کے لیے مختص ہو آپ نے انصار کو واپس کر دیا اور ان کی حوصلہ افزائی میں اچھی بات کہی پھر مشرکین کی صدا

سنائی دی۔ وہ یہ کہ اے محمد ہماری قوم سے ہمارے ہمسروں کو نکالو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے نبی ہاشم کھڑے ہو جاؤ اور اس حق کے لیے لڑو جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے جبکہ یہ مشرکین اللہ کے نور کو بجھانے آئے ہیں اتنے میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب بن عبدمناف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے چلتے چلتے مشرکین کے پاس آئے عقبہ نے کہا بات کرو تا کہ ہم تمہیں پہچان لیں چونکہ جنگی ٹوپیاں ہونے کی وجہ سے مشرکین انہیں نہ پہچان سکے۔ کہا: اگر تم ہمارے ہمسر ہوئے ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کا شیر اور اللہ کے رسول کا شیر ہوں عقبہ نے کہا: کیا خوب مد مقابل ہے پھر عقبہ نے کہا: میں حلیفوں کا شیر ہوں تمہارے ساتھ یہ دو کون ہیں حمزہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث ہیں عقبہ نے کہا: یہ بھی اچھے ہمسر ہیں پھر عقبہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے ولید کھڑے ہو جاؤ ولید کھڑا ہوا اس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں سے عمر میں چھوٹے تھے۔ چنانچہ دونوں میں دودو ہاتھ ہوئے تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو واصل جہنم کہا پھر عقبہ کھڑا ہوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے ان میں بھی دودو ہاتھ ہوئے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ نے عقبہ کو قتل کر دیا پھر شیبہ کھڑا ہوا اس کی طرف عبیدہ رضی اللہ عنہ بڑھے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں معمر شخص تھے تاہم شیبہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ تلوار سے زخمی کر دی جس سے پنڈلی کا گوشت کٹ گیا یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پلٹ کر شیبہ پر حملہ کر دیا اور اسے واصل جہنم کیا اور دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھائے اپنے ساتھیوں میں آئے۔ جبکہ عبیدہ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ سے گودا بہہ رہا تھا عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں شہید نہیں ہوں آپ نے فرمایا۔ جی ہاں تم شہید ہو پھر کہا: کاش ابو طالب زندہ ہوتے جان لیتے کہ ان کے شعر کا میں خوب مصداق ہوں:

كذبتم وبيت الله يبز محمد  
ولما نطا عن دونه وتناضل  
ونسلمه حتى نصرع دونه  
ونذهل عن ابناءنا والحلائل

بيت اللہ کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو محمد ﷺ مغلوب نہیں ہوں گے چونکہ ہم اس کے آگے پیچھے نیزوں اور تیروں سے اس کا دفاع کریں گے ہم انہیں صحیح و سلامت رکھیں گے اور اس کے آگے پیچھے ڈھیر ہو جائیں گے اور اس کی خاطر ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔  
پھر یہ آیت نازل ہوئی "هذان خصمان اختصموا لى ربهم" یہ دو جھگڑنے والے اپنے رب کے متعلق جھگڑ رہے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے چار سال عمر میں بڑے تھے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے تین سال بڑے تھے مؤرخین کا کہنا ہے کہ جب عقبہ نے مبارزت کا نعرہ لگایا تو حضرت ابوحنظیفہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف بڑھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت اٹھ کر آگے بڑھی تو ابوحنظیفہ رضی اللہ عنہ نے لپک کر اپنے باپ عقبہ پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۹۹۴۔ عروہ کی روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ رسول کریم ﷺ بدر سے واپس آچکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اجر و ثواب کہاں ہو فرمایا: تمہارے لئے اجر و ثواب ہے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

۲۹۹۹۵۔ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بدر سے لوٹنے کے بعد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل شام سے واپس آئے سعید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اجر و ثواب آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اجر و ثواب بھی ہے۔ رواہ ابن عساکر الزہری مثله، ابن عساکر عن موسیٰ بن عقبہ مثله ابن عساکر وعن ابن اسحاق مثله

۲۹۹۹۶۔ عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدر سے واپس آجانے کے بعد طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ شام سے لوٹے انہوں نے آپ



ﷺ سے بات کی آپ نے انھیں مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اجر و ثواب؟ فرمایا: تمہارا اجر و ثواب بھی ہے۔

رواہ ابن عائد، ابن عساکر و عن ابن شہاب، ابن عساکر و عن موسیٰ بن عقبہ مثله ابن عساکر و عن ابن اسحاق مثله ابن عساکر ۲۹۹۹۷۔ عروہ کی روایت ہے کہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ وفات پا گئیں جبکہ رسول کریم ﷺ بدر کی طرف جا چکے تھے رقیہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کی بیوی تھیں اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے جب یہ لوگ میت دفنارہے تھے یکا یک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کی آواز آئی تو کہا اے اسامہ دیکھو یہ کیسی تکبیر ہے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی جدلماء فانی اونٹنی پر سوار تشریف لارہے ہیں اور مشرکین کے قتل عام کا اعلان کر رہے ہیں سن کر منافقین نے کہا: بخدا یہ کچھ نہیں محض ڈھکوسلا ہے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے مشرکین بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے لائے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ ۲۹۹۹۸۔ عروہ کی روایت ہے ایک شخص نے امیہ بن خلف کو گرفتار کر لیا تھا لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا اور قتل کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۹۹۹۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: یہ جبریل امین ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے کھڑے ہیں اور گھوڑے پر جنگی ہتھیار ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۰۔ عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ جب مسلمان بدر پہنچے اور مشرکین سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو رسول کریم ﷺ نے عقبہ بن ربیعہ کی طرف دیکھا وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر قوم کے کسی فرد کے پاس بھلائی ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ والا ہو سکتا ہے اگر مشرکین اس کی بات مان لیں ہدایت پا جائیں گے (چنانچہ عقبہ نے کہا: میری بات مانو اور ان لوگوں سے جنگ مت کرو چونکہ اگر تم نے جنگ کی تو آئندہ تم میں سے ہر شخص اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھ کر کڑھتا رہے گا۔ لہذا جنگ سے طرح دیکر چلے جاؤ ابو جہل کو عقبہ کی بات پہنچی کہنے لگا: بخدا! اس نے محمد کو دیکھ لیا ہے اور اس کا جادو پھیلتا جا رہا ہے حالانکہ بخدا! حقیقت اس کے برعکس ہے عقبہ کو یہ خیال اس لیے سوچا ہے چونکہ اس کا بیٹا محمد کے ساتھیوں میں ہے جبکہ محمد اور اس کے ساتھیوں کا یہ حال ہے کہ وہ صرف ایک اونٹ کا نوالہ ہیں۔ اگر ہماری ٹڈ بھینٹ ہوئی یہی صورت سامنے آئے گی۔ عقبہ نے کہا: بزدلی کی وجہ سے اپنی سرنیوں کو رنگنے والا عنقریب جان لے گا جو اپنی قوم میں فساد برپا کرنے والا بھی ہے۔ بخدا! میں پوسٹین کے نیچے ایسی قوم کو چھپے دیکھ رہا ہوں جو تمہیں مار مار کر تمہاری درگت بنا ڈالے گی جس کا ڈر بڑی اہمیت کا حامل ہے کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ ان کے سریوں لگتے ہیں جیسے سانپوں کے سر ہوں ان کے چہرے تلواروں کی مانند ہیں پھر عقبہ نے اپنے بھائی اور بیٹے کو بلایا اور ان دونوں کے درمیان چلتا ہوا یا حتیٰ کہ جب صفوں سے الگ ہو گیا تو مبارزت کا نعرہ لگایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۱۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: تم اگر بنی ہاشم کے کسی شخص سے ملو اسے ہرگز قتل نہ کرو چونکہ بنی ہاشم کو زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۲۔ مجاہد کی روایت ہے کہ جب بدر کے دن مشرکین کو قیدی بنا لیا گیا اور عباس رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری نے گرفتار کیا جبکہ لوگ انھیں ڈرا رہے تھے کہ مسلمان انھیں قتل کر دیں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں آج رات عباس کی وجہ سے سویا نہیں ہوں جبکہ انصار کا گمان ہے کہ وہ انھیں قتل کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ انصار کے پاس جائیں چنانچہ آپ انصار کے پاس گئے اور فرمایا: عباس کو چھوڑ دو انصار نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ کی اس میں رضامندی ہے تو انھیں لے لیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۳۔ مجاہد کی روایت ہے کہ فرشتوں نے صرف بدر کے دن قتال کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۴۔ ابن سیرین کی روایت ہے کہ عفراء کے دو بیٹوں نے ابو جہل کو ادھ موا کیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۰۵۔ زہری کی روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ نبی کریم ﷺ بدر سے فارغ ہو کر واپس آ چکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں اپنے حصہ کے متعلق بات کی آپ نے فرمایا تمہارے لیے حصہ ہے عرض کیا میرا اجر و ثواب یا رسول

اللہ؟ فرمایا: تمہارے لیے اجر و ثواب بھی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۰۰۶۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ بدر کے موقع پر مسلمانوں نے ستر مشرکین قید کر لئے قیدیوں میں رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کی بیٹیوں کی دیکھ بھال کا کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! بخدا تمہیں میری بیٹیوں پر صرف اس بات نے اکسایا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے متعلق خیر خواہ نہیں سمجھتے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! اس سے میرے لیے تمہاری عزت میں اضافہ ہی ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہی ایسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سن رہے تھے اور انھیں نیند نہیں آنے پا رہی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سوتے کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے سو سکتا ہوں جبکہ میں اپنے چچا کے رونے کی آواز سنتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: انصار نے عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں کھول دی ہیں اور انصار ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

## زرد رنگ کا غمامہ

۳۰۰۰۷۔ ابو جعفر کی روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا غمامہ باندھ رکھا تھا چنانچہ فرشتے بھی زرد غمامے باندھے ہوئے اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۸۔ محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے لاکارہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ولید کی طرف اٹھے اور یہ دونوں نوعمر نوجوان تھے اور آپس میں ملتے جلتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار میں ولید کا کام تمام کر دیا پھر شیبہ اٹھا اور اس کے مقابلہ کے لیے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک ہی وار میں انھوں نے بھی شیبہ کا کام تمام کر دیا پھر عتبہ کھڑا ہوا اس کی خبر لینے کے لیے عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے یہ دونوں بھی آپس میں ایک جیسے تھے ان کے آپس میں دو دو ہاتھ ہوئے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا زور دار وار کیا جس سے عتبہ کا بایاں کا نہ حاکٹ گیا اس نے غصہ میں تلوار چلائی جس سے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کٹ گئی یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پلٹے اور پل جھپکنے میں عتبہ کا غرور خاک میں ملا دیا پھر یہ دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھالائے اور رسول اللہ ﷺ کی جھونپڑی میں لٹا دیا آپ نے اپنی ران مبارک ان کے سر کے نیچے رکھ دی اور منہ سے غبار جھاڑنے لگے اس اثناء میں عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! بخدا! اگر آپ کو ابوطالب دیکھ لیتے وہ سمجھ لیتے کہ ان کے شعر کا مصداق میں ہی ہوں۔

ونسلمہ حتی نصرع حوله  
ونذہل عن ابناننا والحلائل

ہم انھیں صحیح و سلامت رکھیں گے حتیٰ کہ ان کے آس پاس گرا دیئے جائیں اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں سے غافل ہو جائے گے کیا میں شہید نہیں ہوں فرمایا: جی ہاں میں تمہاری شہادت پر گواہ ہوں پھر عبیدہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے رسول اللہ ﷺ نے مقام صفراء کے پاس انھیں دفن کیا اور ان کی قبر میں خود اترے جبکہ آپ ان کی قبر کے سوا کسی قبر میں نہیں اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۹۔ زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مہاجرین و انصار کے لیے مال غنیمت سے پورا پورا حصہ دیا اور ان میں سے جو لوگ جنگ میں حاضر نہیں ہو سکے انصار میں سے ابولہبانہ بن عبدالمندراور حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۰۔ ابوصالح حنفی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میں سے ایک کی دائیں طرف جبرئیل امین ہیں اور دوسرے کے پاس میکائیل و اسرافیل ہیں جو عظیم فرشتے ہیں جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور دونوں میں کھڑا رہتا ہے۔ رواہ خثمة فی فضائل الصحابة و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۰۰۱۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیں کون پانی پلائے گا لوگ سنتے ہی دوڑ پڑے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مشکیزہ اٹھالیا پھر عبدقصر کے کنویں پر آئے کنواں تاریک تھا کنویں میں ڈول لٹکایا اتنے میں اللہ تعالیٰ نے

جبرئیل امین میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا کہ محمد ﷺ اور اس کی جماعت کی مدد کے لیے تیار ہو جاؤ چنانچہ یہ فرشتے جب آسمان سے نزلت ہر طرف شور برپا تھا جب اس کنوئیں کے پاس سے گزرے سبھی اسے سلام پیش کر رہے تھے۔

رواہ ابن شاہین و فیہ ابو الجارود قال احمد بن حنبل هذا متروک وقال ابن حبان: رافضی يضع الفضائل والمثال کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزییہ ۳۹۵۰۱ و ذیل المآلی ۵۸۔

۳۰۰۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نماز میں مشغول رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے یا اللہ اگر تو نے اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی چنانچہ اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردویہ

۳۰۰۱۳ شعمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے سوا ہمارا کوئی آدمی گھوڑے پر سوار نہیں تھا چنانچہ وہ اہل بق گھوڑے پر سوار تھے (رواہ ابن مندہ فی غریب شعبۃ و البیہقی فی الدلائل)

۳۰۰۱۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن ہمارے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے زبیر رضی اللہ عنہ کا گھوڑا اور مقداد رضی اللہ عنہ کا گھوڑا۔ رواہ البیہقی فی الدلائل و ابن عساکر

۳۰۰۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بدر کے دن میں نے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے عبیدہ بن حارث کی مدد کی اور ان کے مد مقابل ولید بن عتبہ کو قتل کیا نبی کریم ﷺ نے اس پر مجھے کچھ نہیں کہا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۶ "مسند ارقم" ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس سامان ہے اسے نیچے رکھ دو چنانچہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے عائد بن مرزبان کی تلوار نیچے رکھی اسے ارقم رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ میری تلوار ہے

آپ ﷺ نے تلوار انھیں دے دی۔ رواہ الباوردی و الطبرانی فی الاوسط و الحاکم و ابونعیم و سعید بن منصور

۳۰۰۱۷ "مسند اسامہ" جب رسول اللہ ﷺ بدر سے فارغ ہوئے تو بشیر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اہل

سافندہ کی طرف۔ رواہ الحاکم

## غزوہ بدر کے موقع پر قیہ رضی اللہ عنہا کی وفات

۳۰۰۱۸ (مسند اسامہ) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قیہ رضی اللہ عنہ کی تیار

اری کے لیے پیچھے چھوڑ دیا تھا جبکہ آپ بدر کی طرف روانہ ہو گئے تھے چنانچہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی غضبناک نامی اونٹنی پر سوار ہو کر فتح کی بشارت سنانے کے لیے آئے بخدا! میں نے اس وقت تک تصدیق نہ کی جب تک میں نے قیدیوں کو نہ دیکھ لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مال غنیمت سے حصہ دیا۔ رواہ البیہقی فی الدلائل و سندہ صحیح

۳۰۰۱۹ "مسند اسامہ بن عمیر" ابولیح اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن فرشتے نازل ہوئے فرشتوں نے عماسے باندھ رکھے تھے جبکہ اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی و الحاکم

۳۰۰۲۰ "ایضاً" رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بدر کے دن نشانی سفید اونٹنی تھی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۳۰۰۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کر رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر فرمایا: مجھے کوئی مشورہ دو

استن میں ابو بکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: آپ بیٹھ جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا آپ بیٹھ جائیں پھر حضرت سعد بن عباد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارا ارادہ کیا ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کا پیچھا کرتے ہوئے سمندر میں گھس جائیں ہم سمندر میں بھی گھس جائیں گے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم مقام برک نماد تک ابوسفیان کا پیچھا کریں گے تو ہم اس کے

لیے بھی تیار ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۲۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کون دیکھنے جائے گا کہ ابو جہل کس حال میں ہے چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چل پڑے کیا دیکھتے ہیں کہ اسے عرفاء کے دو بیٹوں نے نیم جان کر کے چھوڑا ہوا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے داڑھی سے پکڑا آگے سے بولا: کیا تم نے مجھ سے بڑھ کر بھی کسی عظیم شخص کو قتل کیا ہے یا کہا: کیا ایسا کوئی عظیم شخص ہو سکتا ہے جسے اس کی قوم قتل کر دے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۲۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کرتے ہوئے ایک جگہ پہنچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ بات کی آپ نے اعراض کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی آپ نے اس کی طرف بھی کوئی خاص توجہ نہ دی اتنے میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں (یعنی انصار کو) خاطر میں لانا چاہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم برک عماد تک جائیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس رائے کو اچھا سمجھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چل پڑے حتیٰ کہ بدر جا پہنچے یہاں کنوؤں پر پانی لینے کے لیے تشریف لگے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے ان میں بنی حجاج کا ایک غلام بھی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھنے لگے غلام بولا: مجھے ابوسفیان کا علم نہیں البتہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف وغیرہم لوگ ادھر موجود ہیں جب غلام نے یہ جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے مارا بولا: جی میں ابھی بتائے دیتا ہوں چنانچہ بولا: ابوسفیان نہیں ہے یہ جواب سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے چھوڑ دیا پھر اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھا بولا مجھے ابوسفیان کا علم میں البتہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ اور امیر بن خلف وغیرہم یہ لوگ ادھر موجود ہیں۔ جب وہ یہ جواب دیتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے مارتے جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب یہ غلام سچ بولتا ہے تم اسے مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تم اسے چھوڑ دیتے ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: یہ فلاں کی پچھاڑ گاہ ہے اور یہ فلاں کی بخدا آپ ﷺ نے جس جس کا فرکی پچھاڑ گاہ کی تعیین کی تھی اسی جگہ میں وہ مارا گیا زرہ برابر بھی کوئی وہاں سے نہیں چوکا۔ رواہ ابن شیبہ

۳۰۰۲۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری پھوپھی کا بیٹا حارثہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تھا یہ نو جوان لڑکا تھا یہ دیکھنے بھالنے کے لیے گیا تھا جنگ لڑنے نہیں گیا تھا چنانچہ دوران جنگ اسے ایک نیزا لگا، یوں وہ شہید ہو گیا واپسی پر میری پھوپھی اس جوان کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو میں سبر کروں گی اور اسے باعث ثواب سمجھوں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ! ہشتیں تو بے شمار ہیں اور حارثہ فر دوس ہاں میں ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی

## غزوہ احد

۳۰۰۲۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب غزوہ احد کو یاد کرتے رو جاتے پھر فرماتے۔ غزوہ احد کا دن سارے کا سارا طلحہ کے نام ہے پھر واقعہ سنانے لگتے اور فرماتے غزوہ احد کے دن میں نے سب سے پہلے مال غنیمت سمیٹا میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے ڈھال بنے ہوئے ایک شخص کو دیکھا میں نے دل ہی دل میں کہا: اللہ کرے یہ طلحہ ہوا قطع نظر اس سے کہ یہ بکار خیر مجھ سے جا تا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ طلحہ ہوا قطع نظر اس کے کہ یہ بکار خیر مجھ سے جا تا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ شخص میری قوم کا ہو جبکہ جنت سے مشرق کی طرف ایک شخص کھڑا تھا میں اسے نہیں جانتا تھا جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب تھا وہ شخص تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا ابھی تک میں اسے پہچاننے سے قاصر رہا جب وہ اور قریب ہوا آیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے جبکہ آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید کیے گئے تھے آپ کا پیروں کی زخمی تھا آپ کے چہرہ اقدس میں خود کی دو کڑیاں کھپ گئیں تھیں رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: تم اپنے ساتھی یعنی طلحہ کی خبر لو تا ہم آپ کی اس بات کی طرف توجہ نہ دی میں آگے بڑھاتا کہ آپ کے رخسار مبارک سے خود کی کڑیاں نکالوں تا ہم جھٹ ابو عبیدہ بولے اور کہا: میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ یہ کام میرے لیے چھوڑ دیں میں پیچھے ہٹ گیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے کڑیاں نکالنا اچھا نہ سمجھا چنانچہ رخسار مبارک پر منہ رکھ کر کڑیاں نکالیں جب پہلی کڑی نکالی اسی کے ساتھ دانت مبارک گر گیا اب میں آگے بڑھاتا کہ دوسری کڑی میں نکالوں مگر اب کی بار بھی ابو عبیدہ بولے: میں اپنے حق کی آپ کو قسم دیتا ہوں کہ یہ بھی میرے لیے چھوڑ دیں چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے دوسری کڑی بھی نکال دی اور دوسرا دانت مبارک بھی گر گیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ یہ کام کرنا اچھی طرح جانتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی حالت درست کی پھر ہم طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بدن پر ستر سے زائد زخم ہیں ان میں سے کوئی تیروں کے زخم تھے کوئی نیزوں کے اور کوئی تلواروں کے ان کی ایک انگلی بھی کٹ گئی تھی میں نے ان کی حالت بھی درست کی۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن سعد وابن السنی والشاشی والبیزار والطبرانی فی الاوسط والطبرانی والدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر والضیاء

## راہ خدا میں نسبی رشتہ کی رعایت نہ کرنا

۲۰۰۲۶۔ ایوب کی روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابی بکر نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: احد کے دن میں نے آپ کو دیکھا اور آپ سے طرح دے گیا اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں دیکھ لیتا ہرگز تم سے طرح نہ دیتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۲۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بدر کے دن چھٹ گئے میں نے آپ کو شہداء میں تلاش کیا آپ نے نہ ملے میں نے کہا: بخدا! آپ جنگ سے بھاگنے والے نہیں اور نہ ہی آپ شہداء میں ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمارے کیے پر اللہ تعالیٰ کو سخت غصہ آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آسمانوں پر اٹھالیا ہے لہذا اب مجھ میں کوئی بھلائی نہیں تا وقتیکہ میں بے جگری سے لڑوں حتیٰ کہ میں بھی راہ حق میں شہید ہو جاؤں چنانچہ میں نے اپنی تلوار کا نیام کاٹ کر پھینک دیا اور پھر دشمن پر اندھا دھند حملہ کر دیا چنانچہ دشمن کا گھیرا تو زوالا کیا دیکھتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوں اور رسول اللہ ﷺ دشمن کے زرعے میں ہیں۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن ابی عاصم فی الجہاد والیورقی وسعید بن المنصور

۳۰۰۲۸۔ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹا اگر میں نے مدینہ میں اپنے پیچھے عورتیں، بینیاں اور بہنیں نہ چھوڑی ہوتیں میں تمہیں جیتے جی میدان کارزار میں پیش کرتا لیکن تم مدینہ ہی میں دیکھ بھال کے لیے رہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری پھوپھی دو شہیدوں یعنی عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے جابر رضی اللہ عنہ کے چچا کی خبر مانیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم احد کے مقتولین کی طرف گئے جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک چشمہ جاری کروایا چالیس سال بعد ہم نے مقتولین کو نکالا ان کے بدن نرم و نازک تھے اور اطراف سے مڑے ہوئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۰۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کے دن لوگ پیچھے ہٹ گئے سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور مؤمنین کو آپ کے زندہ سلامت ہونے کی بشارت دی میں ایک گھائی میں تھا رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی زرعے کی۔ رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کی زرعے پہنی اور اپنی انھیں پہنائی احد کے دن کعب رضی اللہ عنہ جو انمردی سے لڑے حتیٰ کہ ان کے بدن پر ستر زخم آئے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۱۔ کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کی دن سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا میں نے خود کے نیچے آپ کی آنکھیں دیکھ کر اعلان کیا: اے انصار کی جماعت! تمہیں بشارت ہو یہ ہیں رسول اللہ ﷺ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا کہ ان میں

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۲..... ابو بشیر مازنی کی روایت ہے کہ شیطان نے جب پکار کر کہا محمد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر مسلمانوں کی قدرے ہمت پست ہو گئی اور ادھر ادھر منتشر ہو گئے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہاڑ پر چڑھنے لگے چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی سلامتی کی خبر حضرت کعب بن مالک نے دی میں نے چیخ کر کہا: یہ ہیں رسول اللہ ﷺ جب آپ مجھے انگلی کے اشارے سے چپ رہنے کی تلقین فرما رہے تھے۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۳..... قاسم بن محمد کہل از دی رضی اللہ عنہ (انہیں شرف صحبت حاصل ہے) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو جنگ احد میں سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت سارے مسلمان زخمی بھی ہوئے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: بہت سارے مسلمان زخمی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور راستے پر کھڑے ہو جاؤ جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے یہ دعا پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو۔ ”بسم اللہ شفاء المحی الحمید من کل حد و حدید او خنجو بلید اللہم اشف انہ لا شافی الا انت“ اللہ کے نام سے وہی ذات شفا دینے والی ہے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دیتا ہے ہر تلوار سے لوہے سے یا کند خنجر سے یا اللہ شفاء عطا فرما، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ حضرت کہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چنانچہ کسی شخص کے زخم میں پیپ پڑی اور نہ ہی ورم بنا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر

۳۰۰۳۴..... ”مسند انس رضی اللہ عنہ“ احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ زخموں سے چور تھے اور آپ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی میت دیکھ کر فرمایا: اگر صفیہ رضی اللہ عنہ کے رنج کی بات نہ ہوتی میں انہیں اسی حال میں چھوڑ دیتا تا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ درندوں اور پرندوں کے پیٹوں سے انہیں جمع کرنا آپ ﷺ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا: میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہداء کو دفن کرو اور ان میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو۔ رواہ ابن جریر

۳۰۰۳۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ غمزدہ ہوں گی میں انہیں اسی حال میں چھوڑ دیتا حتیٰ کہ انہیں درندے کھا جاتے اور قیامت کے دن درندوں کے پیٹ سے انہیں جمع کیا جاتا پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی اس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دیا جب سر کی طرف چادر کی پاؤں ننگے ہو جاتے جب پاؤں کی طرف کی جاتی سر ننگا ہو جاتا آپ نے فرمایا: چادر سے سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر پتے ڈال دو اس دن کپڑے کم اور مقتولین زیادہ تھے چنانچہ ایک شخص دو دو اشخاص اور تین تین کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا جاتا آپ ﷺ پوچھتے کہ ان میں سے کسے زیادہ قرآن یاد ہے۔ اسے قبر میں پہلے داخل کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غرہ احد کے دن تلوار لی اور فرمایا: یہ تلوار مجھ سے کون لے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہاتھ بڑھائے ہر شخص کہہ رہا تھا میں لوں گا میں لوں گا پھر آپ نے فرمایا اس تلوار کو کون لے کر اس کا حق ادا کرے گا لوگوں نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے اتنے میں حضرت سماک ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا اور اس کا حق ادا کروں گا ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اس سے مشرکین کے سر کچلے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۸..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہاتھ میں ایک تلوار لے کر آئے اور کہا: اسے خوشی سے لے لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تو آج جنگ اچھی طرح سے لڑے تو تمہارے لیے شاباش ہے آپ کے پاس حضرت سہل بن حنیف حضرت عاصم بن ثابت حضرت حارث بن صمد اور حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہم کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار کون لے گا جو اس کا حق ادا کر سکے حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اللہ تعالیٰ کے راہ میں بے دریغ چلائی۔ حتیٰ کہ جب تلوار لائے تلوار آگے سے مڑی ہوئی تھی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کا حق ادا کیا، عرض کیا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۳۹... محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملے اور کہا تلوار لو اور اس تلوار نے مجھے پشیمان نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی، اگر تم نے جو انمردی سے جنگ لڑی ہے تو ابودجانہ، مصعب بن عمیر، حارث بن صمد اور سہل بن حنیف (یعنی انصار کے تین شخص اور قریش کا ایک شخص) بھی دلیری سے جنگ لڑ چکے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۴۰... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کی دن کفار نے حضور نبی کریم ﷺ کو زخمی میں لے لیا آپ نے فرمایا: جو شخص ان مشرکین کو مجھ سے پیچھے دھکیلے گا وہ جنت میں جائے گا۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑے ہوئے جان ہتھیلی پہ رکھ کر بجم پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑے۔ حتیٰ کہ شہید ہو گئے پھر اور انصاری کھڑے ہوئے اور سات مشرکین کو قتل کر کے پیچھے دھکیل دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۴۱... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطحیر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے آگے احد کے دن ڈھال بنے رہے، حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے جب ابوطحیر رضی اللہ عنہ تیر مارتے نبی کریم ﷺ نشانے کو غور سے دیکھتے تھے

رواہ ابن شاہین فی الافراد وقال تفرد به عبدالعزیز عن الولید عن الاوزاعی لا اعلم حدث به غیره وهو حدیث غریب حسن و عبد العزيز رجل حسن من اهل الشام غریب الحدیث و رواه ابن عساکر

۳۰۰۴۲... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احد کے دن فرمایا: حمزہ کی قتل گاہ کسی نے دیکھی ہے ایک شخص نے کہا: میں نے ان کی قتل گاہ دیکھی ہے فرمایا: چلو مجھے دکھاؤ آپ تشریف لے گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا کہ ان کا پیٹ چاک کیا گیا ہے اور مثلہ کیا گیا ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ! بخدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی پھر آپ ﷺ نے شہداء کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: میں ان لوگوں پر گواہ ہوں انھیں ان کے خون سمیت کفن دو چونکہ قیامت کے دن یہ لوگ انھیں گے ان کے زخموں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا اور ان سے مشک کی سی خوشبو آ رہی ہوگی جسے زیادہ قرآن پادہوا سے پہلے قبر میں اتارو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

کلام:..... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۷۔

## شہید کا مقام جنت میں

۳۰۰۴۳... ”مسند حصین بن عوف شعمی“ حضرت حارثہ بن ربیع رضی اللہ عنہ احد کے دن جنگی تماشا کی کے طور پر آئے تھے اور ابھی لڑکے تھے چنانچہ بھٹکتا ہوا ایک تیران کے جاگا اور شہید ہو گئے لشکر کی واپسی پر ان کی والدہ آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو حارثہ کا مقام معلوم ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو میں صبر کرتی ہوں ورنہ بصورت دیگر آپ میری حالت دیکھ لیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ جنت کوئی ایک نہیں بلکہ وہ بے شمار بہشتیں ہیں تمہارا بیٹا فردوس بریں میں ہے ام حارثہ رضی اللہ عنہ بولیں تب میں صبر کروں گی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۴۴... حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم صف بستہ ہو گئے رسول کریم ﷺ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے تھے جب مشرکین کے علم بردار قتل ہوئے تو مشرکین ہزیمت خوردہ ہوئے اور مسلمانوں نے ان کے لشکر پر اوٹ مار ڈال دی لیکن مشرکین نے پیچھے سے پلٹ کر دوبارہ حملہ کر دیا۔ مسلمان عجیب اضطراب کا شکار ہو کر بکھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے علمبرداروں میں کھڑے ہو کر آواز دی حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اتھام لیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے۔ خزر ج کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جبکہ رسول اللہ انہی کے جھنڈے تلے تھے مہاجرین کا جھنڈا ابوروم عبدی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا میں نے اس کا جھنڈا حضرت امیہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا پھر فریقین نے صفیں توڑ کر خلط ملط ہو کر جنگ لڑی۔ مشرکین لات وعزنی اور ہبل کے نعرے لگا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ پر تحقیر آمیز کلمات کس رہے تھے بخدا میں نے رسول کریم ﷺ کو اضطراب کی حالت میں باشت بھر بھی اپنی جگہ سے ہٹنے نہیں دیکھا آپ دشمن کے آگے سینہ پر رہے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کبھی آپ کے پاس آ جاتی اور کبھی وہ بھی پیچھے ہٹ

جاتی۔ میں کبھی آپ کو کمان سے تیر برساتے دیکھتا اور کبھی پتھر پھینکتے ہوئے دیکھتا آپ یوں ثابت قدم رہے جس طرح ایک مضبوط جماعت کے ساتھ ثابت قدم رہتے۔ آپ کے ساتھ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان میں سے سات مہاجرین اور سات انصاری تھے وہ یہ ہیں ابو بکر، عبدالرحمن بن عوف، علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبید اللہ، ابو عبیدہ بن الجراح، زبیر بن عوام انصاری میں سے یہ تھے جناب بن منذر ابو دجانہ عاصم بن ثابت حارث بن ضمیر کھل بن حنیف اسید بن خضیر اور سور بن معاذ رضی اللہ عنہم جمعین۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۲۵... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بھی غزوہ احد کے موقع پر جنگ میں حصہ لینے کے لیے گھر سے نکلا رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس کرنا چاہا تاہم میرے چچا نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بہت اچھا تیر انداز ہے اسے ساتھ لے جائیں۔ چنانچہ دوران جنگ میرے سینے پر تیر لگا اور میرے چچا نے آپ ﷺ کو جا کر خبر کی آپ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی حالت میں چھوڑ دو تو وہ شہید ہوگا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۲۶... ہشام بن عامر کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ سے شکایت کی گئی کہ زخمیوں کی تعداد زیادہ ہے آپ نے فرمایا: قبریں کھودو اور قبریں کشادہ رکھو اور ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہیدوں کو دفن کرو اور جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو اور میرے باپ (یعنی میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ) کو دوسرے دو آدمیوں سے پہلے جنت میں داخل کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۲۷... ”مسند رفاعہ بن رافع“ جب مشرکین احد سے شکست کھا کر واپس لوٹے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زرہ توجہ کرو تا کہ میں اپنے رب کی ثناء کر لوں پھر یہ دعا کی:

اللهم لك الحمد كله اللهم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا هادي لما اضللت ولا مضل لما هديت ولا معطي لما منعت ولا مانع لما اعطيت ولا مقارب لما باعدت ولا مباعد لما قوبت اللهم ابسط علينا من بر كاتك ورحمتك وفضلك ورزقك اللهم اني اسالك النعيم المقيم الذي لا يحول ولا يزول اللهم نى اسالك النعيم يوم العيلة و الا من يوم الخوف اللهم عانذ بك من شر ما اعطينا ومن شر ما منعت منا اللهم حبب الينا الايمان وزينه في قلوبنا وكره الينا الكفر والفسوق واجعلنا من الراشدين اللهم توفنا مسلمين واحينا مسلمين والحقنا بالصالحين غير خزايا ولا مفتونين اللهم قاتل الكفرة الذين يكذبون رسلك ويصدون عن سبيلك واجعل عليهم رجزك وعذابك اللهم قاتل الكفرة الذين اتوا الكتاب اله الحق

ترجمہ:..... یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یا اللہ تیرے فراخی کو تنگی میں کوئی نہیں تبدیل کر سکتا اور تیری دی ہوئی تنگی کو کوئی فراخی میں نہیں تبدیل کر سکتا جسے تو گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا تیرے عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس چیز کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا جس چیز کو تو دور کر دے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جس چیز کو تو قریب کرے اسے کوئی دور نہیں کر سکتا یا اللہ اپنی برکتیں ہمیں عطا فرما۔ اپنی رحمت فضل اور رزق سے ہمیں نواز یا اللہ! میں تجھ سے دائمی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی تبدیل نہیں ہوئیں اور جن پر کبھی زوال نہیں آتا یا اللہ کم مانگی کے دن میں تجھ سے نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور خوف کے دن امن کا خواہستگار ہوں یا اللہ تو جو کچھ ہمیں عطا کرے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو ہم سے روک دے اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ ایمان ہمیں محبوب بنا دے اور ایمان کو ہمارے دلوں میں مزین فرما، کفر کو ناپسندیدہ کر دے فسوق سے ہمیں دور رکھ اور ہمیں رشد و ہدایت پانے والوں میں سے بنا دے یا اللہ! ہمیں مسلمانوں کی موت عطا فرما۔ ہمیں مسلمان زندہ رکھ اور صالحین کے ساتھ شامل کر دے دراصل حالیکہ ہم پشیمان نہ ہوں اور آزمائشوں میں نہ ڈالے جائیں۔ یا اللہ کافروں کا صفایا کر دے جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں کافروں پر اپنا عذاب نازل فرمایا اللہ! ان کافروں کو قتل کر دے جنہیں کتاب دی گئی اے معبود برحق۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب والنسائی والطبرانی والبغوی والباوردی وابو نعیم فی الحلیة والحاکم وتعقب البیہقی



فی الدعوات والضیاء عن رفاعۃ بن رافع الزرقی

کلام: ..... حافظ ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث باوجود نفاخت اسناد کے منکر ہے مجھے تو خوف ہے کہ کہیں یہ موضوع نہ ہو۔

۳۰۰۴۸ ..... ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد کے موقع پر مدینہ سے روانہ ہوئے اور جب ثنیۃ الوداع پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹا لشکر ہے جو مکمل طور پر اسلحہ سے لیس ہے آپ نے فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عبد اللہ بن ابی بنی قینقاع کے چھ سو یہودی سپاہیوں کے ہمراہ ہے آپ نے فرمایا: کیا ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا نہیں فرمایا: انھیں کہو! پس چلے جائیں چونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد نہیں لیتے۔ رواہ ابن النجار

۳۰۰۴۹ ..... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی حتیٰ کہ عارضی طور پر مسلمانوں کو شکست ہوئی مگر مسلمان کفر کے سامنے ڈٹ گئے اور صبر و استقامت کا ثبوت دیا حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ کو اپنے جسموں سے ڈھانپ لیا اور آپ کے آگے ڈھال بن گئے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں کہتے: یا رسول اللہ! میری جان آپ کی جان پر قربان جائے میرا چہرہ آپ کے چہرے پر قربان ان میں سے بعض شہید ہوں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ہیں ابو بکر، عمر علی، زبیر، طلحہ، سعد سہل بن حنیف ابن ابی اسحٰح، حارث بن صمد، ابود جانہ، جناب بن منذر، رسول اللہ ﷺ ایک چٹان پر چڑھنے لگے مگر آپ نے دوزرہیں پہن رکھی تھیں بوجہ بھاری ہونے کی وجہ سے چٹان پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اٹھا کر چٹان پر رکھا آپ چٹان پر سیدھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا: طلحہ کے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۵۰ ..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا اور سامنے کے دندان مبارک بھی شہید ہو گئے آپ ﷺ ہاتھ اوپر اٹھا کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہودیوں پر اللہ کا غضب سخت ہو چونکہ انھوں نے کہا: عزیر اللہ کا بیٹا ہے اللہ تعالیٰ کا غضب نصرانیوں پر بھی سخت ہو چونکہ انھوں نے کہا: عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے اس شخص پر بھی اللہ کا غضب سخت ہوگا جس نے میرا خون بہایا اور میری اولاد کے متعلق مجھے اذیت دی۔ رواہ ابن النجار ولہ زیاد بن المنذر الرضی متروک

۳۰۰۵۱ ..... عبد اللہ بن حارث بن نوفل کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک مشرک تلوار سونتے ہوئے آیا نبی کریم ﷺ نے بھی اس کا مانا کیا اور فرمایا: انا النبی غیر الکذب انا ابن عبد المطلب میں سچا نبی ہوں اور میرے نبی ہونے میں جھوٹ نہیں ہے۔ عبد المطلب کا بیٹا ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۵۲ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف چار آدمی باقی رہے تھے ان میں ایک حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۵۳ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص احد کے دن قتل کیا گیا مشرکین نے اسے دوائی پلانا چاہی مگر اس نے علاج کروانے سے انکار کر دیا مشرکین نے اسے دوائی دی۔ حتیٰ کہ مقام وہیہ پر پہنچا اور مر گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۵۴ ..... خالد بن خالد، مالک بن انس عبد اللہ بن ابی بکر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں خود کی کڑیاں کھب گئیں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ اقدس بھی زخمی ہوا آپ کا جلے ہوئے شیرے سے علاج کیا گیا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس مشکیزے میں پانی لاتے رہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۵۵ ..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول مقبول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے تمبارہ گئے تھے جبکہ آپ کے اور مشرکین کے درمیان حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حائل تھے اور بے جگری سے لڑتے جا رہے تھے اسی اثناء میں وحشی گھات لگائے بیٹھا تھا موقع ملتے ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اکتیس (۳۱) کفار واصل جہنم ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ کہہ کر پکارا

جاتا تھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۰۵۶ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے سال رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ واپس کر دیا تھا ان میں اوس بن

عزیز، زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ رواہ ابو نعیم  
۳۰۰۵۷..... "مسند ابن عمر" جاؤ راستے میں کھڑے جاؤ اور جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے بسم اللہ پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو اور پھر  
یہ دعا پڑھا:

بسم اللہ شفاء الحی الحمید من کل حد و حدید و حجر تلید اللہم اشف انہ لاشافی الا انت  
اللہ کے نام سے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دینے والا ہے ہر تلخ سے تلوار سے دھاری دار پتھر سے یا اللہ شفاء دے اور

تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر عن ابی کھیل الازدی

کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: لوگوں کے جسموں پر بہت زخم ہیں اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۳۰۰۵۸..... قتادہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ شہداء کو غسل دیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۵۹..... شععی کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے ساتھ تدبیر (چال) چلی جبکہ تدبیر چلانے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۰..... شععی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور غمیل ملائکہ حضرت حظلہ بن راہب شہید کیے گئے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۱..... شععی کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کی ناک زخمی ہوئی آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے نیز حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے بچاتے رہے حتیٰ کہ ان کی انگلی ناک کا رہ ہو گئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۲..... شععی کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اس نے بیٹے کو تلوار دی لڑکا تلوار نہیں اٹھا سکتا تھا

چنانچہ عورت نے رسی سے لڑکے کے بازو کے ساتھ تلوار باندھ دی پھر عورت بیٹے کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول! یہ

میرا بیٹا ہے یہ آپ کی طرف سے لڑے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو چنانچہ دوران جنگ لڑ

کے زخم آیا اور گھائل ہو گیا اس کے پاس نبی کریم ﷺ آئے اور فرمایا: اے بیٹا شاید تم جزع فزع کر رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۳..... عروہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا ان میں عبد اللہ

بن عمر بن خطاب تھے ان کی عمر چودہ (۱۴) سال تھی اسامہ بن زید، براء بن عازب، عزابہ بن اوس بن حارثہ کا ایک شخص زید بن ارم، زید بن ثابت

اور رافع رضی اللہ عنہم تاہم رافع رضی اللہ عنہ نے ایڑیاں اوپر اٹھا کر اپنے آپ کو بڑا ثابت کیا یوں انھیں اجازت مل گئی اور لشکر کے ساتھ چل پڑے

جبکہ بقیہ کو مدینہ میں پیچھے چھوڑ گئے اور یہ لوگ مدینہ میں عورتوں اور بچوں کی رکھوالی کرتے رہے۔ رواہ ابن عساکر وسعد بن المنصور

۳۰۰۶۴..... عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے شدت

پراس کی وجہ سے آپ گھٹنوں پر جھکا چاہتے تھے اتنے میں ابی بن خلف آیا اور وہ اپنے بھائی امیہ بن خلف کا بدلہ لینا چاہتا تھا بولا! کہاں ہے وہ شخص

جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ ذرا میرے سامنے آئے اگر وہ سچا ہے مجھے قتل کرے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حربہ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ میں حربہ چلانے کی سکت ہے فرمایا: میں نے رب تعالیٰ سے اس کا خون مانگا ہے آپ نے حربہ لیا اور پھر اس کی

طرف چل دیئے آپ نے حربہ اس دشمن کی طرف پھینکا۔ حربہ نشانے پر لگا ابی بن خلف زخم کھا کر گھوڑے سے نیچے گرا اس کے ساگی اسے گھسیٹتے

ہوئے لے آئے اور کہا: تجھے کیا ہوا زخم تو گہرا نہیں۔ اس نے کہا: محمد نے اللہ تعالیٰ سے میرے خون کی منت مان رکھی تھی میں اتنا درد پاتا ہوں کہ اگر

یہ درد ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں تقسیم کیا جائے انھیں بھی کافی ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۵..... عقال حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ عن ابیہ زبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مثل بالا حدیث مروی ہے

۳۰۰۶۶..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت حذافہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے والد کو غزوہ احد میں ایک مسلمان نے قتل کر دیا جبکہ مسلمان اسے

مشرکین کا فرد سمجھ رہا تھا جب رسول ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے اپنی طرف سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیت دی چنانچہ اس کا نام حسیل یا سسل تھا۔

رواہ ابو نعیم

۳۰۰۶۷ ابن شہاب کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر صرف چھ آدمیوں کو ہوئی وہ یہ ہیں زبیر، طلحہ سعد بن ابی وقاص،

کعب بن مالک، ابودجانہ اور سہل بن حنیف۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۶۸ ”مسند علی“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول کریم ﷺ کے دائیں بائیں جبرائیل امین اور میکائیل

مایہ اسلام نو دیکھا انھوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انھیں اس سے پہلے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۶۹ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص مسلمانوں کو جلانا چاہتا تھا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا

میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تیرا رو میں نے کمان میں تیر رکھ کر نشانہ درست کیا اور تیر چلایا تیر سیدھا اس شخص کو پیشانی پر جا لگا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ کرتے ہی اس کا سر کھل گیا اس کی یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔

رواہ ابن عساکر ورحالہ ثقات

۳۰۰۷۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن میں نے ایک تیر مارا ایک خوبصورت شخص نے میرا تیر مجھے واپس کر دیا میں اس

شخص کو نہیں جانتا تھا حتیٰ کہ کافی دیر بعد مجھے یقین ہوا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے۔ رواہ ابو احمدی و ابن عساکر

۳۰۰۷۱ ”مسند طلحہ“ قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا شل ہاتھ دیکھا جس سے رسول اللہ ﷺ کو

پچاتے رہے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابن مندہ و ابن عساکر و ابو نعیم فی المعرفة

۳۰۰۷۲ موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے جسم پر چوبیس (۲۴) زخم دیکھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے

آئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۷۳ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد میں جب وہ اپنے ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کو بچانے میں مصروف تھے آپ رضی اللہ عنہ کا

ہاتھ نوت گیا غفلت میں زبان سے ”حس“ کا کلمہ نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے تو اس دنیا رہتے ہوئے جنت میں اپنا

ٹکڑا دیکھ لیتے جو رب تعالیٰ نے تمہارے لیے بنایا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد و ابن عساکر

۳۰۰۷۴ زبیری کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اور مسلمان متفرق ہوئے اور رسول کریم ﷺ کے پاس

صرف بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باقی رہے ان میں سے ایک حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ ایک مشرک آگے بڑھا اور رسول

کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر تلوار سے حملہ آور ہونا چاہتا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ اقدس کے آگے اپنا ہاتھ رکھ دیا جب تلوار

ہاتھ پر پڑی زبان سے ”حس“ کا کلمہ نکلا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ رک جاؤ اگر تم بسم اللہ کہتے کیا اچھا ہوتا؟ اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے اور اللہ

تعالیٰ کا ذکر کرتے تمہیں فرشتے اوپر اٹھا لیتے لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۵ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن مجھے ایک تیر لگا میری زبان سے ”حس“ نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم

بسم اللہ کہتے فرشتے تمہیں لے کر فضا میں پرواز کرتے اور لوگ تمہیں دیکھتے ہی رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۶ ”مسند انس بن ظہیر“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں چھوٹا سمجھ کر فرمایا: یہ چھوٹا لڑکا ہے آپ نے انھیں واپس کرنا چاہا رافع رضی اللہ عنہ کے چچا ظہیر بن رافع

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھتیجا اچھا تیر انداز ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی (رواہ البخاری فی تاریخہ و ابن

الاسن و ابن مندہ و ابو نعیم فی المعرفة اور کہا ہے کہ ظہیر بن رافع کے نام میں کسی وہی شخص سے تصحیف ہوئی ہے چونکہ صحیح نام اسید بن ظہیر ہے جبکہ

الاصابہ میں ہے کہ درست و صواب وہی بات ہے جو جماعت نے کی ہے اور وہ یہ ہے انس بن ظہیر جو کہ اسید بن ظہیر کے بھائی ہیں۔ حدیث کی

سندیوں ہے حسین بن ثابت بن انس بن ظہیر عن اختہ سعدی بنت ثابت عن ابیہا عن جدہا انس رضی اللہ عنہ

## غزوة خندق

۳۰۰۷۷ "مسند عمر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں غزوة خندق کی موقع پر گھر سے نکلی اور لوگوں کے پیچھے پیچھے ہوئی حتیٰ کہ ایک باغیچے میں داخل ہوئی۔ باغیچے میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے کوئی آزمائش پیش آ جائے یا ہم کسی جنگی چال کے لیے یہاں آئے ہوں، بخدا، عمر رضی اللہ عنہ مجھے برابر ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے چاہا کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں جھنس جاؤں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! تم نے بہت باتیں کر دیں جنگی چال کہاں ہے اور جنگ سے بھاگنا کہاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوة خندق کے دن ظہر کی نماز پڑھی اور نہ ہی عصر کی نماز حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رواہ المخلص فی حدیثہ

## خندق کے موقع پر جزیہ اشعار

۳۰۰۷۹ "مسند براء بن عازب" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوة خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ بذات خود (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر) خندق سے مٹی نکالتے رہے حتیٰ کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے اٹنے پڑے تھے آپ ﷺ زبان مبارک سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے یہ جزیہ اشعار پڑھتے رہے۔

اللهم لو لا انت ما هتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

فانزلن سکینة علینا وثبت الاقدام ان لا قینا

ان الاولی قد بغوا علینا وان ارادوا افتنة اینا

یا اللہ اگر تیری توفیق نہ ہوتی تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے اور نہ نمازیں پڑھتے ہم پر سکون اور اطمینان نازل فرما اور لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھ ان لوگوں نے ہم پر بڑا ظلم کیا ہے اور یہ جب بھی ہمیں کسی فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم کبھی بھی اسے قبول نہیں کرتے۔

۳۰۰۸۰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا خندق میں ایک جگہ بھاری چٹان آگئی جو نہ باہر نکل پائی تھی اور نہ ہی ٹوٹی تھی ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ تشریف لائے جب آپ نے چٹان دیکھی اپنی چادر نیچے رکھی اور ہتھوڑا اٹھا لیا پھر بسم اللہ پڑھ کر ہتھوڑا مارا چٹان کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا، اور آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا! میں نے شام کے سرخ محلات دیکھ لئے پھر آپ نے دوسری بار ہتھوڑا مارا چٹان دو تہائی ٹوٹ گئی آپ نے ایک بار پھر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں مدائن کے سفید محلات دیکھ رہا ہوں آپ نے پھر تیسری بار ہتھوڑا مارا اور بسم اللہ پڑھی یوں چٹان کا بقیہ حصہ بھی ٹوٹ گیا آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں اپنی اس جگہ سے یمن کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والخطیب فی المصنف والمفترق

۳۰۰۸۱ "مسند ثعلبہ بن عبدالرحمن انصاری" حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوة خندق کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے چادر پہنائی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوة خندق کے انجام میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کر کے واپس کیا اور انھیں کچھ غنیمت نہ ملی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی عزت میں کون اشعار کہے گا؟ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کہوں گا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے کہوں گا فرمایا: تم اچھے اشعار کہہ لیتے ہو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ

میں کہوں گا۔ فرمایا جی ہاں مشرکین کی بچو میں اشعار کہو جبرئیل امین تمہاری مدد کریں گے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر ورجالہ ثقافت ۳۰۰۸۳ "مسند جابر بن عبد اللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین دن تک خندق کھودتے رہے اور کھانا چکھا تک نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خندق میں ایک چٹان آگئی سے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی ڈالو پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور کدال یا ہتھوڑا لیا پھر بسم اللہ پڑھ کر تین چوٹیں لگائیں چٹان ریزہ ریزہ ہو گئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب ہو کر دیکھا کہ آپ نے پیٹ مبارک پر (بھوک کی شدت کی وجہ سے) پتھر باندھ رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ ۳۰۰۸۴ "مسند حذیفہ بن یمان" زید بن اسلم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمہاری صحبت کے متعلق اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہوں کہ تم نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہم نے انھیں نہیں پایا تم نے انھیں دیکھا جبکہ ہم انھیں نہیں دیکھ سکے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے ایمان کی شکایت کرتے ہیں چونکہ تم نے اللہ کو دیکھا نہیں، بخدا میں نہیں جانتا کہ تم اگر رسول اللہ ﷺ کو پایا لیتے تم کس حال میں ہوتے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق کی وہ طوفانی رات دیکھی ہے جو شدید بارش اور سخت سردی والی رات تھی یکا یک رسول اللہ ﷺ نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا: کون جا کر دشمن کی خبر لائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کا رفیق بنائے گا۔ چنانچہ ہم میں سے کوئی شخص بھی تیار نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص جا کر دشمن کی خبر لائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا بخدا مجمع سے کوئی شخص گھڑا نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کوئی شخص جائے اور دشمن کی (جاسوسی کر کے) خبر لائے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرا رفیق بنائے گا چنانچہ اس بار بھی مجمع سے کوئی نہ اٹھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ حذیفہ کو بھیج دیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا تم چپ رہو، بخدا! رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب نہیں کیا حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے قتل ہونے کا ڈر نہیں، البتہ مجھے گرفتار ہونے کا ڈر ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم گرفتار نہیں ہو گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے جو چاہیں حکم دیں فرمایا: جاؤ اور قریش کے مجمع میں داخل ہو جاؤ اور کہو: اے جماعت قریش! لوگ چاہتے ہیں کہ کل کہیں: کہاں ہیں قریش کہاں ہیں لوگوں کے راہنما کہاں ہیں لوگوں کے سردار! آگے بڑھو تم آگے بڑھنا اور جنگ شروع کر دینا یوں جنگ تمہارے بل بوتے پر ہوگی پھر تم بنی کنانہ کے پاس جاؤ اور کہو: اے جماعت کنانہ! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں کہ کہاں ہیں بنی کنانہ کہاں ہیں تیرا انداز آگے بڑھو تم آگے بڑھنا یوں جنگ میں جا ملنا اور جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر تم قیس کے پاس آنا اور کہو: اے جماعت قیس! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں کہ کہاں ہے قبیلہ قیس جو بے مثال شہسوار ہیں کہاں ہیں شہسواروں کے پیشوا آگے بڑھو تم آگے بڑھنا اور جنگ میں جا ملنا یوں جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر آپ ﷺ نے مجھے تاکید کی کہ اپنے اسلحہ سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنا حتیٰ کہ تم میرے پاس واپس آ جاؤ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں قریش کی طرف چل دیا اور لشکر کے درمیان جا پہنچا اور ان کے ساتھ مل کر آگ تاپنے لگا میں نے رسول اللہ ﷺ کے بتانے کے مطابق بات کرنے لگا کہ قریش کہاں ہیں؟ کنانہ کہاں ہیں؟ قیس کہاں ہیں؟ حتیٰ کہ سحری کے وقت ابوسفیان کھڑا ہوا اور لات عزلی سے مناجات کیس پھر کہا: ہر شخص اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کی تحقیق کرے کہ کون ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس ایک شخص بیٹھا آگ تاپ رہا تھا میں نے پھر لی سے اسے پکڑ لیا تا کہ مجھ سے پہلے وہ مجھے نہ پکڑے میں نے کہا: تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں ہوں میں نے کہا: اچھا اچھا ٹھیک ہے حضرت ابوسفیان نے صبح کے آثار دیکھے کہا: آواز دو کہاں ہیں قریش؟ کہاں ہیں لوگوں کے راہنما؟ کہاں ہیں لوگوں کے پیشوا؟ آگے بڑھو چنانچہ لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے ابوسفیان نے پھر کہا: کہاں ہیں کنانہ تیرا انداز آگے بڑھو لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے پھر کہا: کہاں ہیں قیس کہاں ہیں شہسوار کہاں ہیں گھوڑے دوڑانے والے آگے بڑھو لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر مشرکین ڈر گئے اور ہمت ہار گئے اللہ تعالیٰ نے تند و تیز آندھی چلائی چنانچہ مشرکین کا کوئی خیمہ نہ رہا جسے ہوانے الٹ نہ دیا ہو اور ان کا ہر برتن الٹ گیا ہر طرف کوچ کرنے کی صدا میں بلند ہوئیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابوسفیان کو دیکھا اس نے اپنے اونٹ پر چھلانگ لگائی اونٹ بندھا ہوا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں! بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کرنے کی تاکید نہ کی ہوتی میں ابوسفیان پر تیروں کی بارش کر دیتا چونکہ وہ میرے بہت قریب کھڑا تھا چنانچہ قریش رسوا ہو کر چل دیئے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس لوٹ آیا اور ساری کارگزاری آپ کے گوش گزار کی آپ کا رگزاری سن کر ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔ رواہ ابو داؤد وابن عساکر

۳۰۰۸۵... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا: مشرکین نے ہمیں نماز عصر سے مشغول رکھا چنانچہ آپ نے تاغروب آفتاب نماز پڑھی اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ البیہقی فی عذاب القبر

۳۰۰۸۶... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غزوہ احزاب سے واپس لوٹے اپنی زرہ اتاری پتھروں سے استنجا کیا اور پھر غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر وقال رجالہ ثقات والحديث غریب

۳۰۰۸۷... ”مسند رافع بن خدیج“ ہرمز بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر سب سے اچھا قلعہ بنی حارثہ کا قلعہ تھا نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو اسی قلعہ میں محفوظ کیا اور عورتوں کو تاکید کر دی کہ اگر کوئی شخص تمہارے اوپر حملہ آور ہو تو تلواروں سے اس کی خبر لو چنانچہ بخدا ان نامی شخص جو بنی حارثہ سے تھا گھوڑے پر سوار ہو کر قلعہ کے عین نیچے آکھڑا ہوا اور عورتوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا ایک بہترین شخص کی طرف نیچے اترو عورتوں نے قلعہ کے اوپر سے تلواریں لہرائیں جنہیں مسلمانوں نے دیکھ لیا مسلمانوں کی ایک جماعت خبر لینے قلعہ کی طرف دوڑ پڑی ان میں بنی حارثہ کا ایک شخص ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ بھی تھا اس نے مشرک سے کہا: سامنے آ کر مقابلہ کر۔ چنانچہ ظہیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کی گردن اڑادی پھر سر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۸... ہرمز بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق میں شرکت کرنے کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے ایک چادر بھی اوڑائی۔

رواہ ابن عساکر وفيہ يعقوب بن محمد الزهري ضعيف

۳۰۰۸۹... ابن جہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے بیٹے نے کہا (ابن جہاد رضی اللہ عنہ کو شرف صحبت حاصل ہے) اے ابا جان! آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اگر میں آپ ﷺ کو دیکھ لیتا آپ کے ساتھ ایسا اور ایسا برتاؤ کرتا ابن جہاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹا! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اصلاح کرتے رہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم غزوہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: جو شخص مشرکین کی خبر لائے گا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا چنانچہ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ اٹھا چونکہ بھوک اور سردی نے لوگوں کو نہایت کم پرسی کے عالم میں دھکیل دیا تھا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں صرف اس خوف سے نہیں اٹھا کہ ممکن ہے میں آپ کے پاس مشرکین کی خبر نہ لاسکوں آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۹۰... واقدی ابن ابی عباس بن بہل عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے ہتھوڑا لیا اور پتھر پر ضرب لگائی آپ ﷺ کی ضرب سے پتھر کی کھوکھلی آواز آئی آپ ہنس پڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایک قوم سے ہنسا ہوں جس کا تعلق مشرق سے ہے اسے جنت کی طرف بیڑیوں میں جکڑ کر لایا جا رہا ہے جبکہ وہ جنت میں نہیں جانا چاہتے۔ رواہ ابن النجار

۳۰۰۹۱... ”مسند ابی سعید“ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دوران ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں سے روک دیئے گئے پھر ہماری کفایت کر دی گئی چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے وکفى الله المؤمنين القتال وکان الله قویا عزیزاً اللہ تعالیٰ مؤمنین کی طرف سے جنگ کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر نماز قائم کی پہلے ظہر کی نماز پڑھی جس طرح کہ اس سے پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھی جس

طرح قبل ازیں عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے، آپ نے یہ نمازیں یہ آیت نازل ہونے سے پہلے پڑھیں ”فان خفتہم فرجالا اور کباناً“ یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ پا نماز پڑھ لو یا سوار ہو کر۔ یعنی نماز خوف کے حکم کے نزول سے قبل کا واقعہ ہے۔

رواہ ابو داؤد والطیالسی و عبد الرزاق و احمد بن حنبل و ابن ابی شیبہ و عبد بن حمید و النسائی و ابو یعلی و ابو الشیخ فی الاذان و البیہقی ۳۰۰۹۲ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احزاب (لشکروں) پر یوں بددعا کی اللہم منزل الكتاب سریع الحساب ہازم الاحزاب اہزم مہم و زلزلہم اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے جلد از جلد حساب چکانے والے لشکروں کو شکست دینے والے، لشکروں کو شکست دے اور انہیں جھجھوڑ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۰۹۳ مصعب کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ غزوہ خندق کے دن وہ قلعہ میں ایک بلند جگہ پر تھے جبکہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عورتوں کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ عمر بن ابی سلمہ بھی تھے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک اونچی جگہ پر کھوٹا گاڑ رکھا تھا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکین پر حملہ کرتے حسان رضی اللہ عنہ کھوٹے پر تلوار سے حملہ کر دیتے اور جب مشرکین جھوم بنا کر آئے تب بھی کھوٹے پر حملہ کرتے تاکہ یوں لگے گویا حسان رضی اللہ عنہ کسی بہادر دشمن سے لڑ رہے ہیں اور ایک طرح کی مشابہت بھی ہو جائے دیکھنے سے یوں لگے گویا جہاد میں مصروف ہیں وہ ایسا ضعف کی وجہ سے کرتے تھے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ اگر چہ دست و بازو سے جہاد کرنے سے ضعیف تھے لیکن جو جہاد انہوں نے زبان سے مشرکین کے خلاف اشعار کہہ کر کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی) عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دن میں نے ابن ابی سلمہ پر بڑا ظلم کیا وہ مجھ سے دو سال بڑا تھا میں اسے کہتا پہلے تم مجھے اپنی گردن پر اٹھاؤ تاکہ میں تماشا دیکھوں (چونکہ ابن زبیر ۲۳ سال کے بچے تھے) پھر میں تمہیں اٹھاؤں گا جب اس کے اٹھانے کی باری آتی میں کہتا اس بار نہیں اگلی بار بھی میں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں میرے باپ نے زور رنگ کا عمامہ باندھ رکھا ہے۔ بعد میں میں نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے مجھ سے پوچھا: تم اس وقت کہاں تھے؟ میں نے کہا: میں ابن ابی سلمہ کی گردن پر تھا اس نے مجھے اٹھا رکھا تھا میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت رسول کریم ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع کیے (یعنی فرمایا تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں) ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی اثناء میں ایک یہودی قلعہ کی طرف آ نکلا اور قلعے پر چڑھنے لگا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حسان! اس یہودی کی خبر لو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں جٹ ہوں تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوں صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: اچھا اپنی تلوار مجھے دو حسان رضی اللہ عنہ نے انہیں تلوار دے دی جب یہودی اوپر چڑھا یا صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس پر حملہ کر دیا اور یہودی کو قتل کر کے اس کا سر تن سے جدا کر دیا پھر حسان رضی اللہ عنہ کو سردے کر کے ہاں سر نیچے پیچھو چوکنگہ م عورت کی نسبت وہ رتک پھینک سکتا ہے صفیہ رضی اللہ عنہا چاہتی تھیں تاکہ یہودی کے دوسرے ساتھیوں پر رعب پڑے کہ قلعہ میں بھی کچھ مسلمان سپاہی موجود ہیں۔ رواہ الزبیر بن بکار و ابن عساکر .

## غزوہ خندق کے موقع پر نمازیں قضاء ہونا

۳۰۰۹۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مشرکین کے ساتھ مصروف جنگ رہے جس کی وجہ سے آپ کی نماز فوت ہوئی آپ نے فرمایا مشرکین نے ہمیں عصر کی نماز سے مشغول رکھا جو کہ نماز و طہی ہے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور پیٹوں کو آگ سے بھرنے لے۔

رواہ البیہقی فی السنن فی اعداب القبر

۳۰۰۹۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جس دن رسول کریم ﷺ غزوہ احزاب سے فارغ ہوئے وہاں اپنے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اعلان کیا کہ کوئی شخص بھی نماز نہ پڑھے مگر بنو قریظہ کی ہستی میں تاہم بنو قریظہ کے ہاں پہنچنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوتاہی ہوئی اور نماز عصر

فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا اس لیے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رستے ہی میں نماز پڑھ لی جبکہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہم وہیں پڑھیں گے جہاں کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے گو نماز کا وقت نکل جائے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فریقین میں سے کسی پر نگیہ نہیں کی۔

رواہ ابن جریر

۳۰۰۹۶۔ ”مسند ابن عمر“ حاکم (فی مناقب الشافعی) فضل بن ابی نصر ابو بکر رضی اللہ عنہ احمد بن یعقوب بن عبد الملک بن عبد الجبار قرشی جرحانی ابو العباس احمد بن خالد بن یزید بن غزوان فضل بن ربیع کی اولاد سے ایک شخص سے وہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتا ہے اس کا کہنا ہے کہ ہارون الرشید نے مجھے پیغام بھیجا پھر ہارون الرشید کے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بلانے کا قصہ ذکر کیا اور اس دعا کا ذکر کیا جو امام شافعی نے کی تھی پھر وہ حدیث پوچھی جسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مالک بن انس، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر قریش کی لیے بددعا کی جس کے الفاظ یہ ہیں اے اللہ! میں تیرے مقدس نور اور تیری طہارت کی عظمت اور تیرے جلال کی برکت کی ہر طرح کی آفت سے پناہ چاہتا ہوں۔

کلام: ..... چنانچہ امام بیہقی نے ”کتاب بیان خطا من اخطا علی الشافعی“ میں ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کی سند موضوع ہے اور اس کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں چونکہ فضل بن ربیع کا حال مجہول ہے اور اس کی اولاد کا حال بھی مجہول ہے احمد بن یعقوب یہ ابن بغطرہ قرشی اموی ہے اس کی اس طرح کی بے شمار موضوع احادیث ہیں جن کی روایت کسی طرح حلال نہیں اور نہ وہ روایت حلال ہے جو ہمارے شیخ نے نقل کی ہے اگر وہ اس روایت سے اجتناب کرتے بہت اچھا ہوتا۔ امام شافعی اس طرح کی روایت سے پاکدامن ہیں اسی طرح مالک نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی مبرا ہیں البتہ میں نے یہ حدیث ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصہبانی کی کتاب میں دیکھی ہے اس کی سند یوں ہے ابی بکر احمد بن محمد بن موسیٰ محمد بن حسین ابن مکرّم عبد الاعلیٰ بن حماد زری کا کہنا ہے کہ ایک دن رشید نے فضل بن ربیع سے کہا۔ پھر حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث اپنی سند سے شافعی مالک کے طریق سے ذکر کی ہے اور یہ بھی موضوع ہے۔ نیز ابو بکر محمد بن جعفر بغدادی ابی بکر محمد بن عبید ابو نصر مخزومی فضل بن ربیع کی سند سے ذکر کی ہے اور اس میں ذکر نہیں کہ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے جبکہ پڑھی اسی جیسی روایت ہے یہ انکار نہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا نہیں کی لیکن وہ روایت منکر ہے جو شافعی مالک نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے طریق سے مروی ہے۔ اقصیٰ۔

۳۰۰۹۷۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: مشرکین نے ہمیں نماز و طہن یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۰۹۸۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن رسول کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دودھ دے رہے تھے جبکہ آپ کے سینے کے بال غبار آلود تھے اور آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

اللهم ان الخیر خیر الاخره فاغفر الانصار والمهاجره.

اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

۳۰۰۹۹۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو غزوہ خندق کے دن چار نمازوں سے مشغول رکھا حتیٰ کہ رات کا بچن پتھ حصہ گزر گیا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی (جب ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے) پھر عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۰۰۔ ابن اسحاق، یزید بن رومان، عبید اللہ بن نعیم بن مالک انصاری کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن عمرو بن عبد وہ اپنے اسلحہ سے نکل کر باہر آیا تاکہ میدان جنگ کا اندازہ کرے جب وہ اور اس کے شہسوار ایک جگہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ٹکڑے کہا اے عمرو! تم نے اللہ تعالیٰ سے قریش کے لیے عہد کر رکھا تھا کہ اگر تمہیں کوئی شخص دو چیزوں کی دعوت دے تو ان میں سے ایک اختیار کرے گا۔ تم و رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں تم نے کہا مجھے اسلام کی دعوت نہیں حضرت علی رضی اللہ



عنه نے فرمایا: پھر میں تمہیں مبارزت (جنگ) کے لیے دعوت دیتا ہوں۔ کہا: اے بھتیجے کیوں بخدا مجھے پسند نہیں کہ میں تمہیں قتل کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں قتل کروں۔ اس پر عمرو کو غیرت آئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑا چنانچہ دونوں گتم گھتا ہو گئے بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۱۔ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوہ خندق کے دن مشرکین کا جائزہ لے رہے تھے یہ دن بڑے آزمائش کا دن تھا اس جیسا دن مسلمانوں نے دیکھا نہیں تھا رسول کریم ﷺ زمین پر بیٹھے تھے آپ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ کھجوروں کے خوشے نکلنے کا موسم تھا خوشے دیکھ کر لوگوں کو بہت خوشی ہوتی تھی چونکہ ان کی سال بھر کی معیشت کا دار و مدار کھجوروں پر ہوتا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سراو پراٹھا کر دیکھا انہیں ایک خوشہ نظر آیا اور یہ پہلا خوشہ تھا جو دیکھا گیا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: یا رسول اللہ! فرحت و شادمانی کا خوشہ نمودار ہو چکا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اپنی عطا کی ہوئی نعمتوں کو ہم سے نہ چھیننا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۰۲۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ نوفل یا ابن نوفل غزوہ خندق کے موقع پر گھوڑے سے گر کر ہلاک ہو گیا ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ کو سواونٹ بطور دیت بھیجوائے نبی کریم ﷺ نے دیت لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: تم خود ہی اسے لو چونکہ یہ دیت خبث ہے اور وہ جنت کا خبث ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۰۳۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور مبارزت کا نعرہ لگا یا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! میرا غم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو بھی غالب ہو وہ دوسرے کو قتل کرے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ مشرک پر غالب آ گئے اور اسے قتل کر دیا پھر اس کا ساز و سامان لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ساز و سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام میں دے دیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۴۔ "مسند انس" رسول کریم ﷺ صبح نہایت سردی میں تشریف لائے جبکہ مہاجرین اور انصار خندق کھودنے میں مصروف تھے جب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا تو فرمایا:

اللهم ان العيش عيش الاخرة فاغفر للانصار والمهاجرة.

یا اللہ درحقیقت زندگی تو آخرت کی زندگی ہے انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواباً کہا۔

نحن الذين بايعوا محمداً على الجهاد ما يقينا ابداً.

ہم نے محمد ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر رکھی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے۔

۳۰۱۰۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: یا اللہ! تو نے عبیدہ بن حارث کو بدر میں لے لیا اور حمزہ بن عبدالمطلب کو احد میں لے لیا اور یہ ہے علی یا اللہ مجھے تنہا نہ چھوڑنا بے شک تو بھلائی عطا کرنے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۱۰۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ عمرو بن عبدود غزوہ خندق کے موقع پر خندق پر آیا اور اپنا گھوڑا لیے چکر لگا تا رہا بالآخر ایک جگہ سے خندق عبور کر آیا اور کہنے لگا میرے مقابلہ میں کون آئے گا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اس کے مقابلہ ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ میں اس کا مقابلہ ہونا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص اس کا مقابلہ ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑیے میں اس کا مقابلہ کرتا ہوں چونکہ مجھے دو طرح کی نیکیوں میں اختیار حاصل ہے اگر میں نے اسے قتل کیا تو وہ دوزخ میں چلا جائے گا اور اگر اس نے مجھے قتل کیا میں جنت میں داخل ہوں گا رسول کریم ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا: اے علی! جاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عمرو کے مقابلہ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے جب اس کے قریب ہوئے اس نے پوچھا اے بھتیجے تم کون ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں علی ہوں، عمرو نے کہا: تیرا باپ میرا شراب کا ساتھی ہے میں تجھے قتل کرنا اچھا نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے قسم اٹھا

رکھی ہے کہ تجھ سے جو شخص بھی تین چیزوں کا مطالبہ کرے گا تو اسے ضرور پورا کرے گا سو میں تجھ سے صرف ایک چیز کا مطالبہ کرتا ہوں، عمرو نے استفسار کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے دعوت دیتا ہوں کہ تو کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کی گواہی دے دے عمرو نے کہا: مجھے تیری رسوائی کا اختیار نہیں چاہئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر واپس چلے جاؤ نہ ہمارے خلاف رہو اور نہ ہمارے ساتھ عمرو نے کہا: میں نے منت مان رکھی ہے کہ میں حمزہ کو قتل کروں گا لیکن وحشی مجھ پر سبقت لے گیا میں نے پھر منت مانی ہے کہ میں محمد کو قتل کروں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر نیچے اترو عمرو گھوڑے سے نیچے اتر اچھرو دونوں کی تلواریں ٹوندنے لگیں تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ رواہ المحاملی فی امالیہ

۳۰۱۰۷... مہلب بن ابی صفیرہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو خدشہ ہوا کہ ابوسفیان شب خون نہ مار دے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر تمہارے اوپر شب خون مارا جائے اور تم حم کا ورد کرو تو مشرکین کی مدد نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## غزوہ بنی قریظہ

۳۰۱۰۸... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوہ خندق سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اسلحہ اتارا اور غسل کیا آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے جبکہ ان کا سر غبار سے انا پڑا تھا فرمایا: آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے بخدا! میں نے اسلحہ نہیں اتارا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب کس طرف حکم ہے؟ جبرئیل امین نے فرمایا: اب اس طرف کا ارادہ ہے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا چنانچہ اس وقت رسول کریم ﷺ بنی قریظہ کی طرف چل پڑے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۰۹... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اپنے قلعے سے نیچے اترے رسول کریم ﷺ نے ان کی تین سو آدمی تہ تیغ کئے اور جو باقی بچے ان سے فرمایا: سر زمین محشر کی طرف چلے جاؤ ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں یعنی شام کی طرف چنانچہ آپ نے انہیں شام کی طرف چلتا کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۰... شعیب کی روایت ہے کہ اہل قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو پر تیر مارا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک مجھے ان (قریظہ) سے تشفی نہ ہو جائے چنانچہ بنو قریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابقت قلعوں سے نیچے اترے آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۱۱... عروہ کی روایت ہے کہ بنو قریظہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اترے چنانچہ انہوں نے فیصلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے جبکہ عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں عروہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۱۲... عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر ایک یہودی نے مقابلہ کے لیے لاکارا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ اگر (میرا بیٹا) زبیر مارا جائے مجھے اس پر اڑ حد دکھ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جو بھی غالب ہو وہ دوسرے کو قتل کر دے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ یہودی پر غالب ہو گئے اور اسے قتل کر دیا اسکا ساز و سامان رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام کے طور پر دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۳... عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خواتین بنو قریظہ کی طرف گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا اس گھوڑے کا نام

”جناح“ تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## حی بن اخطب کا قتل

۳۰۱۱۴ محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حی بن اخطب نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کی پشت پناہی نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کو ضامن رکھا غزوہ قریظہ کے دن حی بن اخطب اور اس کا بیٹا لایا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پیمانہ پورا پورا دو چنانچہ حکم دیا اور اس کی گردن ازادی گئی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی قتل کیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۱۵ یزید بن اسم کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لشکروں کو رسوا کر کے واپس کر دیا نبی کریم ﷺ اپنے گھر واپس آئے اور سردھور سے تھے کہ اتنے میں جبرئیل امین آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے آپ نے اسلحہ کھول دیا ہے حالانکہ فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نیچے نہیں رکھا بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس ہمارے ساتھ چلئے (رسول کریم ﷺ نے اعلان کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس جا پہنچے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۱۶ ابن شہاب کی روایت ہے کہ بنو قریظہ نے ابوسفیان اور اس کے اتحادیوں کی طرف غزوہ خندق کے موقع پر پیغام بھیجا کہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو ہم عنقریب مسلمانوں کے پیچھے سے ان کے مرکز پر حملہ کریں گے یہ بات نعیم بن مسعود اجمعی نے سن لی نعیم نے رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ کر رکھا تھا نعیم اس وقت عیینہ بن حصن کے پاس تھا وہ اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا اور آپ کو وہ تمام خبر کر دی جسے بنی قریظہ اتحادیوں کی طرف بھیجا جاتے تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید ہم ہی نے انہیں اس کا حکم دیا ہو نعیم رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر اٹھ گیا تا کہ غطفان تک پہنچا دے نعیم ایسا شخص تھا کہ اسے کوئی بات بضم نہیں ہوتی تھی نعیم جب بنی غطفان کی طرف جانے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے یہ جو کچھ فرمایا ہے اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو اسے گزر رہے اگر یہ آپ کی رائے ہے تو بنی قریظہ کا معاملہ اس سے آسان تر ہے کہ آپ کچھ کہیں اور اس میں آپ پر اسے ترجیح دی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک رات ہے چونکہ جنگ ایک دھوکا اور چال سے پھر رسول کریم ﷺ نے نعیم کے پیچھے قاصد دوڑایا جب نعیم واپس آ گیا آپ نے اس سے کہا میں نے جو کچھ ابھی کہا ہے اس کا کسی سے تذکرہ نہ کرنا چنانچہ نعیم چلا گیا اور عیینہ بن حصن کے پاس جا پہنچا عیینہ کے پاس بنی غطفان کے لوگ بھی تھے نعیم نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ محمد ﷺ نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ حق ہے لوگوں نے جواب دیا نہیں کہا: محمد نے مجھے وہی بات بتائی ہے جسے بنو قریظہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ شاید ہم ہی نے انہیں اس کا حکم دیا ہے پھر محمد نے مجھے کسی سے تذکرہ کرنے سے منع کیا۔ عیینہ ابوسفیان کے پاس آیا اور اسے نعیم کی کہی ہوئی بات بتلا دی ابوسفیان نے کہا: ہم بنی قریظہ کو پیغام بھیجیں گے اور ہم ان سے رہن کا مطالبہ کریں گے اگر انہوں نے ہمیں رہن دے دیا تو وہ سچے ہوں گے اور اگر انہوں نے رہن سے انکار کر دیا تو لامحالہ وہ دھوکا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بنی قریظہ کے پاس ابوسفیان کا اٹیچی آیا اور ان سے رہن کا مطالبہ کیا کہ اگر تم رہن دو گے تو تم محمد اور اس کے ساتھیوں کی مخالفت میں سچے ہو ابذا تم اپنے بچوں کو بطور رہن ہمارے حوالے کرو اور کل صبح لیتے آؤ بنی قریظہ نے کہا: اب ہفت کی رات داخل ہو چکی ہے لہذا ہمیں ایک دن کی مہلت دو تا کہ ہفتے کا دن گزر جائے۔

قاصد یہ پیغام لے کر ابوسفیان کے پاس واپس لوٹ آیا چنانچہ ابوسفیان اور دوسرے سرداروں نے کہا کہ یہ بنی قریظہ کی چال اور دھوکا ہے لہذا تم چلو ابھر سے اللہ تعالیٰ نے اتحادیوں پر آندھی بھیج دی حتیٰ کہ ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو اپنی سواری تک رسائی حاصل کر پاتا۔ یہ اتحادیوں کی شکست تھی اس وجہ سے ملاء نے جنگ میں دھوکا اور چال چلنے کی رخصت دی ہے۔ رواہ ابن جریر

## غزوہ خیبر

۳۰۱۱۷ یحییٰ بن سہل بن ابی خیشمہ کی روایت ہے کہ مظہر بن رافع حارثی شام کے دس غلام لایا تا کہ اس کی زمین میں کام کریں: سب خیبر پہنچے تین دن وہاں قیام کیا اس دوران یہودیوں نے غلاموں کو مظہر کے قتل کرنے پر اکسایا اور انہیں یہودیوں نے دو یا تین چھریاں بھی دے دیں

چنانچہ جب خیبر سے نکل کر مقام شہار پر پہنچے غلاموں نے مظہر پر حملہ کر دیا اور پیٹ کو چاک کر کے اسے قتل کر دیا غلام خیبر واپس لوٹ گئے یہودیوں نے انھیں زادراہ دیا وہ واپس شام جا پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو انھوں نے فرمایا: میں خیبر کی زمین مسلمانوں میں تقسیم کروں گا اور اموال بھی تقسیم کروں گا اس کی حد بندی کروں گا اور نشان لگا کر یہودیوں کو وہاں سے نکال باہر کروں گا رسول کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قرار نہیں دیگا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جلا وطنی کی اجازت دی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ ابن سعد ۳۰۱۱۸ ... "مسند علی" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے مرحب یہودی کو قتل کیا اس کا سر کاٹ کر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آیا۔ رواہ احمد بن حنبل والعقیلی والبخاری ومسلم

۳۰۱۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی تو خیبر کے قریب پہنچ کر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں حملہ کے لیے لوگوں کو بھیجا چنانچہ لوگوں نے جم کر حملہ کیا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو کھتے ہوئے اور لوگ انھیں کھتے ہوئے واپس آئے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ حالت ناگوار گزری آپ نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص کو امیر مقرر کر کے بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، وہ اہل خیبر سے لڑائی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا اور بھاگے گا بھی۔ لوگوں کو اس شرف کے حاصل کرنے کی طمع ہوئی حتیٰ کہ سراپا اٹھا کر دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: انھیں آشوب چشم ہے فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری آنکھیں کھولیں اور آنکھوں میں لعاب ڈال دیا۔ پھر مجھے جھنڈا دیا میں تیزی سے چل پڑا مجھے ڈر تھا کہ آپ کوئی نئی بات نہ کر دیں میں اہل خیبر کے پاس آن پہنچا اور ان پر حملہ کر دیا مرحب رجز پڑھتا ہوا سامنے آیا میں بھی رجز پڑھتا ہوا اس کے مد مقابل ہوا حتیٰ کہ ہماری ٹڈ بھڑ ہوئی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اسے قتل کیا اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو کر قلعہ بند ہو گئے اور قلعہ کا دروازہ بند کر دیا میں دروازے پر آیا اور برابر دروازہ کھولنے میں کوشاں رہا بالآخر اللہ تعالیٰ نے یہ قلعہ فتح کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ والبزار وسندہ حسن

فائدہ: نبی کریم ﷺ خیبر کے مختلف قلعوں کو فتح کرنے کے لیے اعیان مہاجرین کو جھنڈا دیتے تھے یوں ہر روز جس قلعے کا ارادہ کرتے اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دیتا چنانچہ قضائے ازل ہی سے یہ متعہ رہتا کہ یہ قلعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست راست پر فتح ہوگا۔ یہی بات یوں پوری ہوئی روایت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان کم نہیں ہوتی چنانچہ پہلی روایت اس کا ازالہ ہے اہل خیبر انجام کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہی دور میں آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے یہاں سے نکالے گئے یہ فضیلت تو لامحالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے یہی بات کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ معاذ اللہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت نہیں کرتے تھے یا اللہ اور اللہ کے رسول کو بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں تھی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات از روئے قدر دانی اور حوصلہ افزائی فرمائے۔ اس روایت سے روافض غلط نظریات گھڑ لیتے ہیں اس لیے ان نکات پر تنبیہ کرنی پڑی۔

۳۰۱۲۰ "مسند برید بن حصیب سلمی" حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا آپ رضی اللہ عنہ جب مسلسل کے باوجود واپس لوٹ آئے اور قلعہ فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا اور یوں فتح ان کے ہاتھ پر چلی متدرجہ بنی ابن مسعود قتل ہوا اور لشکر واپس لوٹ آیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں (صبح کو) جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے وہ بغیر فتح کیے واپس نہیں اٹھے گا چنانچہ ہم نے رات گزار لی اور ہم خوش تھے کہ فتح نصیب ہوگی رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر جھنڈا منگوا یا ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں تھا جو اس امید میں نہ ہو کہ یہ شرف اسے حاصل ہو حتیٰ کہ اس شرف کے حصول کے لیے میں نے طمع میں سراپا اٹھا لیا۔ تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو با لیا انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا اور قلعہ ان کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ رواہ ابن حویر

۳۰۱۲۱۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ خیبر کے قریب پہنچے۔ اہل خیبر گھبرا گئے اور کہنے لگے: محمد اہل یتیم کو لے کر آ گیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چڑھائی کے لیے بھیجا یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوری جدوجہد سے قتال کیا لیکن بغیر فتح کے واپس لوٹ آئے اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو اور لوگ انھیں کوسے رہے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ دوسرے دن جھنڈا لینے کے لیے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آرزو مند ہوئے تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا یا اس دن انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا پھر انھیں جھنڈا دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر قلعے کی طرف چل پڑے آپ رضی اللہ عنہ کا اہل خیبر سے سامنا ہوا خصوصاً مرحب کا سامنا کرنا پڑا مرحب یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خیرانی مرحب  
شاکی السلاح بطل مجرب  
اذ الیوث اقلت تلہب  
اطعن احیاناً و حیناً اضرب

ترجمہ:..... اہل خیبر کو خوب معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں سلاح پوش بہادر اور تجربہ کار میں چنانچہ جب شیرمد مقابل ہونے کے لیے سامنے آتے ہیں آگ برسا رہے ہوتے ہیں میں مہارت سے نیزے بھی چلاتا ہوں اور کبھی تلوار کے وار بھی کرتا ہوں۔ چنانچہ مرحب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آئنا سامنا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تلوار سر کو کھینچتی ہوئی اس کے جڑوں تک جا پہنچی تلوار اس زور سے اس کے سر پر پڑی تھی کہ سارے لشکر نے تلوار چلنے کی آواز سن لی پھر یہودیوں کی ہوائنکل گئی اور یوں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۲۲۔ "مسند جابر بن عبد اللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی یہ رجز پڑھتا ہوا ہوا آیا۔

قد علمت خیرانی مرحب  
شاکی السلاح بطل مجرب  
اطعن احیاناً و حیناً اضرب  
اذ الیوث اقلت تلہب

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں جب شیرمد مقابل ہوتے ہیں تبھی آزمائے جاتے ہیں اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں جب شیرمد مقابل ہوتے ہیں تبھی آزمائے جاتے ہیں۔

چنانچہ مرحب "حل من مبارز" کیا کوئی مد مقابل ہے؟ کانعرہ لگا رہا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس کا کام کون تمام کرے گا؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا کام تمام کرنا چاہتا ہوں اس نے کل میرے بھائی کو قتل کیا ہے بخدا اس سے میں اپنے بھائی کا بدلہ لوں گا آپ نے فرمایا: چلو اس کے طرف کھڑے ہو جاؤ یا اللہ! اس کی مدد کر جب دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوئے تو ان کے درمیان ایک درخت حائل ہو جاتا تاہم مرحب نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کیا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ڈھال پر تلوار کا وار لیا جس سے ڈھال کٹ گئی لیکن حضرت محمد بن مسلمہ کو ڈھال نے بچالیا اگلا وار محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر کیا اور مرحب کا کام تمام کر دیا۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن جریر و البغوی وابن عساکر

۳۰۱۲۳۔ "مسند حسیل بن خارجه اشجعی" حضرت حسیل بن خارجه اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں تجارت کا کچھ مال لے کر مدینہ آیا مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا: اے حسیل! اگر میں تمہیں بیس صاع کھجوریں دوں کیا تم میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے نیب تک راہبری کرو گے؟ میں نے حامی بھری جب رسول کریم ﷺ خیبر پہنچے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے بیس صاع کھجوریں دیں چہ مجھے

فرمایا: اے حسیل! میرے ساتھ جو شخص بھی تین دن تک رہا ہے وہ ضرور دولت اسلام سے سرفراز ہوا ہے چنانچہ یہ سنتے ہی میں نے اسلام قبول کر لیا۔

رواہ الطبرانی و ابونعیم

۳۰۱۲۴..... ”مسند ربیعہ بن کعب سلمی“ ابو طلحہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اگر میں کہوں کہ میرے گھنٹے آپ ﷺ کے گھنٹوں کو چھوتے تھے تو میں یہ کہنے سے خاموش رہا حتیٰ کہ سحری کے وقت اہل خیبر پر حملہ کر دیا اور آپ نے فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۱۲۵..... ”مسند رفاعہ بن رافع“ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ صبح صحیح خیبر پہنچے جبکہ اہل خیبر کدالیں اور ٹوکڑے لیے کھیتوں کی طرف جا رہے تھے جب انہوں نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو آلٹے پاؤں واپس لپکے رسول کریم ﷺ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: خیبر اجڑ گیا جب ہم قوم کے پاس جا اترتے ہیں تو ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی

۳۰۱۲۶..... ”مسند سلمہ بن اکوع“ ایاس بن سلمہ کی روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے چچا نے غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی کو مقابلہ کے لیے لکارا۔ مرحب نے جواب میں یہ رجز یہ پڑھا۔

قد علمت خیبر انسی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تلہب

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تخر بہ کار ہوں اس وقت کہ جب جنگوں کے شعلے بھڑک رہے ہو۔

میرے چچا عامر نے جواب میں یہ رجز پڑھا:

قد علمت خیبرانی عامر

شاکی السلاح بطل مفاہم

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ پوش بہادر اور نیزے سے کاری ضرب لگانے والا ہوں۔

چنانچہ پھر دونوں میں دو دو وار ہوئے مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑی پھر ان کی اپنی تلوار گھنٹے پر لگی جس سے گھنٹا کٹ گیا اور اسی زخم سے اللہ کو پیارے ہو گئے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: عامر کا عمل ضائع ہو گیا، چونکہ اس نے اپنے آپ کو قتل کیا ہے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! عامر کا عمل باطل ہو گیا؟ فرمایا: کون کہتا ہے میں نے عرض کیا: آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: جس نے کہا ہے اس نے جھوٹ بولا بلکہ ان کے لیے دو ہراجر و ثواب ہے جب وہ خیبر کی طرف نکلے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رجز پڑھتے رہے جبکہ نبی کریم ﷺ ان کے درمیان سواریاں ہانک رہے تھے اور عامر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔

تاللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا ان الذین قد بغوا علینا اذا ارا دو الفتنۃ ابینا ونحن عن

فضلک ما استغینا فثبت الاقدام ان لا قینا وانزلن سکینۃ علینا.

بخدا! اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے ہم صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے جن لوگوں نے ہمارے اوپر سرکشی کی ہے جب وہ کسی فتنہ کے درپے ہوتے ہیں ہم اس فتنے سے پہلو تہی کر جاتے ہیں، ہم تیرے فضل و کرم سے بے نیاز نہیں، ہمیں ثابت قدم رکھا اگر دشمن سے ہماری مڈ بھڑ ہو اور ہمارے اوپر اپنی رحمت نازل فرما۔

رسول کریم ﷺ نے یہ رجز سن کر فرمایا: یہ کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! یہ عامر ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے جس شخص کے لیے بھی مغفرت طلب کی ہے وہ ضرور شہید ہوا ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ نے یہ بات سنی عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کاش اگر آپ عامر سے کام لینے دیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ پیروی حق کے لیے کھڑے ہوئے اور شہید ہو گئے۔

سلمہ کہتے ہیں: پھر رسول کریم ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: میں آج ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھینچ کر لایا چونکہ انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی رسول کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور جھنڈا انھیں دیا چنانچہ قلعہ سے مرحب تلوار لہراتا ہوا نمودار ہوا اور وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خیرانی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

إذا الحروب اقبلت تلہب

پورا خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں جس وقت کہ جنگیں شعلہ زن ہوں، جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رجز پڑھا۔

انسان الذی سمتنی امی حیدرہ

کلیث غابات کر یہ المنظرہ

او فیہم بالصاع کیل السندرہ۔

میں وہ ہوں کہ جس کا نام میری ماں نے حیدر (شیر) رکھا ہے میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ جنگلات کا شیر جو نہایت ڈراؤنہ سماں پیش کر رہا ہوتا ہے میں صاع سے پیمانہ پورا پورا ناپ کے دیتا ہوں۔

چنانچہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے تلوار سے مرحب کا سر کچل دیا اور فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست راست پر ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ ۳۰۱۲۷۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا جب ہم خیبر پہنچے دیکھا کہ اہل خیبر کدالیں اور پھاوڑے لئے اپنے کھیتوں کی طرف جا رہے ہیں جب اہل خیبر نے ہمیں دیکھا کہنے لگے: بخدا محمد اور اس کا لشکر آ گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے

نعرہ تکبیر لگا کر فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں اس قوم کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ ۳۰۱۲۸۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ صبح خیبر پہنچے تو یہ آیت تلاوت کی:

”انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين“

جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو اس قوم کی وہ صبح بہت ہی بری ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۲۹۔ ”مسند ابی لیسٰی“ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں یہودیوں کی طرف ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر قلعہ فتح کرے گا میرے پاس علی کو بھلاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پکڑ کر لائے گئے چونکہ انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی دیکھ نہیں سکتے تھے آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور شفا پانے کی دعا کی پھر جھنڈا انھیں دیا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر کا آخری سپاہی ان سے ملنے نہیں آیا تھا حتیٰ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر قلعہ فتح کر دیا۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة و رجالہ ثقات

## اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا

۳۰۱۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس دن کے سوا کبھی امارت کی خواہش نہیں ہوئی چنانچہ مجھے از حد شوق ہوا کہ اس شرف کے لیے مجھے بلا لیا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہی کو جھنڈا دیا اور فرمایا جاؤ اور جنگ کرو یہاں تک کہ اللہ تمہارے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے دائیں بائیں توجہ نہیں دینی حضرت علی رضی اللہ عنہ لشکر کو لے کر چل پڑے اور چلتے وقت عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس چیز کی بنیاد پر جنگ لڑوں فرمایا: یہود سے لڑتے رہو تا وقتیکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول میں۔ جب وہ شہادتین کا اقرار کر لیں گویا انہوں نے تم سے اپنی جانوں اور اموال کو بچا لیا الا یہ کہ کوئی حق ان پر واجب ہو جائے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۳۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی اور ان کا بھائی ہے اور ان کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والا ہے کی طرف سے خبردار اللہ تعالیٰ نے تم سے کہا ہے: اے یہودی جماعت اور اہل تورات بلاشبہ تم اسے اپنی کتاب میں پاتے ہو محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفاروں کے خلاف بہت سخت ہیں الا یہ۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور اس کتاب کا واسطہ دیتا ہوں جو تمہارے اوپر نازل کی گئی ہے تمہیں اس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے قبل ازیں پہلے لوگوں کو من اور سلوکی عطا کیا اور جس نے تمہارے آباء کے لیے دریا کو خشک کیا حتیٰ کہ تمہیں فرعون سے نجات دی اس کے عمل سے نجات دی مگر یہ کہ تم مجھے خبر دو کہ کیا تم اپنی کتابوں میں ہاتے ہو کہ تم محمد پر ایمان لاؤ گے رشد و ہدایت گمراہی سے ممتاز ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

رواہ ابن اسحاق و ابونعیم

۳۰۱۳۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خیبر فتح کر دیا میں نے کہا: یا رسول اللہ! اب ہم کھجوروں سے شکم سیر ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

## باغات بٹائی پر دینا

۳۰۱۳۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کی زمین اور باغات اہل خیبر کو اس شرط پر دے دیئے کہ وہ ان کے اموال میں رسول اللہ ﷺ کے لیے کام کریں گے اور آپ کے لیے اس کا نصف ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۳۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مکہ میں میرا مال ہے اور میرا اہل و عیال بھی وہیں ہے میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں اور مجھے کھلی چھٹی دی جائے تاکہ آپ کے متعلق کچھ کہہ کر میں مال لے آؤں۔ رسول کریم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی کہ جو جی چاہے کہو چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: تمہارے پاس جو کچھ ہے جمع کرو میں محمد اور اس کے ساتھیوں کی عیالوں کی خریدنا چاہتا ہوں چونکہ انہیں شکست ہو چکی ہے اور ان کے اموال چھین لیے گئے ہیں یہی افواہ مکہ میں عام کر دی مسلمان سن کر کبیدہ خاطر ہوئے جبکہ مشرکین فرحان و شاداں ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو پریشانی کے عالم میں ٹانگوں میں کھڑے ہونے کی سکت باقی نہ رہی پھر اپنے غلام کو حجاج رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور کہلوا بھیجا کہ تیرا تاس ہو تو نے کیسی خبر لائی ہے اور تو کیا کہتا پھر رہا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خیر و بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے حجاج رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: ابو الفضل رضی اللہ عنہ کو سلام کہو اور ان سے کہو کہ مجھ سے کہیں خلوت میں ملیں میرے پاس ایسی خبر ہے جس سے وہ خوش ہو جائیں گے چنانچہ غلام واپس لوٹ آیا اور آتے ہی کہا: اے ابو الفضل خوش ہو جائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی سے اچھل پڑے حتیٰ کہ غلام کی پیشانی چوم لی پھر غلام نے حجاج رضی اللہ عنہ کا پیغام دیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غلام کو انعام میں آزادی سے سرفراز کیا۔ پھر طے شدہ امر کے مطابق حجاج رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کر لیا ہے اور اہل خیبر کے اموال غنیمت کی مد میں رکھے



ہیں۔ اور مسلمانوں میں ان کے حصے تقسیم کر دیئے ہیں رسول کریم ﷺ نے صفیہ بنت حبیبہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے پھر صفیہ کو اختیار دیا کہ انھیں آزاد کر دیں پھر چاہے تو آپ کی زوجیت میں رہے یا اپنے خاندان سے جا ملے۔ چنانچہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے یہ اختیار اپنایا کہ انھیں آزاد کیا جائے اور اپنی زوجیت میں لے لیا جائے البتہ میں نے یہ انوائی تدبیر محض اپنا مال حاصل کرنے کے لیے کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی لہذا آپ تین دن تک یہ خبر مخفی رکھیں پھر جیسے چاہیں افشا کریں چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے مال و متاع جمع کیا جس میں زیورات بھی تھے بیوی نے حجاج رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا پھر حجاج رضی اللہ عنہ نے کوچ کرنے کی تیاری کی۔

تین دن کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے کہا: تمہارے خاوند نے کیا کیا بیوی نے کہا: وہ تو فلاں دن یہاں سے روانہ ہو گیا ہے اے ابوالفضل اللہ تعالیٰ آپکو پریشان نہ کرے یقیناً یہ خبر سن کر ہم بھی پریشان ہوئے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جبکہ حالات وہی ہیں جو ہم چاہتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خیر کا علاقہ اپنے رسول کو فتح میں دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے اگر تمہیں اپنے خاوند کی ضرورت ہے تو اس کے پاس چلی جاؤ۔ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: بخدا! میں آپ کو سچا سمجھتی ہوں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا میں سچ کہتا ہوں حقیقت وہی ہے جو میں نے تمہیں بتادی ہے پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ قریش کی ایک مجلس کے پاس گئے جبکہ قریش کہہ رہے تھے اے ابوالفضل تمہیں خیر و بھلائی ملے عباس رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: اللہ کا شکر ہے مجھے صرف اور صرف خیر و بھلائی ہی ملی ہے مجھے حجاج بن علاط نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خیر کا علاقہ اپنے رسول کے لیے فتح کر دیا ہے اور اس کے حصے بھی مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے ہیں اور رسول کریم ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے حجاج نے مجھ سے مطالبہ کیا تھا کہ میں تین دن تک حقیقت حال مخفی رکھوں وہ تو اس طرح کی افواہ پھیلا کر اپنا مال یہاں سے لے جانا چاہتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی پریشانی کو شرکین پر پلٹ دیا اور مسلمان یہ خبر سن کر فرحان و شاداں ہو گئے مسلمان جھٹکھایا کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو حقیقت حال سے آگاہ کیا سن کر مسلمان خوش ہو گئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کیا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابویعلیٰ و الطبرانی و ابونعیم و ابن عساکر و روی النسائی بعضہ

## غزوہ حدیبیہ

۳۰۱۳۶..... واقعہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی فتح سے بڑھ کر اسلام میں کوئی اور فتح عظیم نہیں۔ لیکن اس دن مسلمانوں کی آراء کو تاہ تھیں بندے تو جلد باز ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ جلد بازی سے پاک ہے حتیٰ کہ معاملات رب تعالیٰ کے مرضی کے مطابق ہوئے میں نے سہیل بن عمرو کو حجۃ الوداع کے موقع پر دیکھا کہ وہ ذبح گاہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا اونٹوں کو آپ کے قریب کر رہا تھا جبکہ آپ ﷺ اپنے دست اقدس سے اونٹوں کا خر کر رہے تھے پھر حجام کو بلوا کر سر منڈوایا۔ میں نے سہیل کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے بال مبارک چن رہا تھا میں نے اسے دیکھا آپ کے موئے مبارک وہ اپنی آنکھوں پر لگا رہا تھا جبکہ مجھے حدیبیہ کے دن اس کی وہ بات بھی یاد ہے کہ وہ معاہدہ نامہ کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھوانے سے انکار کر رہا تھا اور محمد رسول اللہ ﷺ لکھوانے سے بھی انکار کر رہا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس نے سہیل کو اسلام کی ہدایت سے مالا مال کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کی اور انھیں کچھ دیا بھی اگر اللہ کے پیغمبر ﷺ مجھ پر کسی اور شخص کو امیر مقرر کرتے اور وہ وہی کچھ کرتا جو اللہ کے پیغمبر نے کیا ہے میں قطعاً اس کی بات سنتا اور نہ اس کی اطاعت کرتا، آپ ﷺ نے مشرکین کی یہ شرط تسلیم کر لی کہ کفار سے جو شخص مسلمانوں سے آملے گا مسلمان اسے واپس کر دیں گے اور اور جو شخص کفار سے جا ملے گا کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔ رواہ ابن سعدہ و سند صحیح

۳۰۱۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر صلح سے قبل کچھ غلام رسول اللہ ﷺ کی طرف نکل کر آئے آپ ﷺ کو ان

غلاموں کے آقاؤں نے خط لکھا کہ یہ لوگ تمہارے دین میں راغب ہو کر نہیں آئے وہ تو غلامی سے بھاگ کر تمہارے پاس آئے ہیں کچھ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ان کے آقاؤں نے سچ کہا ہے آپ انھیں واپس کر دیں رسول کریم ﷺ سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: اسے جماعت قریش! میں تمہیں حق بات سے باز رہتے کیوں دیکھ رہا ہوں حتیٰ کہ رب تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کر دے جو تمہارے گردنیں مارے آپ ﷺ نے ان غلاموں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندے ہیں جبکہ صلح کے بعد کچھ اور غلام نکل کر آپ کے پاس آئے آپ نے شرط معاہدہ کے مطابق انھیں کفار کی طرف واپس کر دیا۔ رواہ ابو داؤد وابن جریر وصحیحہ والبحاری ومسلم والضبائ

۳۰۱۳۹ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا گیا تو آپ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کر دی اور اس کی شرائط میں یہ تھا کہ آئندہ صرف تین دن رہیں مسلمان تلواریں نیام میں کر کے آئیں اہل مکہ سے اپنے ساتھ کسی شخص کو نہیں لے کر جائیں گے اور جو شخص مکہ میں رہنا چاہے، اسے نہیں روکیں گے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ شرائط لکھ دو چنانچہ معاہدہ نامہ کی ابتداء یوں کی: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے مشرکین نے اسے پراعتراض کیا کہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے آپ کی اتباع کر لیتے البتہ یوں لکھو "محمد بن عبد اللہ" آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ محمد رسول اللہ مٹا دو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بخدا! میں نہیں مٹاؤں گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ جگہ مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ نے اپنے دست اقدس سے مٹا دیا اور اس کی بجائے ابن عبد اللہ لکھوایا چنانچہ تین دن تک قیام کیا جب تیسرا دن ہوا مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہو: آج شرط کا تیسرا اور آخری دن ہے لہذا ان سے کہو کہ چلے جائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا: آپ نے فرمایا: جی ہاں چنانچہ آپ یہاں سے کوچ کر گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۴۰ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر حدیبیہ اترے جو لوگ پہلے پہنچے انہوں نے پانی پی لیا جبکہ بعد میں آنے والوں کے لیے پانی نہ بچا نبی کریم ﷺ کنویں پر بیٹھے پھر ڈول منگوا یا پانی لیا اور کلی کر کے کنویں میں پالی ڈالا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی چنانچہ کنویں کا پانی وافر ہو گیا حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۴۱ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ۔ (۱۴۰۰) سو تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۱۰۴۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کی تعداد پندرہ (۱۵) سو تھی۔ ابونعیم فی المعرفة

۳۰۱۴۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد ۱۴ سو تھی اس دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم آج اہل زمین میں سب سے افضل ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابونعیم

## حدیبیہ کے مقام پر کرامت کا ظہور

۳۰۱۴۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگوں کو شدت پیاس نے سخت تنگ کیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ ان کی گردنیں جھڑ جائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ہم ہلاک ہو گئے آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں میرے ہوتے ہوئے تم ہلاک نہیں ہو گے پھر آپ نے ڈول میں ہاتھ ڈالا ڈول میں مد بھر پانی تھا اس میں انگلیاں پھیلا دیں قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کیا ہے میں نے کنویں میں پھوٹ پھوٹ کر پانی جاننے دیکھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں کے بیچ سے نکل رہا تھا آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے زندہ ہو جا پھر ہم نے سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی سواریوں کو بھی پلایا اپنی مشکیزے بھی بھر لئے رسول کریم ﷺ ہمیں دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا نبی اور اس کا رسول ہوں جو شخص بھی صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا کسی نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس دن تمہاری تعداد کیا تھی؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم چودہ سو (۱۴۰۰) تھے اگر یہ لوگ مٹی جاتے تو ان کے لیے کافی ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۵ ”مسند جریر بن جلی“ جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام غمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو قریش کی طرف سے خبر ملی کہ انہوں نے خالد بن ولید کی کمان میں کچھ شہسوار رسول اللہ ﷺ کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لیے بھیجے رسول کریم ﷺ نے ان سے ڈبھینڈ کرنا اچھا نہ سمجھا آپ ﷺ ان پر رحم دل تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کون شخص ہے جو متبادل راستے میں ہماری راہنمائی کرے گا؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر فدا ہو اس کام کے لیے میں تیار ہوں۔ چنانچہ ہم نے یہ راستہ چھوڑ دیا اور متبادل راستے پر چلتے ہوئے ہم حدیبیہ آن پہنچے حدیبیہ ایک کنواں ہے اس میں آپ نے ایک یا دو تیر ڈالے پھر کنویں میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا حتیٰ کہ پانی اتنا اوپر آ گیا کہ اگر ہم چاہتے چلو بھر لیتے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۱۳۶ ناجیہ بن جندب بن ناجیہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام غمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو خبر پہنچی کہ قریش نے خالد بن ولید کی کمان میں گھوڑ سواروں کا لشکر دے کر رسول کریم ﷺ کی راہ میں رکاوٹ بنانے کے لیے بھیجا آپ ﷺ نے ان کے مد مقابل ہونا اچھا نہ سمجھا آپ کو ان پر رحم بھی آ رہا تھا آپ نے فرمایا: کون شخص ہمیں متبادل راستے پر لے جائے گا میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کام کے لیے میں تیار ہوں چنانچہ میں لشکر کو متبادل راستے پر لے کر چلا اور یوں ہم راستے طے کرتے ہوئے حدیبیہ آ پہنچے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر کنویں میں ڈالے پھر اس میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا اگر ہم چاہتے اپنے پیالے بھر لیتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابونعیم

۳۰۱۳۷ ”رفاعہ بن عرابہ جہنی کی روایت ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مقام کدید پہنچے تو کچھ لوگ آپ ﷺ سے اپنے گھروالوں کے پاس جانے کی اجازت چاہنے لگے آپ ﷺ انہیں اجازت دیتے رہے اور فرمایا: اس درخت کا کیا حال ہے جو اللہ کے رسول کے قریب ہے وہ غم سے نڈھال ہے اس کے بعد ہم نے جسے بھی دیکھا وہ رو رہا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی آپ سے اجازت چاہے وہ بے وقوف ہے پھر رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں قسم کھاتا ہوں آپ جب قسم اٹھاتے یوں کہتے: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے تم میں سے جو شخص بھی دولت ایمان سے بہرہ مند ہو اور پھر وہ درستی پر رہے جنت میں جائے گا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا اور انہیں کوئی عذاب نہیں ہوگا میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں اس وقت تک نہیں داخل ہو گے جب تک تم جنت کا حق نہیں ادا کرو گے یہی حال تمہاری بیویوں اور اولاد کا ہے پھر جب نصف رات یا تہائی رات گذر چکی فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے اور کہتا ہے: مجھ سے جو شخص بھی مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں، جو بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جو بھی مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اس کی بخشش کرتا ہوں حتیٰ کہ اسی حال میں فجر ہو جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن خزیمہ وابن حبان والطبرانی

۳۰۱۳۸ ”مسند سلمہ بن اکوع“ ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے آپ ﷺ نے سوانوں کا نحر (ذبح) کیا ہم تعداد میں ستر سو (۱۷۰۰) تھے ہمارے پاس اسلحہ اور گھوڑے بھی تھے آپ کے اونٹوں میں ابو جہل کے اونٹ بھی تھے آپ حدیبیہ جا ترے وہیں قریش نے صلح کی کہ یہی جگہ مدیوں کے ذبح کرنے کا مقام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۳۹ ایاس بن سلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ آپ سے صلح کریں جب رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سہیل بھی ہے تو فرمایا: مشرکین نے تمہارے معاملے کو اور آسمان کر دیا ہے تمہارے پاس رشتہ داری کا واسطہ لے کر صلح کرنے آئے ہیں لہذا قربانی کے اونٹوں کو اٹھاؤ اور زور زور سے تلبیہ کہو شاید یوں ان کے دل نرم ہو جائیں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تلبیہ کیا جس سے مضافات کی یہاڑیاں گونج اٹھیں۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور صلح کی درخواست کی چنانچہ لوگ اسی لے دے میں مصروف تھے کہ مسلمانوں میں بھی کچھ مشرکین تھے اور مشرکین میں بھی کچھ مسلمان تھے ابوسفیان نے معاہدہ توڑا ایک دیکھتے ہیں کہ وادی جنگجوؤں اور اسلحہ سے اٹی پڑی ہے سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چھ مشرکین کو ہانکتے ہوئے لے آیا جبکہ وہ صلح تھے وہ اپنے نفع و نقصان سے یکسر بے نیاز تھے میں انہیں ہانکتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا

آپ ﷺ نے ان سے ساز و سامان چھینا اور نہ انھیں قتل کیا بلکہ معاف کر دیا، ہم چھینا مار کر مشرکین کے قبضے سے مسلمانوں کو چھڑا لائے ان کے قبضے میں ایک مسلمان بھی نہ چھوڑا پھر قریش نے سہیل بن عمرو اور حوٹب بن عبد العزیٰ کو صلح کے لیے بھیجا جبکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو صلح کے لیے بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صلح نامہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ساتھ صلح کی ہے ان شرائط پر کہ دھوکا دہی اور چوری چکاری نہیں ہوگی یہ کہ محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا تجارت کی غرض سے مکہ آئے وہ امن میں ہوگا اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہوگا قریش میں سے کوئی شخص اگر مصر یا شام جاتے ہوئے مدینہ سے گزرے اور وہ تجارت کے لیے جا رہا ہوں وہ امن میں ہوگا اور اس کی جان اور مال محفوظ ہوگا یہ کہ قریش میں سے کوئی شخص اگر محمد کے پاس چلا جائے اسے واپس کیا جائے گا اور محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص قریش کے پاس آ جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا اس شرط پر مسلمانوں کا غصہ دو بالا ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے جو شخص قریش کے ساتھ جا ملے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے اور ان میں سے جو شخص ہمارے پاس آ جائے ہم اسے واپس کر دیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب اور نمایاں کرنا چاہتا ہے نیز صلح نامہ میں یہ شرط بھی رکھی گئی کہ اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور اسی مہینہ میں آئیں ہمارے پاس گھوڑوں پر سوار اور صلح ہو کر نہ آئیں البتہ مسافر جتنا سامان ساتھ رکھ سکتے ہیں تین دن تک رہیں پھر واپس چلے جائیں یہ کہ ذبح کے اونٹوں کے لیے یہی جگہ ہو ہمارے پاس نہ لائیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہم اونٹوں کو ہانکتے ہیں تم انھیں آگے سے واپس کرنا چاہتے ہو۔

۳۰۱۵۰ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو یا تیرہ سو تھی اس دن قبیلہ اسلم مہاجرین کا آٹھوں حصہ تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابونعیم فی الفرقہ

۳۰۱۵۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صلح کی ان میں سے ایک سہیل بن عمرو بھی تھا نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا: ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہی لکھو جو ہم جانتے ہیں یعنی "باسمک اللہم" آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو: محمد رسول اللہ کی جانب سے قریش نے کہا: اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے آپ کا اعتبار کر لیتے البتہ اس کی بجائے محمد بن عبد اللہ لکھو آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو: محمد بن عبد اللہ قریش نے نبی کریم ﷺ پر یہ شرط عائد کی کہ آپ کے ساتھیوں میں سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور جو شخص ہم میں سے آپ کے پاس چلا جائے گا آپ اسے واپس کرنے کے مجاز ہوں گے صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم یہ شرط بھی لکھ دیں؟ فرمایا: جی ہاں ہم میں سے جو شخص ان کے پاس چلا جائے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکال دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## مراہیل عروہ

۳۰۱۵۲ عروہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ حدیبیہ اترے قریش میں کھلبلی مچ گئی رسول اللہ کریم ﷺ نے کسی آدمی کو مکہ بطور ایلچی بھیجنا چاہا آپ نے اس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تا کہ انھیں بھیجیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں قریش پر لعنت بھیجتا ہوں بنی کعب کا کوئی شخص مکہ میں نہیں جو مجھے اذیت پہنچانے پر غصہ ہو آپ عثمان کو بھیج دیں چونکہ مکہ میں ان کے رشتہ دار ہیں وہ سفارت اچھی طرح سے کریں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہی کو قریش کی پاس بھیجا اور فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہم جنگ کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں نیز انھیں اسلام کی دعوت دو اور مکہ میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس جاؤ انھیں بشارت دو کہ فتح عنقریب نصیب ہونے والی ہے انھیں خبر دو کہ اللہ تعالیٰ عنقریب دین حق کو غالب کر دے گا حتیٰ کہ دین اسلام کا نام لیا کوئی شخص نہیں چھپے گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رخصت ہوئے اور مقام بلح میں قریش کے پاس سے گزرے قریش نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ آپ رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں دعوت اسلام دوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں نیز میں تمہیں یہ خبر کرنے آیا ہوں کہ ہم لوگ کسی شخص سے جنگ کرنے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں قریش نے کہا: ہم نے تمہاری بات سن لی اپنا کام کرو اتنے میں امان بن سعید بن العاص کھڑا ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اپنے گھوڑے پر زین درست کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھوڑے پر سوار کیا آپ رضی اللہ عنہ کو پناہ دی اور خود ان کے پیچھے سوار ہو گیا حتیٰ کہ مکہ آن پہنچے پھر قریش نے بدیل بن ورقاء خزاعی اور بنی کنانہ کے ایک شخص کو بھیجا پھر عروہ بن مسعود ثقفی آیا (پھر پوری حدیث ذکر کی) پھر عروہ قریش کے پاس آیا اور کہا: محمد اور اس کے ساتھی عمرہ کے لیے آئے ہیں لہذا انہیں بیت اللہ میں عمرہ کے لیے جانے دو پھر قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبد العزی اور کلز بن حفص کو صلح کے لیے بھیجا انہوں نے آ کر رسول کریم ﷺ کو صلح اور معاہدہ کی دعوت دی جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور مشرکین کے پاس جو مسلمان تھے وہ بھی صلح کے انتظار میں تھے اسی اثناء میں فریقین میں سے کسی شخص نے دوسرے فریق کو تیر مارا اور یوں جنگ چھڑ گئی فریقین ایک دوسرے پر تیر اور پتھر برسانے لگے چنانچہ فریقین نے ایک دوسرے کے ایچیوں کو گرفتار کر لیا مسلمانوں نے سہیل بن عمرو اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا اور مشرکین نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو (مرثیہ کی) بیعت کے لیے بلایا، ایک منادی نے اعلان کیا کہ جبرئیل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہیں اور آپ کو بیعت کا حکم دیا ہے لہذا اللہ کا نام لے کر نکلو اور بیعت کرو مسلمانوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بیعت کے لیے لپک پڑے جبکہ رسول کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس شرط پر بیعت کی کہ بھاگیں گے نہیں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو مرعوب کیا اور انہوں نے جن مسلمانوں کو گرفتار کر لیا تھا انہیں چھوڑ دیا اور صلح اور معاہدہ کی دعوت دینے لگے۔

مسلمان کہنے لگے جبکہ وہ حدیبیہ میں تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے واپس لوٹنے سے پہلے کہ عثمان رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی طرف ہم سے نکل کر جا چکے ہیں انہوں نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہوگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرا گمان نہیں کہ عثمان نے بیت اللہ کا طواف کیا ہو اور ہم یہاں محصور ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں طواف کرنے میں کیا ممانعت ہے حالانکہ وہ بیت اللہ تک پہنچ گئے ہیں فرمایا: میرا گمان ہے کہ وہ طواف نہیں کرے گا تا وقتیکہ ہم سب مل کر طواف نہ کریں حتیٰ کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ واپس لوٹے۔ مسلمانوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم لوگ بدگمانی کا شکار ہوئے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں ایک سال تک مکہ میں قیام کئے رہوں رسول اللہ ﷺ کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہیں کروں گا حالانکہ مجھے قریش نے طواف کی دعوت دی تھی میں نے طواف کرنے سے انکار کر دیا مسلمانوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہم سے زیادہ حسن ظن رکھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر وابن ابی شیبہ

۳۰۱۵۳ . ابواسامہ ہشام اپنے والد عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ حدیبیہ کی طرف نکل پڑے صلح حدیبیہ کا واقعہ شوال کے مہینہ میں رونما ہوا چنانچہ جب آپ ﷺ عسفان پہنچے تو آپ کو بنی کعب کا ایک شخص ملا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے قریش کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے اپنے تمام خاندان آپ کے خلاف جمع کر لیے ہیں اور انہیں گوشت میں بنایا گیا چورا کھلایا جاتا ہے وہ آپ کو بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں جب رسول کریم ﷺ عسفان میں نمودار ہوئے تو آپ ﷺ کی قریش کے چھوٹے سے لشکر سے مڈ بھینٹ ہو گئی اس کی کمان خالد بن ولید کے ہاتھ میں تھی آپ نے خالد بن ولید کی خبر پاتے ہی راستہ تبدیل کر دیا حتیٰ کہ مقام عمیم پر پہنچے اور یہاں پہنچ کر لوگوں سے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ابا بعد! قریش نے تمہارے خلاف انڈے بچے جمع کر لیے ہیں اور تمہیں بیت اللہ کے پاس جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ تم لوگ جو بہتر سمجھتے ہو مجھے مشورہ دو ہم اہل مکہ کی سرکوبی کرنا چاہتے ہو یا ان قبائل کی جنہوں نے اہل مکہ کی معاونت کی ہے کی عورتوں اور بچوں پر چھاپہ مارنا چاہتے ہو یوں قریش ان کے معاونین شکست خوردہ ہو جائیں گے اگر اہل مکہ ہمارا پیچھا کریں گے رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے گا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ اہل مکہ پر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو غلبہ عطا کرے گا جبکہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! بخدا! ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ انہوں نے اپنے نبی سے کہا تھا: تم

اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور جنگ لڑو ہم یہیں بیٹھے رہیں گے لیکن ہم یوں کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب جنگ کے لیے جائیں ہم آپ کے شا نہ ایشانہ لڑیں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ مکہ پہنچنے کے ارادہ سے چل پڑے جب حرم کے قریب پہنچے آپ کی جدعاء نامی اونٹنی بیٹھ گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اونٹنی تھک گئی جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا! اونٹنی نہیں تھکی اسے تو اسی ذات نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے جس نے ہاتھیوں کو آگے جانے سے روک دیا تھا مجھے قریش حرم پاک کی تعظیم کی دعوت دیں اور مجھ سے آگے بڑھ جائیں ایسا نہ ہونے پائے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا جبکہ آپ گھائی میں دائیں طرف مڑ گئے اسی جگہ کو ذات الحفظ کہا جاتا ہے حتیٰ کہ آپ حدیبیہ میں آن پہنچے۔ جوں ہی حدیبیہ پہنچے لوگوں نے شدت پیاس کی شکایت کی جبکہ کنویں میں پانی برائے نام تھا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اسے کنویں میں گاڑ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کنویں میں تیر گاڑا کنواں پانی سے پھوٹ پڑا پانی کافی اور آ گیا حتیٰ کہ لوگ پانی سے سیر ہو گئے جب قریش نے شور سنا تو انہوں نے بنی صیس کا ایک شخص بھیجا یہ وہ لوگ تھے جو حرم کے جانوروں کی تعظیم کرتے تھے اس نے کہا: جانوروں کو بھیج دو جب اس نے مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ سنا واپس قریش کے پاس چلا گیا اور کہا: اے میری قوم! مسلمانوں نے حرم کے جانوروں کو نشان زدہ کر کے لایا ہے ان کے گلوں میں قلاند ڈال رکھے ہیں قریش کو ذرا یاد دہم کیا اور بیت اللہ کے پاس آنے والوں کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی قریش نے اسے سخت دست کہا اور انھیں گالیاں دیں اور کہا: تو گنوار ہے اور اجڈ ہے ہم تجھ پر تعجب نہیں کرتے ہمیں خود اپنے اوپر تعجب ہے جو تمہیں قبل ازیں مسلمانوں کے پاس بھیجا میں تم یہیں بیٹھ جاؤ۔

پھر قریش نے عروہ بن مسعود ثقفی سے کہا: تم محمد کے پاس جاؤ اور اپنے پیچھے خیال رکھنا عروہ چل پڑا اور رسول کریم ﷺ کے پاس آ گیا اور کہا: اے محمد! میں نے عرب کا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تمہاری طرح چلا ہو تم اپنے نام لیواؤں کو لے کر آئے ہو اور اپنے خاندان کو ختم کرنا چاہتے ہو تمہیں معلوم ہے کہ میں کعب بن لوی کے پاس سے آ رہا ہوں انہوں نے چیتوں کی کھالیں پہن لی ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ تم جس طرح بھی ان سے تعرض کرو گے وہ اسی طرح تم سے پیش آئیں گے یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم جنگ و جدل کے لیے نہیں آئے البتہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں اور ذبح کے لیے جانور لائے ہیں تم اپنی قوم کے پاس جاؤ تمہاری قوم اونٹ پالتی ہے اور اونٹ لڑائی سے دور بھاگتے ہیں اب ان کے لیے جنگ میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ جنگ ان میں سے چیدہ چیدہ افراد کو ہڑپ کر چکی ہے بیت اللہ تک پہنچنے میں میری رکاوٹ نہ ہونا کہ ہم عمرہ ادا کریں اور لائے ہوئے جانور ذبح کر لیں وہ میرے اور اپنے درمیان مدت مقرر کر دیں ان کی عورتیں اور بچے امن میں ہوں گے مجھے اور لوگوں کو چھوڑ دیں بخدا! میں اس دعوت پر میں برگورے اور کالے سے لڑوں گا تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا کرے اگر لوگوں نے مجھے پالیا تو یہی ان کی چاہت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ دے دیا تو انھیں اختیار سے (یا تو حد سے بڑھتے ہوئے جنگ کرتے رہیں یا اسلام میں داخل ہو جائیں عروہ یہ گفتگو سن کر واپس لوٹ گیا اور کہا: اے لوگو! تم جانتے ہو کہ سطح زمین پر مجھے تم سے زیادہ محبوب کوئی قوم نہیں تم میرے بھائی ہو اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو میں نے محبت میں تمہارے لیے لوگوں سے مدد طلب کی جب لوگوں نے تمہاری مدد نہ کی میں اپنے اہل و عیال کو لے کر تمہارے پاس آ گیا تاکہ تمہاری غمخواری کر سکوں بخدا! تمہارے بعد مجھے زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں تم جانتے ہو میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں میں نے بڑے بڑے سرداروں کو دیکھا ہے، اللہ کی قسم میں نے عقیدت تعظیم و اجلال کا جو منظر محمد کے ساتھیوں میں دیکھا وہ کسی بادشاہ یا سردار کے ہاں نہیں دیکھا۔ جب تک اس کے ساتھی اجازت نہ لیں بات نہیں کرتے اگر محمد اجازت دے تب وہ بات کرنے پاتے ہیں، اگر وہ اجازت نہ دے خاموش رہتے ہیں، جب وہ وضو کرتا ہے تو اس کے غسالہ تو اس کے ساتھی سروں پر ملتے ہیں، جب قریش نے عروہ کی گفتگو سنی تو رسول کریم ﷺ کی طرف سہیل بن عمرو اور مکرز بن حفص کو بھیجا اور کہا: محمد کے پاس جاؤ اور دیکھو جو کچھ عروہ نے کہا ہے اگر سچ ہے تو اس سے صلح کر لو اور کہو کہ اس سال واپس چلے جائیں اور بیت اللہ کے پاس کوئی نہ جائے چنانچہ سہیل اور مکرز نبی کریم ﷺ کے پاس آ گئے حالات دیکھ کر صلح کی پیشکش کی آپ نے صلح قبول کر لی اور فرمایا لکھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم: قریش نے کہا: بخدا! ہم یہ کسی طرح بھی نہیں لکھیں گے فرمایا: آیوں؟ قریش نے کہا: ہم تو "بسمک اللہم" لکھیں گے فرمایا چلو یہی لکھو قریش نے بسم اللہ کے بجائے یہ کلمات لکھے پھر فرمایا: لکھو یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے قریش نے کہا: بخدا! ہمیں تو اسی میں اختلاف ہے فرمایا پھر میں کیا لکھوں قریش نے

کہا: محمد بن عبد اللہ لکھو یہی بہتر ہے فرمایا یہی لکھو، چنانچہ یہی لکھا لیا ان کی شرائط میں تھا کہ دھوکا اور فریب نہیں ہوگا یہ کہ جو شخص تمہارے پاس چلا جائے گا تم اسے واپس کرو گے اور جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے ساتھ داخل ہوگا وہ میری شرائط میں برابر کا شریک ہوگا قریش نے بھی یہی بات کہی بنو کعب نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ ہیں، جبکہ بنو بکر نے کہا: ہم قریش کے ساتھ ہیں اسی اثناء میں ابو جندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے آئے مسلمانوں نے کہا: ابو جندل ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ میرے حصہ میں ہے سہیل نے کہا: یہ میرے حصہ کا آدمی ہے پھر کہا: چلو صلیح نامہ پڑھو۔ چنانچہ صلیح نامہ کی رو سے ابو جندل رضی اللہ عنہ مشرکین کے حصہ میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو جندل! یہ ہے تلوار اور وہ بھی تو ایک آدمی ہے سہیل نے کہا: اے عمر تم نے مجھ پر ظلم کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے مجھے ہبہ کر دو سہیل نے انکار کیا فرمایا: چلو اسے میری پناہ میں دے دو اس کا بھی انکار کیا مکرز نے کہا: اے محمد ﷺ میں نے اسے تمہاری پناہ میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## حدیبیہ کے سفر کا تذکرہ

۳۰۱۵۴ خالد بن مخلد، عبد الرحمن بن عبد العزیز انصاری ابن شہاب عروہ بن زبیر کہتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ اٹھارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے نکلے آپ نے خزاعہ سے تاجیہ کو بطور جاسوس روانہ کیا جب آپ غدیر اشطاط پر پہنچے تو آپ کے جاسوس نے یہ اطلاع کی کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی نے آپ کے لیے لشکر عظیم جمع کر لیا ہے وہ آپ کے سفر کی خبر سن چکے ہیں میں نے انھیں اجتماعی طور پر کھاتے پیتے چھوڑا ہے۔ نیز خالد بن ولید مقدمہ کجیش کے سواروں کو لے کر آچکا ہے رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ تمہیں قریش کی خبر معلوم ہو چکی ہے نیز خالد بن ولید بھی مقدمہ کجیش کے ساتھ مقام عمیم میں آن پہنچا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم یہ رائے دیتے ہو کہ ہم اپنی راہ پر چلتے جائیں اور جو ہماری راہ میں رکاوٹ ہے اس سے جنگ کریں یا یہ رائے دیتے ہو کہ ہم متبادل راستہ اختیار کر لیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! حقیقت میں فیصلہ آپ کا فیصلہ ہے۔ اور قابل عمل رائے آپ ہی کی رائے ہے چنانچہ مسلمانوں نے متبادل راستہ اختیار کیا حتیٰ کہ خالد بن ولید نے مسلمانوں کی غبار بھی نہ پائی حتیٰ کہ آپ ﷺ کو لئے ہوئے اونٹنی مقام بلدح پر پہنچی اور بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: اونٹنی بیٹھ گئی چنانچہ اونٹنی اٹھنے نہیں پاتی تھی لوگوں نے کہا: اونٹنی بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: بخدا! یہ اس کی عادت نہیں البتہ اسے ہاتھیوں کو روکنے والے نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے پھر آپ نے فرمایا: بخدا! قریش مجھ سے جس ایسے امر کی درخواست کریں گے کہ جس میں شعار اللہ کی تعظیم ہوتی ہو میں ضرور اسکو منظور کروں گا یہ کہہ کر اونٹنی کو کوچا دیا فوراً اٹھ کھڑی ہوئی وہاں سے ہٹ کر آپ نے حدیبیہ میں قیام کیا گرمی کا موسم تھا پیاس کی شدت ہوئی پانی قلیل تھا گڑھے میں جس قدر پانی تھا وہ کھینچ لیا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اسے گڈھے میں گاڑ دو اسی وقت پانی جوش مارنے لگا اور پورا لشکر سیراب ہو گیا۔

اسی دوران بدیل بن ورقاء خزاعی آپ کے پاس سے گزرا اور اس کے ساتھ اس کی قوم کے چند سوار بھی تھے بدیل نے کہا: اے محمد! آپ کی قوم (قریش) نے نواحی حدیبیہ میں پانی کے بڑے بڑے چشموں پر آپ کے مقابلہ کے لیے لشکر عظیم جمع کیا ہے کہ آپ کو کسی طرح مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں کھاتے پیتے ہیں (یعنی طویل قیام کا ارادہ ہے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب بدیل، ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں تاکہ بیت اللہ کا طواف کریں اگر وہ چاہیں تو میں ان کے لیے صلح کی ایک مدت مقرر کروں اس مدت میں کوئی ایک دوسرے سے تعرض نہ کرے، اور مجھ کو اور عرب کو چھوڑ دیں اگر میں لوگوں پر غالب آ جاؤں تو چاہیں اس دین میں داخل ہو جائیں اگر بالفرض عرب غالب آ جائیں تو تمہاری تمنا پوری ہو گئی۔

بدیل نے کہا: یہ پیغام میں قریش تک پہنچائے دیتا ہوں حتیٰ کہ جب بدیل قریش کے پاس پہنچا تو انھوں نے پوچھا: کہاں سے آرہے ہو؟

کہا میں تمہارے پاس رسول کریم ﷺ کے پاس سے آیا ہوں اگر تم چاہو تو اس کی سنی ہوئی بات تمہیں کہوں چنانچہ قریش کے چند تاجر لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات سننے کی حاجت نہیں جبکہ مجھ اور دانا لوگوں نے کہا: نہیں بلکہ ہمیں خبر دو چنانچہ بدیل نے ساری بات سنائی اور مدت صلح کا بھی تذکرہ کیا۔

کفار قریش میں اس دن عروہ بن مسعود ثقفی بھی تھا اس نے اچھل کر کہا: اے جماعت قریش کیا تم مجھ سے کوئی بدگمانی رکھتے ہو کیا میں تمہارے لئے بمنزلہ باپ کے اور تم میرے لئے بمنزلہ اولاد کے نہیں کیا میں اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لیے دعوت نہیں دے چکا؟ جب انہوں نے تمہاری مدد سے انکار کیا تو میں اپنی جان اور اپنی اولاد لے کر تمہارے پاس حاضر ہو گیا؟ قریش نے کہا: بلاشبہ تم نے یہ سب کچھ کیا عروہ نے کہا: لہذا یہ بدیل جو پیغام لایا ہے اور اسے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے اوپر پیش کیا ہے اسے بغیر لیت و عمل کے قبول کرو مجھے محمد کے پاس بھیجوتا کہ میں اس سے مل کر اس معاملہ میں گفتگو کروں قریش نے عروہ کو اجازت دی اور وہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: اے محمد یہ تمہاری قوم کعب بن لوی اور عامر بن لوی ہے یہ دو دھدینے والی اونٹنیوں کو لے کر آئے ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ آپ کو بیت اللہ میں نہیں جانے دیں گے حتیٰ کہ تم ان کا صفایا نہ کر دوں آپ کو دو یا توں کا اختیار ہے (۱) یہ کہ تم اپنی قوم کو استحصال کر دو حتیٰ کہ قوم کے کسی فرد کو باقی نہ چھوڑو (۲) اور یہ کہ آپ سلامتی میں رہیں اور قوم کو بھی سلامت رکھیں میں مختلف قوموں کے لوگ تمہارے ساتھ دیکھ رہا ہوں میں ان کے ناموں سے بھی واقف نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے چہرے دیکھے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصہ میں عروہ کو گالی دی کہ تولات کی شرمگاہ چومیں، کیا ہم رسول کریم ﷺ کو چھوڑ دیں گے عروہ نے کہا: خدا کی قسم اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں بدل نہیں چکا۔ کا میں تمہیں ضرور جواب دیتا کسی وقت عروہ کو دیت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی مدد کی تھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے تھے عروہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا جب بھی کوئی بات کرتا تو رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر یہ حالت سخت ناگوار گزری اور نیزے سے عروہ کا ہاتھ پیچھے دھکیل دیا عروہ نے کہا: یہ کون ہے لوگوں نے جواب دیا: یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں عروہ نے کہا: اے دھوکا باز یہ تم ہو کیا میں نے تیری دھوکا دہی کو عکاظ کے بازار میں نہیں صاف کیا نبی کریم ﷺ نے عروہ سے وہی بات کہی جو بدیل سے کہی تھی۔

عروہ واپس اپنی قوم کی طرف چل دیا اور آ کر کہا: اے جماعت قریش میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں شام میں قیصر کے پاس گیا ہوں حبشہ میں نجاشی کے پاس گیا ہوں اور عراق میں کسریٰ کے پاس گیا ہوں خدا کی قسم میں نے ایسا عظیم بادشاہ کوئی نہیں دیکھا چنانچہ محمد کے ساتھیوں میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے یا اس کے سامنے کوئی آواز بلند کرے محمد کے وضو کے غسل پر اس کے ساتھی مرتے ہیں لہذا بدیل تمہارے پاس جو پیغام لایا ہے اسے بغیر کم و کاست کے قبول کر لو بلاشبہ اسی میں اچھائی ہے قریش نے عروہ سے کہا تم بیٹھ جاؤ پھر قریش نے بنی حارث بن مناف کے ایک شخص کو بلایا اسے حلیس کے نام سے پکارا جاتا تھا اس سے کہا: تم جاؤ اور حالات کا جائز لے کر آؤ چنانچہ حلیس چل پڑا رسول کریم ﷺ نے جب حلیس کو دیکھا فرمایا: یہ حلیس ہے اور اس کا تعلق ایسی قوم سے ہے جو بیت کی نذر کیے ہوئے جانوروں کی تعظیم کرتی ہے۔ لہذا اس کی راہ میں جانوروں کو کھڑا کر دو۔

اس کے بعد حلیس کے متعلق اختلاف ہے ابن شہاب کی روایت ہے کہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حلیس سے وہی بات کہی جو عروہ اور بدیل سے کہی تھی بعض کہتے ہیں کہ حلیس نے جو نبی ہدی کے جانور دیکھے واپس لوٹ گیا اور قریش سے کہا: میں نے ایسی چیز دیکھی ہے کہ یہ لوگ صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں پس ان کی راہوں میں رکاوٹ بنا دیجیے کہ نہیں ہوگا قریش نے اس سے بھی کہا: تو بیٹھ جا پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف جو کہ بنی عامر بن لوی سے تھا بھیجا جب نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھا فرمایا: یہ فاجر شخص ہے اور ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے آپ نے اس سے بھی وہی بات کہی جو بدیل عروہ اور اس کے ساتھیوں سے قبل انہوں نے کہی تھی مکرز نے قریش کو خبری اب کی بار قریش نے بنی عامر بن لوی سے سمیل بن عمرو کو بھیجا تاکہ وہی صلح کا معاملہ طے کرے۔ اس نے کہا: مجھے قریش نے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں صلح نامہ لکھوں جس پر میں اور آپ راضی ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لکھو! بسم اللہ الرحمن الرحیم سمیل نے کہا: میں اللہ اور زمین کو نہیں جانتا البتہ وہی لفظ لکھو جو ہم لکھتے تھے یعنی "باسمک اللہم" مسلمانوں کو اس پر غصہ آیا اور کہا: ہم اس وقت تک صلح نامہ نہیں لکھتے جب تک تم زمین اور رحیم کا اقرار نہ



کر لو سہیل نے کہا میں بھی صلح نامہ نہیں لکھوں گا حتیٰ کہ میں یونہی واپس چلا جاؤں گا۔ رسول کریم ﷺ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: باسمک اللہم یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا: سہیل نے کہا میں اس کا اقرار نہیں کرتا اگر میں آپ کو اللہ کا رسول مانتا آپ کی مخالفت نہ کرتا آپ کی نافرمانی نہ کرتا البتہ محمد بن عبد اللہ لکھو مسلمانوں کو اس پر بھی گہرا غم و غصہ ہوا۔ آپ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو اتنے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: پھر ہم کیوں اپنے دین کے معاملہ میں پستی کا مظاہرہ کریں۔ فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں میں ہرگز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک طرف کھڑے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابو بکر! جواب دیا: جی ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انھوں نے بھی جواب دیا جی ہاں کیا: پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں اتنی پستی کا مظاہرہ کیوں کریں؟ فرمایا: اے عمر! اپنی رائے کو چھوڑ دو چونکہ نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا اور نبی کریم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

صلح نامے کی شرائط میں یہ مندرجات تھے یہ کہ ہمارا کوئی شخص جو تمہارے دین پر ہو اور وہ تمہارے پاس آ جائے تم اسے واپس کرنے کے مجاز ہو گے اور تمہارا جو آدمی ہمارے پاس آ جائے گا ہم اسے واپس کریں گے آپ نے فرمایا: رہی یہ بات کہ ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس چلا جائے سو ہمیں اس کے واپس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں البتہ پہلی شرط ہمیں منظور رہے۔

اسی اثنا میں لوگ یہ شرط سن کر اس پر گفتگو کر رہے تھے اتنے میں حضرت ابو جندل بن سہیل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹتے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ ہاتھوں میں تلوار بھی اٹھا رکھی تھی جب سہیل نے ان کا اوپر اٹھایا کیا دیکھتا ہے کہ اس کا اپنا بیٹا ہے سہیل نے کہا: یہ ہمارے صلح نامہ کا پہلا فیصلہ ہو گا لہذا آپ اسے واپس کر دیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سہیل ہم نے صلح نامہ ابھی مکمل نہیں کیا ہے سہیل نے کہا: میں کسی بات پر آپ کے ساتھ صلح نہیں کرتا حتیٰ کہ تم لوگ اسے واپس نہ کرو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اسے واپس لے جاؤ، ابو جندل رضی اللہ عنہ نے نہایت حسرت سے مسلمانوں سے کہا: اے مسلمانو! کیا مجھے مشرکین کے پاس واپس لوٹنا جانے گا یوں مشرکین مجھے میرے دین میں سخت آزمائشوں میں مبتلا کر دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو جندل رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹ گئے جبکہ سہیل نے ابو جندل رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے یہ بھی تو ایک آدمی ہے اور تمہارے پاس تلوار ہے چنانچہ اس شرط کی پاداش میں مشرکین سے جو شخص بھی مسلمانوں کے پاس آتا آپ اسے واپس لوٹا دیتے یوں واپس جانے والوں کی اچھی خاصی جماعت اکٹھی ہو گئی ان میں حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے ساحل سمندر کے قریب ایک جگہ اقامت اختیار کر لی اور قریش کا جو قافلہ بھی شام تجارت کے لیے جاتا اسے لوٹ لینے قریش نے تنگ آ کر نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ جن لوگوں کو واپس کرتے رہے ہیں انھوں نے ہماری ناک میں دم کر دیا تب لہذا انھیں اپنے پاس بلوا لیا اور یوں اس کڑی شرط کا خاتمہ ہوا۔

ایک شرط یہ بھی تھی کہ اس سال آپ لوگ واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور ہدی کے جانور بھی لاسکتے ہیں نیز عمرہ کی غرض کے لیے آپ کو صرف تین دن قیام کرنے کی اجازت ہوگی اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ لوگوں کو حکم دیا کہ اٹھو جانوروں کو ذبح کرو نہ مند و اؤ اور احرام سے حلال ہو جاؤ عمر بیت اللہ اور عمرہ کے شوق میں مسلمانوں میں سے کسی فرد نے حرکت تک بھی نہ کی آپ ﷺ یہ حالت دیکھ کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہوا جو میں انھیں تین مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ جانور ذبح کرو، سر مند و اؤ اور حلال ہو جاؤ مگر کسی نے حرکت تک نہیں کی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! پہلے آپ خود جانور ذبح کریں جام و با کر سر مند و انیس اور حلال ہو جائیں آپ کی دیکھا دیکھی لوگ بھی ایسا کرنے پر مجبور ہوں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو دیکھ کر کوڑ پڑے جانور ذبح کرنے لگے اور ایک دوسرے کے سر بھی موندنے لگے حتیٰ کہ شدید ازدحام ہو گیا ابن شہاب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستر اونٹ قربانی کے لئے لائے تھے پھر خیبر سے ملنے والا سارا مال غنیمت آپ ﷺ نے ان لوگوں میں تقسیم کیا جو صلح حدیبیہ میں شامل تھے مال کے اٹھارہ حصے کیے اور ہر سو آدمیوں کو ایک ایک حصہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۵۵ عطاء کی روایت ہے کہ ماہ ذی القعدہ میں نبی کریم ﷺ مہاجرین و انصار کے ساتھ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب آپ حدیبیہ پہنچے قریش نے رکاوٹ کھڑی کر دی اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا قریش میں نرم و کرم گفتگو ہوئی حتیٰ کہ قریب تھا کہ فریقین میں جنگ چھڑ جائی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد پندرہ سو (۱۵۰۰) تھی آپ نے درخت کے نیچے بیعت لی۔ اسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے قریش سے معاہدہ کیا قریش نے کہا: ہم اس شرط پر معاہدہ کرتے ہیں کہ آپ قربانی اسی جگہ کریں گے حلق کروا کروا پس لوٹ جائیں حتیٰ کہ آئندہ سال ہم آپ کے لیے رکاوٹ نہیں بنیں گے اور بیت اللہ تین دن کے لیے آپ کے لیے خالی چھوڑ دیں گے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا آپ عکاظ چلے گئے وہیں تین دن قیام کیا پھر واپس لوٹ گئے قریش نے ایک شرط یہ بھی طے کی تھی کہ آپ تلوار کے سوا اسلحہ نہیں لاسکتے آپ اپنے ساتھ اہل مکہ کا کوئی شخص لے کر باہر نہیں جائیں گے ورنہ آپ کو قربانی کرنی ہو گی حتیٰ کہ اگلے سال آپ ﷺ انہی دنوں مکہ داخل ہوئے اور اپنے ساتھ قربانی کے جانور بھی لائے لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق لتدخلن المسجد الحرام انشا الله آمين.

”بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا ہے جو مطابق واقع کے ہے تم لوگ انشاء اللہ امن کے ساتھ مسجد میں ضرور جاؤ گے۔“

نیز یہ آیت بھی نازل فرمائی:

الشهر الحرام بالشهر الحرام

حرمت و لامہینہ حرمت والے مہینے کے بدلے میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا کہ مسجد میں اگر قریش آپ سے جنگ کریں تو آپ کے لیے بھی مسجد میں جنگ کرنا حلال ہے حدیبیہ میں صلح کے بعد ابو جندل بن سہل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ٹھٹ گھٹ کر آئے انہیں باپ سہیل بن عمرو نے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا آپ ﷺ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ باپ کو واپس کر دیئے۔ رواہ ابن ابی

۳۰۱۵۶ عطاء کی روایت ہے کہ حدیبیہ والا دن آئندہ سال رسول اللہ ﷺ حرم پاک میں پڑاؤ کا دن تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## غزوہ فتح مکہ

۳۰۱۵۷ ”مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ“ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال ابو قحافہ کی ایک بیٹی گھر سے باہر نکلی کچھ گھڑ سواروں کی اس سے ملاقات ہوئی اور کسی شخص نے اس کے گلے سے چاندی کا ہار چھین لیا جب رسول کریم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ میری بہن کا ہار برآمد کیا جائے بخدا! کسی شخص نے بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات کا جواب نہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے دوسری بار یہی گذرش کی مگر اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا، یہاں آپ رضی اللہ عنہ نے بہن سے کہا: اے بہن اپنے ہار کو اللہ کی راہ میں باعث ثواب سمجھو بخدا! آج لوگوں میں امانتداری کا احساس کم ہے۔

رواہ البیہقی فی الدلائل

۳۰۱۵۸ زہری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے آپ نے صفوان بن امیہ، ابوسفیان بن حرب اور حارث بن ہشام کو پیغام بھیجا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے اور میں انہیں جانتا ہوں کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا: ”لا تشریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وهو ارحم الراحمین“ آج تمہارے اوپر کوئی باز پرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری

مغفرت کرے اور وہ رحم کرنے والا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر مجھے رسول اللہ ﷺ سے حیا، آنے لگی کہ میں نے کیا بات کہی۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۱۵۹ عبد الرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن کپڑے پہنے پھر میں گھر سے چل پڑا اور نبی کریم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی جبکہ آپ بیت اللہ سے باہر تشریف لارہے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں کیا کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعتیں نماز ادا کی ہے۔ رواہ ابن سعد الطحاوی

۳۰۱۶۰ ”مسند عثمان“ معان بن رفاعہ سلامی، ابو خلف اُمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ابن ابی سرح تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابن ابی سرح کو پائے وہ اس کی گردن اڑا دے اگر چہ وہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ کیوں نہ چمٹا ہو عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو معاملہ عام لوگوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ ابن ابی سرح کے ساتھ بھی کیا جائے ابن ابی سرح نے ہاتھ آگے بڑھایا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا، پھر ہاتھ بڑھا کر اس سے بیعت لی اور اسے امن دیا پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا جب میں نے اس سے اعراض کیا تم مجھے دیکھ نہیں رہے تھے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں اشارہ کیوں نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں اشارے اور کنایات کی اجازت نہیں اور نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ خیانت کے لئے اشارہ کرے۔ رواہ ابن عساکر ومعان بن رفاعہ ضعیف

۳۰۱۶۱ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے جبکہ بیت اللہ کے آس پاس تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے جن کی اللہ کے سوا پوجا کی جاتی تھی رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تو یہ بت اوندھے منہ کر دینے گئے پھر فرمایا: حق آیا اور باطل بھاگ نکلا بیشک باطل بھاگنے کا سزاوار ہے۔ پھر رسول کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں بیت اللہ میں ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی تصویریں دیکھیں بایں طور کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں قسمت کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مشرکین کا ناس کرے ابراہیم علیہ السلام تیروں سے قسمت نہیں معلوم کرتے تھے پھر آپ نے زعفران منگوا کر ان تصویروں کو مسخ کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## فتح مکہ کے موقع پر سیاہ رنگ کا عمامہ

۳۰۱۶۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۶۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں تصویریں رکھنے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر حکم دیا جبکہ آپ بطحاء میں تھے کہ کعبہ میں جاؤ اور جو تصویر بھی پاؤ اسے مٹا دو چنانچہ آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک کہ ہر تصویر مٹا دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۶۴ حارث بن غزیہ انصاری کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ فتح کے بعد ہجرت نہیں۔ اب بس ایمان ہی بہت ہے اور جہاد ہے متعہ نسواں حرام ہے متعہ نسواں حرام ہے پھر دوسرے دن فرمایا: اے خزانہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم کسی شخص کو قتل کر دو گے میں اس کی دیت دوں گا میں اس شخص سے بڑھ کر کسی کو اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہیں سمجھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال سمجھے یا غیر قاتل کو قتل کرے۔ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور دوسرے دن فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں جانتا ہوں کہ مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت والی جگہ ہے اور امن والی جگہ ہے نیز اللہ تعالیٰ کو محبوب تیرے جگہ ہے اگر مجھے اس شہر سے نہ نکالا جاتا میں یہاں سے نہ نکلتا اس کے درخت نہ کاٹنے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کی جھاریاں کاٹی

جائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! سوائے اذخر گھاس کے جو سناروں کے لیے لائی جاتی ہے چھتیس ڈھانسنے کے لیے کافی جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز کو کوئی شخص اپنے لیے حلال نہ سمجھے البتہ اعلان کے لیے اٹھا سکتا ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۳۰۱۶۵ حارث بن مالک حضرت برصاء لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد تاقیامت جہاد ہوتا رہے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ ابو نعیم

فائدہ: ... اس حدیث کو اس طرح بھی مفہوم عام میں بیان کیا جاتا ہے "الجهاد ماضی الی یوم القیامة" یعنی جہاد تاقیامت جاری رہے گا۔ از مترجم

۳۰۱۶۶..... "مسند مسور بن مخرمہ" ابن اسحاق، زہری، عروہ بن زبیر، مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عمرو بن سالم خزاعی مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس خزاعہ اور بنی بکر پر ہونے والے ظلم و زیادتی کے متعلق حاضر ہوا اور آپ کو خبر کرنے لگا اس نے اشعار بھی کہے تھے آپ کے پاس حاضر ہو کہ یہ اشعار کہے۔

لا ہم انی نأشد محمدا  
حلف ایبنا وایبہ الا لدا  
فوالدا کنا وکنت ولدا  
ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا  
فانصر رسول اللہ نصر اعبدا  
فادع عباد اللہ یاتوا مددا  
فیہم رسول اللہ قد تجددا  
فی فیلق کالبحر یجری مذبدا  
ان قریشا اخلفوک الموعدا  
ونقضوا میثاقک الموکدا  
وزعموا ان لست تدعو احدا  
فہم اذل واقبل عددا  
قد جعلوا لی بکداء مرصدا  
ہم بیتونا بالو تیر ہجدنا فقتلونا رکعوا وسجدا

ترجمہ: ..... اے اللہ! میں محمد ﷺ کو واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے باپ اور ان کے باپ کا پرانا معاہدہ ہے ہم والد تھے اور آپ اولاد تھے وہیں ہم نے اسلام قبول کیا لہذا آپ ہم سے دست کش نہ ہوں اے اللہ کے رسول! ہماری مدد کیجئے اور اللہ کے بندوں کو مکہ کے لیے بلوائیں انہی میں اللہ کے رسول موجود ہیں وہ یکسر الگ ہوئے ہیں جس طرح سمندر کا پانی جھاگ سے الگ ہو جاتا ہے قریش نے آپ کا معاہدہ توڑ دیا ہے اور آپ کا لیا ہوا پختہ عہد ختم کر دیا ہے چونکہ قریش کا دعویٰ ہے کہ آپ کسی کو اپنے ساتھ نہیں ملائے یوں آپ بے یار و مددگار ہیں اور آپ کی تعداد بھی کم ہے قریش نے مقام کداء میں میرے لیے گھات لگا رکھی ہے انہوں نے ہمارے اوپر شب مارنے کی چال چلی حتیٰ کہ انہوں نے رکوع اور سجدے میں ہمیں قتل کیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو بن سالم تمہاری مدد کی جائے گی اتنے میں بادلوں کا ٹکڑا بھٹکتا ہوا فضا کے دوش پر تیر نے لگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بادلوں کے اس ٹکڑے نے بنی کعب کی مدد میں آسانی کر دی ہے اسی وقت رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تیار ہونے کا حکم دیا اور اپنے

کوچ کرنے کی خبر کو مخفی رکھا اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انھیں ہماری روانگی کی خبر نہ ہو حتیٰ کہ ان کے علاقے میں قریش کو آن لیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

## عبداللہ بن خطل کا قتل

۳۰۱۶۷... ”مسند سائب بن یزید“ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن عبداللہ بن خطل کو قتل کرتے دیکھا عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں تلے دبا ہوا تھا وہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے نکالا اور اس کی گردن اڑادی گئی۔

۳۰۱۶۸... ”مسند سہیل بن سعد ساعدی“ حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور اہل مکہ پر غلبہ حاصل ہوا تو میں اپنے گھر میں گھسا اور دروازہ بند کر دیا پھر میں نے اپنا بیٹا عبداللہ بھیجا کہ محمد ﷺ سے میرے لیے امن کی درخواست کرے چونکہ مجھے ڈر ہے کہ میں قتل کر دیا جاؤں گا عبداللہ بن سہیل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے باپ کو امن دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ کا امان ہے لہذا وہ سامنے آ جائے پھر آپ نے اپنے پاس موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو بھی سہیل ملے اس کی طرف سخت نظروں سے نہ دیکھے سہیل کو اب باہر آ جانا چاہیے چونکہ سہیل صاحب عقل اور صاحب شرف انسان ہے سہیل جیسا شخص اسلام سے غافل نہیں رہ سکتا وہ سمجھتا ہے کہ جہالت اس کے نفع میں نہیں ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اپنے والد کو خبر کی سہیل نے کہا: بخدا! محمد جب چھوٹا تھا اس وقت بھی احسان کرتا رہا اور آج جب بڑا ہوا ہے تب بھی احسان کر رہا ہے پھر سہیل آپ کے پاس آتے جاتے رہے پھر رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک رہے اور بالآخر جعرانہ کے مقام پر دولت اسلام سے سرفراز ہوئے اس دن رسول کریم ﷺ نے حنین کے مال غنیمت سے سو۔ (۱۰۰) اونٹ سہیل کو دیئے۔ رواہ الو اقدی وابن سعد وابن عساکر

۳۰۱۶۹... یحییٰ بن یزید بن ابی مریم سلولی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ کے پاس حارث بن اشمام آیا اور کہا: اللہ! تم مختلف خاندانوں کے لوگوں کو لے کر آئے ہو اور ہمیں قتل کروانا چاہتے ہو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو یہ لوگ تم سے بہتر ہیں چونکہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۰... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن صفوان بن امیہ کی بیوی بغوم بنت معدل نے اسلام قبول کر لیا جبکہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھاگ نکلے اور ایک گھاٹی میں آچھپے اپنے غلام یسار سے بار بار کہتے کہ (جبکہ ان کے ساتھ غلام کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا تیرا نامس ہو دیکھ زہرہ تجھے کوئی نظر آ رہا ہے غلام نے کہا: یہ رہا عمیر بن وہب صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عمیر کو کیا کروں گا بخدا! یہ تو مجھے قتل کرنے آیا ہے اس نے میرے خلاف محمد کی مدد کی ہے عمیر رضی اللہ عنہ صفوان رضی اللہ عنہ کے پاس آن پہنچے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمیر رضی اللہ عنہ! ابھی تک جو کچھ تو کر رہا ہے اس پر بس نہیں کرتا اب مجھے قتل کرنے کے لیے یہاں تک آدھم کا تے عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو وہب! میں تجھ پر فدا جاؤں میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ سلسلہ رحمی کرنے والا ہے۔

قبل ازیں عمیر نے رسول کریم ﷺ سے کہا تھا یا رسول اللہ! میری قوم کا سردار بھاگ نکلا ہے تاکہ اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دے، وہ نہایت خوفزدہ تھا کہ آپ سے امن نہیں دیں گے لہذا میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ سے امن دے دیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ میں نے صفوان کو امن دے دیا۔ چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ صفوان کے پیچھے چل پڑے اور ان کے پاس پہنچ کر کہا: تمہیں رسول کریم ﷺ نے امن دے دیا ہے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! میں اس وقت تک تیرے ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم میرے پاس کوئی نشانی نہیں لے کر آؤ گے عمیر رضی اللہ عنہ نے واپس لوٹ کر رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: میرا عمامہ لیتے جاؤ آپ کا عمامہ وہی چادر تھی جسے رسول

کریم ﷺ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ دوبارہ عمامہ لیے صفوان رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکل پڑے اور جب ان کے پاس پہنچے کہا: اے ابو وہب! میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے افضل سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ بردبار ہے اس کی عزت تیری عزت ہے اس کی بزرگی تیری بزرگی ہے اس کی بادشاہت تیری بادشاہت ہے تمہارا خاندان ایک میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ بے خوف ہو کر میرے ساتھ چل پڑو۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خوف ہے کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے تمہیں اسلام کی دعوت دی ہے اگر تم اسلام میں داخل ہو جاؤ تو بہت اچھا ورنہ رسول ﷺ سے دو مہینوں کی مہلت لے لینا آپ ﷺ تمہیں مہلت دے دیں گے چونکہ آپ نہایت مہربان اور نہایت صلہ رحمی کرنے والے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے تمہارے پاس اپنی چادر بھیجی ہے یہ وہی چادر ہے جسے آپ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے صفوان رضی اللہ عنہ نے چادر پہچان لی اور کہا: ہاں یہ وہی چادر ہے۔ چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ واپس ہوئے اور جب رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے صفوان رضی اللہ عنہ باہر ہی رک گئے؟ اور کہا: مسلمان دن میں کتنی نماز میں پڑھتے ہیں؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ نمازیں پڑھتے ہیں پھر پوچھا: کیا مسلمانوں کو محمد نماز پڑھاتے ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو صفوان رضی اللہ عنہ نے چلا کر کہا: اے محمد! عمیر بن وہب میرے پاس تمہاری چادر لے کر آیا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ تم نے مجھے واپس لوٹ آنے کی دعوت دی ہے اگر تم رضی ہو تو ٹھیک ورنہ مجھے دو مہینے کی مہلت دے دو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! سواری سے نیچے اتر و صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا، میں اس وقت تک نیچے نہیں اتروں گا جب تک تم معاملہ صاف نہ کر دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہیں چار ماہ تک مہلت ہے۔ صفوان رضی اللہ عنہ سواری سے نیچے اتر آئے۔

پھر آپ نے ہوازن پر چڑھائی کی جبکہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا آپ ﷺ نے صفوان رضی اللہ عنہ سے اسلحہ مستعار لینا چاہا۔ عرض کیا: کیا آپ خوشی سے اور رضامندی سے لینا چاہتے ہیں یا زبردستی رسول کریم ﷺ نے فرمایا بلکہ عاریۃ لینا چاہتا ہوں یہ اسلحہ یعنی ۱۰۰ (سو) زرہیں قابل واپسی ہوں گی چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ نے زرہیں عاریۃ دے دیں آپ ﷺ نے انہیں بھی حنین اور طائف ساتھ جانے کا حکم دیا چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ حنین اور طائف میں رہے پھر رسول ﷺ جعرانہ واپس آ گئے اسی اثناء میں آپ ﷺ مال غنیمت میں چل پھر رہے تھے اور صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور مال غنیمت سے بھری ہوئی گھائی کو دیکھے جارہے تھے جو جانوروں بکریوں وغیرہ اموال سے اٹی پڑی تھی صفوان رضی اللہ عنہ بڑے انہماک سے مال غنیمت دیکھے جارہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ انکھوں سے صفوان رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے پھر فرمایا: اے ابو وہب! کیا یہ گھائی مال سے بھری ہوئی تمہیں اچھی لگتی ہے؟ عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سارا مال تمہارا ہے پھر صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اتنی بڑی سخاوت کا مظاہرہ سوائے نبی کے کوئی نہیں کر سکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

چنانچہ اسی جگہ اور اسی لمحے اسلام لے آئے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۱۷۱... ابن عبادہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا جھنڈا ہر جگہ ہوتا تھا مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا حتیٰ کہ فتح مکہ کے دن قضاہ کا جھنڈا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

## عباس رضی اللہ عنہ کا سفر ہجرت

۳۰۱۷۲... "مسند ابن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول کی طرف مدینہ کی طرف نکلے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ ہجران کے مقام پر پہنچے وہاں آپ ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ رواہ البیہقی وابن عساکر

۳۰۱۷۳... واقدی عبد اللہ بن جعفر یعقوب بن عتبہ عکرمہ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مقام

مر الظہر ان پر پہنچے حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہا: افسوس ہے قریش پر اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوة (غلبہ پا کر) داخل ہوئے تو قریش پر ہلاکت آنے گی میں نے رسول کریم ﷺ کا نچر پکڑا اور اس پر سوار ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب یا کسی اور شخص کو تلاش کر کے لے آؤ تاکہ اسے میں قریش کے پاس بھیجوں اور وہ آپ ﷺ سے آ کر ملاقات کر لیں قبل ازیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوة داخل ہوں عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بخدا! میں جھاڑیوں میں گھوم پھر کر کسی انسان کو ڈھونڈ رہا تھا یکا یک میں نے باتوں کی آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: بخدا میں نے رات کو جگہ آگ جلتی دیکھی ہے بدیل بن ورقاء نے کہا: یہ تو قبیلہ خزاعہ ہے ابوسفیان نے کہا: خزاعہ کی تعداد بہت تھوڑی ہے انھیں اتنی زیادہ جگہوں میں آگ جلانے کی ہمت کیسے ہوئی اچانک میں دیکھتا ہوں کہ ابوسفیان ہے میں نے آواز دی: اے ابوحنظلہ! اس نے جواب دیا: جی ہاں اے ابوالفضل اس نے میری آواز پہچان لی اور کہا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: تیری ہلاکت ہو یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور ان کے ساتھ دس ہزار لشکر ہے ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ فدا ہوں کوئی حیلہ ہو سکتا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہے نچر میرے پیچھے سوار ہو جائیں تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا ورنہ بصورت دیگر تو ہتھے چڑھ گیا قتل سے کم تیری سزا نہیں ہوگی ابوسفیان نے کہا: بخدا میری بھی یہی رائے ہے جبکہ بدیل اور حکیم واپس لوٹ گئے۔ ابوسفیان میرے پیچھے بیٹھا، میں اسے لے کر چل پڑا جب بھی مسلمانوں کی کسی آگ کے پاس سے گزرتا مسلمان پوچھتے یہ کون ہے جب مجھے دیکھتے کہتے یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں حتیٰ کہ میں عمر بن خطاب کی جلائی ہوئی آگ کے پاس سے گزرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا فوراً کھڑے ہو گئے اور کہا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں عباس ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے جو غور سے دیکھا تو میرے پیچھے ابوسفیان کو بیٹھے دیکھا اور کہا: بخدا یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے الحمد للہ! بغیر کسی عبد اور قرار کے ہاتھ آ گیا پھر کیا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار سونت لی اور میرے پیچھے ہوئے جبکہ میں نے نچر کو کوچا دیکھا اور گا دی چنانچہ ہم اکٹھے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ میرے پیچھے تھے جو نبی آپ ﷺ کے پاس پہنچے کہا: یا رسول اللہ! یہ ہا اللہ اور اس کے رسول کا دشمن بغیر کسی عبد و پیمانہ کے ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے مجھے چھوڑیے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اسے پناہ دے چکا ہوں پھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہا جب عمر رضی اللہ عنہ نے زیادہ ہی اصرار کیا میں نے کہا: اے عمر! رک جاؤ اگر کوئی شخص بنی عدی بن کعب سے ہوتا تم ایسی بات نہ کہتے البتہ یہ بنی عبدمناف میں سے ہے تب تمہیں جرات ہو رہی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالفضل! چھوڑو بخدا! تمہارا اسلام مجھے خطاب کے کسی بیٹے کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے لے چلو میں نے اسے پناہ دے دی میں نے اسے تمہاری وجہ سے پناہ دی ہے اور اسے اپنے پاس رات بسر کرو اور صبح دوبارہ ہمارے پاس لاؤ۔

صبح ہوتے ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے جو ہی ابوسفیان کو دیکھا فرمایا: افسوس! اے ابوسفیان! لا الہ الا اللہ کے اقرار کا ابھی وقت نہیں آیا؟ ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نہایت ہی حلیم اور کریم اور نہایت ہی صلہ رحمی کرنے والے ہیں خدا کی قسم اگر اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہوتا تو آج ہمارے کچھ کام آتا اور آپ کے مقابلہ میں اس سے مدد چاہتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: افسوس اے ابوسفیان! کیا تیرے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ تو مجھے اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرے؟ ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بیشک آپ نہایت حلیم و کریم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں ابھی تک مہربانی کر رہے ہیں ابھی مجھے اس میں ذرہ تردد ہے کہ آپ نبی ہیں یا نہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں! میں نے ابوسفیان سے کہا: تیرا ناس ہو گا وہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں بخدا قتل کئے جانے سے قبل اس کا اقرار کر لو چنانچہ ابوسفیان نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا: اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبده ورسوله عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ ابوسفیان صاحب جاہ اور صاحب شرف سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے لہذا آپ اس کے لیے کوئی ایسی شے عطیہ کریں جو اس کے لیے باعث عزت و افتخار ہو آپ نے فرمایا: جی ہاں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ امن میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ بھی امن میں ہوگا پھر آپ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اسے لے کر گھائی میں سر راہ کھڑے ہو جائیں تاکہ یہ اسلامی لشکر کی شان و شوکت دیکھ سکے چنانچہ جب میں ابوسفیان کو لے کر گھائی میں اونچی جگہ کھڑا ہوا اس نے کہا: اے بنی ہاشم کیا ہم سے دھوکا

کرو گے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جو لوگ نبوت سے سرفراز ہوتے ہیں وہ دھوکا نہیں کرتے البتہ مجھے تم سے ایک حاجت ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اگر ایسی کوئی بات تھی تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا، عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم اس راستے سے گزرتے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا اتنے میں قبائل اپنے قائدین کے ساتھ اور مختلف لشکراپنے جھنڈوں کے ساتھ اند پڑے۔

سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ہزار کے لگ بھگ کا دستہ لے کر گزرے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بنی سلیم پر کمان کر رہے تھے ان کا ایک جھنڈا حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا حضرت خفاف بن ندیب رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا تیسرا جھنڈا حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا ابوسفیان نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، یہ خالد بن ولید ہے ابوسفیان نے کہا: یہ لڑکا فرمایا: جی ہاں۔ جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ان کے دستے نے تین مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کیا پھر آگے چل پڑے پھر ان کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ پانچ سو کا دستہ لے کر گزرے ان میں مہاجرین اور مضافات کے لوگ شامل تھے ان کے پاس سیاہ رنگ کا جھنڈا تھا جب ابوسفیان کے پاس سے دستہ گزرنے لگا تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زبیر بن عوام ہے ابوسفیان نے کہا: یہ تمہارا بھانجا ہے فرمایا: جی ہاں پھر قبیلہ غفار کا دستہ گزرا اور یہ آٹھ سو افراد تھے ان کا جھنڈا حضرت ابو زرعقاری رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا اور پھر آگے نکل گیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ بنو غفار ہیں ابوسفیان نے کہا: مجھے ان سے کیا غرض: پھر قبیلہ اسلم گزرا یہ دستہ چار سو نفوس پر مشتمل تھا ان کے پاس دو جھنڈے تھے ایک جھنڈا بریدہ بن نصیب رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا ناجیہ بن اعجم رضی اللہ عنہ نے جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ اسلم ہے ابوسفیان نے کہا: اے ابو فضل مجھے قبیلہ اسلم سے کیا غرض میری ان کے ساتھ کوئی کھنڈت نہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسلمان لوگ ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ پھر بنو کعب کا پانچ سو افراد کا دستہ گزرا ان کا جھنڈا بشر بن شیبان نے اٹھا رکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ بنو کعب بن عمرو ہیں کہا: جی ہاں یہ محمد کے حلیف لوگ ہیں جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر مزنیہ کا دستہ گزرا یہ دستہ ایک ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھا ان کے پاس تین جھنڈے تھے اور سو کے لگ بھگ گھوڑے تھے ایک جھنڈا نعمان بن مقرن نے دوسرا بلال بن حارث نے اور تیسرا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اٹھا رکھا تھا جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی نعرہ تکبیر لگایا پوچھا یہ کون لوگ ہیں فرمایا: یہ قبیلہ مزینہ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا: اے ابو فضل مجھے مزینہ سے کیا غرض، یہ اپنا پورا جھنگھٹا لیے آچکے ہیں پھر جب یہ کا دستہ گزرا جو آٹھ سو نفوس پر مشتمل تھا ان میں چار جھنڈے تھے ایک جھنڈا ابو زرعقاری بن خالد کے پاس تھا دوسرا سوید بن صخر کے پاس تیسرا رافع بن مکیت کے پاس چوتھا عبد اللہ بن بدر کی پاس جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی تین بار با آواز بلند نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر کنایہ بنولیت ضمروہ اور سعد بن بکر دو سو کے دستہ میں گزرے ان کا جھنڈا حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے بالمقابل پہنچا اس نے بھی تین بار زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنو بکر ہیں ابوسفیان نے کہا: جی ہاں یہ نحوست والے لوگ ہیں انہی کی وجہ سے تجھ سے ہمارے اوپر چڑھائی کی ہے۔

پھر ابوسفیان نے کہا: بخدا! اس کے متعلق مجھ سے نہ مشورہ لیا گیا اور نہ ہی میں اسے ناپسند کرتا ہوں لیکن یہ ایک معاملہ ہے جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمہارے پر چڑھایا ہے اور تم سبھی اسلام میں داخل ہوئے ہو۔

واقدی عبد اللہ بن عامر ابو عمرو بن حماس سے مروی ہے کہ پھر بنولیت گزرے ان کی تعداد دو سو پچاس (۲۵۰) تھی ان کا جھنڈا اصعب بن جشمہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا: ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنولیت ہیں پھر قبیلہ انج گزرا یہ آخری دستہ تھا اس میں تین سو نفوس شامل تھے ان کا جھنڈا معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا دوسرا جھنڈا نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ابوسفیان نے کہا: یہ لوگ محمد ﷺ کے عرب بھر میں سب سے زیادہ مخالف تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اسلام ڈال دیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ابوسفیان نے کہا: ابھی تک محمد ﷺ نہیں



آئے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم اس دستہ کو دیکھ لو جس میں محمد ﷺ ہیں تو تم اسلحہ گھوڑے اور بے مثال مردوں کو دیکھو گے جس کی طاقت کی مثال کہیں نہیں ملتی ابوسفیان نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ طاقت کسی کے پاس نہیں۔ جب رسول کریم ﷺ کا دستہ نمودار ہوا تو یوں لگا جیسے طوفانِ بلا خیز آ یا ہو گھوڑے غبار اڑتے ہوئے چلے آ رہے تھے چنانچہ جو شخص بھی گزرا ابوسفیان کہتا: محمد نہیں گزرے؟ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنی قصواء نامی اونٹنی پر سوار تشریف لائے آپ کے ایک طرف ابو بکر اور دوسری طرف اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ ان دونوں سے باتیں کر رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہیں رسول اللہ ان کے دستہ میں مہاجرین و انصار ہیں یہ دسہ چاق و چوبند دستہ ہے اور لوہے کی دیوار کی مانند ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی دستہ میں تھے انھوں نے زرہ پہن رکھی تھی اور گرجدار آواز سے باتیں کر رہے تھے ابوسفیان نے کہا: اے ابوسفیان! یہ باتیں کون کر رہا ہے جواب دیا یہ عمر بن خطاب ہیں ابوسفیان نے کہا: بنو عدی کی شان و شوکت بڑھ گئی ہے حالانکہ ان کا قبیلہ قلیل اور بے مقام بے مرتبہ تھا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوسفیان اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بلند ہی عطا کرتا ہے عمر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اسلام نے عزت و شوکت عطا کی ہے۔ اس دستہ میں دو ہزار زرہ پوش تھے رسول کریم ﷺ نے اپنا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا اور سعد رضی اللہ عنہ دستے کے آگے آگے جا رہے تھے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس سے گزرے آواز دی: اے ابوسفیان! آج کا دن لڑائی کا دن ہے آج کعبہ میں قتل و قتال حلال ہوگا۔ آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل و رسوا کرے گا چنانچہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے ابوسفیان نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی قوم کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے؟ چونکہ سعد اور ان کے ساتھیوں کا یہی خیال ہے۔ آپ ﷺ نے بھی وہی حضرت سعد والی بات کہی کہ اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج کے دن کعبہ میں قتل و قتال حلال ہے آج اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل و رسوا کرے گا ابوسفیان نے کہا میں آپ کو اپنی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں آپ لوگوں میں سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں چنانچہ حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں سعد پر اعتماد نہیں وہ قریش پر حملہ کر دے گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوسفیان! آج کا دن رحمت و مہربانی کا دن ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو عزت دے گا رسول کریم ﷺ نے پیغام بھیج کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور جھنڈا ان سے لے کر حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا جب سعد رضی اللہ عنہ کو جھنڈا سپرد کرنے کا حکم ملا آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد سے انکار کر دیا اور کہا میں جھنڈا اتب دوں گا جب میں کوئی نشانی دیکھوں گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے اپنا عمامہ بھیجا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عمامہ دیکھ کر جھنڈا اپنے بیٹے قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ والے سال رسول کریم ﷺ مراظہم ان کے مقام پر پہنچے تو آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آئے ابوسفیان نے یہیں اسلام قبول کیا پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ابوسفیان قوم کا سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے اگر آپ اسے کوئی ایسی چیز دے دیں جو اس کے لیے باعثِ فخر ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو وہ امن میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر دے گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۷۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے لیے تشریف لائے جبکہ رمضان کے دس دن گزر چکے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

## آپ علیہ السلام کا کعبہ میں داخل ہونا

۳۰۱۷۶۔ صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ بخدا! جب صبح رسول کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے مجھے یوں لگتا ہے گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں چنانچہ آپ کعبہ سے باہر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں کبوتر کی شکل کی ایک مورت تھی جو ککڑی کی بنی ہوئی تھی آپ نے باہر آ کر مورت کو توڑ دیا اور پھر دور پھینک دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۷..... صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ مجھے یوں لگتا ہے جیسے فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں اور آپ کے ہاتھوں میں کعبہ کی کنجیاں میں حضرت علی بن ابی طالب اٹھ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! سقا یہ اور حجابت (پانی کا کام اور تالا چابی کا شرف ہمیں عطا کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان بن طلحہ؟ چنانچہ آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوا کر کنجیاں ان کے حوالے کر دیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ آپ کعبہ کے دروازے میں کھڑے تھے آپ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور لشکروں کو اکیلے اسی نے شکست فاش دی اپنے بندے کی مدد کی۔ خبردار! ہر وہ چیز جس کا جاہلیت میں قابل فخر ہونا اعتبار کیا جاتا تھا وہ آج میرے قدموں تلے ہے البتہ وہ عمل اور وہ چیز جس کا تعلق بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے سے تھا وہ اب بھی باقی ہے خبردار قتل عمد اور قتل خطا کے درمیان ڈنڈے اور پتھر سے بھی قتل ہوتا ہے ایسی صورت میں قاتل مقتول کے ورثاء کو سوا ونٹ بطور ذیت دے گا ان میں سے چالیس اونٹ ایسے ہوں جن کے پیٹ میں نیچے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۱۷۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو اوپر سے داخل ہوئے اور جاتے وقت نیچے سے گئے۔ رواہ البزار

۳۰۱۸۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو عورتیں چادریں گھوڑوں کے منہوں پر مارنے لگیں رسول کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف رخ انور کر کے مسکرانے لگے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: حسان نے کیا خوب کہا ہے پھر یہ اشعار پڑھے:

عدمنا خیلنا ان لم تردها  
تثیر النقع موعدها کداء  
یناز عن الأعة مصعدات  
ویلطمهن بالخمرا النساء

ہم گھوڑوں سے آگے نکل جائیں گے اگر انھیں روکا نہ گیا گھوڑے گردوغبار اڑاتے آ رہے ہیں اور ان کی گزرگاہ مقام کداء ہے تیر گھوڑوں کے لیے رکاوٹ ہیں اور وہ اوپر چڑھ رہے ہیں جبکہ عورتیں انھیں چادروں سے مار رہی ہیں۔  
رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مکہ میں اسی راستے سے داخل ہو جس کا حسان نے کہا ہے چنانچہ آپ ﷺ مقام کداء سے داخل ہوئے۔

رواہ ابن جریر

۳۰۱۸۱..... ام عثمان بنت سفیان جو کہ شیبہ کے بڑے بڑے بیٹوں کی ماں ہے نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنی تھی انکی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شیبہ کو بلا یا شیبہ نے کعبہ کا دروازہ کھولا آپ ﷺ اندر داخل ہوئے رکوع کر کے واپس لوٹ آئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ کا ایک ساتھی آیا آپ نے فرمایا: میں نے بیت اللہ میں ایک سینک دیکھا ہے اور میں نے اسے غائب کر دیا ہے چونکہ بیت اللہ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہے جو نماز کو غافل کرتی ہو۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

۳۰۱۸۲..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ کی رات ہوئی تو لوگ مکہ میں داخل ہوئے لوگ برابر تکبیر تہلیل اور طواف میں لگے رہے صبح ہوئی تو ابوسفیان نے اپنی بیوی ہند سے کہا: کیا تم یہ کچھ اللہ کی طرف سے دیکھ رہی ہو؟ پھر صبح ہوتے ہی ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے ہند سے کہا تھا کیا تم سمجھتی ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے؟ جی ہاں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ابوسفیان نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں قسم اس ذات کی جس کی ابوسفیان قسم کھاتا ہے میری یہ بات اللہ اور ہند کے سوا کسی نے نہیں سنی۔ رواہ ابن عساکر، سندہ صحیح

فائدہ:..... حدیث سے یہ استدلال قطعاً کہ رسول اللہ ﷺ (فداہ ابی وامی) عالم الغیب تھے جس طرح کہ بعض جہال نے کیا ہے

چونکہ یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ ہے نیز آپ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آگاہ کر دیا تھا۔  
 ۳۰۱۸۳..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مدینہ سے آٹھ ہزار یا دس ہزار کے لشکر جرار کے ہمراہ نکلے تھے؟ ان میں دو ہزار اہل مکہ بھی شامل تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## کعبہ کی چھت پر اذان

۳۰۱۸۳..... عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے اوپر کھڑے ہو کر اذان دی۔ رواہ ابن ابی شیبہ  
 ۳۰۱۸۵..... عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے بھرانہ سے عمرہ کیا جب آپ عمرہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ کا نائب مقرر کیا اور انھیں حکم دیا کہ لوگوں کو حج کے مناسک کی تعلیم دو اور لوگوں میں اعلان کرو کہ اس سال جو شخص حج کرنے کا وہ امن میں ہوگا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر طواف کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ  
 ۳۰۱۸۶..... عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے لوگوں میں غنائم تقسیم کیے حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

اتجعل لہبی ونہب عید  
 بیت عینة والا قـرع  
 وما کان حصن ولا حابس  
 یفوقان مرداس فی المجمع  
 وقد کنت فی الحرب ذا بدری  
 فلم اعط شیاء ولم امنع  
 وما کنت دون امریء منہما  
 ومن تضع الیوم لا یرفع

ترجمہ:..... کیا آپ میرے تاخت و تاراج کو ان غلاموں کے برابر قرار دیں گے جو عینہ اور اقرع کے درمیان لوٹ مار چا تے تھے۔ حالانکہ معرکہ میں مرداس پر نہ حصن کو فوقیت تھی اور نہ ہی حابس کو جبکہ میں جنگ میں قوت و مدافعت والا ہوں پر مجھے کچھ دیا گیا اور نہ روکا گیا اور میں ان دونوں آدمیوں سے کم نہیں تھا لیکن آج جس شخص کا مرتبہ اور مقام گھٹا دیا گیا اس کا مقام پھر کبھی بلند نہیں ہو سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! جاؤ اور اس کی زبان کاٹ دو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کی طرف اٹھ کر چل دیئے اور عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ وہائیاں دینے لگے کہ اے مسلمانو! اسلام قبول کرنے کے بعد میری زبان کاٹی جائے گی یا رسول اللہ! آئندہ میں ایسا کبھی نہیں کروں گا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو وہائیاں دیتے دیکھا کہا: رسول اللہ ﷺ نے فی الواقع تمہاری زبان ہی کاٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ میں تمہیں عالیشان جوڑا دیکر تمہاری زبان بند کر دوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۸۷..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے سب لوگوں کے لیے امن عام کا اعلان کیا ان چھ کے لیے فرمایا کہ انھیں قتل کرو خواہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں وہ یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل عبداللہ بن نطل، مقیس بن صباہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رہی بات عبداللہ بن نطل کی وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا چنانچہ اس کی طرف حضرت سعید بن کریم اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ لپکے تاہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ پھر تھیلے تھے

کریب رضی اللہ عنہ پر سبقت کر گئے اور عبد اللہ بن نطل کو واصل جہنم کر دیا۔ رہی بات مقیس بن صبابہ کی تو مسلمانوں نے اسے بازار میں پایا اور وہیں قتل کر دیا رہی بات عکرمہ کی سواس نے سمندر کا رخ کیا جب کشتی سمندر میں تیرنے لگی زور کی آندھی چلی اور کشتی ڈالواں ڈول ہونے لگی کشتی کے صبابہ سواروں سے کہنے لگے: خالص اللہ کو پکارو چونکہ یہاں تمہارے معبودان کچھ کام نہیں آسکتے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! جب سمندری طوفان سے صرف اخلاص ربوبیت نجات دیتا ہے تو بر میں بھی رب تعالیٰ کے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں یا اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر میں سلامت رہا تو میں نکلتے ہی واپس جا کر محمد ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں گا مجھے ان کی طرف سے معافی کی امید ہے چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ رہی بات عبد اللہ بن ابی سرح کی چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر پوشیدہ ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو عثمان رضی اللہ عنہ انھیں ساتھ لے آئے اور لا کر رسول کریم ﷺ کے قریب کھڑے کر دیئے: عبد اللہ نے تین بار سر اٹھا کر دیکھا آپ ﷺ نے ہر بار بیعت کرنے سے انکار کر دیا البتہ پھر آپ نے بیعت لے لی پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھدار شخص نہیں جب میں نے بیعت سے ہاتھ روک لیا تم نے اس کی گردن کیوں نہیں اڑا دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اس کا کیا علم آپ ہمیں اشارہ کر دیتے آپ نے فرمایا: کسی نبی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اشارے کرے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابویعلیٰ

## جاہلیت کا مفاخر کا مد فون ہونا

۳۰۱۸۸..... "مسند اسود بن ربیعہ" حارث بن عبید ایادی کی روایت ہے کہ اسود بن اسود کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار جاہلیت کے خون اور جاہلیت کے مفاخر میرے پاؤں تلے ہیں البتہ وہ امور جو بیت اللہ کی خدمت سے متعلق ہوں جیسے سقایت کا شرف وہ قابل اعتبار ہوگا۔ رواہ ابن مندہ و ابو نعیم و قال فی الاصابہ اسنادہ مجهول

۳۰۱۸۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوسفیان تمہارے قریب ہے لہذا اسے پکڑنے کے لیے متفرق ہو جاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابوسفیان کو پکڑ لائے آپ نے اس سے کہا: اے ابوسفیان! اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے ابوسفیان نے کہا: یا رسول اللہ! میری قوم کا کیا بنے گا؟ فرمایا: تمہاری قوم کا جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ امن میں ہو عرض کیا: میرے لیے کوئی فخر کی چیز کر دیں فرمایا! جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہو گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۹۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار آدمیوں کے سب لوگوں کو امن دیا۔ وہ یہ ہیں عبد العزی بن نطل مقیس بن صبابہ کنائی عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح اور ام سارہ چنانچہ عبد العزی کعب کے پردوں سے لپٹا ہوا تھا اسے پردوں سے الگ کر کے قتل کر دیا گیا جبکہ عبد اللہ بن سعد کے متعلق ایک انصاری نے نذرمان رکھی تھی کہ وہ اسے جہاں بھی دیکھے گا قتل کر دیا عبد اللہ بن سعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ان کی سفارش کی۔ ادھر انصاری نے تلوار بے نیام کی اور عبد بن ابی سرح کی تلاش میں نکل پڑا جب واپس لوٹا تو انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا تاہم انھیں قتل کرنے سے چوک گیا چونکہ عبد اللہ بن ابی سرح رسول اللہ ﷺ کے حلقے میں داخل ہو چکے تھے پھر آپ نے ہاتھ بڑھایا اور ان سے بیعت لے لی پھر انصاری سے فرمایا میں نے تیرا انتظار کیا تا کہ تو اپنی منت پوری کرے انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے ڈر گیا تھا آپ نے آنکھ سے میری طرف اشارہ کیوں نہیں کیا: فرمایا: آنکھوں سے اشارہ کرنا کسی نبی کو زیب نہیں۔

رہی بات مقیس کی چنانچہ اس کا ایک بھائی نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا وہ (کسی جنگ میں) خطا مقول ہو اور رسول اللہ ﷺ نے بنی فہر کا ایک شخص مقیس کے ساتھ بھیجا تا کہ انصار سے مقول کی نواں کریں جب دیت جمع کر دی گئی اور دونوں واپس لوٹ آئے ایک جگہ پہنچ کر دونوں نے

آرام کیا فہری سو گیا موقع ملتے ہی مقیس نے بھاری پتھراٹھا کر فہری کے سر پر دے مارا جس سے اس کا سر کچل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا پھر مقیس واپس لوٹ آیا اور یہ اشعار کیے:

شفی النفس من قد بات بالقاء مسندا  
تضرج تو یبہ دماء الا خادع  
و کانت هموم النفس من قبل قتله  
تلم فتسینی وطی المضاجع  
قتلت بہ فہر وغرمت عقله  
سراة بنی النجار ارباب فارغ  
حللت بہ نذری وادرکت ثورتی  
و کنت الی الا وئان اول راجع

ترجمہ:..... ایک شخص جو کھلی جگہ پر ٹیک لگا کر سو گیا تھا اسے قتل کر کے میرے نفس کو شفا ملی ہے دھوکا دینے والوں کے خون سے اس کے کپڑے آلودہ تھے جبکہ اس کے قتل سے قبل میرے نفس نے نرم بستروں کو بھلا دیا تھا میں نے فہری کو قتل کیا ہے اور اس کی دیت بنی نجار کے سرداروں کو دینے کے لئے تیار ہوں اسے قتل کر کے میں نے اپنی نذر پوری کی ہے اور اور اپنا بدلہ لیا ہے اور اب میں سب سے پہلا وہ شخص ہو جو بتوں کی پوجا کی طرف لوٹ رہا ہے۔

رہی بات ام سارہ کی وہ قریش کی آزاد کردہ باندی تھی وہ مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی کوئی حاجت بیان کی آپ نے اس کی حاجت پوری کی پھر اس عورت کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا تا کہ ان پر احسان کرے اور اہل مکہ اس کے اہل و عیال کی حفاظت کریں (خط میں فتح مکہ کی پیشگی خبر دی گئی تھی یہ ایک راز تھا جسے وہ افشا کرنا چاہتا تھا) چنانچہ جبرئیل امین نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو اس عورت کے پیچھے دوڑایا ان دونوں حضرات نے ایک جگہ عورت کو روک لیا اور اس کی تلاشی لی اور پوچھ گچھ کی لیکن عورت نے صاف انکار کر دیا دونوں حضرات واپس لوٹنے لگے پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں لہذا دوبارہ عورت پر دباؤ ڈالو اور اس سے خط لو چنانچہ دونوں حضرات دوبارہ عورت کے پاس لوٹ آئے اور اپنی تلواریں نگی کر کے اس کے پاس آئے اور کہا: یا تو میں خط دے ورنہ ہم تجھے قتل کر دیں گے پہلے عورت نے انکار کیا لیکن جب بس نہ چلا اس نے یہ شرط لگائی کہ میں اس شرط پر خط دوں گی کہ آپ یہ خط رسول اللہ ﷺ کو واپس نہیں کریں گے انھوں نے عورت کی یہ شرط منظور کر لی عورت نے اپنے بالوں کے گچھے سے خط نکال کر انھیں دیا پھر یہ دونوں حضرات خط لے کر رسول اللہ کے پاس واپس لوٹ آئے اور خط آپ کو دیا آپ نے مرسل کو بلایا اور پوچھا: یہ کیسا خط ہے اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے صرف اس لیے یہ خط لکھا ہے کہ مکہ میں میرے اہل و عیال ہیں میں نے چاہا اہل مکہ پر احسان کر دوں تا کہ وہ میرے اہل و عیال کی حفاظت کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ.....** الآية: اے ایمان والوں میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۹۱... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود (جنگلی ٹوپی) تھا جب آپ عین مکہ میں داخل ہوئے خود اتار دیا آپ کو اطلاع کی گئی کہ عبد اللہ بن نطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

## کفار کو پناہ دینا

۳۰۱۹۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے ابو عاص بن عبد شمس کو پناہ دے رکھی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس پناہ کی اجازت مرحمت فرمائی ام ہانی بنت ابی طالب نے اپنے بھائی عقیل بن ابی طالب کو پناہ دے رکھی تھی آپ ﷺ نے اس پناہ کو بھی برقرار رکھا (رواہ ابن عساکر ابن عساکر کہتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے چونکہ ام ہانی نے بنی مخزوم کے دو آدمیوں کو پناہ دی تھی)۔

۳۰۱۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: جاؤ اور مقام ”روضہ خاخ“ میں تمہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لیتے آؤ چنانچہ ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے روضہ خاخ تک پہنچے ہمیں یہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملی میں نے کہا: خط نکالو بولی: میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے کہا: خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے چنانچہ دھمکی سنتے ہی عورت نے اپنے بالوں سے خط نکال دیا ہم نے خط لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، خط کھولا گیا اس میں یہ مضمون مندرج تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے اہل مکہ کے مشرکین کی طرف خط میں بعض اہم امور کو افشاء کیا گیا تھا رسول کریم ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی نہ کیجئے میں قریش میں اڑکا ہوا ہوں فی الواقع قریش سے میرا کوئی تعلق نہیں آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے اہل مکہ کے ساتھ کوئی نہ کوئی تعلقات ہیں جو ان کے اہل و عیال کی حفاظت کا سامان ہیں تاہم مکہ میں میرا کوئی تعلق نہیں جب میرا اہل مکہ سے کوئی خونی رشتہ نہیں میں نے چاہا ان پر کوئی احسان کر دوں تاکہ وہ میرے اہل و عیال کی حفاظت کریں میں نے ایسا کفر کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی مرتد ہونے کی وجہ سے اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد میں کفر سے راضی ہوا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے (اور رگ فاروقی نے جوش مارا) فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑیے میں اس کی گردن اڑاتا ہوں یہ منافق ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق حاطب غزوہ بدر میں شریک رہا ہے اے عمر تمہیں کیا معلوم شاید اللہ تعالیٰ نے نظر رحمت سے اہل بدر کو یہ فرما دیا ہے کہ جو چاہے کرو بلاشبہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئے:

يا ايها الذين امنوا لاتتخذوا عدوى وعدوكم اولياء الاية

رواہ الحمیدی و احمد بن حنبل و العدنی و عبد بن حمید و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابو عوانة و ابو یعلیٰ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن حبان و ابن مردویہ و ابو نعیم و البیہقی معافی الدلائل

۳۰۱۹۴..... ”ایضاً“ حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا تو یہ راز مخض چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک محدود رکھا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ لوگوں میں یہ خبر عام کر دی گئی کہ آپ حنین کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں چنانچہ حاطب رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا کہ رسول کریم ﷺ تمہارے اوپر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی خبر کر دی آپ ﷺ نے مجھے اور ابو مرثد کو بھیجا ہمارے پاس تیز رفتار گھوڑے تھے آپ نے فرمایا: روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے پاس خط ہوگا وہ خط اس سے لے لو، ہم چل پڑے اور مقررہ جگہ جا پہنچے اور یہیں ہمیں ایک عورت ملی، ہم نے عورت سے خط طلب کیا عورت نے کہا: میرے پاس خط نہیں ہے، ہم نے عورت کا سامان زمین پر رکھ دیا اور تلاشی لی ہمیں اس کے ساز و سامان سے خط نہ ملا ابو مرثد رضی اللہ عنہ بولے: شاید اس کے پاس خط نہ ہو لیکن ہم نے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں ہم نے عورت کو دھمکی دی کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہیں ننگی کر دیں گے عورت بولی کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کیا تم مسلمان نہیں ہو، ہم نے دوبارہ دھمکی دی خط نکالو ورنہ ہم تجھے ننگی کر دیں گے۔ اب کی بار عورت نے خط اپنے نیفہ سے نکال دیا ایک روایت میں ہے کہ عورت نے شرمگاہ سے خط نکال کر دیا چنانچہ ہم خط لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خط میں لکھا تھا: حاطب

بن ابی ہتبعہ کی طرف سے خط کا مضمون سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یا رسول اللہ! حاطب نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑاتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بدر میں حاضر نہیں ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں لیکن اس نے بد عہدی کی ہے اور آپ کے دشمنوں کی پشت پناہی کی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر رحمت کی ہے اور فرمایا ہے کہ تم جو چاہے کرو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے اور فرمایا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ قریش سے میری کوئی قرابت نہیں فقط حلیفانہ تعلقات ہیں میرے اہل و عیال آج کل مکہ میں ہیں جن کا کوئی حامی اور مددگار نہیں بخلاف مہاجرین کے کہ مکہ میں ان کی قریش میں قرابتوں کی وجہ سے ان کے اہل و عیال محفوظ ہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ جب قریش سے میری کوئی قرابت نہیں تو ان کے ساتھ کوئی احسان کروں جس کے صلہ میں وہ میرے اہل و عیال کی حفاظت کریں خدا کی قسم میں پکا مومن ہوں اور میرا اللہ اور رسول پر ایمان ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حاطب نے سچ کہا ہے لہذا اس کی شان میں بری بات مت کہو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يا ايها الذين امنوا لاتتحذروا عدوى وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالموودة

رواه ابو يعلى وابن جرير وابن المنذر وابن عساكر

## تمتہ فتح مکہ

اس میں غزوہ طائف کا ذکر بھی ہے۔

۳۰۱۹۵... ابن ابی شیبہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ کی سند سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ اہل مکہ سے رخصت ہوئے اور جاہلیت میں قبیلہ خزاعہ رسول اللہ ﷺ کا حلیف قبیلہ تھا جبکہ قبیلہ بنو بکر قریش کا حلیف تھا چنانچہ بنو خزاعہ رسول کریم ﷺ کی صلح میں داخل تھے اور بنو بکر قریش کی صلح میں داخل تھے خزاعہ اور بنو بکر کے درمیان جنگ چھڑ گئی قریش نے بنو بکر کو باہم کمک پہنچائی حتیٰ کہ اسلحہ دیا اشیائے خورد و نوش دیں اور پھر بھی ان کی پشت پناہی کی۔ اس کی پاداش میں بنو بکر کو خزاعہ پر غلبہ حاصل ہوا اور ان کے بہت سارے جنگجوؤں کو قتل کر دیا قریش خوفزدہ ہوئے کہ مسلمان کہیں معاہدہ نہ توڑ دیں تاہم اس بچاؤ کے لیے قریش نے ابوسفیان سے کہا کہ محمد کے پاس جاؤ اور معاہدے کو مضبوط کرو اور لوگوں میں صلح کرواؤ چنانچہ ابوسفیان مدینہ پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ابوسفیان آ رہا ہے اور وہ اپنی حاجت پوری کئے بغیر خوش و راضی واپس لوٹ جائے گا ابوسفیان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو بکر! لوگوں سے کہو کہ معاہدے کی پاسداری کریں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اختیار میرے پاس نہیں اس کا اختیار تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ پھر ابوسفیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی اسی جیسی بات کہی انھوں نے فرمایا: تم نے معاہدہ توڑ دیا ہے جو معاہدہ میں جدید قدم اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈالے اور جو زبردست ہو اللہ سے منقطع کرے ابوسفیان نے کہا: میں نے آج تک ایسا معاشرہ نہیں دیکھا جو زبردست رائے کا حامل ہو پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: کیا تم اپنی قوم کی عورتوں کی فرمانروائی کرو گی پھر وہی مسئلہ ذکر کیا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس معاملے کا اختیار میرے ہاتھ میں نہیں اس کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کے ہاتھ میں ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہ بات کہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج تک ایسا گمراہ شخص نہیں دیکھا تم لوگوں کے سردار ہو تم خود ہی معاہدہ کو جاری کرواؤ اور لوگوں میں صلح کرواؤ چنانچہ ابوسفیان نے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مارا اور کہا: میں نے لوگوں میں معاہدے کا اجراء کر دیا پھر مکہ واپس لوٹ گیا اور اہل مکہ کو خبر دی اہل مکہ نے کہا: بخدا! ہم نے آج کی طرح کوئی دن نہیں دیکھا کہ جس میں کسی قوم کا سفیر غیر واضح معاملہ لے کر واپس لوٹے تم ہمارے پاس جنگ کی خبر نہیں لائے کہ ہم کوئی بچاؤ کا سامان کریں نہ تم صلح کی خبر لائے ہو کہ ہم بے خوف ہو جائیں۔

ادھر خزاعہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو پوری خبر دی اور مذمانگی پھر ایک شخص نے یہ شعر پڑھا۔

لا هم ان ناشد محمدا حلف ابينا وابيه الا قلدا

اے میرے پروردگار! میں محمد ﷺ کو اپنے باپ اور ان کے باپ عبدالمطلب کا قدیم عہد یاد دلانے آیا ہوں۔

رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا چنانچہ لشکر راستے قطع کرتے ہوئے مقام ”مز“ پر پہنچا، ادھر ابوسفیان رات کو نکلا اور مقام ”مز“ پر آیا اس نے لشکر اور جگہ جگہ آگ جلتی دیکھی کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس کے ساتھیوں نے جواب دیا یہ قبیلہ تمیم ہے ان کے علاقہ میں قحط پڑ گیا ہے اور آسودگی کے لیے ادھر آنکے ہیں ابوسفیان نے کہا: بخدا یہ لوگ تو بہت زیادہ ہیں بنو تمیم اتنے کہاں سے ہو گئے جب ابوسفیان کو خبر ہوئی کہ یہ نبی کریم ﷺ ہیں تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے عباس سے ملاؤ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس آئے ابوسفیان نے اپنا حال سنایا عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو رسول کریم ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ اپنے قبیلہ میں تھے فرمایا: اے ابوسفیان! اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا پھر عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو اپنے خیمے میں لے گئے صبح ہوئی مسلمان وضو کے لیے بھاگ دوڑ کرنے لگے۔ ابوسفیان نے کہا: اے ابوفضل! لوگوں کو کیا ہوا کیا انھیں کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ لوگ نماز کے لیے تیاری کر رہے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو وضو کرنے کو کہا پھر عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر رکوع کیا ساتھ مسلمانوں نے بھی رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سر اٹھایا (ہلکذا اھلم جرا) یہ کیفیت دیکھ کر ابوسفیان نے کہا: میں آج تک کسی قوم کو ایسی زبردست اطاعت بجالاتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ ایسی اطاعت رومیوں اور اہل فارس کے ہاں بھی نہیں دیکھی، اے ابوفضل! تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بادشاہت نہیں بلکہ نبوت ہے ابوسفیان نے کہا: ہاں یہ وہی ہے ہاں یہ وہی ہے پھر ابوسفیان نے کہا: افسوس قریش کی ہلاکت آگئی پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں میں قریش کو جا کر دعوت دیتا ہوں اور آپ ابوسفیان کے لئے کوئی فخر کی چیز مقرر کر دیں عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر چل دیئے تھوڑا ہی آگے گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: میرے والد کو واپس لاؤ میرے والد کو واپس لاؤ (عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے) مجھے خوف ہے کہ قریش انھیں کوئی گزند پہنچائیں جس طرح ثقیف نے عروہ بن مسعود کو گزند پہنچایا تھا عروہ نے انھیں دعوت دی اور وہ عروہ کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے اگر عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو اہل مکہ ان پر آگ پھینکیں گے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: اے اہل مکہ! اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے بیشک تم نے بڑا انتظار کر لیا رسول کریم ﷺ نے زبیر کو مکہ کے بالائی حصہ سے بھیجا ہے جبکہ خالد بن ولید کو زیریں حصہ سے بھیجا ہے نیز تم لوگ خالد کی یلغار کو جانتے ہو جبکہ قبیلہ خزاعہ بھی مسلمانوں کے شانہ بشانہ ہے سو جو شخص اسلحہ سے دور رہے گا اسے امن دیا جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اہل مکہ کے ساتھ تیر اندازی ہوئی پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے امن عامہ کا اعلان کیا البتہ چار آدمیوں کو مستثنیٰ کیا وہ یہ ہیں مقیس بن صبابہ، عبد اللہ بن ابی سرح، ابن نطل، بنی حاشم کی آزاد کردہ باندی سارہ انھیں خزاعہ قتل کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”الا تقاتلون قوما نكثوا ايمانهم“ تم ان لوگوں کو قتل کیوں نہیں کرتے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ دی ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۹۶..... عکرمہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے اور کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل کی تصویریں دیکھیں دریاں حالیکہ ان کے ہاتھوں میں قسمت کے تیر تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کو قسمت کے تیروں سے کیا لگاؤ اللہ کی قسم ابراہیم علیہ السلام نے کبھی بھی قسمت آزمانے کے لیے تیر نہیں پھینکے پھر آپ نے حکم دیا ایک کپڑا پانی میں گیل کر کے لایا گیا اور وہ تصویریں مٹادی گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۹۷..... مجاہد کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ کعبہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بت نصب تھے آپ نے بتوں کو اوندھے منہ کر دیا پھر رسول کریم ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: خبردار! مکہ حرمت والا شہر ہے اور تا قیامت حرمت والا



رہے گا مجھے سے قبل کسی کے لیے حلال نہیں ہو اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا البتہ گھڑی بھر کے لیے حرم پاک میرے لیے حلال کیا گیا حرم پاک کی گھاس بھی محترم ہے ہرگز نہ کاٹنے جائے حرم کا شکار نہ بھگایا جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں حرم میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! البتہ اذخر گھاس کی اجازت ہے چونکہ سناروں قبروں اور گھروں کے لیے یہ گھاس کام آتی ہے آپ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے جی ہاں سوائے اذخر کے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۹۸۔ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے ایک حجرے سے باہر تشریف لائے اور دروازے پر بیٹھ گئے آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب تنہائی میں بیٹھے تو آپ کے پاس کوئی نہیں آتا تھا تا وقتیکہ آپ خود نہ بلا لیں چنانچہ تھوڑی دیر بعد فرمایا: میرے پاس ابو بکر کو بلا لاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا لائے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے پھر سامنے سے اٹھا کر اپنے دائیں یا بائیں بٹھارے پھر فرمایا: عمر کو بلا لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ ان سے بھی کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے دوران گفتگو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہو گئی وہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ! اہل مکہ کفر کا سرغنہ ہیں ان کا گمان ہے کہ آپ جا دو گرہیں اور کاہن ہیں آپ جھوٹے ہیں اور افراتفراداز ہیں حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چیدہ چیدہ باتیں جو اہل مکہ آپ ﷺ کے خلاف کرتے تھے کہہ ڈالیں پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی ایک طرف بیٹھنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ایک طرف بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسری طرف پھر آپ نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: کیا میں تمہیں ان دو اصحاب کی مثالیں نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے چہرہ اقدس حضرت ابو بکر کی طرف کر کے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دودھ میں پڑے گھی سے بھی زیادہ نرم تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے لہذا معاملہ وہی طے پایا ہے جو عمر کا تجویز کردہ ہے لہذا تم لوگ تیاری کرو لوگ اٹھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو لیے اور کہنے لگے: ابو بکر! ہم عمر سے نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا سرگوشی کی ہے آپ ہمیں بتادیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے پوچھا کہ مکہ پر چڑھائی کے بارے میں کیا کہتے ہو اور کیا رائے ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اہل مکہ آپ کی قوم ہے (گویا میں نے نرمی برتنے کا مشورہ دیا) میں سمجھا شاید آپ میری ہی بات مان لیں گے پھر آپ نے عمر کو بلایا عمر نے کہا: اہل مکہ سرغنہ کفر ہیں حتیٰ کہ اہل مکہ کی ہر برائی بیان کی اور کہا اللہ کی قسم عرب اس وقت تک زیر نہیں ہوں گے جب تک اہل مکہ زیر نہیں ہوتے آپ ﷺ نے تمہیں مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۱۹۹۔ جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے کعبہ کے آس پاس بنی ہبلی تصویروں کو مٹا دینے کا حکم دیا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

## حد و حرم میں قتل کرنا بڑا گناہ ہے

۳۰۲۰۰۔ زہری کی روایت ہے کہ بنی وہیل بن بکر کے ایک شخص نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لوں ایک دوسرے شخص سے کہا: میرے ساتھ چلو دوسرا بولا مجھے ڈر ہے کہ مجھے خزانہ قتل کر دیں گے چنانچہ وہ ملی اسے ساتھ لیتا گیا راستے میں خزانہ ایک شخص ملا اور اسے پہچان لیا خزانہ کے اس شخص نے وہیلی کے پیٹ میں تلوار ماری بولا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ خزانہ مجھے قتل کر دیں گے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم (حرمت والا) قرار دیا ہے لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا لہذا اس کی حرمت بجالاؤ مکہ گھڑی بھر کے لیے دن کے وقت میرے لیے حلال ہوا ہے تین شخص اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والے ہیں۔ ایک وہ شخص جو مکہ میں قتل کرنے دوسرا وہ شخص جو غیر قاتل کو قتل کرے تیسرا وہ شخص جو جاہلیت کے کینہ اور بغض کا بدلہ لے میں اس شخص کی دیت

ضرور دلاؤں گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۰۱..... یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی اور محمد بن منکدر کی روایت ہے کہ مکہ میں فتح کے موقع پر صفایہ پر تین سو سانسھ بت تھے مردہ پر ایک بت تھا جبکہ ان کے درمیان کا علاقہ بتوں سے اٹا پڑا تھا اور کعبہ بھی بتوں سے بھرا ہوا تھا محمد بن منکدر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ بتوں کی طرف چھڑی سے اشارہ کرتے اور بت گر جاتے حتیٰ کہ آپ اساف اور ناکلہ کے پاس آگئے یہ دونوں بت کعبہ کے دروازے کے بالقابل نصب تھے آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ انھیں توڑ ڈالو اور کہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا کہیں؟ فرمایا: کہو اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے ہی نے لشکروں کو ہزیمت دی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۰۲..... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی انھیں دیکھ کر صفوان بن امیہ نے حارث بن ہشام سے کہا کیا تم اس غلام کی طرف نہیں دیکھ رہے حارث نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے تو اس کی شکل مسخ کر دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۰۳..... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابی جہل بھاگ گئے اور سمندر میں کشتی پر جا سوار ہوئے سمندری طوفان کو دیکھ کر ملاح اور کشتی سواروں نے اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ ہی سے فریادیں کرنے لگے عکرمہ نے توحید پرستی کی وجہ پوچھی کشتی بانوں نے کہا: اس جگہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نفع نہیں پہنچاتی عکرمہ رضی اللہ عنہ کہا: یہ ہی تو محمد کا معبود ہے جسے وہ پکارتا ہے مجھے واپس کرو چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اسلام قبول کر لیا جبکہ ان سے پہلے ان کی بیوی اسلام قبول کر چکی تھی اور یہ دونوں اسی نکاح پر برقرار ہے

رواہ ابن عساکر من مر اسیل ابی جعفر و ابن ابی شیبہ

## معاہدہ کی پاسداری

۳۰۲۰۴..... ابو سلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان معاہدہ تھا جبکہ بنی کعب اور بنی بکر کے درمیان مکہ میں جنگ ہوئی تھی بنی کعب کا ایک شخص فریادرس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ اشعار پڑھے۔

لاہم انی نأشد محمدًا

حلف ایمننا وایہ الاتلدا

فانصر ہذاک اللہ نصر اعتدا

وادع عباد اللہ یا تو امددا

اے میرے پروردگار میں محمد کو وہ معاہدہ یاد دلاتا ہوں جو میرے اور ان کے باپ کے درمیان ہوا تھا اللہ تمہیں ہدایت دے ہماری زبردست مدد کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بھی مدد کے لیے بلائیں۔

اتنے میں بادلوں کا ایک آوارہ ٹکڑا گزرار رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: بادلوں کا یہ ٹکڑا بنی کعب کی مدد کا پیغام رساں ہے پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری تیاری کا سامان کرو اور کسی کو مت بتاؤ تھوڑی دیر بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انھیں متحرک دیکھ کر پوچھا: کیا وجہ ہے؟ عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تیاری کا حکم دیا ہے پوچھا: کہا کے لیے عرض کی مکہ کے لیے (جب نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمایا تھا کہ معاملہ صیغہ راز میں رہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کیوں بتا دیا؟ مطلب یہ کہ عوام الناس میں سے کسی کو نہ بتاؤ ذرا ہی بات ابو بکر و عمر یعنی خواص کی سوا انھیں خود رسول اللہ ﷺ نے بلا کر سب سے پہلے انہی سے مشورہ لیا گویا ضمناً ان کے لیے اجازت ہوگئی المختصر کہ ممانعت اوروں کے لیے تھی یہ حضرات اس سے مستثنیٰ تھے) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! بعد ازیں ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ نہیں رہے گا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور ان سے تذکرہ کیا آپ نے

فرمایا: اہل مکہ نے دھوکا کیا ہے اور انھوں نے معاہدہ توڑ دیا ہے پھر آپ مسلمانوں کو لے کر چل پڑے آپ رازداری میں چلے تاکہ اہل مکہ کو خبر نہ ہونے پائے۔

ادھر ابوسفیان نے حکیم بن حزام سے کہا: بخدا! ہم غفلت میں ہیں کیا تم مرا الظہر ان تک میرے ساتھ جاؤ گے تاکہ ہمیں کوئی خبر ملے بدیل بن ورقاء کعبی نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا ابوسفیان نے کہا اگر چاہو تو جا سکتے ہو چنانچہ یہ تینوں گھوڑوں پر سوار ہو کر چل دیئے چنانچہ اس جگہ پہنچے تار کی پھیل چکی تھی کیا دیکھتے کہ پوری وادی میں جگہ جگہ آگ جل رہی ہے ابوسفیان نے کہا: اے حکیم! یہ کیسی آگ ہے؟ بدیل نے کہا: یہ بنی عمرو کی آگ ہے انھیں جنگ نے دھوکا میں ڈال دیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: تیرے باپ کی قسم! بنی عمرو بہت کم تعداد میں ہیں جبکہ یہ لوگ تو کہیں زیادہ ہیں۔

اتنے میں ان تینوں کو رسول اللہ ﷺ کے پہرہ داروں نے آن لیا اور یہ انصار کے چند لوگ تھے جبکہ پہرے کی ذمہ داری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی پہرہ دار انھیں پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے اور کہا: اگر تم ابوسفیان کو پکڑ لاتے کیا ہی اچھا ہوتا پہرہ داروں نے کہا: بخدا! ہم ابوسفیان کو پکڑ لائے ہیں فرمایا: اسے اپنے پاس گرفتار رکھو صبح ہوتے ہی عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے ابوسفیان کو بیعت کا کہا گیا یہ بولا میرے لیے بیعت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ورنہ میرا برا حال ہوگا۔ پھر حکیم بن حزام کو بیعت کا کہا گیا چنانچہ انھوں نے بھی بیعت کر لی۔ جب یہ لوگ واپس پلٹے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ابوسفیان شہرت کو پسند کرتا ہے آپ اسے شہرت کی کوئی چیز دے دیں البتہ ابن نطل مقیس بن صباہ لیشی عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح اور دو باندیوں کے لیے کوئی امن نہیں انھیں قتل کروا کر چہ یہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ آپ حکم دیں تاکہ ابوسفیان کو سر راہ روک لیا جائے اور وہ اسلامی لشکر کی شان و شوکت دیکھے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو سر راہ روک لیا اور کہا تم یہاں بیٹھو گے تاکہ مسلمانوں کو دیکھو؟ ابوسفیان نے اثبات میں جواب دیا، وہ سمجھا مٹھی بھر مسلمان ہوں گے اس لیے دیکھنے میں کیا حرج اتنے میں قبیلہ جہینہ کا رستہ گزارا ابوسفیان نے کہا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ جہینہ ہے کہا: مجھے جہینہ سے کیا غرض بخدا ان سے ہماری بھی لڑائی نہیں: کوئی پھر مزنیہ کا دستہ گزارا اس کے متعلق پوچھا کہا: یہ مزنیہ ہے ابوسفیان بولا: میرا مزنیہ سے کیا تعلق میری ان سے کبھی لڑائی نہیں ہوتی، پھر قبیلہ سلیم گزارا اس کے متعلق پوچھا: عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سلیم ہے پھر فردا فردا یکے بعد دیگرے اسلماں دستے گزارتے رہے بالکل آخر میں رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مہاجرین و انصار کے دستے میں گزارے ابوسفیان نے پوچھا: اے عباس یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ رسول اللہ ﷺ میں مہاجرین و انصار کے ساتھ ابوسفیان بولا: تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ نبوت کی شان و شوکت ہے مسلمانوں کی تعداد ۱۲۰،۱۰۰ ہزار کے لگ بھگ تھی۔

## ابوسفیان واپس مکہ لوٹ گیا

رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا پھر سعد رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے بیٹے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیا پھر ابوسفیان گھوڑے پر سوار ہو کر آگے نکل گیا حتیٰ کہ ثنیہ میں جا پہنچا اہل مکہ نے پوچھا: تمہارے پیچھے کیا حال ہے کہا میرے پیچھے مسلمانوں کا سیل رواں ہے ایسا شوکت والا لشکر میں نے کبھی نہیں دیکھا، جو شخص میرے گھر میں داخل ہوگا وہ امن میں رہے گا پھر لوگوں کا ہجوم ابوسفیان کے گھر پر امنڈ آیا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مقام حجون پر آ کر رے کے مقام حجون کے اوپر کی طرف ہے آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو شہ سواروں کے دستے پر امیر مقرر کر کے مکہ کی بالائی طرف سے روانہ کیے جبکہ حضرت خالد بن ولید کو مکہ کے زیریں حصہ سے روانہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے مکہ! تو اللہ تعالیٰ کی زمین کا سب سے اعلیٰ و افضل حصہ ہے، بخدا! اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا میں بھی نہ نکلتا مجھ سے قبل مکہ کسی کے لیے حلال نہیں ہو اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا میرے لیے دن میں گھڑی بھر کے لیے

حلال ہوا ہے مکہ قابل حرمت ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کا لقطہ نہ اٹھایا جائے البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے، ابو شاہ نامی ایک شخص نے کہا جبکہ بعض محدثین نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول کیا ہے کہ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ اس حکم سے اذخر گھاس مستثنیٰ ہے چونکہ اذخر گھاس ہمارے گھروں اور لوہاروں کے کام آتا ہے۔

رہی بات ابن نطل کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا اور وہیں قتل کر دیا گیا جبکہ مقیس بن صبابہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان پایا بنی کعب کے چند لوگ اسے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھے اس کے چچا زاد بھائی نمیلہ نے کہا: اس کا راستہ چھوڑ دو، بخدا! جو بھی اس کے قریب آئے گا میں اس کا سر قلم کر دوں گا آگے بڑھنے والے چوک گئے اور پیچھے ہٹ گئے پھر خود ہی نمیلہ نے مقیس پر تلوار سے حملہ کر دیا اور تلوار سر پر دے ماری جس سے اس کا سر کٹ گیا اور مقیس ٹھنڈا ہو کر زمین پر گر گیا نمیلہ نے ایسا اس لیے کیا تاکہ اس کے قتل پر کوئی اور فخر نہ کر سکے پھر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اتنے میں عثمان بن طلحہ داخل ہوا آپ نے فرمایا: اے عثمان! کہاں سے بیت اللہ کی چابی؟ کہا وہ میری ماں سلامہ بنت سعد کے پاس ہے رسول اللہ ﷺ نے سلامہ کے پاس آ دی بھیجا سلامہ نے کہا: لات اور عزی کی قسم میں کبھی بھی چابی نہیں دوں گی عثمان نے ماں سے کہا: بخدا معاملہ بدل چکا ہے اگر تو چابی نہیں دے گی مجھے اور میرے بھائی کو قتل کر دیا جائے گا پھر عثمان چابی لے کر چلا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، چابی نیچے گر گئی اور اس پر کپڑا ڈال دیا اور پھر بیت اللہ کا دروازہ کھولا آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے چاروں کونوں میں تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر دونوں ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے امید ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ چابی مجھے عطا کریں گے یوں اس طرح سقایت اور حجابت (یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف اور ربانی) کا شرف ہمیں مل جائے گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان؟ جو شرف اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے میں اسے باقی رکھنا چاہتا ہوں یہ لو چابی۔

پھر بلال رضی اللہ عنہ کعبہ کی چھت پر چڑھے اور اذان دی خالد بن اسیر نے انھیں دیکھ کر کہا: یہ کیسی آواز ہے لوگوں نے کہا: یہ بلال بن رباح ہے خالد نے کہا: ابو بکر کا حبشی غلام لوگوں نے کہا: جی ہاں، کہا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ کہتا ہے: اشہدان الا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ۔ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ نے خالد کے باپ اسیر کو یہ آواز نہیں سننے دی اسیر جنگ بدر میں مشرک قتل کر دیا گیا۔

مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ حنین تشریف لے گئے جبکہ آپ کے مقابلہ کے لیے ہوازن نے اپنے انڈے بچے جمع کر رکھے تھے وہاں پہنچنے پر جنگ چھڑ گئی مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”و یوم حنین اذا عجبکم کثر تکم فلم تغن عنکم شیئاً“ اور غزوہ حنین کے دن جب تمہیں تمہاری کثرت نے عجب میں ڈال دیا تھا جبکہ تمہاری کثرت تمہارے کچھ کام نہ آ سکی“ پھر رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور کہا: یا اللہ! اگر تو چاہے تو سطح زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: ”شاہت الوجوہ“ چہرے تہج ہو جائیں پھر منٹھی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکیں، کنکریاں پھینکنی تھیں کہ دشمن لٹے پاؤں بھاگ گیا رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا پھر قیدیوں سے کہا: اگر چاہو تو قید میں رہو چاہو تو فدیہ دے کر جان چھڑا لو اہل حنین نے کہا: آج کے دن ہم خاندانی شرافت کو ترجیح دیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا جب میں جاؤں تو مجھ سے سوال کرنا میرے پاس جو کچھ ہو میں تمہیں دوں گا، البتہ مسلمانوں میں سے کسی کو مشکل نہ پیش آئے! جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اسی کی مثل مسلمانوں نے کہا ہے سوائے عینیہ بن حصن کے۔ اس نے کہا ہے کہ جو میرے لئے ہے وہ میں اسے نہیں دوں گا فرمایا: تو حق پر ہے چنانچہ اس دن اس کے حصہ میں ایک بڑھیا آئی اور وہ بھی نابینا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ ایک مہینہ تک رہا اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ مجھے اہل طائف کے ہاں بھیجیں میں انھیں دعوت دوں گا، فرمایا: اہل طائف تو تمہیں قتل کر دیں گے چنانچہ غزوہ اہل طائف کے پاس گئے اور انھیں دعوت الی اللہ دی انھیں ایک مشرک نے تیر مارا اور انھیں قتل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے عروہ کے متعلق فرمایا: اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کا واقعہ سورت لیس میں بیان ہوا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اہل طائف کے مال مویشی پکڑ لو تاکہ انھیں سخت حالات کا مقابلہ کرنا پڑے۔

## مہر نبوت کا دیدار

پھر جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور مقام نخلہ پر پہنچے تو لوگوں نے آپ سے مال مانگنا شروع کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اس قدر ہجوم کر دیا حتیٰ کہ آپ کی کمر سے چادر بھی چھین لی اور اس کی پاداش میں مہر نبوت سامنے ہو گئی یوں دکھائی دی جیسے چاند کا ٹکڑا ہو آپ ﷺ نے از روئے ظرافت فرمایا: تمہارا باپ نہ رہے میری چادر مجھے واپس کر دیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہوتیں جن سے ان دونوں پہاڑیوں کا درمیانی علاقہ بھر اڑا ہوتا میں وہ بھی تمہیں دے دیتا اس دن آپ نے تالیف قلب کے طور پر لوگوں کو ایک ایک سواونٹ تک عطا کیے اس موقع پر انصار نے کہا: کہ ہمیں کچھ نہ ملے آپ ﷺ نے انصار کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم ایسی ایسی باتیں کرتے ہو کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، کیا میں نے تمہیں کم مائیگی کے عالم میں نہیں پایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے بے پرواہ کر دیا؟ انصار نے کہا: جی ہاں کیا میں نے تمہیں آپس میں دشمن نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، اگر تم کہنا چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بھی تو بے یار و مددگار آئے اور ہم نے آپ کی مدد کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہترین اجر دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بے گھر آئے ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا؟ انصار نے کہا، اللہ اور اس کا رسول اس کا بہتر صلہ دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ کسمپرسی کے عالم میں آئے ہم نے آپ کی غمخواری کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر صلہ دینے والے ہیں فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ انصار نے عرض کی: جی ہاں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور تم خاص ہو۔

آپ ﷺ نے غنائم پر بنی عبدالاشہل کے بھائی عباد بن ریش کو ذمہ دار بنایا تھا، قبیلہ اسلم کا ایک شخص ننگا آیا اس کے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا، کہنے لگا: ان چادروں سے مجھے ایک چادر پہنا دو عباد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں یہ غنائم مسلمانوں کی ہیں میرے لیے حلال نہیں کہ ان سے تمہیں کچھ دوں؟ اس شخص کی قوم نے کہا: ایک چادر اسے دے دو اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ مال ہمارا ہے اور ہمارا دیا ہوا ہے چنانچہ عباد رضی اللہ عنہ نے اسے ایک چادر دے دی پھر رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی خدشہ نہیں کہ تم نے خیانت کی ہے عباد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسے چادر نہیں دی حتیٰ کہ اس کی قوم نے کہا: اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ ہمارا مال ہے اور ہمارا دیا ہوا آپ نے تین بار فرمایا: جزاکم اللہ خیر اسرواہ ابن ابی شیبہ

## غزوہ حنین

۳۰۲۰۵..... ”مسند بدیل بن ورقاء“ ابن بدیل بن ورقاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے دن انھیں حکم دیا کہ جہرانہ کی مقام پر قیدیوں اور غنائم کو روک لیا جائے تاکہ آپ ﷺ بھی تشریف لے آئیں چنانچہ قیدی اور غنائم روک دیئے گئے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ والبیہوی وقال فی الاصابۃ اسنادہ حسن

۳۰۲۰۶..... ”مسند براء بن عازب“ ابو اسحاق کی روایت ہے کہ ایک شیخ نے براء رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو ہارہ! کیا تم لوگ حنین میں پسپا ہو گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ پسپا نہیں ہوئے البتہ کچھ لوگ ہوازن کی ہستی کے پاس جمع ہو گئے تھے ہوازن زبردست تیر انداز تھے انھوں نے مسلمانوں کی اس جماعت پر تیروں کی بارش کر دی یہ جماعت مکہ لینے رسول اللہ ﷺ کی پاس آ گئی تھی ابو سفیان بن حارث آپ ﷺ کی سواری کی نکیل پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ فجر سے نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور دعا کی آپ

فرما رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر فرمایا! یا اللہ! اپنی مدد نازل فرما، اللہ کی قسم جب جنگ زور پکڑتی ہے ہم اس سے ڈر جاتے ہیں بہادر تو وہ ہوتا ہے جو اس میں کود جائے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن جریر ۳۰۲۰۷..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بخدا! غزوہ حنین کے موقع پر رسول کریم ﷺ پسا نہیں ہوئے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان آپ کے خچر کی لگام پکڑے رہے آپ ﷺ کہہ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابو نعیم ۳۰۲۰۸..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن ابوسفیان نبی کریم ﷺ کا خچر پکڑے چل رہے تھے جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں ابن عبد المطلب ہوں۔ چنانچہ اس دن آپ ﷺ سے بڑھ کر حملہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا گیا۔ رواہ ابن جریر ۳۰۲۰۹..... "مسند بریدہ بن حصیب سلمی" عبد اللہ بن برید کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن مسلمانوں کو (عارضی طور پر) پسا ہونا پڑا اور آپ ﷺ کے پاس صرف زید نامی ایک شخص باقی رہا اس نے آپ کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی یہ خچر نجاشی نے آپ کو ہدیہ بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کو بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے لوگو! یہ ہیں رسول اللہ ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ اس پکار پر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا: خصوصاً اوس اور خزرج کو آواز دیکر بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اوس و خزرج کی جماعت! رسول اللہ ﷺ یہ ہیں تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے زید! تیرا نام ہو مہاجرین کو بلاؤ چونکہ انھوں نے بیعت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں مجھے بریدہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اس پر ایک ہزار مہاجرین امد آئے اور اپنی تلواریں بے نیام کر لیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور یوں اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۱۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو لوگ ثابت قدم رہے ان میں سے ایک ایمن ابن ام ایمن یعنی ایمن بن عبید بھی تھے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۲۱۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کارن پڑے گا پھر آپ نے اپنی رکابیں کس لیں اور فرمایا رب کعبہ کی قسم مشرکین کو شکست ہوگئی ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۱۲..... "مسند حارث بن بدل السعدی" حارث بن بدل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہزیمت ہوئی البتہ عباس بن عبد المطلب اور ابوسفیان بن حارث آپ کے ساتھ جمے رہے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے چہروں پر مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر ماریں ہمیں شکست ہوئی میں نے دیکھا کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہیں تھا جو ہمارے پیچھے بھاگ نہ رہا ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان و الطبرانی و ابو نعیم و ابن عساکر

۳۰۲۱۳..... حارث بن سلیم بن بدل کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں مشرکین کے ساتھ تھا رسول کریم ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کے چہروں پر ماریں اور فرمایا شاہت الوجوہ یعنی چہرے قہقہ ہو جائیں پھر یکا یک اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کر دیا۔

رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

## دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا ثابت قدم رہنا

۳۰۲۱۳... ”مسند حسین بن علی“ حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن جو لوگ رسول ﷺ کے ساتھ تھے جیسے رہے ان میں سے یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالب عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۵... حسین بن علی کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جیسے رہے ان میں سے یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالب عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۶... ”مسند ابی سائب خباب“ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے آسمان سے زمین پر ایک آواز سنی جو یوں لگتی تھی جیسے کسی تھال میں کنکریاں پڑنے کی آواز ہوتی ہے اس دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ کنکریاں ماری تھیں اور ہمیں شکست ہو گئی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۱۷... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حنین کے دن ابوسفیان بن حارث صفوان بن امیہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سواونٹ (تالیف قلب کے طور پر) عطا کیے جبکہ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو ان سے کم اونٹ دیئے اس پر عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

الجعل نهبی ونهب العبد  
یسدین عینیہ والاقرع  
وماکان بدرو ولاحابس  
یفوقان مرداس فی المجمع  
وماكنت دون امری منها  
ومن یحفض الیوم لا یرفع

کیا آپ نے میرا تاخت و تاراج اور غلاموں کا تاخت و تاراج عینیہ اور اقرع کے برابر کر دیا ہے جبکہ بدر اور حابس جنگ میں مرداس پر فوقیت نہیں لے جاتے تھے میں کسی طرح بھی ان دونوں سے کمتر نہیں ہوں لیکن جو شخص آج پست ہو گیا وہ کبھی بھی بلند نہیں ہوتا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے بھی سواونٹ مکمل کر رہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۸... ”مسند سلمہ بن اکوع“ ”ایاس بن سلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ہوازن کے غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اسی دوران ہم بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جبکہ ہم میں سے عموماً لوگ پیادہ تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا، اس نے اپنے تھیلے سے رسی نکالی اور ایک نوجوان نے اس کا اونٹ باندھ دیا پھر وہ شخص آ کر مسلمانوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اس نے مسلمانوں کی کمزوری کا مشاہدہ کر لیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ ان کے پاس سواریاں بھی کم ہیں اٹھ کر اپنے اونٹ کی طرف دوڑ پڑا اس نے اونٹ کھولا پھر بٹھایا اور جلدی سے اس پر سوار ہو کر چل دیا اور اونٹ کو چادے کر بھگانے لگا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص اٹھا اس کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور اس شخص کے پیچھے ہولیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا جب میں نے انہیں جالیا تو دیکھا کہ اونٹنی کا سر (جاسوس کے) اونٹ کی سرینوں سے لگتا تھا اور میں اونٹنی کے عین پیچھے تھا پھر میں پھرتی سے آگے بڑھا اونٹ کی لگام پکڑ لی پھر اونٹ کو بٹھایا جب اونٹ نے گھٹنے زمین پر ٹیکے میں نے جھٹ تلو اور سونت لی اور لمحہ بھر میں اس کا سر کاٹ دیا یوں وہ ٹھنڈا ہو گیا میں اس کا ساز و سامان اور اونٹ لے کر واپس لوٹ آیا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: جاسوس کو کس نے قتل کیا ہے؟ مسلمانوں نے جواب دیا سلمہ بن اکوع نے چنانچہ آپ ﷺ نے مقتول کا ساز و سامان مجھے انعام میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۱۹..... "مسند شمیمہ بن عثمان عبدی صاحب کعبہ" مصعب بن شمیمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا بخدا! میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے نہیں گیا تھا البتہ میں اس لیے گیا تھا تا کہ ہوازن قریش پر چڑھائی کریں اور میں تماشا دیکھوں اسی اثناء میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا ایک میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں اہل بق گھوڑوں پر سوار لوگوں کو دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: اے شیبہ! ان گھڑسواروں کو کسی کافر کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر تین بار فرمایا: یا اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا فرما چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا کہ میرے دل کی دنیا بدل گئی اور سطح زمین پر مجھے رسول اللہ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں تھی چنانچہ مسلمانوں نے بے جگری سے جنگ لڑی جس نے جنگ میں قتل ہونا تھا وہ ہوا پھر نبی کریم ﷺ واپس لوٹے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور عباس رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا: کہاں ہیں مہاجرین عباس رضی اللہ عنہ نے ہاواز بلند یہ اعلان کیا رسول اللہ ﷺ یہ ہیں پھر لوگوں نے آپ کی طرف امداد شروع کیا جبکہ آپ یہ رجز یہ شعر پڑھ رہے تھے:

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب.

میں سچا نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر مسلمان اپنی تلواریں ننگی کی ہوئی لوٹ آئے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کارن پڑے گا۔ رواہ ابن عساکر

## عباس رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

۳۰۲۲۰..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی اسی اثناء میں مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی سواری کی لگام برابر پکڑے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو فتح عطا کی اور مشرکین کو شکست دی۔ رواہ الزہیر بن بکار و ابن عساکر

۳۰۲۲۱..... حضرت عباس بن مطلب کی روایت ہے کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں آپ کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث تھے ہم دونوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چمٹے رہے آپ سے الگ نہیں ہوئے، آپ خچر پر سوار تھے میں نے لگام پکڑی ہوئی تھی اور برابر خچر کو روک رہا تھا جبکہ خچر مشرکین کی طرف دوڑے جا رہا تھا آپ نے مجھے فرمایا: اصحاب سمرہ کو بلاؤ اتنے میں مسلمان واپس لوٹ آئے دیکھا کہ آپ لڑائی کے لیے تیار ہیں آپ نے فرمایا: اب جنگ کے شعلے بلند ہوں گے پھر آپ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کی طرف پھینکیں اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم مشرکین ہزیمت خوردہ ہو چکے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا وہ وقت مجھے یوں یاد ہے گویا میں ابھی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میں آپ کے پیچھے ہوں۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۲..... ابو بکر بن سمرہ ابراہیم بن عبد اللہ عبید بن عبد اللہ بن عتبہ ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ حنین کی مہم سے قارغ ہو کر واپس لوٹے تو آپ کی رضاعی بہن سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تشریف لائیں آپ نے انھیں دیکھ کر مہربان فرمایا اور ان کی لیے اپنی چادر بچھائی جب سعدیہ چادر پر بیٹھیں تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے حتیٰ کہ آنسوؤں سے آپ کی ڈاڑھی تر ہو گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رورہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں مجھے ان کی رحمت پر رونا آتا ہے بالفرض اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس احد کے برابر سونا ہو پھر وہ خرچ کر دے وہ ان کی رضاعت کا حق ادا نہیں کر سکتا، رہی بات میرے حق کی جو میں نے تم سے لیا ہے وہ تمہارا ہے رہا مسلمانوں کا حق سو وہ انکا اپنا حق ہے میں ان کی دلی رضامندی کے بغیر نہیں لے سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں نے جو بھی لیا تھا وہ دے دیا۔ رواہ عبد الرزاق

کلام:..... معنی میں ہے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ ابو بکر بن سمرہ موضوع احادیث بیان کرتا تھا۔



۳۰۲۲۳ ابن مسیب کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے چھ ہزار کے لگ بھگ مرد اور عورتیں قید کیں اور ابوسفیان بن حارث کو ان پر نگران مقرر کیا۔ رواہ الزبیر بن بکار و ابن عساکر

۳۰۲۲۴ عروہ بن محمد بن عطیہ عن ابیہ عن جدہ عطیہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عطیہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ہوازن کے قیدیوں کے متعلق رسول اللہ سے بات چیت کی تھی چنانچہ عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ کا خاندان ہے آپ کے علاوہ سب کو دودھ پلانے والے ہیں ہم نے آج کے دن کے لیے اس رشتہ کو چھپا رکھا ہے ہوازن کی عورتیں آپ کی مائیں ہیں آپ کی بہنیں ہیں اور آپ کی خالائیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بات چیت کی چنانچہ آپ نے قیدیوں کو واپس کر دیا البتہ دو شخصوں نے قیدی واپس کرنے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا: انہیں ساتھ لے جاؤ اور انہیں اختیار دو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں بھی اپنا حصہ چھوڑتا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میں اپنا حصہ نہیں چھوڑتا جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا آپ نے فرمایا: یا اللہ! اس کے حصہ کو بے برکت کر دے چنانچہ وہ جس غلام یا باندی کے پاس سے گزر تا چشم پوشی کر جاتا حتیٰ کہ ایک بوزھیا کے پاس سے گزرا کہنے لگا: میں اپنے حصہ میں اسے لوں گا چونکہ یہ ہستی والوں کی ماں ہے ہستی والے گراں بدل دے کر اسے چھڑائیں گے اس پر عطیہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا: چلو اسی کو لے لو نہ تو یہ بارونق چہرے والی ہے نہ اس کے پستانوں سے دودھ نکلے گا اور نہ ہی اس کے قرب کی کسی کو خواہش ہوتی ہے ایک بڑھیا ہے جس کی طرف کسی کو رغبت نہیں جب اس شخص نے دیکھا کہ بڑھیا کے لیے کوئی تعرض نہیں کر رہا اس نے اسے بھی چھوڑا دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۲۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب لڑائی کے شعلے بھڑکیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن آپ ﷺ کے سامنے زبردست حملے کرتے تھے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے دعا تھی یا اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## حنین کے موقع پر آپ علیہ السلام کی بردباری

۳۰۲۲۷ ابن شہاب کی روایت ہے کہ عمر بن محمد بن جبیر عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حنین سے واپسی کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے پھر اعراب میں آپ تھوڑی دیر کے لیے رک گئے اعراب آپ سے مانگتے تھے حتیٰ کہ اسی عالم میں آپ کی چادر ایک درخت کے ساتھ اٹک گئی رسول اللہ ﷺ رک گئے اور فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان جھاڑیوں کے بقدر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بجیل نہ پاتے نہ جھوٹا پاتے اور نہ بزدل پاتے۔ رواہ ابن جویر فی تہذیب

۲۰۲۲۸ نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین سے فارغ ہوئے آپ شیبۃ الاراکہ کے مقام پر تھے اور لوگوں کو مال دے رہے تھے یوں آپ ﷺ ایک جھاڑی کے پاس جا پہنچے جھاڑی کی ایک ٹہنی سے آپ کی چادر اٹک گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو فرمایا میری چادر مجھے دو ہم نے چادر آپ کو دی پھر فرمایا: کیا تم مجھ پر بخل کا خوف کرتے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے پاس ان دو پہاڑوں کے درمیان خلا کے برابر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔

رواہ ابن جویر

۲۰۲۲۹ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کہا (یعنی غزوہ حنین) حتیٰ کہ جب ہم واپسی پر مقام بطن نخلہ پر پہنچے تو وہاں آپ کے پاس لوگوں کا ہجوم ہو گیا آپ لوگوں میں الجھے ہوئے تھے کہ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس سے اٹک کر آپ کی چادر اتر گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ کے بدن کی سلوئیں ایسی دکھائی دیتی تھیں جیسے سونے کی لکیریں ہوں فرمایا: اے لوگوں مجھے میری چادر دو کیا تم مجھے بجیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس درختوں اور پرندوں کے بقدر چوپائے

ہوتے میں وہ سب تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل جھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔ رواہ ابو نعیم  
 ۳۰۲۳۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے موقع پر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا آپ نے لوگوں کو گامیں اونٹ اور  
 بکریاں دیں حتیٰ کہ جب آپ کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا اور لوگوں نے پھر بھی آپ کا ہجوم بنائے رکھا فرمایا: اے لوگو! تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم  
 مجھے بخیل سمجھتے ہو؟ بخدا میں بخیل نہیں ہوں نہ بزدل ہوں اور نہ جھوٹا ہوں لوگوں نے آپ کی چادر کھینچ لی حتیٰ کہ آپ کا کاندھاننگا ہو گیا جب کاندھا  
 مبارک ننگا ہوا مجھے یوں لگا جیسے میں چاند کا ٹکڑا دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن جریر و سندہ علی شرط الشیخین

۳۰۲۳۱..... ہشام بن زید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر ہوازن اور غطفان نے نبی کریم ﷺ کے  
 خلاف جم غفیر جمع کر لیا جبکہ مسلمانوں کی تعداد دس ہزار (۱۰۰۰۰) کے لگ بھگ تھی نیز مسلمانوں کے ساتھ طلقاء (وہ لوگ جن کی فتح مکہ کے دن  
 جان بخشی کر دی گئی تھی) بھے تھے جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا اس دن نبی کریم ﷺ سفید خنجر پر سوار تھے آپ خنجر سے نیچے  
 اترے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اس دن آپ نے دو مرتبہ آواز دی ان دونوں آوازوں کے درمیان کوئی اور کلام حائل نہیں تھا  
 آپ نے دائیں طرف دیکھا فرمایا: اے انصار کی جماعت! انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر بائیں طرف  
 دیکھا اور فرمایا: اے انصار کی جماعت انصار! نے عرض کی: یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر آپ آگے بڑھے فریقین کے  
 درمیان جنگ ہوئی نتیجہ مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کو مال کثیر غنیمت میں ملا نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت (تالیف قلب کے طور پر) طلقاء  
 میں تقسیم کیا اس پر انصار نے کہا: سختی کے وقت ہمیں بلا لیا جاتا ہے اور اموال غنیمت دوسروں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر  
 ہوئی آپ نے انصار کو جمع کیا اور آپ ایک خیمے میں تشریف لے گئے پھر فرمایا: اے جماعت انصار! میں یہ کیا سن رہا ہوں؟ انصار خاموش رہے  
 آپ نے فرمایا: اے جماعت انصار! اگر لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار کسی دوسری گھائی میں چل رہے ہوں میں انصار کی گھائی میں  
 چلنے کو ترجیح دوں گا پھر فرمایا: کیا تم راضی ہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ انصار نے عرض  
 کی یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

ہشام بن زید کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس واقعہ میں موجود تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں کہاں غائب ہوتا۔ رواہ ابن عساکر و ابن ابی شیبہ

## ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس خنجر

۲۰۲۳۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو ہنساتے ہوئے آئے اور  
 وہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ! آپ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا اس نے اپنے پاس خنجر رکھا ہوا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت  
 ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے ام سلیم تم نے خنجر کس لئے رکھا ہوا ہے؟ وہ بولیں: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا میں  
 اسے زخمی کروں گی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۳۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین سے ملنے والے تاخت و تاراج میں سے رسول اللہ ﷺ نے اقرع بن حابس اور  
 عینیہ بن حصن کو سوا اونٹ دیئے انصار میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے غنائم ایسے لوگوں کو دے دی ہیں جن کے خون  
 ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں یا کہا جن کی تلواروں سے ہمارے خون ٹپک رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے انصار کو پیغام بھیج کر  
 بلوایا جب انصار خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور شخص بھی ہے؟ انصار نے عرض کی: نہیں  
 البتہ ہماری بہن کا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسی ویسی باتیں کرتے ہو؟ کیا تم  
 راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ، بکریاں اور اونٹ لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں میں محمد ﷺ کو لے کر جاؤ؟ عرض کی: یا رسول اللہ ہم راضی

ہیں آپ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور انصار خاص ہیں اور انصار میری جماعت اور میرے خاص لوگ ہیں اگر ہجرت کی تقدیر نہ ہوتی میں جماعت انصار میں سے ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۳۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہوازن حنین کے موقع پر اپنے بچے عورتیں اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے آئے اور صفیں بنا ڈالیں انہوں نے ایسا اس لیے کیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی کثرت معلوم ہو جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول اللہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی کوئی تلوار نہیں چلائی اور نہ ہی کوئی نیزہ چلایا اس دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا کافر کا ساز و سامان قاتل کے لیے ہوگا چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور سب کا ساز و سامان انہوں نے لے لیا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کی کاندھے پر کاری ضرب لگائی ہے اس نے زرہ پہن رکھی تھی زرہ کٹ گئی تھی تاہم میں اسے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا آپ نے فرمایا: دیکھو کس نے اس کا ساز و سامان لیا ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: میں نے اس کا ساز و سامان لیا ہے آپ قتادہ کو اور کچھ دے دیں اور یہ سامان مجھے کو لینے دیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ عطا کر دیتے تھے یا خاموش ہو جاتے تھے آپ اس مرتبہ خاموش رہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک شیر کے مال کو چھین کر دوسرے شیر کو دے دے رسول اللہ ﷺ نے پڑے اور فرمایا: عمر نے سچ کہا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ام سلیم سے ملے اور ام سلیم کے پاس خنجر تھا ابو طلحہ نے پوچھا: اے ام سلیم تمہارے پاس یہ کیا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آیا تو اس سے میں اسے زخمی کروں گی اور اس کے پیٹ میں کچھ کے لگاؤں گی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے ام سلیم کو نہیں سنا کہ وہ کیا کہتی ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا بولیں: یا رسول اللہ! اطلاق میں سے ہمارے بعد جو شخص ہوگا میں اسے قتل کروں گی اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کفایت کر دی ہے اور ہمارے حق میں جنگ کا اچھا نتیجہ دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## غزوہ طائف

۳۰۲۳۵..... ”مسند صدیق“ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی بکر کو غزوہ طائف کی موقع پر ایک تیر لگا جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چالیس دن بعد عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے لیے جان لیوا ثابت ہو یہ تیر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حتیٰ کہ ثقیف کا وفد آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وفد کو یہ تیر دکھایا اور کہا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس تیر کو پہنچاتا ہے؟ چنانچہ سعد بن عبید بن عجلان کے بھائی نے کہا: یہ تیر میں نے بنایا ہے اور اس کے پر بھی میں نے ہی لگائے ہیں اور میں نے ہی یہ تیر چلا پاتا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی تیر ہے جس نے عبد اللہ بن ابی بکر کو قتل کیا ہے تمام تقریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے عبد اللہ کو عزت بخشی تمہارے ہاتھ سے اور اس کے ہاتھ سے تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچنے دیا۔ رواہ البیہقی فی السنن

۳۰۲۳۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حنظلہ بن ربیع کو اہل طائف کے پاس بات چیت کرنے کے لیے بھیجا، اہل طائف حنظلہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے گئے اور اپنے قلعہ میں داخل کرنا چاہتے تھے: یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان لوگوں سے حنظلہ کو واگزار کر لائے گا اس کے لیے اس غزوے جیسا اجر و ثواب ہوگا چنانچہ اس کام کے لیے صرف عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے دشمن کو قلعے کے دروازے پر جالیا قریب تھا کہ وہ لوگ حنظلہ رضی اللہ عنہ کو قلعہ میں داخل کر لیتے لیکن جھپٹ کر عباس رضی اللہ عنہ نے حنظلہ رضی اللہ عنہ کو ان سے چھین لیا عباس رضی اللہ عنہ زبردست تندھی کے مالک تھے جو نبی حنظلہ رضی اللہ عنہ کو لے کر واپس پلٹے قلعہ کے اوپر سے ان پر دشمن نے پتھروں کی بارش بر سادی نبی کریم ﷺ کو عباس رضی اللہ عنہ کی لیے دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ عباس رضی اللہ عنہ صحیح و سلامت نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۳۷..... ”مسند سعد انصاری“ سعید بن عبید ثقفی کی روایت ہے کہ میں نے ابوسفیان بن حرب کو غزوہ طائف کے دن دیکھا کہ وہ ابو یعلیٰ کے باغ میں بیٹھے رہے تھے اور کچھ کھارہے تھے میں نے آنکھ کا نشانہ لے کر تیر مارا جو سیدھا نشانہ پے جاگا اور ان کی آنکھ جاتی رہی ابوسفیان اٹھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری آنکھ شہید ہو چکی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تمہاری آنکھ درست ہو جائے گی اور اگر چاہو کہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت ملے ابوسفیان نے عرض کی: مجھے جنت ملے۔ رواہ ابن عساکر

قائدہ:..... حدیث میں ان بد باطن لوگوں کے شے کا ازالہ ہے کہ ابوسفیان کبھی بھی دل سے مسلمان نہیں ہوئے محض جان بچانے کے لیے اسلام قبول کر لیا تھا اور ہمیشہ تا وفات نفاق پر رہے بھلا ایک شخص اسلام قبول کرے اور کفر سے تائب ہو جیسا کہ فتح مکہ کے متعلق بے شمار روایات میں گزر چکا ہے اور پھر اپنی آنکھ کو خدا کی راہ میں شہید کرے پھر شام کی فتوحات میں اہل خانہ کے ساتھ شریک ہو اس کے متعلق لب کشائی کرنا پر لے درجے کی بے ہودگی ہے کیا اسلام ماقبل کی برائیوں کو ختم نہیں کر دیتا۔

۳۰۲۳۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے طائف کے موقع پر مشرکین کے ہر اس غلام کو آزا کر دیا جو مشرکین کے پاس سے نکل کر آپ کے پاس پہنچ گیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۳۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر دو غلام نکل کر رسول اللہ ﷺ کی پاس آئے آپ نے انہیں آزاد کر دیا ان میں سے ایک حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۴۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی تھی۔ رواہ العقیلبی  
کلام:..... حدیث موضوع ہے چونکہ اس کی سند میں عبد اللہ بن خراش بن خوشب راوی ہے امام بخاری اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے دیکھے حسن الاثر ۲۸۰۔

## غزوہ موتہ

۳۰۲۴۱..... حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوہ موتہ میں شریک رہا ہوں اس دن میں نے ایک شخص کو مقابلے کے لیے لاکار اتا ہم وہ میرے مقابلے پر اتر آیا اس کے سر پر خود تھا اور خود میں قیمتی موتی جڑا ہوا تھا اسے لاکار نے سے میرا مقصد یہی قیمتی جوہر تھا میں نے اسے قتل کر کے موتی لے لیا پھر جب ہم پسا ہوئے میں یہ موتی لے کر مدینہ واپس ہوا اور موتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے انعام میں وہ موتی مجھے عطا کر دیا پھر میں نے یہ موتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک سودینار میں فروخت کیا۔

رواہ الواقدی و ابن عساکر

۳۰۲۴۲..... حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ”سوئے موتہ جیش الامراء“ کو بھیجا، اور تاکید کی کہ تمہارا امیر زید بن حارثہ ہوگا اگر وہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا، اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبد اللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا جعفر رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کیسے مان جاؤں کہ آپ مجھ پر زید بن حارثہ کو امیر مقرر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: تم چلو تمہیں کیا معلوم کس میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی رکھی ہے چنانچہ لشکر اسلام روانہ ہو گیا پھر جیسا اللہ نے چاہا وہی انہیں پیش آیا کچھ دنوں بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: لوگوں کو مسجد میں جمع ہو جانے کے لیے اعلان کرو جب لوگ جمع ہو گئے آپ نے فرمایا: یہ چیز کا دروازہ ہے تین بار فرمایا کیا میں تمہیں اس لشکر کے متعلق خبر نہ دوں۔ چنانچہ ہمارا لشکر منزلی بہ منزل روانہ ہوا پھر دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا زید شہید ہو گیا لہذا تم لوگ اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کی فرمایا: پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا تھام لیا اس نے بردست حملہ کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے استغفار کرو لوگوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا پھر جھنڈا عبد اللہ

بن رواحہ نے سنبھال لیا وہ بھی استقلال سے لڑتا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا میں اس کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا فرمایا: پھر خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھال لیا حالانکہ وہ مقررہ کردہ امر میں سے نہیں، وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ یہ (خالد بن ولید) تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے تو اس کی مدد کر، اسی لیے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پھر فرمایا: چلو جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو تم میں سے کوئی شخص بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ سخت گرمی میں لوگ پیادہ و سوار ہر حال میں چل پڑے اسی دوران راستے میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کو سواری پر بیٹھے بیٹھے اونگھ آئی آپ کجاوے میں ایک طرف جھک گئے، میں نے آ کر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا، آپ نے میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ابو قتادہ ہوں آپ چلتے رہے پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو اونگھ آگئی اور کجاوے میں ایک طرف جھک گئے میں نے آ کر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: ابو قتادہ ہوں چنانچہ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ کے بعد فرمایا: میں نے آج رات تمہیں مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں البتہ میں سمجھتا ہوں کہ اونگھ نے مشقت میں ڈال دیا ہے اگر آپ تھوڑی دیر کے لیے رک جائیں تاکہ سواری سے نیچے اتر کر نیند پوری کر لیں؟ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگ بے یار و مددگار نہ ہو جائیں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں ہوگا فرمایا: ہمارے لیے کوئی جگہ تلاش کرو جہاں میں تھوڑی دیر کے لیے نیند کر لوں میں راستے سے ہٹ گیا اور جھاڑیوں کے درمیان مستور جگہ تلاش کر لی میں نے آ کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پاس ہی جھاڑیوں میں ایک جگہ ہے اللہ نے رحم فرمایا، میں نے جگہ ڈھونڈ لی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہمراہی راستے سے الگ ہو گئے اور اس جگہ جا کر آرام کیا پھر ہم ایسے سوئے کہ سورج کی تمازت نے ہماری آنکھ کھولی ہم پشیمانی کے عالم میں اٹھے اور نماز کے لیے دوڑ دھوپ کرنے لگے آپ نے فرمایا: آرام سے آرام سے ذرر سورج کو بلند ہونے دو پھر آپ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھنی ہیں وہ جماعت سے پہلے پڑھ لے چنانچہ جس نے پڑھنی تھیں اس نے پڑھ لیس پھر آپ نے ہم دیا اذان دی گئی اور آپ نے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے کسی کام میں مشغول ہو کر نماز سے غافل نہیں ہوئے البتہ ہماری روحیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب چاہتا ہے روحوں کو اپنے قبضہ سے وا کر دیتا ہے غور سے سن لو جس شخص کی بھی یہ نماز فوت ہو جائے وہ اسی طرح کی نماز ادا کرے۔

## برتن پانی سے ابل پڑا

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدت پیاس کی شکایت کی فرمایا: اے ابو قتادہ! کوئی پیاس نہیں میرے پاس کوزہ لاؤ میں کوزہ لے آیا آپ نے کوزہ گود میں رکھ لیا پھر آپ نے کوزے پر منہ کیا واللہ اعلم آپ نے کوزے میں پھونکا یا نہیں پھر فرمایا: اے ابو قتادہ مجھے چھوٹا پیالہ لا دو چنانچہ میں کجاوے سے چھوٹا سا پیالہ لے آیا آپ نے پیالہ کوزے میں انڈ پلا پھر فرمایا: لوگوں کو پانی پلاؤ پھر آپ نے باواز بلند فرمایا: جس کے پاس برتن آئے وہ پانی پی لے میں ایک آدمی کے پاس گیا اسے پانی پلایا پھر میں پیالے میں بچا ہوا پانی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا پھر میں نے حلقہ میں موجود سبھی لوگوں کو پلایا پھر میں بچا ہوا پانی لے آیا میں طمع کرتے ہوئے پیالے میں دیکھنے لگا کہ اس میں پانی بچا ہے آپ نے پیالے میں اور پانی ڈالا اور فرمایا: پیو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے شدید پیاس لگی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا: پیو مجھے رہنے دو چونکہ میں آج قوم کا ساتھی ہوں (اور ساقی آخر میں پیتا ہے) پھر آپ نے پیالے میں پانی ڈالا اور خود پیا پھر اور ڈال کر پیا پھر سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو کر چل دیئے۔

آپ نے فرمایا: تم نے اس وقت لوگوں کو کس حال میں پایا جب انہوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور پھر نماز کا وقت بھی ہو گیا تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا: کیا لوگوں میں ابو بکر اور عمر نہیں اگر لوگ ان دونوں کی اطاعت کرتے رہیں گے تو ہدایت پر قائم رہیں

گئے اگر ان کی نافرمانی کی تو وہ بھی گمراہ ہو جائیں گے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی حتیٰ کہ آپ چل دیئے اور ہم چل دیئے جب ہم نحر الظہرہ کے مقام پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ لوگ درختوں کے سائے تلے ہیں ہم ان کے پاس آئے مہاجرین کے کچھ لوگوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے پوچھا: جب تم لوگوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور نماز کا وقت بھی ہو گیا تم نے کیا کیا؟ لوگوں نے کہا: بخدا! ہم تمہیں خبر دیتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: "انک میت وانہم میتون" آپ نے بھی مرنا ہے اور لوگوں نے بھی مرنا ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلایا ہو لہذا آپ نماز پڑھائیں میں جا کر ادھر ادھر دیکھتا ہوں اگر میں نے کچھ دیکھا اور نہ میں آپ کے ساتھ مل جاؤں گا چنانچہ نماز کھڑی کر دی گئی اور بات یوں ختم ہو گئی۔

رواہ ابن ابی شیبہ والروایانی ورحالہ ثقافت وروی بعضہ البیہقی فی الدلائل

۳۰۲۳۳... عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور تاکید فرمائی کہ اگر یہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا چنانچہ لشکر منزل بہ منزل آگے بڑھتا گیا اور جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے لے لیا دشمن سے جنگ ہوئی دلیری سے لڑتے رہے لیکن شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی نبی کریم ﷺ کو لشکر کی خبر پہنچی آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا: بعد! تمہارے بھائی نے دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھالیا اور لڑتارہا بالآخر وہ شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑتا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا اٹھالیا اور وہ بھی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا پھر جھنڈا اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے سنبھال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی آپ ﷺ نے جعفر کے گھر والوں کو تین دن تک سوگ کرنے کی مہلت دی پھر آپ تین دن کے بعد آئے اور فرمایا آج کے بعد جعفر پر مت رو پھر آپ نے فرمایا میرے پاس میرے بھائی کے بیٹوں کو لے آؤ چنانچہ ہمیں آپ کے پاس لایا گیا ہم یوں لگتے تھے جیسے چھوٹے چھوٹے چوزے ہوں پھر آپ نے حجام کو بلایا اور آپ نے ہمارے سرمند وائے پھر آپ نے فرمایا: رہی بات محمد کی سو یہ ہمارے چچا ابو طالب کے زیادہ مشابہ ہے رہی بات عون کی یہ صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! اسے جعفر کا اس کے گھر میں اچھا جائیں بنا دے اور عبداللہ کے ہاتھ کے سو دے میں برکت عطا فرما آپ نے تین بار یہ دعا فرمائی ہماری ماں آپ کے پاس آئی اور ہماری یتیمی کا تذکرہ کرنے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ان بچوں کے فقر وفاقہ کا خوف ہے حالانکہ دینا و آخرت میں میں خود ان کا ولی ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن عساکر

۳۰۲۳۴... ابویسر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے مجھے فلاں کام کے لیے بھیجا تھا چنانچہ جب میں موت پہنچا لوگوں نے صفیں بنالیں پھر جعفر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے زرہ پہنی اور جھنڈا ہاتھ میں اٹھالیا پھر آگے آگے چلنے لگے یہاں تک کہ دشمن کو دیکھ لیا پھر گھوڑے سے نیچے اتر آئے اور کہا: یہ گھوڑا اس کے مالک تک کون پہنچائے؟ ایک شخص بولا میں پہنچا دوں گا پھر ذرہ اتاری اور کہا: یہ ذرہ اس کے مالک تک کون پہنچائے گا؟ ایک دوسرا شخص بولا میں پہنچا دوں گا پھر آگے بڑھے اور اپنی تلوار سے بہادری کے جواہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے خبر سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے چنانچہ آپ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ کوئی بات نہ کی پھر عصر کی نماز پڑھائی اور آپ بغیر کوئی بات کہنے مسجد سے باہر تشریف لے گئے آپ نے مغرب و عشاء کی نمازوں میں بھی یہی کیا حالانکہ نماز کے بعد آپ کا معمول ہوتا تھا کہ رخ انور ہماری طرف پھیر لیتے تھے چنانچہ آپ صبح کو حسب معمول نماز کے وقت سے قبل تشریف لائے میں اور ابو عامر بیٹھے ہوئے تھے آپ ہمیں آ کر ہمارے درمیان بیٹھے گئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک خواب نہ بتاؤں جو میں نے دیکھا ہے؟ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہوا میں نے جعفر کو وہ پہلوں کے ساتھ دیکھا جبکہ اس کا بدن خون آلود تھا زید اس کے آگے تھا ابن رواحہ بھی ان کے ساتھ تھا لیکن ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ان سے

بے رخی کیے ہوا تھا اس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جب جعفر جنگ کے لیے آگے بڑھا اس نے جنگ سے منہ نہیں موڑا اس طرح زید نے بھی جنگ سے منہ نہیں موڑا جبکہ ابن رواحہ نے موڑ لیا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۳۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے موتہ کی طرف لشکر روانہ کیا اور زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا ساتھ تاکید فرمائی کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا اگر جعفر بھی شہید ہو جائے تو ابن رواحہ امیر ہوگا چنانچہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیچھے رہ گئے انھیں لشکر کے پیچھے دیکھ کر آپ ﷺ نے سبب پوچھا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ کے ساتھ تھوڑی دیر گزارنا چاہتا ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام صرف کرنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۳۶۔ "مسند عبد اللہ بن عمر" غزوہ موتہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا اگر جعفر بھی شہید کر دیا جائے تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوگا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں میں لشکر کے ساتھ تھا چنانچہ ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا چلنے پر دیکھا کہ ان کے بدن پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) سے زیادہ زخم آئے ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۳۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے غزوہ موتہ کے موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے عبد الرحمن خاموش رہو (میں خود خبر دیتا ہوں) زید نے جھنڈا اٹھایا اور بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ زید پر رحم فرمائے پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جعفر پر رحم فرمائے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ عبد اللہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا اور تن دہی سے دشمن کا مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۰۲۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زید جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم جہاد کے لیے روانہ کئے اور لشکر کا جھنڈا زید رضی اللہ عنہ کو دے دیا چنانچہ یہ تینوں حضرات جنگ میں شہید ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر ملنے سے قبل ہی ان حضرات کے شہید ہونے کی خبر دے دی اور فرمایا: جھنڈا زید کے پاس تھا وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا اٹھا لیا وہ بھی شہید ہو گیا پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا اور وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد جھنڈا سیف اللہ خالد بن ولید نے لیے لیا آپ ﷺ لوگوں کو خبر سنا رہے تھے جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

## غزوہ تبوک

۳۰۲۳۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں غزوہ طائف کے چھ ماہ بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو غزوہ تبوک کا حکم دیا یہ وہی غزوہ ہے جسے غزوہ ذات العسرہ بھی کہا جاتا ہے چونکہ یہ غزوہ شدید گرمی کے موسم میں پیش آیا جبکہ لوگوں میں نفاق بھی بڑھا ہوا تھا اہل صفہ کی تعداد آئے دن بڑھتی رہتی تھی صفہ ایک مکان تھا جو فقیروں کے لیے بنایا گیا تھا اس میں فقراء جمع رہتے تھے نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے صدقات ان کے پاس آتے تھے جب کوئی غزوہ پیش آتا تو کوئی ایک شخص ان فقیروں میں سے کسی کو اپنے ساتھ سوار کر لیتا تھا یوں مسلمان ان فقیروں کو ثواب کی نیت سے اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو دل کھول کر خرچ کرنے کا حکم دیا جبکہ بہت سارے لوگوں نے دکھلاوے کے لیے خرچ کیا بہت سارے لوگ متذکرہ بالا فقراء کو سوار کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور کچھ تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے تھے اس دن سب سے زیادہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا انھوں نے دو سو وقیہ چاندی اللہ کی راہ میں لا کر جمع کرائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک سو او قیہ چاندی لا کر دی جبکہ

حضرت عاصم انصاری رضی اللہ عنہ نے نوے و سق کھجوریں دیں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرا خیال ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے اپنے گھر والوں کے لیے کچھ نہیں چھوڑا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن سے پوچھا: کیا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے عرض کی: میں نے اس سے کہیں زیادہ اور کہیں اچھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے آپ نے پوچھا: بھلا اس کی مقدار کیا ہے عرض کی میں نے وہ رزق اور وہ مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۰... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ تبوک پہنچے آپ نے وہاں سے علقمہ بن مجز کو فلسطین روانہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۱... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا سب سے آخری غزوہ غزوہ تبوک ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۲... ابن عائد کی روایت ہے کہ ولید بن محمد بن مسلم زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے آپ ﷺ رومیوں اور شام کے عرب کفار سے نبرد آزما ہونا چاہتے تھے، حتیٰ کہ جب آپ تبوک پہنچے تو آپ نے بیس بچپس دن نہیں قیام کیا اور یہیں اذرح اور ابلہ کے وفود آپ سے ملنے آئے ان سے جزیہ پر صلح کی پھر آپ تبوک ہی سے واپس لوٹ آئے اس سے آگے تجاوز نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

## غزوہ ذات السلاسل

۳۰۲۵۳... ابن عائد، ولید بن مسلم، عبد اللہ بن لہیہ، ابو اسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے شام کے مشرق میں غزوہ ذات السلاسل کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بلی جو کہ عاص بن وائل کے ننھال کا خاندان تھا کی طرف روانہ کیا نیز قضاہ کی ایک جماعت کی سرکوبی بھی اس سر یہ سے مقصود تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام مقصود پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ دشمن کی تعداد لشکر اسلام سے کہیں زیادہ ہے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدی بھیجا اور کمک کی درخواست کی چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ایک دستے پر امیر مقرر کر کے بھیجا اس دستے میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ پہنچے ان کے ساتھ مہاجرین اولین تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں امیر ہوں چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگی ہے اور آپ نے میری مدد کے لیے تمہیں بھیجا ہے جبکہ مہاجرین نے کہا: تم اپنے ساتھیوں کے امیر ہو اور ہمارا امیر ابو عبیدہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں میری مدد کے لیے بھیجا گیا ہے لہذا میں امیر ہوں جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فریقین کے درمیان اختلاف بڑھتا ہوا دیکھا تو کہا مجھے آتے وقت رسول اللہ ﷺ نے تاکید کی تھی کہ آپس میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنا لہذا اگر تم میری نافرمانی کرو گے بخدا میں تمہاری اطاعت کروں گا چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت تسلیم کر لی۔ رواہ ابن عساکر

## غزوہ ذات الرقاع

۳۰۲۵۴... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے روانہ ہوئے چھ چھ آدمیوں کو سواری کے لیے ایک اونٹ ملا تھا ہم باری باری اونٹ پر سوار ہوتے گویا ہمیں سوار ہونے کی نسبت چلنا زیادہ پڑتا یوں ہمارے پاؤں میں چھالے پڑ گئے اور میرے تو ناخن بھی گر گئے ہم نے بچاؤ کے لئے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (کپڑے) لپیٹ لئے اسی لئے اسے غزوہ ذات الرقاع کہا جاتا ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر



## جنگ یرموک

۳۰۲۵۵ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حارث بن ہشام عکرمہ بن ابی جہل اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں لڑنے کے لئے نکلے جو انہر دی اور ثابت قدمی سے لڑتے رہے (اور بدن زخموں سے چور چور تھے) پھر حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے پینے کے لیے پانی مانگا پانی لایا گیا چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پانی کی طرف دیکھا حارث رضی اللہ عنہ نے ساقی سے کہا عکرمہ کو دو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جام ہاتھ میں لیا اتنے میں عیاش رضی اللہ عنہ جام کی طرف دیکھنے لگے فرمایا: جام عیاش کو دو چنانچہ پانی عیاش رضی اللہ عنہ تک پہنچے نہیں پایا تھا کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ساقی واپس عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حارث رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹتا مگر وہ بھی جام بہشت نوش کرنے کے لئے کوچ کر چکے تھے۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

فائدہ:..... یہ مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تھا بخدا ایثار کی ایسی مثال ان کے سوا کوئی نہیں پیش کر سکتا۔

## غزوہ اوطاس

۳۰۲۵۶ ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس پر چڑھائی کے لیے بھیجا چنانچہ درید بن صمد سے مقابلہ ہوا درید مقتول ہوا اور اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگ گئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا بنی شمس کے ایک شخص نے تیر مارا جو ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھنے میں پیوست ہو گیا میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: اے چچا! آپ کو کس نے تیر مارا ہے انہوں نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا میں جھٹ سے اس شخص کے پاس جا پہنچا میں نے کہا: کیا تو عربی نہیں ہے کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ پھر میں نے اس پر حملہ کر دیا ہماری تلواریں ٹکرائیں بالآخر میں نے اسے قتل کر دیا پھر میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے جس نے آپ کو تیر مارا ہے ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گھنے سے تیر نکالو میں نے تیر کھینچ کر نکال دیا پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو اور انہیں میری طرف سے سلام کہو بعد سلام کہو: میرے لئے استغفار کریں پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لشکر کا امیر بنایا اور تھوڑی دیر بعد اللہ کو پیارے ہو گئے جب میں واپس لوٹا رسول اللہ ﷺ ایک گھر میں چار پائی پر تشریف فرما تھے چار پائی کی رسیوں کے نشانات جسم اقدس پر پڑے ہوئے تھے میں نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کی خبر دی اور عرض کی: ابو عامر نے آپ سے استغفار کی درخواست کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرمایا آپ نے اتنے اوپر ہاتھ اٹھائے کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر فرمایا: یا اللہ! قیامت کے دن ابو عامر کو نور عظیم عطا فرما، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کریں فرمایا: یا اللہ! عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ہے) کی مغفرت فرما اور قیامت کے دن اسے بہشت میں داخل فرما ابو بردہ کہتے ہیں: ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے کی اور دوسری دعا ابو موسیٰ کے لیے۔

رواہ ابن عساکر

## غزوہ بنی مصطلق

۳۰۲۵۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نبی مصطلق پر حملہ کیا اس وقت بنی مصطلق اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے

تھے جو یہ بنت حارث رضی اللہ عنہ اسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کو غنیمت میں ملی تھیں میں گھوڑ سواروں میں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## سریہ عاصم

۳۰۲۵۸..... ”مسند انس رضی اللہ عنہ“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کے ستر سے زائد افراد ایسے تھے کہ جب رات چھا جاتی وہ مدینہ میں کسی معلم کے پاس آجاتے وہیں رات بسر کرتے اور قرآن مجید پڑھتے تھے صبح ہوتی اور جس کے پاس کچھ ہوتا کھا لیتا اور پانی پی لیتا اور جن کے پاس زیادہ خرچ کرنے کی وسعت ہوتی وہ بکری ذبح کر لیتے اور رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے سامنے لٹکا دیتے جب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ پر مصیبت نازل ہوئی تو انصار کے ان آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ یہ لوگ بنی سلیم کی ایک بستی میں آئے، حرام رضی اللہ عنہ نے اپنے امیر سے کہا: کیا ہم اس بستی والوں کو خبر نہ کر دیں کہ ہم ان پر حملہ کرنے نہیں آئے تاکہ جنگ کا خیال ان کے دلوں سے نکل جائے؟ چنانچہ حرام رضی اللہ عنہ بستی والوں کے پاس آئے اور انھیں یہ بات کہی تاہم ایک شخص نے حرام رضی اللہ عنہ کو پیٹ میں تیر مارا تیر لگتے ہی حرام رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلا: اللہ اکبر فزت برب الکعبة: اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا چنانچہ مسلمان ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تاہم کوئی خبر دینے والا بھی باقی نہ رہا۔ ان لوگوں کی شہادت پر رسول اللہ ﷺ کو از حد دکھ اور رنج ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر روز صبح کی نماز میں ہاتھ اٹھا کر بنی سلیم کے لیے بددعا کرتے رہے کچھ عرصہ بعد ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہیں حرام کے قاتل کا کوئی علم ہے؟ اللہ اسے عارت کرے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسا نہ فرمائیں حرام رضی اللہ عنہ کا قاتل مسلمان ہو چکا ہے۔ رواہ الطبرانی و ابو عوانہ

## سریہ عاصم رضی اللہ عنہ کے متعلقات

۳۰۲۵۹..... ”مسند خباب بن الارت“ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے جاسوس بنا کر قریش کے پاس بھیجا تا کہ خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش اتار لاؤں چنانچہ جس درخت پر خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش لٹکی ہوئی تھی میں اس درخت پر چڑھا، لاش گھولی لاش زمین پر گری نیچے اتر کر لاش میں نے بہت تلاش کی لیکن مجھے لاش نہ ملی گویا انھیں زمین نکل گئی (یا آسمان نے اٹھالیے) چنانچہ آج تک خبیب رضی اللہ عنہ کی بوسیدہ ہڈی کا بھی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن امیة الضمری

## سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زید بن حارثہ آئے رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ کر اٹھ کر ساتھ اپنے کپڑے بھی لیتے گئے پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا ام قرفہ نے اپنی اولاد میں سے چالیس سوار رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لئے بھیجے تھے رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے بھیجا تھا زید رضی اللہ عنہ کے دستہ نے ام قرفہ اور اس کے بھی آدمیوں کو قتل کیا ام قرفہ کی زرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجی زرہ دونیزوں کے سہارے مدینہ میں سر راہ نصب کر دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی عریاں نہیں دیکھا البتہ ایک مرتبہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے فتح یاب ہو کر واپس آئے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی تو آپ ﷺ عریاں اٹھ کر ان کی طرف لپکے اور اپنے کپڑے ساتھ کھینچتے لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... حدیث کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس عریاں پہنچ گئے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیا، بلکہ گھر کی چاردیواری کے اندر اور حجرے کے اندر عریاں ہوئے اور آپ کو عریاں دیکھنے والی صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ تھیں اور دروازے سے نکلنے سے

پہلے پہلے کپڑوں سے ستر کر لیا یا باہر بھی عریاں گئے لیکن واجبی ستر کا اہتمام ضرور کر لیا صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے کبھی عریاں نہیں ہوئے حتیٰ کہ تعمیر کعبہ کے دوران قریش کے عہد میں جب آپ بچے تھے ستر کھل گیا تھا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا اور عریاں ہونے سے بچا لیا۔

۳۰۲۶۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام قرفہ کی مہم سے فارغ ہو کر زید بن حارثہ واپس آئے رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے زید رضی اللہ عنہ نے دروازے پر دستک دی آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے آپ عریاں تھے اور اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے آپ کپڑے ساتھ کھینچ رہے تھے قبل ازیں میں نے آپ کو کبھی عریاں نہیں دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ دروازے پر آئے زید رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور انھیں گلے لگا لیا پھر مہم کے متعلق پوچھا اور زید رضی اللہ عنہ نے آپ کو فتح کی ساری خبر سنائی۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

۳۰۲۶۳ ... عروہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو انصار نے اپنے ارد گرد کے حلیف قبائل کو عرب کے طول و عرض میں مختلف قبائل کے ہاں بھیجا جن کے ساتھ انصار کے جنگی کمک کے معاہدے تھے یا جن کے ساتھ جنگ و جدال تھا چنانچہ انصار نے تمام امور سے قبائل کو آگاہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے انصار کو حکم دیا کہ قبائل کے معاہدوں سے دستبردار ہو جائیں اور انھیں جنگ کا اعلان کریں چنانچہ انصار نے ایسا ہی کیا چنانچہ مکہ تک قرب و جوار میں مختلف سر یا بھیجے حتیٰ کہ موتہ جو جذام کا علاقہ ہے یہاں تک میں سے زائد سرایا بھیجے اور موتہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو چھ ہزار کا لشکر دیکر بھیجا۔ رواہ ابن عائد و ابن عساکر

## سر یہ اسامہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۴ ... عروہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوئے موتہ حضرت اسامہ بن زید کی امارت میں ایک لشکر بھیجا اس لشکر میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما (ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ) جیسے اساطین اسلام بھی شامل تھے کچھ لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر (ان کے لڑکا ہونے کی وجہ سے) طعنے کرنے لگے رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو جمع کر کے ان سے خطاب کیا فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر طعنے دیتے ہیں جبکہ لوگ قبل ازیں اس کے والد زید کی امارت پر بھی طعنے دے چکے ہیں اللہ کی قسم زید امارت کا سزاوار تھے اور مجھے سب سے زیادہ وہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے مجھے امید ہے کہ اسامہ صالحین میں سے ہے لہذا اس سے بہتری اور خیر خواہی کا سلوک کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۶۵ ... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جہاد کے لیے تیاری کی اور ساز و سامان پہلی منزل مقام جرف میں منتقل کر دیا جرف پہنچ کر اسامہ رضی اللہ عنہ نے قیام کر لیا چونکہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے بیمار ہونے کی خبر پہنچ گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تھا لشکر میں مہاجرین بھی تھے۔ حتیٰ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ موتہ پر جا کر چڑھائی کرو اور فلسطین کی جانب جہاں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا وہاں پر بھی حملہ کرو لوگ جوق در جوق آتے اور آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کی صحت یابی کے لیے دعائیں کرتے رخصت ہوتے رہے، بالآخر آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر صبح یہاں سے کوچ کر جاؤ میں نے تمہیں جہاں حملہ آور ہونے کا حکم دیا ہے وہیں جا کر حملہ کرو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ کو صبح کے وقت افاقہ ہوا ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں رک جاؤں تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا یاب کر دے اگر اسی حالت میں میں چلا گیا میرے دل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تردد رہے گا میں اچھا نہیں سمجھتا کہ آپ کے متعلق پھر لوگوں سے پوچھتا پھروں رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا اور اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۶ ... "مسند صدیق" واقدی عبد اللہ بن جعفر بن عبد الرحمن بن ازہر بن عوف زہری عروہ کی سند سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اہل اپنی پر صبح حملہ کریں اور ان کے اموال (گھر وغیرہ) جلا دیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اسامہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کوچ کر جاؤ اور آپ نے اپنے دست اقدس پر چم کو گرہیں لگا کر بریدہ بن حصیب سلمی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا بریدہ رضی اللہ عنہ پر چم لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر کا پہلا پڑاؤ مقام جرف میں کیا چنانچہ لوگ مدینہ سے نکل کر جرف میں لشکر کے ساتھ شامل ہو جاتے اور جسے کوئی تھوڑی بہت مشغولیت ہوتی یا کوئی کام ہوتا وہ فارغ ہو کر لشکر سے جا ملتا چنانچہ مہاجرین سابقین و اولین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس لشکر میں شامل نہ ہوا ہوتی کہ عمر بن خطاب، ابو عبیدہ، سعد بن ابی وقاص، ابو اعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم جیسے عمائدین اسلام بھی اس لشکر میں شامل تھے اس لشکر میں قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بن حریش بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے جبکہ مہاجرین میں سے بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے اس میں عباس بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے اور کہتے تھے اس لڑکے کو مہاجرین اولین پر امیر بنا دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر پر زور تردید کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر شکایت کی اس پر رسول اللہ ﷺ کو سخت غصہ آیا آپ (بیماری کی حالت ہی میں) گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھیں اور اپنے اوپر چادر اوڑھی ہوئی تھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر فرمایا: اما بعد! اے لوگو! میں کچھ چہ میگوئیاں سن رہا ہوں جو اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر کی جا رہی ہیں اگر تم نے اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دیئے ہیں تو قبل ازیں تم لوگ اس کے باپ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دے چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارت کا سزاوار ہے اس کا باپ مجھے محبوب تھا اور یہ بھی مجھے محبوب ہے یہ دونوں (باپ بیٹا) طالب خیر ہیں لہذا تمہیں اسامہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہو گئے یہ واقعہ بروز ہفتہ ۱۰ ربیع الاول کا ہے اس کے بعد مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو الوداع کہہ کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس (صرف میں) چلے جاتے، رخصت ہونے والوں میں عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو بھیج دو اسی اثناء میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ) آپ ﷺ کی خدمت میں داخل ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ اسامہ کو ہمیں لشکر گاہ ہی میں عارض طور پر قیام کی اجازت مرحمت فرمادیں حتیٰ کہ آپ کی صحت اچھی ہو جائے چونکہ اگر وہ آپ کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا اس کے دل میں آپ کے متعلق تردد رہے گا؟ آپ نے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو جانے دو چنانچہ جو لوگ پس و پیش میں تھے وہ بھی لشکر سے جا ملے یوں گیارہ ربیع الاول کی رات لوگوں نے لشکر گاہ میں گزاری پھر اتوار کو اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کا بدن بیماری کی وجہ سے بوجھل ہوا جا رہا تھا اور آپ پر غشی بھی طاری ہو جاتی تھی اسی دن لوگوں نے آپ کو لدود (ایک دوائی) پلایا تھا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار تھیں آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے ارد گرد عورتیں جمع تھیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے قریب پہنچ کر سر جھکا لیا اور آپ کا بوسہ لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ بات نہیں کر سکتے تھے آپ دونوں ہاتھ اوپر آسمان کی طرف اٹھاتے اور پھر اسامہ رضی اللہ عنہ پر ڈال دیتے اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ آپ میرے لیے دعا کر رہے ہیں بالآخر میں لشکر گاہ میں چلا گیا پیر کی صبح اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی لشکر گاہ میں تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کو آج صبح افاقہ تھا اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ۔

## آپ علیہ السلام کو افاقہ

اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو الوداع کہا آپ کو افاقہ تھا اور عورتوں نے آپ کو افاقہ میں دیکھ کر کنگھی کرنی شروع کر دی اور عورتیں خوش ہو گئیں اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج آپ کو افاقہ ہے آج میری ابن خارجہ کے ہاں جانے کی باری ہے آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں چنانچہ آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی ابو بکر رضی اللہ عنہ مقام سخ کی

طرف روانہ ہو گئے اور ادھر اسامہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی لشکر گاہ کی طرف چل پڑے اور لوگوں کو بھی لشکر سے جاننے کا حکم دیا جب لشکر گاہ میں پہنچ کر لوگوں کو جمع کر کے کوچ کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ کوچ کی تیاریاں مکمل ہو گئیں اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر بس کوچ کرنے لگے تھے کہ اتنے میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا قاصد پہنچ گیا اس نے پیغام لایا کہ ام ایمن کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ آخری وقت ہے چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ مدینہ واپس لوٹ آئے جب آپ ﷺ کے پاس پہنچے آپ دنیا سے رخصت ہونے جا رہے تھے چنانچہ جب سورج بلند ہوا آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ ۱۲ ربیع الاول سوموار کا دن تھا مسلمانوں کا جو لشکر مقام صرف میں جمع تھا وہ بھی مدینہ میں واپس لوٹ آئے حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ عنہ بھی لپٹا ہوا جھنڈا لے کر واپس لوٹ آئے اور جھنڈا لاکر رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر گاڑ دیاں جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ پرچم اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر لے جاؤ اور اسے کھولنا نہیں چنانچہ میں جھنڈا لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا پھر یہ جھنڈا اسی حالت میں لے کر بسوئے شام گیا اور جھنڈا برابر لپٹا رہا پھر یہ جھنڈا لے کر میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور اسی حالت میں ان کے گھر رہا حتیٰ کہ اسامہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

جب عرب کے طول و عرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو بہت سارے لوگ اسلام سے برگشتہ ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم اسی مہم کے لئے روانہ ہو جاؤ جس کے لئے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا چنانچہ لوگ پہلی لشکر گاہ مقام جوف میں جمع ہونے شروع ہوئے بریدہ رضی اللہ عنہ بھی پرچم لے کر لشکر گاہ میں تشریف لائے، قبائل کی ارتدادی حالت دیکھ کر مہاجرین اولین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو مہم کے لئے جانا مناسب نہ سمجھا حتیٰ کہ حضرت عمر عثمان ابو عبیدہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! مرتدین نے چاروں طرف سے پر تو لئے شروع کر دیئے ہیں لہذا اس لشکر کا جانا حالات کے موافق نہیں فی الحال آپ لشکر کو مرتدین کے فتنہ کو فرو کرنے کے لئے بھیجیں تاکہ آپ مرتدین کے فتنہ کا سد باب کر سکیں دوسری بات یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ لشکر میں چلے جائیں گے چیچھے مدینہ خالی رہ جائے گا کیا معلوم عورتوں اور بچوں پر کوئی حملہ کر دے یوں جب داخلی شورش ختم ہو جائے گی اور مرکز پر کسی قسم کی یلغار کا امکان نہیں رہے گا تب آپ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دیں، جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گفتگو سنی فرمایا: کیا تم میں سے کسی اور شخص نے بھی کچھ کہنا ہے؟ انھوں نے عرض کی: نہیں ہم نے جو کہنا تھا وہ آپ نے سن لیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے چرند پرند مدینہ میں نوجا نہیں میں تب بھی اسامہ کا لشکر ضرور بکتوں گا یہ جیسے ہو سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ پر وئی نازل ہوتی رہی ہے اور آپ آخر وقت تک اس لشکر کے روانہ کرنے کی تاکید فرماتے رہے ہیں البتہ میں اسامہ سے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بات کروں گا کہ وہ عمر کو ہمارے پاس چھوڑ جائیں چونکہ عمر کے بغیر ہمارا کوئی چارہ کار نہیں بچتا مجھے معلوم نہیں اسامہ ایسا کرے گا یا نہیں۔

## اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اظہار اطمینان

چنانچہ سب ہی لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کرنے کا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پختہ عزم کر لیا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ اسامہ کے ساتھ ان کے گھر تک گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دینے کے متعلق گفتگو کی چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو چیچھے چھوڑ دیا حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم خوشی سے عمر کو پیچھے رہنے کی اجازت دیتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلانِ امام کر لیا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اس لشکر کے لئے نکلا تھا وہ ضرور جائے اور پیچھے نہ رہے اگر میں نے کسی کو پیچھے پالیا میں اسے پیادہ لشکر سے ملاؤں گا جن حضرات مہاجرین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کی تھی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انھیں سختی سے ڈانٹا اور لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا، چنانچہ لشکر سے پیچھے کوئی شخص نہ رہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کے ساتھ مشابہت کے لئے

چلے لشکر میں تین ہزار افراد شامل تھے ان میں سے ایک ہزار گھوڑ سوار تھے مقام جرف سے جب لشکر نے جمع کیا اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھوڑا آگے تک چلتے رہے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو نافذ کیا ہے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے تمام تر نصیحت کر دی ہے میں تمہیں مزید کچھ حکم نہیں دیتا اور نہ منع کرتا ہوں اسامہ رضی اللہ عنہ منزل بہ منزل آگے بڑھتے گئے جب کہ قبیلہ جبینہ اور قضاعہ تقریباً پورا ہی اسلام سے برگشتہ ہو گیا تھا جب اسامہ رضی اللہ عنہ مقام وادی القریٰ میں پہنچے تو یہاں سے ایک جاسوس روانہ کیا یہ جاسوس بنی عذرہ کا ایک حریث نامی آدمی تھا چنانچہ جاسوس اونٹنی پر سوار ہو کر لشکر سے پہلے ہی روانہ ہو گیا اور اپنی جا پہنچا یوں راستہ اور حالات کا جائزہ لے کر جاسوس واپس لوٹ آیا اور اپنی سے دو دن کی مسافت کی دوری پر اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اس نے خبر دی کہ دشمن غفلت میں ہے اور دشمن نے ہمارے خلاف کوئی جمعیت اکٹھی نہیں کی جاسوس نے یہ بھی کہا کہ اب تمہیں وقت ضائع کیے بغیر بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جانا چاہیے تاکہ دشمن کو جمع ہونے کی فرصت نہ ملے اور یوں ان پر دفعۃً حملہ ہو جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تو آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہیں تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: خبردار! شنید ہے کہ تم لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہو جبکہ تم لوگ قبل ازیں اس کے باپ پر بھی تنقید کر چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے لہذا اس کے ساتھ بہتر سلوک کرو چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔ سالم کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب بھی یہ حدیث سنائی ضرور کہا: بخدا! سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یعنی رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ اسامہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مستثنیٰ رکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۸۔ ”مسند صدیق“ سیف بن عمر، زہری، ابو ضمیرہ و ابو عمرو وغیرہما حسن ابن ابی الحسن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ایک لشکر ترتیب دیا لشکر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا چنانچہ لشکر کے آخری فرد نے خندق عبور نہیں کر پائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر واپس روک لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کے پاس واپس جائیں اور اجازت لیں کہ میں لشکر لے کر واپس آ جاؤ چونکہ میرے ساتھ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ مشرکین مسلمانوں کو کوئی گزند نہ پہنچائیں انصار نے کہا: اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نہ مانیں تو ہماری بات ان تک پہنچادیں کہ ہمارا امیر کسی ایسے شخص کو مقرر کریں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا پیغام لے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں اسامہ کا پیغام دیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے بدن کو کتے اور بھیڑیے نوج نوج کر گھا جائیں میں رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے فیصلہ کو کسی قیمت رد نہیں کر سکتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے انصار نے کہا ہے کہ آپ کو ان کا پیغام پہنچادوں کہ آپ کسی ایسے شخص کو امیر مقرر کر دیں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو انصار اس کا مطالبہ کر رہے ہیں چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جھٹ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور فرمایا: اے ابن خطاب تیری ماں تجھے گم پائے اسامہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ میں اسے معزول کر دوں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مایوس ہو کر لشکر میں واپس لوٹ آئے اور لوگوں سے کہا: تمہاری ماں تمہیں گم پائے چلو آگے بڑھو، مجھے آج تمہاری وجہ سے خلیفہ رسول اللہ ﷺ سے سخت ڈانٹ پڑی ہے۔

پھر بذات خود ابو بکر رضی اللہ عنہ لشکر کے پاس تشریف لائے تاکہ لشکر کو رخصت کریں اور چند قدم بطور مشابہت کے لشکر کے ساتھ چلیں آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سواری کو پکڑے چل رہے تھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خلیفہ رسول یا تو آپ بھی سوار ہو جائیں یا پھر میں بھی نیچے اتر جاؤں گا؟ فرمایا: بخدا! تم نیچے نہ اترو بخدا میں سوار نہیں ہوں گا میں تو اس لیے پیدل چل رہا ہوں تاکہ گھڑی بھر کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرے قدم غبار آلود ہوں چنانچہ مجاہد کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں سات سونکیاں لکھی جاتی ہیں اور سات سو برائیاں مٹادی جاتی ہیں اس کے بعد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میری مدد کے لیے چھوڑ دو چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! رک

جاؤ میں تمہیں دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں انہیں یاد رکھو خیانت مت کرو، مال غنیمت میں دھوکا مت کرو، غدر سے اجتناب کرو لاشوں کا مثلہ نہیں کرنا چھوٹے بچے کو قتل نہیں کرنا نہ ہی بوزھے کو قتل کرنا عورت کو بھی قتل نہیں کرنا باغات نہ کاٹنا اور نہ باغات جلانا پھلدار درخت بھی نہیں کاٹنا بکری گائے اور اونٹ کو ذبح نہ کرنا ہاں اگر انہیں ذبح کرو تو کھاؤ عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرو گے جو گرجوں میں پڑے ہوں گے انہیں اپنے حال پر رہنے دینا عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جو تمہارے پاس برتن لائیں گے جو طرح طرح کے کھانوں سے بچے ہوں گے جب تم اس سے کھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لو عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جنہوں نے اپنے سردر میان سے موٹے بھے ہوں گے اور اطراف سے چھوڑے ہوں گے تو تلواروں سے انہیں چل دینا اب اللہ کا نام لے کر چل پڑو اللہ تعالیٰ تمہیں طعن و طاعون سے محفوظ رکھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۹..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" ابن عائد ولید بن مسلم عبد اللہ بن لہیعہ ابو اسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ جب مسلمان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے سے فارغ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی اس مہم کے لیے چلو جس کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا تھا مہاجرین اور انصار میں سے کچھ حضرات نے آپ رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ فی الحال حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر کو روک لیں چونکہ ہمیں ڈر ہے کہ عرب ہمارے اوپر پل نہ پڑیں چونکہ جب عرب کے طول و عرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پھیلے گی لوگ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شخصیت زبردست معاملہ فہم تھی فرمایا: میں اس لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے تب تو میں بڑی جرأت کر بیٹھوں گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر سبھی عرب مجھ پر ٹوٹ پڑیں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسامہ کے لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے اسے اسامہ تم اپنے لشکر کو لے کر چلو اور وہاں پہنچ جاؤ جہاں جہاد کرنے کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ یعنی فلسطین اور موتہ کی طرف البتہ اگر تم بہتر سمجھو تو عمر کو اپنے دو میں ان سے مشورہ لوں گا اور میری مدد کریں گے اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی رخصت کی خبر سن کر عام عرب دین سے پھر گئے اسی طرح عام اہل مشرق غطفان، بنو اسد اور عامہ اشجع بھی دین اسلام سے برگشتہ ہو گئے البتہ بنی طے اسلام پڑنے سے ان حالات کے پیش نظر عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اسامہ اور ان کے لشکر کو روک لیں اور فی الحال انہیں غطفان اور دیگر مرتدین عرب کی سرکوبی کے لیے بھیجیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تم لوگوں سے جد ہوئے چند دن ہی ہوئے ہیں آپ ﷺ سے مشورہ لیتے تھے اس پر تمہارے اوپر کوئی حجت نازل نہیں ہوئی تم مشورہ دیتے رہے ہیں نے بھی تم سے مشورہ لیا ہے تمہیں جو ہدایت والی راہ ملے اس کا اقتال کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اس گمراہی پر جمع نہیں کرے گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں جہاد سے افضل کوئی کام نہیں سمجھتا حتیٰ کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو بکری کی رسی دیتا تھا اور اب وہ اس سے انکار کرے گا میں اس سے بھی جہاد کروں گا چنانچہ بھی مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے پر سر جھکا لیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۷۰..... "مسند حسین بن علی" رسول کریم ﷺ نے بوقت وفات تین چیزوں کی وصیت کی (۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر بہر حال روانہ کیا جائے (۲) مدینہ میں دین اسلام کا نام لیوا ہی رہے کسی دوسرے دین کے پیروکار کو نکال باہر کیا جائے محمد کہتے ہیں تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔

رواہ الطبرانی عن محمد بن علی بن حسین عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:..... دوسری روایت میں ہے کہ تیسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلاف نہ کیا جائے یا نماز کی پابندی کی وصیت کی یا جہاد کرنے کی وصیت کی۔

۳۰۲۷۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اسامہ کا لشکر روانہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کی مرض الوفا کی وجہ سے لشکر جرف سے آگے نہ جاسکا نیز مسیلمہ کذاب اور اسود غنسی نے بھی اپنی جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچا رکھا تھا بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر بھی تنقید کر رہے تھے حتیٰ کہ بیماری میں رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سردر کی وجہ سے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی

تھی آپ نے فرمایا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں خواب دیکھا ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرے بازوؤں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انھیں سخت ناپسند کیا اور پھینک دیئے میں نے ان کی تعبیر ان دو کند ابوں سے لی ہے یعنی صاحب یمامہ اور صاحب یمین میں نے سنا ہے کہ کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہیں بخدا قبل ازیں لوگ اس کے باپ کی امارت پر بھی تنقید کر چکے ہیں بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اسامہ بھی امارت کا سزاوار ہے لہذا اسامہ کے لشکر کو چلتا کرو پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے نکل کر مقام جرف میں پڑاؤ ڈال لیا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت آگئی آپ ﷺ کی صحت یابی کے انتظار میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ رواہ سیف و ابن عساکر

۳۰۲۷۲..... "مسند اسامہ" اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی پر حملہ کروں اور ان کے اموال جلاؤں۔

رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد الطیالسی و الشافعی و احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ و البغوی و الطبرانی

۳۰۲۷۳..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

## سریہ خالد بن ولید بسوئے اکیدر و دومتہ الجندل

۳۰۲۷۴..... "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دومتہ الجندل کی طرف ایک سریہ روانہ کیا اور فرمایا: تم لوگ اکیدر کو ہستی سے باہر شکار کرنا دیکھو گے چنانچہ سریہ مہم سر کرنے چل پڑا اور اکیدر کو اسی حال میں پایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: مسلمان اکیدر کو پکڑ لائے اور مدینہ میں مسلمانوں کے پاس آوارہ ہوئے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اکیدر سے کہا: میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم اپنی کتابوں میں محمد ﷺ کا ذکر پاتے ہو؟ وہ بولا! نہیں جبکہ اس کے پہلو میں ایک شخص کھڑا تھا وہ بولا: ہم اپنی کتاب میں محمد کا ذکر پاتے ہیں۔ اسی شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ کیا ان لوگوں نے ابھی ابھی کفر نہیں کر دیا فرمایا جی ہاں پس تم خاموش رہو تم بھی عنقریب کفر پر اتر آؤ گے چنانچہ وہ شخص خاموش ہو کر گھر میں داخل ہو گیا چنانچہ مسلمانوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ایک شخص نے کہا: میں نے تجھے دومتہ الجندل میں کہتے سنا ہے کہ تم عنقریب کفر پر اتر آؤ گے اور یہ مسلمانوں کا خروج ہے کہا: نہیں البتہ وہ آ خر زمانہ میں ہوگا۔

رواہ ابن مندہ و الحاملی فی امالیہ و ابو نعیم فی المعرفۃ و ابن عساکر

۳۰۲۷۵..... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یمین کی طرف دستہ دیکر بھیجا اور فرمایا: تم عرب کی جس ہستی کی پاس سے گزرو اگر ان کی اذان کی آواز سنو تو ان سے تعرض مت کرو، اگر اذان کی آواز نہ سنو تو انھیں اسلام کی دعوت دو اگر اسلام قبول نہ کریں ان پر چڑھائی کرو۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن سعید بن العاص

## شاہ اکیدر کی گرفتاری

۳۰۲۷۶..... "مسند بحیر بن بجرہ طائی" ابو معارک شامخ بن معارک بن مرہ بن صخر بن بحیر بن بجرہ معارک بن مرہ بن صخر، مرہ بن صخر کی سند سے بحیر بن بجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومتہ الجندل کے بادشاہ اکیدر کی طرف لشکر دے کر بھیجا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے نیل گائے کا شکار کرتے پاؤں گے چنانچہ ہم نے اکیدر کو رسول اللہ ﷺ کی پشتگونی کے عین مطابق پایا چاندنی رات میں وہ باہر شکار کے لیے نکلا تھا ہم نے اکیدر کو پکڑ لیا اور اس کا بھائی ہمارے مقابلے پہ اتر آیا ہم نے اسے قتل کر دیا اس نے دیباچ کی قبائلی رہنمائی کی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے یہ قبائلی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دی جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے یہ اشعار کہے۔



تبارک سائق البقرات انی  
 رایت اللہ یهدی کل ہاد  
 فمن یک عاندا عن ذی تبوک  
 فانا قد امرنا بالجهاد

گائیوں کو ہانکنے والی ذات بڑے برکت والی ہے میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے کہ وہ ہر ہادی کو ہدایت دیتا ہے جو بھی تبوک والے سے واپس لوٹے گا ہمیں تو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے دانستوں کو گرنے سے محفوظ رکھے۔ چنانچہ بحیر رضی اللہ عنہ کی عمر نوے سال ہوئی اور ان کے منہ میں کوئی دانت ہلا تک نہیں اور نہ کوئی داڑھ ہلنے پانی۔ رواہ ابونعیم وابن مندہ وابن عساکر

۳۰۲۷... ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھے یزید بن رومان اور عبد اللہ بن ابی بکر نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے بادشاہ اکیدر بن عبد الملک کنڈی کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا تم اسے نیل گائے شکار کرتے ہوئے پاؤں گے خالد رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے تو چاندنی رات میں اس سے ملے وہ اپنے خاندان کے چند افراد کے ساتھ باہر گھوم رہا تھا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے گرفتار کر لیا اس کا بھائی مقابلے پر آیا اور مقتول ہوا پھر خالد رضی اللہ عنہ اکیدر کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی جان بخششی کی اور جزیے پر اس سے صلح کر لی پھر اسے رہا کر دیا اور وہ اپنی بستی میں واپس لوٹ آیا، چنانچہ قبیلہ طی کے بحیر بن بجرہ نامی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کا خالد رضی اللہ عنہ سے کہے ہوئے فرمان کہ ”تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے پاؤ گے“ کا تذکرہ کیا اور یہ اشعار کئے۔

تبارک سائق البقرات لیلا  
 کذاک اللہ یهدی کل ہاد  
 فمن یک عاندا عن ذی تبوک  
 فانا قد امرنا بالجهاد

رواہ ابن مندہ و ابونعیم و ابن عساکر قال ابن مندہ هذا حدیث مرسل فی المغازی

۳۰۲۷... خالد بن سعید بن عاص کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے خط دے کر روم کے بادشاہ قیصر کے پاس بھیجا جب میں قیصر کے دربار میں پہنچا میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اجازت دو قیصر کو اطلاع کی گئی کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے درباری سن کر ہکا بکا رہ گئے اور ان پر گھبراہٹ طاری ہو گئی قیصر نے دربان سے کہا: اسے اندر داخل کرو دربان مجھے اندر لے گیا قیصر کے پاس اس کے وزراء اور مشیر بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے نامہ والا دیا قیصر کو نامہ مبارک پڑھ کر سنایا گیا خط میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد اللہ کے رسول (ﷺ) کی جانب سے قیصر صاحب روم کی طرف اس پر قیصر کے ایک بھتیجے نے جو گورانیلوگوں آنکھوں والا اور سیدھے لمبے بالوں والا تھا نے کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ خط کے مرسل نے خط کی ابتداء اپنے نام سے کی ہے اور پھر ملک روم (روم کا بادشاہ) کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ چنانچہ خط پڑھا گیا اور ختم کر دیا گیا پھر قیصر نے دربار میں موجودین کو چلے جانے کا حکم دیا پھر پیغام بھیج کر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے خط کے متعلق دریافت کیا میں نے اسے خبر کی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلوایا جب پادری نے خط پڑھا بولا: اللہ کی قسم یہ وہ ہی پیغمبر ہے جس کی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں بشارت دی ہے اور جس کے آج تک ہم منتظر تھے قیصر نے کہا: تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا میں تو اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کی اتباع کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ کا رسول برحق ہے لیکن میں اس کی اتباع کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں ایسا کروں گا تو میری بادشاہت ختم ہو جائے گی اور رومی مجھے قتل کر دیں گے۔

رواہ الطبرانی عن دحیہ کلی رضی اللہ عنہ

۳۰۲۷... ”مسند ابی سائب خباب“ حضرت خریم بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ حیرہ کی سرزمین

مجھے دکھائی گئی میں نے شیماء بنت نفیلہ ازدیہ کو سفید نچر پر سوار دیکھا ہے اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ہم سرزمین حیرہ میں داخل ہوئے اور میں نے شیماء کو اسی حالت میں پالیا تو وہ میری ہو جائے گی آپ نے فرمایا: اچھا وہ تمہاری ہوئی چنانچہ آپ کی رحلت کے بعد عرب اسلام سے پھر گئے لیکن بنی طے کا کوئی شخص بھی مرتد نہ ہوا ہم قیس سے اسلام پر لڑتے رہے ان میں عیینہ بن حصن بھی تھا اسی طرح ہم بنی اسد سے بھی لڑتے رہے ان میں طلحہ بن خویلد نقعی بھی تھا: پھر خالد رضی اللہ عنہ مسلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا جب ہم مسلمہ کذاب اور اس کے اتباع سے فارغ ہوئے تو ہم نے بقر کے مضافات کی خبر لی کاظمیہ میں ہرمز جم غفیر کے ساتھ ہمارا مقابل ہوا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور تمام احوال حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہرمز کا ساز و سامان خالد رضی اللہ عنہ کو انعام میں دیا پھر ہم طف کے راستے پر چلے اور حیرہ میں داخل ہوئے اور حیرہ میں سب سے پہلے ہماری جس سے ملاقات ہوئی وہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ تھی وہ سفید نچر پر سوار تھی اور اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا میں فوراً شیماء کے ساتھ لپٹ گیا اور میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ عورت مجھے بہہ کی ہے خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے گواہ طلب کیے میں نے گواہ پیش کیے خالد رضی اللہ عنہ نے شیماء میرے حوالے کر دی۔ رواہ الطبرانی عن حریم بن اوس

۳۰۲۸۰..... "مسند ابن عباس" واقدی، ابن ابی حنیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ، ابن عباس و محمد بن صالح، عاصم بن عمر بن قتادہ و معاذ بن محمد، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ و اسماعیل بن ابراہیم موسیٰ بن عقبہ ان تمام اسناد سے حدیث مروی ہے اور اس کا اساس ابن ابی حنیبہ کی حدیث ہے روایت یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار سو بیس شہسواروں کے لشکر کا امیر مقرر کر کے بسوئے تبوک دومتہ الجندل کے بادشاہ اکیدر بن عبد الملک کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا اکیدر کا تعلق قبیلہ کندہ سے تھا اور نصرانی تھا خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اکیدر کو اپنی گرفت میں کیسے لے سکتا ہوں حالانکہ وہ کلب کے علاقوں کے بیچوں بیچ ہے، جبکہ میرے پاس تھوڑی سی جمعیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے پاؤ گے اسے گرفتار کر لینا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا نام لے کر چل پڑے، جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے چاندنی رات تھی اور سماں واضح دکھائی دیتا تھا اکیدر گرمی سے بچاؤ کے لیے قلعہ کی چھت پر بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی رباب بنت انیف بن عامر کندہ بھی تھی، اس کے آس پاس کنیریں گانا بجا رہی تھیں، پھر اکیدر نے شراب طلب کی اور شکم سیر ہو کر پی اتنے میں نیل گایوں کا ریوڑ نمودار ہوا اور کچھ گائیں قلعہ کے دروازے کو سینگوں سے کھر چنے لگیں اکیدر کی بیوی نے کہا: آج رات کی طرح میں نے کوئی رات نہیں دیکھی جس میں اتنی کثرت سے ہمارے پاس گوشت آیا ہو کیا تم نے ایسی رات دیکھی ہے؟ اکیدر نے کہا: نہیں پھر کہنے لگی ان جیسی گایوں کو کون چھوڑتا ہے؟ اکیدر نے کہا: کوئی نہیں پھوڑتا بخدا! میں نے اتنی کثرت میں کبھی بھی گائیں نہیں دیکھیں میں نے انہی کے لیے اپنے گھوڑے تیار کر رکھے ہیں جنہیں تیار کرنے میں مجھے ایک ماہ سے زیادہ وقت لگا ہے۔ پھر اوپر چھت سے نیچے اتر اور اپنا گھوڑا تیار کرنے کا حکم دیا گھوڑے پرزیں ڈال دی گئی چنانچہ اس کے ساتھ اس کے گھر کے بھی چند افراد گھوڑوں پر سوار ہوئے اس کے ساتھ اس کا بھائی حسان اور دو غلام بھی تھے چنانچہ شکار کے اوزار لے کر قلعہ سے باہر نکلے جب قلعے سے تھوڑا آگے پہنچے جبکہ خالد رضی اللہ عنہ کے شہسوار اکیدر اور اس کے ساتھیوں کو نمایاں دیکھ رہے تھے مسلمانوں کے گھوڑوں نے نہنہنا بند کر دیا حتیٰ کہ کسی گھوڑے نے حرکت تک نہ کی جب اکیدر مسلمانوں کے احاطہ میں آ گیا فوراً اسے پکڑ لیا جبکہ اس کے بھائی حسان نے لڑنا چاہا لیکن مقتول ہوا جبکہ غلام اور دوسرے ساتھی بھاگ کر قلعہ میں داخل ہو گئے حسان نے دیہاج کی قباہ پہن رکھی تھی جو سونے کے تروں سے جڑی ہوئی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے قباہ اتاری اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ارسال کر دی اس قباہ کو حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ اکیدر کو زندہ گرفتار کر کے لاؤ اگر وہ جھڑپ پر اتر آئے تو اسے قتل کر دو لیکن بغیر جھڑپ کے اکیدر مسلمانوں کی گرفت میں آ گیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمہیں قتل سے پناہ دیتا ہوں کیا تم سے یہ ہو سکتا ہے ہمارے لیے دومہ کا قلعہ کھول دو اور میں تمہیں محفوظ رکھوں گا کے پاس لے جاؤں گا۔ اکیدر نے اس کی حامی بھری اکیدر کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا خالد رضی اللہ عنہ اسے قلعہ تک لے گئے اکیدر نے باواز بلند اہل قلعہ کو پکارا کہ دروازہ کھولو اہل قلعہ نے دروازہ کھولنے کا ارادہ

کیا لیکن اکیدر کے بھائی مصاد نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا اکیدر نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا: جب تک اہل قلعہ مجھے بیڑیوں میں دیکھیں گے دروازہ نہیں کھولیں گے، لہذا تم میری بیڑیاں کھول دو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ دروازہ کھلو اور گا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: چلو میں اس پر تمہارے ساتھ حکم کرتا ہوں اکیدر نے کہا میں دروازہ کھلواتا ہوں بشرطیکہ اہل قلعہ سے تم صلح کر لو خالد رضی اللہ عنہ نے حامی بھرنی پھر اکیدر نے کہا: بدل صلح کے لیے اگر چاہو تو مجھے حکم تسلیم کرو چاہو تم خوفیصلہ کرو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جو کچھ دو گے ہم اسے قبول کر لیں گے چنانچہ اکیدر نے دو ہزار اونٹ آٹھ سو غلام چار سوزر ہیں اور چار سو نیزوں پر صلح کی اور خالد رضی اللہ عنہ نے ساتھ یہ شرط رکھی کہ اکیدر اور اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کئے جائیں گے اور آپ ﷺ خود ان دونوں کے متعلق فیصلہ کریں گے چنانچہ جب فریقین کا اتفاق ہو گیا اور کی بیڑیاں کھول دی گئیں اکیدر نے قلعے کا دروازہ کھول دیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے اور اکیدر کے بھائی مصاد کو گرفتار کر کے بیڑیوں میں جکڑ لیا پھر بدل صلح یعنی اونٹ غلام اور اسلحہ لیا پھر مدینہ واپس لوٹ آئے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکیدر اور اس کا بھائی مصاد بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے جزیہ پر اکیدر کے ساتھ صلح کر لی اور اکیدر اور اس کے بھائی کی جان بخشی کی اور ان کا راستہ چھوڑ دیا آپ ﷺ نے صلح نامہ بھی لکھوایا اور اس پر اپنے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۱..... عمر بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (بادشاہ دومۃ الجندل) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اکیدر کے بیٹے کی طرف خط لکھا آپ کے پاس اس وقت مہر نہیں تھی آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا: اے خالد تیرا نام ہو تم نے بنی جذیمہ سے وہ سلوک کیا جو جاہلیت کا عیاں کار ہے۔ کیا اسلام جاہلیت کی گندگی کو مٹا نہیں دیتا؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو حفص میں نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ مٹی برحق ہے میں نے مشرکین پر حملہ کیا جب وہ مقابلے پر آئے میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، میں نے انہیں گرفتار کیا پھر تلاوت کی دھار برلے آیا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون شخص ہے جو عبد اللہ بن عمر کو جانتا ہو؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے جانتا ہوں بخدا وہ نیک صالح شخص ہے پس عبد اللہ بن عمر نے مجھے تمہارے بیان کے الٹ بات بتائی ہے۔ حالانکہ وہ اس لشکر میں تمہارے ساتھ تھا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اس پر عمر رضی اللہ عنہ طرح دے گئے اور کہا: تیرا نام ہو رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ تا کہ وہ تمہارے لیے استغفار کریں۔ رواہ ابو اقدی و ابن عساکر

۳۰۲۸۳..... نقادہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ہوازن کے بت غزی کو گرانے کے لیے بھیجا اس بت کی دیکھ بھال کا کام بنو سلیم کے سپرد تھا آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ تمہارے پاس ایک عورت آئے گی جو بہت سیاہ لمبے بالوں والی بڑے بڑے پستانوں والی اور کوتاہ قد ہوگی چنانچہ اسی صفات کی عورت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئی خالد رضی اللہ عنہ نے تلوار سے اس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا پھر خالد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے آپ نے پوچھا اے خالد تم نے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے اس عورت کو قتل کر دیا ہے آپ نے فرمایا: غزی کا خاتمہ ہوا آج کے بعد غزی کا وجود نہیں رہے گا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۴..... جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس اور اشعث بن قیس کو میرے پاس بھیجا میرا قیام مقام قرقیسہ میں تھا ان دونوں نے کہا، امیر المؤمنین آ رہے کو سلام کہتے ہیں اور انہوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھا کیا ہے جو تمہیں معاویہ سے جدا کر دیا میں تمہیں وہی مقام دوں گا جو رسول اللہ ﷺ ہمیں دیتے تھے میں نے جواب میں کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تھا تا کہ اہل یمن سے جہاد کروں اور انہیں اسلام کی دعوت دوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو انہوں نے اپنے اموال اور جانیں محفوظ کر لیں میں ایسے شخص سے جنگ نہیں کروں گا جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو۔ چنانچہ حضرات واپس لوٹ گئے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۸۵..... جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جریر! کیا تم مجھے یمن کے ذی الخلصہ بتکدہ سے راحت نہیں پہنچاتے؟ چنانچہ میں ۵۰ سواروں کا دستہ لے کر بسوئے یمن روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو آگ سے جلادیا پھر جریر رضی اللہ عنہ نے ابوارطہ رضی اللہ عنہ کو مشردہ سنانے بھیجا ابوارطہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب میں یمن سے روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو خارش اونیٹ کی طرح چھوڑا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة

۳۰۲۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ذی الخلصہ کو ذی الخلصہ بدیع بن باکورا اور ذی ظلم حوشب بن طخیه کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا سریہ

۳۰۲۸۷..... خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رسول کریم ﷺ نے ایک دستہ دیکر بھیجا راستے میں ہمیں شدت سے پیاس لگی جبکہ ہمارے پاس نام کا پانی بھی نہیں تھا ہمارے ایک ساتھی کی اونٹنی بیٹھ گئی یکا یک اس کی ٹانگوں کے درمیان مشکینزے کی مانند کوئی چیز نمودار ہوئی چنانچہ ہم نے سیر ہو کر اس کا دودھ لیا۔ رواہ الطبرانی عن جابر

## سریہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ کو بنی صیداء کے عوف درقانی کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

## سریہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور حکم دیا کہ تیاری کرو میں تمہیں آج ہی ایک سریہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں یا فرمایا کل صبح انشاء اللہ بھیجوں گا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے جب یہ فرمان سنا میں نے کہا: میں صبح ضرور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں گا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں گا تا کہ عبدالرحمن کو کی گئی وصیت سن سکوں چنانچہ میں مسجد میں بیٹھا رہا پھر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر، عبدالرحمن بن عوف اور کچھ دیگر لوگ کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں کہ تم لوگ آج رات ہی دو مہاجد ل کی طرف کوچ کر جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دو چنانچہ دوسرے لوگ چلے گئے لیکن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پیچھے رہ جانے کی وجہ دریافت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھی سحری کے وقت کوچ کر گئے تھے اور مقام جرف میں جاٹھہرے تھے۔ ان کی تعداد سات سو تھی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں سفر پر روانہ ہوتے وقت میری آخری ملاقات آپ سے ہو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے سر پر عمامہ پہن رکھا تھا آپ ﷺ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے بٹھایا اور اپنے دست اقدس سے ان کا عمامہ کھولا پھر سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا پھر فرمایا: اے ابن عوف یوں عمامہ باندھنا چاہے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے بدن پر تلوار لٹکا رکھی تھی پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ ہو جاؤ جو بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اس سے قتال کرو مال غنیمت میں خیانت نہیں کرنی کسی سے دھوکا نہیں کرنا اور بچوں کو قتل نہیں کرنا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رخصت ہو کر چل پڑے اور اپنے

ساتھیوں سے جا ملے پھر لشکر لے کر دومتہ الجندل جا پہنچے جب مطلوبہ بستی میں داخل ہوئے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی چنانچہ تین دن تک انھیں اسلام کی دعوت دیتے رہے تاہم پہلے اور دوسرے دن ان لوگوں نے اسلام سے انکار کیا اور جنگ کا عندیہ دیا البتہ تیسرے دن اصغ بن عمرو کلبی نے اسلام قبول کر لیا یہ نصرانی تھا اور اپنے قبیلے کا سردار تھا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اطلاع کے لیے خط لکھ کر رافع بن مکلیث کو بھیجا اور خط میں رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ میں ان لوگوں میں شادی کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے جواباً لکھا بلکہ اصغ کی بیٹی تماضر سے شادی کرو چنانچہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے تماضر سے شادی کر لی اور یہیں زفاف ہوئی پھر اسے لے کر واپس لوٹے اور اسی عورت کے لطن سے سلمہ بن عبدالرحمن مشہور تابعی پیدا ہوئے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۰۲۹۰... عطاء خراسانی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا اور ان کے لیے پرچم اپنے دست اقدس سے باندھ تھا۔ رواہ ابن عساکر

## سریہ معاذ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۱... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن روانہ کیا میرے ساتھ آپ ﷺ ایک میل سے زیادہ چلے اور فرمایا: اے معاذ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو سچائی کا دامن مت چھوڑو، امانت ادا کرو خیانت ترک کر دو پڑوسی کے حقوق کی رعایت کرو نرمی اپناؤ نرم کلام کرو، یتیم پر شفقت کرو قرآن میں سمجھ بوجھ پیدا کرو یوم حساب سے ڈرتے رہو آخرت سے محبت کرو، اے معاذ زمین پر ہرگز فساد مت پھیلاؤ مسلمان کو گالی مت دو جھوٹے کی تصدیق نہ کرو سچے کی تکذیب مت کرو امام عادل کی نافرمانی مت کرو اے معاذ! میں تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ ہر گناہ کے لیے توبہ کرتے رہو اگر خفیہ گناہ کیا ہے تو خفیہ توبہ کرو اگر اعلانیہ گناہ کیا ہے تو اعلانیہ توبہ کرو، اے معاذ میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور وہی چیز تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں اے معاذ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تاقیامت ہماری ملاقات ہوگی میں تمہیں کم سے کم وصیت کرتا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تاقیامت ہماری ملاقات ہوگی اے معاذ! تم میں سے وہ شخص مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے جو مجھ سے اسی حالت میں ملاقات کرے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے نیز معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان بھی دیا کہ آدمی جس عورت کا مالک نہیں اسے طلاق نہیں ہوتی آدمی جس غلام کا مالک نہیں اسے آزاد بھی نہیں کر سکتا معصیت میں مانی ہوئی نذر کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ نذر بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو قطع رحمی میں مانی گئی ہو اور اس چیز کی نذر بھی نہیں جس کا آدمی مالک نہ ہو اور یہ کہ ہر بالغ سے ایک دینار لو یا اس کے برابر کی قیمت کے کپڑے قرآن کو غیر طہارت سے مت چھوؤ جب تم یمن پہنچو گے تو یمن کے نصرانی تم سے پوچھیں گے کہ جنت کی کنجی کیا چیز ہے؟ تم کہو: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ جنت کی کنجی ہے۔ رواہ ابن عساکر وفیہ رکن الشافی متروک

۳۰۲۹۲... اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے وہ تم سے جنت کی کنجیوں کے متعلق سوال کریں گے، انھیں کہہ دو کہ لا الہ الا اللہ جنت کی کنجیاں ہیں، یہ کلمہ ہر طرح کی رکاوٹ کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ اس کلمے کو لائے گا تو یہ کلمہ ہر طرح کے گناہ پر بھاری رہے گا اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے لیے تو وضع کرو اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بلند فرمائے گا دنیا کو حقیر سمجھو اللہ تعالیٰ تمہیں حکمت کی دولت سے مالا مال کر دے گا چنانچہ جو شخص دنیا کو حقیر سمجھتا ہے اور اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل میں امر کر دیتے ہیں پھر وہ منہ سے جو بات بھی نکالتا ہے اس سے علم کے موتی ٹپک رہے ہوتے ہیں اگر کسی معاملہ میں تمہیں مشکل پیش آئے کسی دوسرے سے پوچھ لو اور شرم نہ کرو مختلف امور میں مشورہ کرتے رہو چونکہ مشورہ کرنے والا بے یار و مددگار نہیں رہتا، جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانت دار ہونا چاہئے پھر اجتہاد سے کام لو اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجتہاد میں بھلائی دیکھی تو اس کی توفیق دیکھا اگر کوئی معاملہ متعلبس (مشتبہ) ہو تو اسے طوقوف کر دو اور رک جاؤ تا وقتیکہ اس کی کوئی صورت واضح ہو جائے یا مجھے لکھ بھیجو ایسا فیصلہ ہرگز نہ کرو جو کتاب اللہ یا میری

سنت کے موافق نہ ہو الا یہ کہ وہ درست اجتہاد پر مبنی ہو۔ خواہش نفس سے دور رہو چونکہ خواہش نفس بد نیتوں کا قائد ہے جو انہیں انجام کار دوزخ میں لے جاتا ہے جب تم اہل یمن کے ہاں پہنچو ان میں کتاب اللہ کا نفاذ کرو اور اچھے طریقہ سے ان کی تربیت کرو اہل یمن کو قرآن پڑھاؤ چونکہ قرآن انہیں حق بات اور اخلاق جمیلہ پر ابھارے گا لوگوں کو ان کے مقام پر اتار دو اور ان کے مراتب کی رعایت کرو چنانچہ حدود کے معاملہ میں لوگوں میں مساوات ہونی چاہئے خیر و شر میں لوگ برابر نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سستی مت کرو امانت کی چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اسے مالک تک ضرور پہنچاؤ جس شخص کے لیے معافی اور درگزر کی راہ نہیں نکل پاتی اسے اپنی گرفت میں لوزمی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو جب تم سے غلطی ہو جائے تو لوگوں سے معذرت کر لو تو بہ کرنے میں عجلت کرو، جب لوگ تم سے جہالت سے پین آئیں تو معاملہ عیاں کر دو تا کہ لوگوں کو بخوبی آگاہی ہو جائے لوگوں کے متعلق دل میں کینہ مت رکھو جاہلی امور کا سختی سے خاتمہ کرو البتہ اس چیز کو باقی رہنے دو جسے اسلام نے اچھا سمجھا ہے۔ غیر اسلامی اخلاق کا اسلامی اخلاق کے ساتھ موازنہ کرو اور اسلامی اخلاق کو غیر اسلامی تہذیب پر مت پیش کرو، لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہو میانہ روی اختیار کرو اور نماز کا اہتمام کرو چونکہ نماز دین اسلام کی بنیاد ہے گویا نماز کو اپنا مقصد بنا لو نماز کی مشغولیت کو بقیہ اشغال پر ترجیح دو، لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرو اور لوگوں کو فتنوں میں نہ ڈالو ہرگز کے وقت کی رعایت رکھو ایسی نماز پڑھاؤ جو ان کے حال کے زیادہ موافق ہو سردیوں میں نماز فجر اندھیرے اندھیرے میں پڑھ لو اور قرأت اتنی ہی طویل کرو جس کی لوگوں میں طاقت ہو لوگوں کو آکٹاہٹ میں نہیں ڈالنا ایسا نہ ہو کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ناپسند کرنے لگیں سردیوں میں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھ لو عصر کی نماز اول وقت میں پڑھو دریاں حالیکہ سورج بالکل واضح ہو مغرب کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج غروب ہو جائے گرمی سردی میں مغرب کی نماز ایک ہی وقت پر پڑھو البتہ عذر کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے عشاء کی نماز ذرا تاخیر سے پڑھو چونکہ رات لمبی ہوتی ہے ہاں البتہ اگر عشاء کی نماز اول وقت میں نمازیوں کی حالت کے لئے موزوں ہو تو اول وقت میں پڑھ لو، گرمی کے موسم میں فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھو چونکہ گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں یوں ایسا کرنے سے سونے والا بھی نماز کو پاسکتا ہے ظہر کی نماز (گرمیوں میں) تب پڑھو جب سایہ بڑھنے لگے اور ہوا میں ٹھنڈک پیدا ہو جائے عصر کی نماز درمیانی وقت میں پڑھو مغرب اس وقت پڑھو جب سورج کی ٹکیہ غائب ہو جائے عشاء کی نماز تب پڑھو جب شفق غائب ہو جائے الا یہ کہ اس کے علاوہ کی صورت لوگوں کے لیے زیادہ باعث راحت ہو لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہو چونکہ وعظ و نصیحت سے عمل میں پختگی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی طرف سبھی نے لوٹ کر جانا ہے۔ اے معاذ! مجھے دین کے معاملہ میں تمہاری آزمائش کا اعتراف ہے جو تمہارے مال اور سواری کو لے چکی ہے البتہ میں نے ہدیہ تمہارے لیے حلال کیا ہے اگر تمہیں ہدیہ میں کوئی چیز دے اسے قبول کر لو۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر عن عبید بن صخر بن لوذان الانصاری السلمی

## سریہ عمرو بن مرہ

۳۰۲۹۳۔ حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جبینہ اور مزینہ کو ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی کی سرکوبی کے لیے بھیجا ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا تھا جب یہ دستہ تھوڑا آگے گیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے کونسی مہم سر کرنے کے لیے دو مینڈھوں کو بھیجا ہے جو جاہلیت میں تیار ہوتے رہے اور پھر اسلام نے انہیں پالیا حالانکہ ان کا بقیہ جاہلیت پر ہے نبی کریم ﷺ نے دستے کو واپس بلانے کا حکم دیا حتیٰ کہ دستہ واپس لوٹ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ نے فرمایا: اے مزینہ جبینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) کی خبر لو اے جبینہ مزینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے) کی خبر لو، عمرو بن عمر رضی اللہ عنہ کو جبینہ اور مزینہ دونوں پر امیر مقرر کیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر ابوسفیان بن حارث کی طرف چل پڑا اللہ تعالیٰ نے ابوسفیان حارث کو شکست سے دوچار کیا اور اس کے بہت سارے ساتھی مقتول ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

## سریہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۴ زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کلب غسان اور شام کے مضافات کے کفار کی سرکوبی کے لیے دوسری بھیجے ان میں سے ایک سریہ کے امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کیے دوسرے سریہ پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے سریہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، روانگی کے وقت رسول کریم ﷺ نے ابو عبیدہ اور عمرو رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: ایک دوسرے کی اطاعت کرنا اور اختلاف نہیں کرنا جب دونوں سریہ مدینہ سے باہر نکلے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ عمرو کو لے کر الگ ہوئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور تمہیں چلتے وقت وصیت کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں یا تم میری اطاعت کرو یا میں تمہاری اطاعت کروں؟ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ تم میری اطاعت کرو چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ عمرو رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنے لگے اور عمرو رضی اللہ عنہ دونوں سریوں کے امیر رہے اس پر عمرو رضی اللہ عنہ کو کچھ تر دو ہوا (چونکہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سابقین اولین میں سے تھے اور عمرو بن العاص سے رتبہ میں افضل تھے) اور کہا: کیا تم نے نابغہ کے بیٹے کی اطاعت اختیار کر لی اور اسے اپنے اوپر امارت کا اختیار دے دیا اور ابو بکر پر بھی اسی کو امیر تسلیم کر لیا اور ہمارے اوپر بھی اسی کو امیر بنا دیا یہ کیسا فیصلہ کیا؟ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے میرے ماں جائے رسول اللہ ﷺ نے چلتے وقت ہم دونوں کو حکم دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں اور اختلاف سے گریز کریں مجھے خوف ہے کہ اگر میں اس کی اطاعت نہیں کروں گا تو میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کا شکار ہو جاؤں گا اور ہمارے درمیان لوگ منقسم ہو جائیں گے بخدا میں تاواپسی اس کی اطاعت کروں گا جب لشکر واپس لوٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج کے بعد عمرو کو تمہارے اوپر امیر نہیں مقرر کروں گا البتہ اسی شخص کو امیر مقرر کروں گا جسے مہاجرین چاہیں گے۔ رواہ ابن عساکر

## سریہ بسوئے بنی قریظہ

۳۰۲۹۵ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم بنی قریظہ کے قلعہ تک پہنچے تو انہوں نے ہمیں دیکھا انھیں جنگ کا یقین ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پرچم قلعے کی دیوار کے عین نیچے گاڑ دیا بنی قریظہ اپنے قلعوں کے اوپر سے سامنے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے لگے اور آپ کی ازواج مطہرات کو گالیاں دینے لگے ہم خاموش رہے اور ہم نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی اتنے میں رسول اللہ ﷺ نمودار ہوئے آپ کو دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی طرف چل دیے اور مجھے کہا کہ پرچم کے پاس رہو چنانچہ میں جم کر پرچم کے پاس کھڑا ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اچھا نہ سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی گستاخیاں سنیں تاہم رسول اللہ ﷺ قلعہ کی طرف چل دیئے آپ کے آگے آگے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! میں یہاں سے نہیں ہلوں گا تا وقتیکہ تم بھولوں مرجاؤ تم مکار لومڑ کی طرح ہو جو اپنے سوراخ میں گھسا ہوتا ہے (جب سوراخ میں پانی ڈالا جائے یا دھواں کیا جائے لومڑ باہر آ جاتا ہے) بنی قریظہ نے چیخ کر کہا اے ابن حضیر ہم تمہارے دوست ہیں خزرج کے دوست ہیں اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کیا خوب جواب دیا کہا: میرے اور تمہارے درمیان عہد ہے اور نہ ہی دوستی۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

## سریہ بسوئے بنی نضیر

۳۰۲۹۶ محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں بنی نضیر کی طرف بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ بنی نضیر کو جلا وطنی کی تین سال کی مہلت

## سریہ بسوئے بنی کلاب

۳۰۲۹۷..... محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ کریم ﷺ نے مجھے تیس سواروں کے دستہ کے ساتھ بنی بکر بن کلاب کی طرف بھیجا دستہ میں عباد بن بشر رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے ہمیں حکم دیا کہ رات کو چلیں اور دن کو چھپ جائیں اور منزل مقصود تک پہنچ کر غارتگری ڈال دیں۔ رواہ ابن عساکر

## سریہ کعب بن عمیر

۳۰۲۹۸..... زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت کعب بن عمیر غفاری رضی اللہ عنہ کو پندرہ (۱۵) سواروں کے دستہ کے ساتھ سرزمین شام کے نواح میں ذات اطلاق کی طرف روانہ کیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منزل مقصود پر پہنچے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تاہم انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تیروں کی بارش برسادی جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ صورتحال دیکھی تو دشمن پر حملہ کر دیا حتیٰ کہ کبھی صحابہ شہید ہوئے اور ان میں سے ایک صحابی کسی طرح دشمن سے جان بچا کر نکل آئے اور رسول اللہ ﷺ کو آ کر خبر کی آپ کو سن کر بڑا رنج ہوا اور لشکر جبار بھیجنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کو خبر ہوئی کہ دشمن وہاں سے کہیں اور نقل مکانی کر چکا ہے آپ نے لشکر بھیجنے کے ارادہ کو ترک کر دیا۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۹۹..... زہری و عمروہ اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بلقاء کے نواحی علاقہ ذات ابان کی طرف بھیجا چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے کبھی ساتھی شہید ہو گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان والبیہقی فی السنن وابن عساکر

## متعلقات غزوات

۳۰۳۰۰..... "مسند بریدہ بن حصیب سلمیٰ" بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور سریہ کے ساتھ ایک شخص بھی بھیجا جو آپ کی طرف حالات کی خبریں لکھ کر بھیجے۔ رواہ ابن عساکر و رجالہ ثقات

۳۰۳۰۱..... "مسند بشیر بن یزید ضبعی" اشہب ضبعی کہتے ہیں مجھے بشیر بن یزید ضبعی نے حدیث سنائی بشیر بن یزید رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے وہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ذی قار کی جنگ کے دن فرمایا یہ پہلادن ہے کہ جس میں عرب نے انجھیوں سے انتقام لیا ہے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وبقی بن مخلد والیغوی وابن السکن والطبرانی وابونعیم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ-۵۷۹۔

۳۰۳۰۲..... "مسند جابر بن سمرہ" حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا ہمیں شکست ہوئی ان کے پیچھے سعد کو بھیجا اور وہ سوار ہو کر آئے انھیں پنڈلی پر تیر لگا جس سے خون بہہ نکلا میں نے خون بہتے دیکھا ایسے لگا جیسے جوتے کا آئینہ۔ رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرہ

۳۰۳۰۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عقبہ والی رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے میرے ماموں نے مجھے باہر نکالا میں پتھر مارنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا تھا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۳۰۴..... "مسند خباب کنانی" زہری، سعید بن مسیب، حباب بن خباب کنانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں جنگل میں تھا اتنے میں ہمارے پاس سے لشکر جبار گزر آئی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا لشکر ہے۔ رواہ ابونعیم



## رسول اللہ ﷺ کے مراسلات اور معاہدہ جات

۳۰۳۰۵ عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزام عن ابی عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ عمرو بن حزام نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنادہ کے لیے یہ خط لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط محمد اللہ کے رسول کی طرف سے جنادہ اور اس کی قوم کی جانب ہے جس شخص نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے غنائم سے خمس دے اور مشرکین سے الگ رہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ میں ہے۔ یہ خط حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۰۶ مذکورہ بالا سند سے عمرو بن حزام کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حصین بن نھلہ اسدی کی طرف ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: "بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے حصین بن نھلہ اسدی کی جانب ترما اور کتیفہ کے علاقے قے اس کی عملداری میں رہیں گے ان میں اس کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں کرے گا یہ خط مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۰۷ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب عن ابی عن جدہ حاطب بن ابی بلتعہ کی سند سے حدیث مروی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کے پاس بھیجا میں رسول اللہ ﷺ کا خط لے کر مقوقس کے پاس گیا مقوقس نے مجھے ایک مکان میں ٹھہرایا میں کئی دنوں تک اس کے پاس رہا پھر مقوقس نے مجھے اپنے پاس بلا یا اس نے اپنے امراء اور وزراء بھی اپنے پاس بٹھار کھے تھے اس نے کہا: میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم اسے سمجھو میں نے کہا جو کچھ کہنا ہے کہو مقوقس نے کہا: مجھے اپنے صاحب کے متعلق بتاؤ کیا وہ نبی نہیں ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں وہ نبی ہیں اور اللہ کے رسول ہیں مقوقس نے کہا: جب قوم نے تمہارے رسول کو جلا وطن کیا تو پھر کیا وجہ ہے تمہارا نبی ان کے لیے بددعا کیوں نہیں کرتا؟ میں نے کہا: کیا عیسیٰ بن مریم نبی نہیں تھے؟ بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول تھے میں نے کہا: پھر کیا وجہ ہے جب ان کی قوم انھیں پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہتی تھی تاہم اللہ تعالیٰ نے انھیں آسمان پر اٹھالیا انھوں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کیوں نہ کی؟ مقوقس نے کہا: بہت اچھا شاہاں بلاشبہ تو حکیم ہے اور حکیم کے پاس سے آیا ہے۔ یہ کچھ تحائف ہیں جو میں تمہارے ہاتھ محمد ﷺ کو بھیجنا چاہتا ہوں حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تین باندیاں بھیجیں ان باندیوں میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ماں بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک باندی ابو جہم بن حذیفہ عدوی کو ہبہ کر دی اور پھر تیسری حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دی مقوقس نے عمدہ عمدہ کپڑے اور کچھ خوبصورت نوادرات بھی تحفہ میں بھیجے۔ رواہ ابو نعیم

## ہرقل کو دعوت اسلام

۳۰۳۰۹ "مسند صدیق" شریح بن مسلم ابو امامہ باہلی، ہشام بن عاص اموی، کی سند سے حدیث مروی ہے کہ ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ساتھ ایک اور شخص کوروم کے بادشاہ ہرقل کے پاس دعوت اسلام کے لیے بھیجا گیا چنانچہ ہم دمشق جا پہنچے اور جبلہ بن ابیہم کے پاس ٹھہرے ہم جبلہ کے پاس داخل ہوئے وہ عالی شان تخت پر بیٹھا ہوا تھا، جبلہ نے اپنا قاصد ہمارے پاس بھیجا تا کہ ہم اس سے بات کریں ہم نے کہا: بخدا! ہم قاصد سے بات نہیں کریں گے ہمیں تو بادشاہ کے پاس بھیجا گیا ہے، اگر بادشاہ ہمیں اجازت دے تو ہم بات کریں گے ورنہ ہم قاصد سے بات نہیں کرتے قاصد نے جبلہ کو خبر کر دی چنانچہ ہمیں بات کرنے کی اجازت دے دی اور جبلہ نے کہا: بات کرو چنانچہ ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس سے بات کی اور اسے اسلام کی دعوت دی جبلہ نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیسے کپڑے ہیں؟ میں نے یہ کپڑے پہنے ہیں اور قسم کھائی ہے کہ یہ کپڑے اس وقت تک نہیں اتاروں گا جب تک تمہیں شام سے باہر نہ کر دوں ہم نے کہا: بخدا! یہ جگہ جہاں تو بیٹھا ہوا ہے ہم اسے تجھ سے چھین لیں گے اور تجھ سے یہ عظیم بادشاہت چھین کر چھوڑ دیں گے انشا اللہ ہمیں محمد ﷺ نے اس کی خبر دی ہے جبلہ بولا: وہ تم نہیں ہو، وہ لوگ تو ایسے ہوں گے جو دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو قیام کریں گے تمہارے روزے کا کیا حال

ہے؟ ہم نے اسے روزے کے متعلق خبر دی چنانچہ گھبرا کر اس نے منہ بسور لیا جلد نے کہا: چلو جاؤ پھر اس نے ہمارے ساتھ ایک قاصد بھیجا جو ہمیں بادشاہ ہرقل کے پاس لے گیا: چنانچہ جب ہم ہرقل کے شہر کے قریب پہنچے تو ہمارے راہبر نے کہا: تمہارے یہ جانور بادشاہ کے شہر میں داخل نہیں ہوں گے اگر تم چاہو ہم تمہیں برذون گھوڑوں اور نچروں پر سوار کر کے لے جاؤ ہم نے کہا: بخدا! ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر شہر میں داخل ہوں گے چنانچہ دربانوں نے بادشاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ عرب کے ایلچی نہیں مانتے وہ اپنی سواریوں پر ہی شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں چنانچہ ہم اپنی سواریوں پر ہی داخل ہوئے ہم نے تلواریں نکار کھی تھیں اور ہم نے سواریاں بادشاہ کے محل کے عین سامنے بٹھائیں بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا، ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور پھر نعرہ تکبیر بلند کیا بخدا! ہماری آواز سے محل لرز اٹھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ پتا ہے جسے ہوا ادھر ادھر تک رہی ہے بادشاہ نے ہمیں پیغام بھیجا کہ تم زبردستی اپنے دین کو ہمارے اوپر نہ پیش کرو بادشاہ نے پیغام بھیجا کہ میں اندر داخل ہونے کو کہا: ہم اندر داخل ہوئے بادشاہ عالیشان بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس اس کے امراء و وزراء جمع تھے اس کے پاس موجود ہر چیز سرخ تھی اس نے کپڑے بھی سرخ پہن رکھے تھے ہم اس کے قریب ہوئے وہ ہمیں دیکھ کر ہنسا اور کہا: کیا اچھا ہوگا اگر تم مجھے اپنے مروج طریقے سے سلام کرو بادشاہ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو فصیح عربی میں گفتگو کر رہا تھا اور بہت باتیں کرتا تھا ہم نے کہا: ہمارا طریقہ سلام وہ ہمارے درمیان مروج ہے وہ تیرے لیے حلال نہیں اور جو تمہارا مروجہ طریقہ سلام ہے وہ ہمارے لیے حلال نہیں پوچھا: تمہارا سلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم کہا کرتے ہیں: السلام علیکم بادشاہ نے کہا: تم اپنے بادشاہ کو کیسے سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے بادشاہ کو بھی یہ سلام کرتے ہیں کہا: بادشاہ کیسے جواب دیتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ جواب میں یہی کلمات دہراتا ہے بادشاہ نے کہا: تمہارا عظیم کلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ جب ہم نے یہ کلمہ پڑھا ہرقل بولا: بخدا! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کمرہ پکپار ہا ہے حتیٰ کہ بادشاہ نے چھت کی طرف سر اٹھایا پھر کہا: یہ کلمہ تم جو نبی پڑھتے ہو کمرہ پکپار لگتا ہے کیا اس کلمے سے تمہارے کمرے بھی پکپارتے تھے؟ ہم نے کہا: ہم نے اپنے کمروں میں ایسا ہوتے نہیں دیکھا ہمیں اس کا مشاہدہ صرف تمہارے پاس ہو رہا ہے بادشاہ نے کہا: میں چاہتا ہوں تم یہ کلمہ پڑھتے رہو اور کمرہ جھولتا رہے اور اس سے میں اپنی نصف بادشاہت سے نکل جاؤں ہم نے کہا: وہ کیوں؟ چونکہ یہ ایسا ہونے سے عین ممکن ہے کہ یہ معاملہ سزاوار نبوت نہ ہو اور تم لوگوں کی جادوگری ہو۔ پھر ہرقل نے ہم سے مختلف سوالات کیے ہم نے ترکی بہ ترکی ہر سوال کا جواب دیا۔

پھر ہرقل نے کہا: تمہاری نماز اور روزہ کیا ہے؟ ہم نے اس کا جواب بھی دیا، پھر ہرقل نے کہا: اٹھ جاؤ، ہم اٹھ کر چل دیئے پھر ہمیں عالیشان مکان میں ٹھہرایا گیا، ہم اس مکان میں تین دن تک رہے پھر ہمیں اپنے پاس بلایا اور اپنی بات دہرائی ہم نے جواب دہرا دیا، پھر ہرقل نے مربع شکل کی ایک صندوق نما چیز منگوائی اس میں سونے کے چھوٹے چھوٹے گھروندے رکھے ہوئے تھے اور ان میں دروازے بھی تھے بادشاہ نے ایک دروازہ کھولا اور پھر اس سے ریشم کا ایک دیوان نکالا جو رنگت میں سیاہی مائل تھا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی تصویر ایک ایسے شخص کی بنی ہوئی تھی کہ اس کی آنکھیں بڑی بڑی سرخیں موٹی لمبی گردن اس کی داڑھی نہیں تھی اس کے گیسو خدائی تخلیق کا شاہکار تھے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا یہ بھی سیاہی مائل تھا اس میں کسی سفید فام شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس کے بال سیدھے لمبے تھے آنکھیں سرخ بڑا سر خوبصورت داڑھی بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت نوح علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا پرت پر کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس شخص کی رنگت گہری سفید تھی آنکھیں خوبصورت کشادہ پیشانی لمبے اور نمایاں رخسار اور داڑھی سفید یوں لگتا تھا، جیسے وہ مسکرا رہا ہے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا! اس گھروندے سے بھی سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک خوبصورت سفید رنگت کی تصویر تھی بخدا! یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر تھی ہم یہ تصویر دیکھ کر رو دیئے بادشاہ پہلے کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا اور کہا: بخدا! کیا یہ وہی شخص ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یہ ہمارے نبی آخر الزماں ہیں گویا ہم آپ کی طرف دیکھ رہے تھے تھوڑی دیر بادشاہ خاموش رہا اور تصویر کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا: یہ آخری

گھر روندہ سے البتہ میں نے جلدی کر دی تاکہ میں تمہارا امتحان لے سکوں پھر ایک اور گھر وندے کا دروازہ کھولا: اس سے ریشم کا پرت نکالا جس میں بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یوں لگتا تھا کہ وہ شخص گندم گوں ہے اس کے بال سیدھے نسبتاً گھٹنگھر یا لے تھے، آنکھیں اندھردھنسی ہوئی تیز نظر والا چہرے پر ترشی کے آثار نمایاں، دانت باہم جڑے ہوئے ہونٹ سکڑے ہوئے جیسے یہ شخص غصہ میں ہو بادشاہ نے کہا: کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اس تصویر کے پہلو میں ایک دوسری تصویر بھی تھی جو پہلی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا پیشانی کشادہ آنکھوں کے درمیان کا حصہ نمایاں تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ ہارون بن عمران علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی وہ گندم گوں تھا بال سیدھے میاں قد یوں دکھائی دیتا تھا جیسے وہ شخص غصہ میں ہو، بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔ بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس گھر وندے سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر تھی اس کی رنگت سرخی مائل سفیدی تھی ستوان ناک چھوٹے رخسار اور چہرہ خوبصورت کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر تھی جو اسحاق علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے نیچے ہونٹ پر تل تھا کہا کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو خوبصورت چہرے والا اور سفید رنگت والا تھا ستواں ناک خوبصورت قد و قامت اس کے چہرے سے نور کے تارے بٹ رہے تھے اس کے چہرے سے خشوع ٹپک رہا تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جو تمہارے نبی کے جد امجد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک تصویر بنی ہوئی تھی جو آدم علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کا چہرہ سورج کی طرح چمک رہا تھا، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو دیکھنے سے لگتا تھا کہ اس کی رنگت سرخ پنڈلیاں چھوٹی آنکھیں قدرے چندھیائی ہوئی پیٹ نسبتاً بڑا میاں قد اور تلوار لڑکانی ہوئی تھی، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا ایک پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو بڑی سرینوں والی لمبی ٹانگیں اور گھوڑے پر سوار تھا کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت سلیمان بن داؤد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یہ کوئی نوجوان سفید فام شخص تھا دائرہ سیاہ جسم پر بال غیر معمولی تھے آنکھیں خوبصورت چہرہ بھی خوبصورت بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

ہم نے تصویر میں دیکھ لینے کے بعد کہا یہ تصویریں تمہارے پاس کہاں سے آئی ہیں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہا کہ واقعی انبیاء کرام کی شکلیں ایسی ہی تھیں چونکہ ہمارے نبی علیہ السلام کی تصویر انہی کی ہمشکل تھی؟ بادشاہ نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ انہیں انبیاء کرام کی اولاد میں ہوں گے دکھادے اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ تصویریں اتاری تھیں یہ تصویریں آدم علیہ السلام کے خزانے میں تھیں اور یہ مغرب شمس میں محفوظ تھیں وہاں سے ذوالقرنین نکال لایا اور اس نے دنیاں علیہ السلام کو دیں۔ پھر کہا: بخدا! میں اس بات پر خوش ہوں کہ اپنی بادشاہت سے دستبردار ہو جاؤں اور تمہارے امیر کا ادنیٰ غلام بن جاؤں پھر اسی کی غلامی میں مجھے موت آجائے، پھر بادشاہ نے ہمیں قیمتی قیمتی تحائف دے کر رخصت کیا پھر ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا انہیں سنایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سن کر رونے اور کہا: ہر قفل بیچارہ مسکین سے اگر اللہ تعالیٰ اس سے بھلائی چاہتا وہ ایسا کرے گا پھر فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ نصرانی اور یہودی محمد ﷺ کی شکل مبارک کو اچھی طرح سے پہچانتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی الدلائل قال ابن کثیر هذا حدیث جید الاسناد دور حالہ ثقات

## وفود کا بیان

۳۰۳۱۰ ابو عبدیہ عبد الرحمن بن خنیسہ نضی کی روایت ہے کہ ہم بنی ضبہ کے وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے چھلانگ لگائی اور ان کے پیچھے سوار ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون شخص ہے؟ میں نے جواب دیا: نضی ہوں فرمایا یہ درشتی کیسی؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین میری درشتی دشمن کے لیے ہے فرمایا: اور دوست پر بھی ہے فرمایا: اپنی حاجت بیان کرو پھر میری حاجت پوری کی اور فرمایا: اب میری سواری کی پینچہ فارغ کر دو۔ رواہ ابن سعد و الحاکم فی الکنی

۳۰۳۱۱ "مسند جابر بن عبد اللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے ماموں جہد بن قیس رضی اللہ عنہ نے ستر آدمیوں کے ہمراہ اپنے ساتھ سوار کیا یہ انصار کی ایک جماعت تھی اور ان لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا، رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے فرمایا: اے چچا! مجھ سے اپنے ماموں کے متعلق عہد لے لیں۔ چنانچہ انصار کے ان ستر لوگوں نے کہا: ہم سے اپنے رب کے لیے کسی چیز کا سوال کریں اور اپنے لیے بھی جو چاہیں ہم سے سوال کریں آپ نے فرمایا: میں اپنے رب کے لیے تم سے جس چیز کا مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جس چیز کا تم سے میں اپنے لیے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس چیز سے تم رکتے ہو اس سے مجھے بھی روکتے رہو وفد نے کہا: جب ہم ایسا کریں گے ہمارے لیے کیا ہوگا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے جنت ہوگی۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۲ "مسند جریر بن عمرو عذری" جریر بن عمرو عذری کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے وثیقہ لکھا کہ تمہارے اوپر ٹیکس ہوگا اور نہ ہی جلا وطنی۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۳ "مسند جزاء بن حدرجان بن مالک" جزاء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا بھائی قداد بن حدرجان بن مالک یمن سے ایک وفد کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مقام قنونی سے قبیلہ ازد کی نولیوں کے ساتھ چلا تا کہ آپ ﷺ کو اپنے اور اپنے مطیعین کے ایمان کی خبر دیں ان میں سے اکثر ان کے خاندان کے لوگ تھے ان کی تعداد چھ سو گھرانوں کے لگ بھگ تھی، چنانچہ قداد اپنے والد حدرجان کا خط لے کر محو سفر ہو گیا راستے میں قداد کی ملاقات رسول اللہ ﷺ کے کسی لشکر سے ہوئی لشکر کے سواروں نے قداد پر حملہ کر دیا قداد نے بارہا کہا کہ میں مؤمن ہوں لیکن لشکر نے اس کی بات قبول نہ کی اور اسے قتل کر دیا ہمیں اس کی خبر ہوئی میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا اور آپ کو ماجرا سنایا اور اپنے بھائی کے قصاص کا مطالبہ کیا اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا اذ ضربتم فی سبیل اللہ فتابوا" الا یہ اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تحقیق کر لیا کرو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی کی دیت میں ایک ہزار دینار دیئے اور میرے لیے ایک سواونوں کا حکم دیا پھر فرمایا: میں تمہیں ایک سواونٹ اور دیتا لیکن ہم نے اور لشکر بھی بھیجنے میں یوں وہم ہو جائے گا کہ مسلمان کی دیت گنی ہے چنانچہ میں نے سر تسلیم خم کر دیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسلمانوں کے ایک سریہ پر امیر مقرر کیا اور میں نے قبیلہ طی کی ایک بستی پر حملہ کیا وہاں سے مجھے بہت سارا مال غنیمت میں ملا اور میں اپنے ساتھ چالیس عورتیں بھی قید کر کے لے آیا ان عورتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادیاں کرادیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۴ "مسند جنادہ بن زید حارثی" سودہ بنت مہملس اپنی دادی ام مہملس بنت جنادہ بن زید سے روایت نقل کرتی ہیں کہ ان کے والد جنادہ بن زید کا بیان ہے کہ میں ایک وفد لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بحرین سے اپنی قوم کا وفد لے کر حاضر ہوا ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمارے دشمن مضر اور ربیعہ کے خلاف ہماری مدد کرے تا وقتیکہ وہ اسلام قبول کر لیں آپ نے دعا فرمائی اور ایک وثیقہ بھی لکھا وہ وثیقہ آج بھی ہمارے پاس وجود ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۵ "مسند جناب بن مکیث بن جراد" جناب بن مکیث کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی وفد حاضر ہوتا آپ اتھے بیٹھے

زیب تن کرتے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اچھے کپڑے پہننے کا حکم دیتے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ کی خدمت میں آئندہ کا وفد حاضر ہوا آپ نے یمانی جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

رواہ الواقدی و ابونعیم

## وفد بنی تمیم

۳۰۳۱۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی تمیم کے (سرکردہ) لوگ اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لے کر رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور باہر کھڑے ہو کر آوازیں لگانے لگے کہ اے محمد! باہر نکلو اور ہمارے پاس آؤ، ہماری مدح باعث زینت ہے اور ہمیں نکالی دینا سراسر عیب و رسوائی ہے۔ نبی کریم ﷺ ان لوگوں کا شور سن کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان ہے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو شہرکائے وفد نے کہا: ہم بنی تمیم کے سرکردہ لوگ ہیں، ہم تمہارے پاس اپنا ایک شاعر اور ایک خطیب لائے ہیں، ہم تمہارے ساتھ مشاعرہ چاہتے ہیں اور تمہارے اوپر اپنا فخر قائم رکھنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں شعر گوئی کے ساتھ نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی ہمیں فخر کرنے کا حکم دیا گیا البتہ اپنے شاعر کو سامنے لاؤ چنانچہ اقرع بن حابس نے ایک نوجوان سے کہا: اے فلاں کھڑا ہو جا اور اپنے اور اپنی قوم کے فضائل بیان کرو نوجوان نے اٹھ کر کہنا شروع کیا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی مخلوق پر فضیلت دی، ہمیں اموال کثرت سے عطا کیے، ہم جو چاہیں ان میں کرتے ہیں، ہم زمین پر رہنے والوں میں سب سے افضل ہیں اور تعداد میں زیادہ ہیں، ہمارے پاس اسلحہ کی بھی بہتات ہے جو ہماری فضیلت اور برتری کا انکار کرے وہ ہمارے دعویٰ سے اچھا دعویٰ لائے اور ہمارے کام سے اچھا کام کر کے دکھائے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا اٹھو اور اس کا جواب دو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا خاص خطیب تھے ثابت رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہنا شروع کیا ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی میں حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد مانگتا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہوں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے بنی نمر کے مہاجرین کو لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت قرار دیا اور لوگوں میں سب سے زیادہ دانشمند قرار دیا پھر کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں محمد ﷺ کا انصار اور وزیر بنا دیا اور اپنے دین کو عزت بخشی، ہم اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک لوگ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کریں جس نے بھی اس نکتے کا اقرار کیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی جس نے انکار کیا ہم اس سے جنگ کریں گے یوں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں آنکلی شان ہمارے سامنے بیچ ہے بس میں یہی بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ پھر زبرقان بن بدر نے ایک شخص سے کہا: اے فلاں اٹھو اور اشعار کہو جن میں اپنی اور اپنی قوم کی برتری کا بیان ہو۔ چنانچہ اس نے یہ اشعار کہے۔

نحن الکرام فلا حی یعاد لنا  
نحن الرؤوس وفینا یقسم  
الربع ونطعم والناس عندا لمحل کلہم  
من السیف اذالم یؤنس  
القزع اذا بینا فلا یابی لنا احد  
انا کذالک عند الفخر نر تفع.

ہم لطف و کرم کے خوگر لوگ ہیں کوئی قبیلہ نہیں جو شرافت و عظمت میں ہمارا ہمسر ہو، ہم سردار ہیں اور ہماری سرداری ہمیں میں تقسیم

ہوتی ہے جب قحط پڑتا ہے اور آسمان پر بادلوں کا نام و نشان نہیں ہوتا تب ہم ہی سبھی لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جب ہم انکار کر دیں تو اس کا ہمیں حق حاصل ہے جبکہ کوئی اور ہمارے لیے انکار نہیں کر سکتا ہمیں جب ایسا فخر حاصل ہے تو اسی فخر سے ہمارا مقام بلند ہوا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: حسان بن ثابت کو بلا لاؤ چنانچہ ایک صحابی گئے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ کو مجھ سے کیا کام پڑ گیا قاصد نے کہا: بنو تمیم اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لائے ہیں ان کے خطیب نے تقریر کی اور اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے قیس بن ثابت کو کھڑا کیا انھوں نے ترکی بہ ترکی جواب دے دیا۔ پھر بنو تمیم کے شاعر نے اشعار کہے اب ان کو جواب دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کو بلا یا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ تم میرے پاس یہ بڑا اونٹ بھیجو جب حسان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان کھڑے ہو جاؤ اور اس شاعر کو جواب دو عرض کی: یا رسول اللہ سے حکم دیں کہ مجھے اپنا کلام سنائے چنانچہ تمہیں شاعر نے اشعار دوبارہ کہے پھر حسان رضی اللہ عنہ نے کہا اب بھیجے یہ ہاتھ رکھ کر مجھے بھی سنو۔ اور یہ اشعار کہے:

نصرنا رسول اللہ والدين عشوة  
على رغام باد من معد وحاضر  
بضرب كاي زاع المحاض مشاشه  
وطعن كافواه اللقاح الصوادر  
وسل احدا يوم استقلت شعابه  
بضرب لنا مثل الليوث الخوادر السنا  
نخوض الموت في حومة الوغى  
اذا اطاب ورا الموت بين العساكر  
ونضرب هام الدارين وننتمى  
الى حسب من جذم غسان قاهر  
واحياءنا من خير من وطى الحصى  
وامواتنا من خير اهل المقابر فلولا حياء الله قلنا تكروما  
على الناس بالخيفين هل من منافر

ہم نے رسول اللہ ﷺ اور دین حق کی بھرپور مدد کی ہماری مدد کا جادو دشمنوں کے سر چڑھ کر بولا باوجودیکہ معد کے دیہاتی اور شہری ذلیل و رسوا ہوئے دشمن پر ہماری کاری ضرب ایسی ہوتی ہے جیسے دروزہ کا متفرق کردہ پیشاب اور ہمارے دیئے ہوئے زخم ایسے ہوتے ہیں جیسے پیاسی اونٹنیوں کے کھلے ہوئے منہ جو گھاٹ پر وارد ہونا چاہتی ہوں یقین نہیں آتا تو احد سے جا کر پوچھ لو اس کی ہر ہر گھائی ہمارے استقلال کا ثبوت دیگی وہاں ہم نے ایسی کاری ضربیں لگائیں ہیں جیسے کھچاروں میں چھپے ہوئے شہروں کے حملے۔ کیا ہم گھسان کی جنگ میں موت کو گلے سے نہیں لگا لیتے جب موت لشکروں کے درمیان خوشی سے گھوم رہی ہوتی ہے، ہم زرہ پوشوں کے سر کچل دیتے ہیں اور پھر تمام تر شرافت اور فضیلت ہماری ملکیت بن جاتی ہے زمین پر چلنے والوں میں سب سے زیادہ ہماری بستیاں اور ہمارے قبیلے افضل و اعلیٰ ہیں اور ہمارے مردے قبروں میں پڑے ہوئے سب مردوں سے افضل ہیں اگر مجھے رب تعالیٰ سے حیا نہ آ رہی ہوتی میں تمہیں بتا دیتا کہ لوگوں پر ہمیں کتنی بڑی فضیلت حاصل ہے اگر کسی کو انکار ہے تو وہ سامنے آئے۔

چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مسکت اشعار بن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے محمد! میں ایک ایسے کام کے لیے آیا ہوں جس کے لیے یہ لوگ نہیں آئے میں اشعار کہتا ہوں تم انھیں سنو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہو چنانچہ اقرع نے یہ اشعار کہے:

اتیناک کیمایعرف الناس فضلنا  
اذا اختلفوا عند ادکار المکارم  
وانارؤوس الناس من کل معشر  
وان لیس فی ارض الحجاز کدارم  
وان لنا المربع فی کل غارۃ  
تکون بنجد او بارض التھائم

ترجمہ:..... ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ لوگوں کو ہماری برتری کا علم ہو جائے خصوصاً اس وقت جب لوگ شرافتوں کے تذکرہ میں اختلاف کر رہے ہوں ہم نے صرف سرزمین حجاز بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کے سردار ہیں ہمارے پاس سرزمین نجد و تہامہ میں پائی جانے والی تیز رفتار اونٹنیاں ہیں جنھوں نے ابھی تک صرف ایک ہی اگر بچہ جنم دیا ہے۔  
رسول کریم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حسان اسے جواب دو حضرت حسان رضی اللہ عنہ جواب دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا:

بنو دارم لاتفخروا ان فخرکم  
یعود وبالابعد ذکر المکارم  
ہبلم علینا نفخرون وانتم  
لنا خول ما بین قن و خادم

بنو دارم ہمارے اوپر فخر نہیں جتا سکتے چونکہ تمہارا فخر تمہارے لیے وبال بن جائے گا بعد ازیں کہ تم مکارم کا ذکر کر چکے ہو تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم ہمارے اوپر فخر جتلا رہے ہو حالانکہ تم ہمارے غلام ہو تم میں سے بعض غلام ہیں اور بعض خادم ہیں۔  
یہ شعر کہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی دارم کے بھائی تم غنی ہو اگر تمہارے فضائل گنوائے جائیں تم دیکھو گے کہ لوگ انھیں بھول چکے ہیں یوں رسول اللہ ﷺ کی یہ بات بنی تمیم کے لیے حسان رضی اللہ عنہ کے شعر سے زیادہ سخت واقع ہوئی پھر حسان رضی اللہ عنہ دوبارہ اشعار کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:

وافضل ما نلتم من الفضل والعلی  
ردافتنا من بعد ذکر المکارم  
فان کنتم جنتم لحقن دمانکم  
واموالکم ان تقسموا فی الماقسم  
فلا تجعلوا اللہ ندا واسلموا  
ولا تفخروا عند انبی بدارم  
والا ورب البیت مالت اکفنا  
علی راسکم بالمرهقات الصوارم

تم نے جو بڑی بڑی برتیاں اور بلندیاں حاصل کر رکھی ہیں وہ مکارم کے تذکرہ کے بعد ہمارے چھوڑے میں پڑی ہیں، اگر تم اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ بنانے آئے ہو کہ وہ غنیمت میں تقسیم ہونے سے بچے رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور

اسلام قبول کر لو اور نبی کریم ﷺ کے پاس دارم کا نام لے کر فخر مت کرو، ورنہ رب کعبہ کی قسم ہمارے ہاتھ تمہارے سروں پر ہوں گے اور ہماری کوندتی ہوئی تلواریں تمہاری کھوپڑیاں چل رہی ہوں گی۔

یہ اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے لوگو! مجھے نہیں معلوم یہ کیا مہمہ ہے ہمارے خطیب نے تقریر کی لیکن ان کے خطیب کی آواز بلند تھی اور کیا خوبصورت تقریر کی ہے ہمارے شاعر نے اپنا کلام پیش کیا لیکن ان کے شاعر کا کلام کیا خوب تھا اور اس کی آواز کتنی زبردست تھی پھر اقرع بن حابس رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے قبل ازیں جو کچھ کہا ہے وہ تمہارے لیے باعث ضرر نہیں۔

رواہ الرویانی وابن مندہ و ابو نعیم وقال: غریب تفر دہ المعلى بن عبد الرحمن بن الحكيم الواسطی وقال الدارقطنی هو كذاب ورواه ابن عساکر ۳۰۳۱۷۔ عمران بن حصیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نہد بن زید کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے نمائندے نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سرزمین تہامہ کے زیریں علاقہ سے آئے ہیں اور ہم درخت کے بنے ہوئے کجاؤں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے ہم موسلا دہار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی نباتات ختم ہو چکی ہیں، پیلو کے درخت ختم ہو چکے (چلو ہم ان کے پھل کھا کر گزارا کر لیتے تھے) اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آوارہ نکلنا دکھائی دیتا ہے ہم بوچھاڑ کی آس لگا بیٹھے ہیں مگر بادلوں کا وہ آوارہ نکلنا ابناجھ نکلتا ہے ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے جہاں ہر طرف ہلاکت مند کو لے کھڑی ہوتی ہے ہم کوئی نشیب و فراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر وائے رہے ناکامی بوندیں بھی خشک ہو گئیں مضافات پانی سے خالی ہو گئے نباتات اور جزی بوٹیوں کی جڑیں بھی خشک ہو چکی ہیں جو اونٹ فر بہ تھے ان کی فریبی جاتی رہی قبیل کی وجہ سے مہینوں کی طراوت ختم ہو گئی گویا اونٹ ہلاک ہو گئے اور باغات سوکھ گئے یا رسول اللہ! ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم کر دیا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا چاہتے ہیں جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے اور جب تک نغار پہاڑ قائم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نام کی کوئی چیز نہیں حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں نکلنے پاتا ہماری بکریاں کوسوں دور بھٹکتی پھرتی ہیں مگر ان کے چرنے کے لیے سبز دھام کی کوئی چیز نہیں ان کے تھن قحط زدہ ہو چکے ہیں قحط سالی نے ہمارا برا حال کر دیا ہے قحط کی وجہ سے ہمیں پہلے پینا ملتا ہے نہ بعد ہیں۔

وفد کے نمائندے کی غیر مانوس الفاظ سے لبریز تقریر سننے کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ انہیں نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما ان کے بلوئے جانے والے دودھ میں بھی برکت عطا فرما، ان کی چھاچھ اور ان کے پیمانے میں بھی برکت عطا فرما اور ان کی سرزمین کو شاداب بنا دے اور ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کرتا ہے یا اللہ ان کی اولاد میں سے جو مؤمن ہو اور نماز قائم کرتا ہو اسے برکت عطا فرما اسے بھی برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور غافل نہ ہو جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ مسلمان ہے اے نبی نہد مضافات کے کفار کے ساتھ تمہارے معاہدے ہیں اور تم بادشاہی نکلیں دیتے ہو۔

نماز سے غافل نہ رہو زکوٰۃ سے انکار نہیں کرنا جب تک زندہ رہو بے دینی سے گریز کرو جو شخص اسلام پہ کار بند رہتا ہے اس کے لیے وہی کچھ ہے جو کتاب میں ہے جو شخص جزیہ کا اقرار کرتا ہے اس پر زکوٰۃ سے زائد بوجھ پڑتا ہے البتہ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وفائے عہد اور ذمہ کا پاس ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۱۸..... حبیب بن فدیک بن عمرو سلامانی کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلامان کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔

رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۹۔ ابو ظبیان عمیر بن حارث ازدی کی روایت ہے کہ وہ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شہر کائے وفد میں یہ لوگ بھی تھے جن بن موقع ابوسبرہ مخلف عبد اللہ بن سلیمان، عبد شمس بن عقیف بن زبیر نبی کریم ﷺ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا جندب بن زبیر جندب بن کعب، حارث بن حارث، زبیر بن خشحی، حارث بن عامر، اس وفد کے لیے نبی کریم ﷺ نے وثیقہ بھی لکھا جس کا



مضمون یہ تھا: قبیلہ غامد میں سے جو لوگ اسلام لائے ہیں ان کے لیے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں یعنی ان کے اموال اور جائیں محفوظ ہوں گی انھیں جنگوں میں لایا جائے گا اور نہ ٹیکس لیا جائے گا جو اسلام قبول کرے گا اس کے لیے جائیداد کا حصہ۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق وابن عساکر

## تتمہ وفود

۳۰۳۲۰.... "مسند حصین بن عوف نعیمی" حصین بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت اسلام کی اور آپ کی خدمت میں اپنے مال کے صدقات پیش کئے نبی کریم ﷺ نے انھیں جائیداد میں مختلف علاقے دیئے جن میں بہت سارے چشمے بھی تھے ان جگہوں میں کچھ قابل ذکر یہ ہیں۔ مروت اسناد اجرا، اصہب عامرہ اھوی مہادسدیرہ نبی کریم ﷺ نے حصین بن مشت پر یہ شرط لگادی کہ چراگاہ سے انتقاع بند نہیں کرو گے اور پانی نہیں پھوگے اور فالتو پانی بیچنے سے بھی احتراز کرو گے زبیر بن عاصم بن حصین نے یہ اشعار کہے:

ان بلادی لم تکن املاسا  
بھن خط القلم الانقاسا  
من النبی حیث اعطی الناسا  
فلم یدع لبسا ولا التباسا

ہمارا علاقہ جنگل اور بیابان نہیں ہمارے علاقے پر قلم کی روشنائی سے خط کھینچا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے چونکہ آپ لوگوں کو عطا یا دیئے

ہیں اور ان میں کوئی شک و شبہ نہیں چھوڑا۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن حصین بن مشمت الجمالی

۳۰۳۲۱.... "مسند حوشب ذی ظلم" محمد بن عثمان بن حوشب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو عطا کیا تو میں نے عبد شمر کے ساتھ چالیس سواروں کو روانہ کیا یہ لوگ میرا خط لے کر مدینہ پہنچے اور وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم میں سے محمد کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ ہیں وفد کے نمائندہ عبد شمر نے کہا: آپ کو کسی تعلیمات لائے ہیں اگر وہ حق ہیں تو ہم آپ کی پیروی کریں گے آپ نے فرمایا: نماز قائم کرو، کوفہ دو اور اپنی جانوں کو محفوظ بنا لو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو عبد شمر نے کہا: یہ تو بیعت اچھی تعلیمات ہیں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں بیعت کر لوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ جواب دیا: میرا نام عبد شمر ہے فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام عبد خیر ہے آپ نے حوشب ذی ظلم کی طرف جواباً خط لکھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۲۲.... ابو حمید کی روایت ہے کہ ایلہ کے حکمران کا ایک قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے خچر تحفہ میں بھیجا اور خط بھی بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے جواباً خط لکھا اور تحفہ میں چادریں بھیجیں۔ رواہ ابن جویر

۳۰۳۲۳.... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جمہیش بن اویس نخعی قبیلہ مذحج کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شمر کا وفد نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم قبیلہ مذحج کی شاخ ہیں پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی جس میں کچھ اشعار بھی ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۲۴.... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب بحرین کے لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے ساتھ جارود بھی آیا آپ ﷺ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے قریب بٹھایا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۲۵.... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ نہد کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں طلحہ بن زبیر بھی تھا اس نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے ان الفاظ میں تقریر کی یا رسول اللہ! ہم سرزمین تہام کے زیریں حصہ سے آئے ہیں اور ہمیں کے بنے

ہوئے کجاؤں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے ہم موسلا دہار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی نباتات ختم ہو چکی ہیں پیلو کے درخت جن کے ہم پھل کھاتے تھے ختم ہو چکے ہیں اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آواز نہ نکڑا دکھائی دیتا ہے ہم پوچھار کی آس لگا بیٹھتے ہیں مگر کیا کریں بادلوں کا وہ نکڑا بانجھ نکلتا ہے، ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے مگر ہر طرف سے ہلاکت ہمارا استقبال کرتی ہے ہم کوئی نشیب اور کوئی فراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر وائے ناکامی! بوندیں بھی خشک ہو چکی ہیں مضافات پانی سے کلیر خالی ہو چکے ہیں نباتات کی جڑیں بھی خشک ہو گئی ہیں جو اونٹ فریبہ تھے ان کی فریبہ جاتی رہی قحط کی وجہ سے نہنیوں کی طراوت ختم ہو چکی ہے اونٹ ہلاک ہوئے جا رہے ہیں اور باغات سوکھ چکے ہیں یا رسول اللہ ﷺ ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم ہو چکا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا نا چاہتے ہیں ہم اسلام پر اس وقت تک قائم رہنا چاہتے جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اور اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں نکلنے پاتا ہماری بکریاں سبزے کے لیے کوسوں دور بھٹکتی رہتی ہیں مگر ان کے تھن قحط زدہ ہو گئے ہیں گویا ان کے تھن بخل کا منہ بوتا ثبوت ہیں چونکہ بکریاں قحط کی ستائی ہوئی ہیں سبزہ ختم ہو چکا ہے تبھی تھنوں میں دودھ نہیں اترتا اب ہمیں پہلے پینا ملتا ہے اور نہ بعد میں۔

رسول کریم ﷺ نے طہفہ کی تقریر سن کر فرمایا: یا اللہ بنی نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما، ان کے بلوئے جانے والے دودھ دہی لسی اور پینانے میں بھی برکت عطا فرما۔ ان کی زمینوں کو سبز اور شاداب بنا دے ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کر دے یا اللہ ان کی اولاد میں جو مومن ہو اور نماز پڑھتا ہو اسے برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اسے بھی برکت عطا فرما۔

پھر آپ نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے بنی نہد کی جانب اسلام علیکم، جو نماز قائم کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ غافل نہیں ہے تمہارے اوپر زکوٰۃ فرض ہے اور زکوٰۃ میں ہم رومی مال نہیں لیتے (جس طرح بڑھیا مال نہیں لیتے) لاغر اور عمدہ مال تمہارا ہے ہم اسے نہیں لیں گے سواری کے جانور جانوروں کے بچے اور جس گھوڑے کی سواری مشکل ہو وہ سب زکوٰۃ سے فارغ ہیں تمہارے جانوروں کو چراگا ہوں سے نہیں روکا جائے گا اور تمہارے غیر مشر اشجار نہیں کاٹنے جائیں گے ہم زکوٰۃ میں دودھ دینے والے جانور بھی نہیں لیں گے جب تک تم حمیت کے طور پر انھیں متروک نہ کر دو یہ عہد اس وقت تک برقرار ہے گا جب تک تم اسلام پر قائم ہو اگر تم اسلام سے پھر گئے پھر تمہارے اوپر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو کفر پر عائد ہوتی ہیں۔

رواہ الجوزی فی الواہیات وقال لا یصح ولیہ مجهولون وضعفاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المستاہیۃ ۲۸۴۔

۳۰۳۲۶... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالفقار نامی تلوار بدیہ میں دی اور حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے سفید خنجر بدیہ میں دیا۔ رواہ ابو نعیم

## قتل کعب بن اشرف

۳۰۳۲۷..... واقدی ابراہیم بن جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مروان بن حکم مدینہ کا گورنر تھا اور اس کے پاس ابن بابین نصری بیٹھا ہوا تھا، مروان نے کہا: کعب بن اشرف کیسے قتل ہو بن بابین نے کہا: اس کا قتل ایک دھوکا اور غدرت تھا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے او وہ بوڑھے ہو چکے تھے انھوں نے فرمایا: اے مروان تیرے پاس رسول اللہ ﷺ کو دھوکا بار کہلایا جا رہا ہے بخدا ہم نے کعب بن اشرف کو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قتل کیا ہے جبکہ مجھے اور تمہیں صرف مسجد کی چھت تلے پناہ ملی ہے اے ابن بابین! اگر مجھے تم پر قدرت حاصل ہوئی اور میرے ہاتھ میں تلوار ہوئی میں تیرا سر قلم کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

## رسول کریم ﷺ کے مراسلات

۳۰۳۲۸... ”مسند حشیش بن دلیم“ ضحاک، فیروز، حشیش بن دلیم کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زبر بن تحسنس نبی کریم ﷺ کا خط لے کر آئے خط میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دین پر قائم اپنے جہاد کے لیے تیار رہنے اور اسود عنسی کی خبر لینے کا حکم دیا آپ نے ہمیں تاکید بھی کی کہ ہم آپ کو بروقت حالات سے آگاہ کرتے رہیں نیز نبی کریم ﷺ نے اہل نجران کے عرب اور عرب میں رہنے والے غنمیوں کو بھی خطوط لکھے چنانچہ مختلف قبائل زیر کر لئے گئے اور اسود عنسی قتل ہوا اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائی پھر نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹ آئے اور اپنی عملداریوں میں قیام پذیر ہو گئے ہم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی عملداری میں تھے، معاذ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے پھر ہم نے نبی کریم ﷺ کو خط لکھا چنانچہ ہمارا خط جب پہنچا آپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے ہمارے خط کا جواب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا۔ رواہ ابن ماجہ و سیف و ابن عساکر

۳۰۳۲۹... عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (دومۃ الجندل کا بادشاہ) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابن اکیدر کو خط لکھا آپ کے پاس مہر نہیں تھی تاہم آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۰... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خطوط لکھے جن کا مضمون یہ تھا: اما بعد! ایسے کلمہ پہ آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم اللہ کے علاوہ کسی کو رب نہ مانیں اگر تم اس سے روگردانی کرو تو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کسریٰ نے آپ کا نام مبارک چاق کر دیا اور اس میں دیکھا تک نہیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگا اور اس کی سلطنت بھی پاش پاش ہوگی، رہی بات نجاشی کی سواس نے ایمان لایا اور اس کے پاس جو لوگ موجود تھے وہ بھی ایمان لے آئے نجاشی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جوڑے ارسال کئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے حال پر رہنے دو رہی بات قیصر کی سواس نے نامہ مبارک پڑھا اور پھر کہا میں نے سلیمان علیہ السلام کے بعد ایسا خط نہیں پڑھا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہو پھر قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو اپنے پاس بلا یا یہ دونوں سرزمین شام میں تجارت کی غرض سے گئے تھے چنانچہ قیصر نے ان سے نبی کریم ﷺ کے متعلق مختلف سوالات کیے ایک سوال یہ بھی تھا کہ اس کی اتباع کیسے لوگوں نے کی ہے انھوں نے جواب دیا عورتوں اور کمزور لوگوں نے اس کی اتباع کی ہے ایک سوال یہ بھی کیا کہ مجھے بتاؤ اس کے دین میں داخل ہو کر کوئی شخص اس کے دین سے نکلا بھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں قیصر بولا: یقیناً وہ شخص نبی برحق ہے وہ میری حکومت پر قبضہ کر لے گا اگر میں اس کے پاس ہوتا اس کے پاؤں دھوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## ذی یزن کے نام خط

۳۰۳۳۱... عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سبب ذی یزن کو خط لکھا خط کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد محمد نبی ﷺ کی جانب سے زرعہ بن ذی یزن کی طرف جب میرے قاصدین تمہارے پاس آئیں تو میں تمہیں ان کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔

رواہ معاذ بن جبل و ابن رواحہ و مالک بن عبادہ و عقبہ بن غر و ان بن مندہ و ابن عساکر

۳۰۳۳۲... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ قیصر اور دومہ کے اکیدر کو خطوط لکھے اور انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۰۳۳۳... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کو خط دے کر قیصر کے پاس بھیجا اور شجاع بن وہب کو منذر بن حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف خط دے کر بھیجا۔ رواہ ابن عساکر و ابن اسحاق

۳۰۳۳۳..... ابن شہاب عمرو بن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ مسور بن مخرمہ نے رسول اللہ کے خطبہ اور عیسیٰ علیہ السلام کا فرستادوں کے بھیجنے کے متعلق خبر دی اور حواریوں کے اختلاف عیسیٰ علیہ السلام کی شکایت اور ہر حواری کا قوم کی زبان میں کلام کرنا اور مہاجرین کا رسول اللہ کی طرف کھڑا ہونا اور مہاجرین نے جو رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ ہمیں حکم دیں اور آپ ہمیں اسی طرح بھیجیں کے متعلق خبر دی عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا: دعوت کا معاملہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر عزم کر لیا ہے لہذا چلو اور دعوت دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام (دعوت کا کام) کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع! ہرقل کے پاس جاؤ اور تمہارے ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی بھی جائے گا چونکہ وہ مرز میں شام سے بخوبی واقف ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۵..... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اے لوگو! میری طرف سے اس فریضہ کو ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحمت کرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے اسی چیز کی انھیں دعوت دی تھی جس کی میں تمہیں دعوت دیتا ہوں چنانچہ جس کی جگہ قریب ہوتی وہ اسے ناپسند کرتا عیسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ وہ لوگ جس قوم کی طرف بھیجے جاتے انہی کی زبان میں بات کرنے لگتے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا عزم کر لیا ہے چلو اور یہ کام کرو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع بن ابی وہب تم ہرقل کے پاس جاؤ اور ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی کو لیتے جاؤ اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۶..... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے میری طرف سے دعوت کا فریضہ ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں اسی چیز کی دعوت دی جس کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں چنانچہ جس حواری کو قریب کی جگہ میں بھیجتے وہ بخوشی چلا جاتا اگر دور بھیجتے تو بوجھل ہو کر بیٹھ جاتا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ ہر شخص جس قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ اسی قوم کی زبان میں بات کرنے لگا عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا تمہارے اوپر عزم کر لیا ہے لہذا تم چلو اور یہ کام کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو کسری کے دربار میں بھیجا سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یمامہ کے بادشاہ ہوذہ بن علی کی طرف بھیجا حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو عمان کے بادشاہوں جنیر اور عیاذ کے پاس بھیجا حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو قیصر کے پاس بھیجا حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کو منذر بن حارث ابی شمر کے پاس بھیجا حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ چنانچہ یہ سبھی قاصد بن رسول اللہ ﷺ کی رخصت سے پہلے واپس لوٹ آئے البتہ حضرت عمرو بن العاص واپس نہ لوٹ سکے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت بحرین میں تھے۔ رواہ الدبلمی

۳۰۳۳۷..... حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے روم کے بادشاہ قیصر کے پاس خط دیکر بھیجا چنانچہ میں نے روم پہنچ کر دربانوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے لیے اجازت طلب کرو چنانچہ دربانوں نے قیصر سے کہا کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا خیال ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے چنانچہ درباری سن کر ہکا بکا رہ گئے قیصر نے دربانوں سے کہا: اسے اندر لے آؤ میں اندر داخل ہوا اس کے پاس عیسائی مذہبی پیشوا بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے خط دیا چنانچہ قیصر کو خط پڑھ کر سنایا گیا خط میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی تھی اور اس کے بعد لکھا تھا: محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے قیصر شاہ روم کی طرف خط کی اس طرز سے قیصر کا بھیجا جو سرخ نیلگوں آنکھوں والا اور سیدھے بالوں والا تھا جسے بچس ہو گیا، اور کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ مرسل نے خط میں پہلے اپنا نام لکھا ہے اور پھر ملک روم کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ بہر حال خط پڑھا گیا پھر دربار میں بیٹھے ہوئے مذہبی پیشواؤں کو وہاں سے چلے جانے کا کہا پھر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے مختلف سوالات کیے میں نے بحسن و خوبی اسے خبر دی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلایا اور جب پادری کو خط پڑھ کر سنایا گیا اس نے کہا: اللہ کی قسم

یہ وہی نبی آخر الزماں ہے جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں خبر دی ہے اور جس کا ہم انتظار کر رہے تھے قیصر نے کہا تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا: رہی بات میری میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کا اتباع اختیار کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ معاملہ یونہی ہے لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میری بادشاہت ختم ہو جائے گی اور رومی مجھے قتل کر دیں گے۔

رواہ الطبرانی

## کتاب الثانی از حرف غین

### کتاب الغصب از قسم اقوال

اس کتاب کی بعض احادیث ظلم کے عنوان کے تحت مذکور ہیں جو بعض مذموم اخلاق کے بیان میں ہیں وہیں دیکھ لی جائیں۔

۳۰۳۲۸ انسان کے ہاتھ پر وہ چیز (واپس کرنا) واجب ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا نہ کر دے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن عدی و الحاکم عن سمرة

کلام:..... حدیث ضعیف سے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ و ضعیف ابی داؤد ۷۶۷

۳۰۳۲۹ جو شخص اپنا مال بعینہ کسی کے ہاں پائے وہ اسے لینے کا حقدار ہے اور خریدنے والا فروخت کرنے والے کا پیچھا کرے۔

رواہ ابو داؤد عن سمرة

کلام:..... حدیث ضعیف سے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۵۸ و ضعیف الجامع ۵۸۷۰

۳۰۳۳۰ جب کسی شخص کا مال گم ہو جائے یا چوری ہو جائے پھر وہ کسی اور کے ہاتھ میں دیکھے جو اس نے خریدا ہو اصل مالک اس کا حقدار ہے

اور مشتری بائع سے شمن کا مطالبہ کرے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن سمرة

کلام:..... حدیث ضعیف سے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۱ و ضعیف الجامع ۵۸۰

۳۰۳۳۱ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے کسی ساتھی کا مال نہ لے نہ مذاق اور نہ ہی سنجیدگی (سچ مچ) سے اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کا مال لے وہ

اسے واپس کرے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الحاکم عن السائب ابن بريدة

## حصہ اکمال

۳۰۳۳۲ جو شخص بھی کسی کا مال ہتھیاتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا جبکہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن اشعث بن قیس

۳۰۳۳۳ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال بغیر کسی حق کے لے لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا مال دوسرے

مسلمان پر حرام کیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۳۴ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا خصا بھی لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے سختی سے ایک

مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۳۵ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے دے۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی و البیہقی عن عمرو بن بثری

۳۰۳۲۶..... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بھائی کا مال نہ خریدے لایا کہ وہ بیچنے پر دل سے راضی ہو۔ رواہ الدارقطنی عن انس و ضعف  
۳۰۳۲۷..... اگر تم بے آب و گیاہ صحراء میں بھیڑ کو پاؤ کہ تم نے چھری اور آگ اٹھا رکھی ہو اس بھیڑ کو چھوؤ بھی مت۔

رواہ الیہقی عن عمر و بن یثربی

۳۰۳۲۸..... جس شخص نے اپنے بھائی کے ترکش سے تیر لیا خواہ مزاحیہ سچ مچ، وہ چور ہے تا وقتیکہ تیر واپس نہ کر دے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرہ  
۳۰۳۲۹..... جس شخص نے ناحق بالشت برابر بھی کسی دوسرے کی زمین چھینی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنا یا جائے گا۔

(رواہ ابن جریر عن عائشہ)

۳۰۳۵۰..... جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین ہتھیائی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا۔

رواہ ابن جریر عن ابی ہریرہ

## ناحق زمین غصب کرنے پر وعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۶۸

۳۰۳۵۱..... جس شخص نے ناحق کسی کی زمین چھین لی تا قیامت زبردستی اس سے زمین کی مٹی اٹھوائی جائے گی۔ رواہ ابن جریر عن یعلیٰ بن مرہ  
۳۰۳۵۲..... جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین لی حالانکہ وہ اس کا حق نہیں تھا قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنا دی جائے گی اور وہ ساتویں زمین تک دھنسا چلا جائے گا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن قانع عن سعید بن زید

۳۰۳۵۳..... جس شخص نے بالشت برابر بھی ناحق کسی کی زمین ہتھیائی تو سات زمینوں تک وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنا یا جائے گا جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق و لاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن زید

۳۰۳۵۴..... جس شخص نے مکہ کی زمین میں سے بالشت برابر بھی کسی حق کے بغیر لی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے قدموں تلے سے زمین ہتھیانے کی جسارت کی جس شخص نے بقیہ زمین میں سے کچھ زمین بغیر کسی حق کے غصب کی وہ قیامت کے دن آئے گا کہ سات زمینوں کا وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۳۰۳۵۵..... جس شخص نے زمین کا کچھ حصہ غصب کیا قیامت کے دن سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔

رواہ الطبرانی عن المسور بن مخرمہ

۳۰۳۵۶..... جس شخص نے ظلماً کسی کی زمین غصب کی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنائی جائے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابی شریح الخزاعی و ابونعیم فی المعرفة عن سعید بن زید

۳۰۳۵۷..... جس شخص نے بالشت برابر بھی کسی پر ظلم کر کے اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنا دے گا جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت نہ دے جس شخص نے کسی قوم کے حق و لاء کو ان کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ ابن جریر و الحاکم عن سعید بن زید

۳۰۳۵۸..... جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی وہ سات زمینوں تک دھنسا چلا جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ

۳۰۳۵۹..... جس شخص نے زمین کی بالشت برابر بھی چوری کی تو وہ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار بن جائے گی۔ رواہ عبد الرحمن عن سعید بن زید

۳۰۳۶۰ جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار بنائیں گے۔ رواہ ابن جریر والطبرانی عن سعید بن زید

۳۰۳۶۱ جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین کی چوری کی یا اس میں دھوکا دیا قیامت کے دن سات زمینوں تک کا یہ حصہ گردن پر اٹھائے لائے گا۔ رواہ ابن جریر والبقوی والطبرانی وابو نعیم وابن عساکر عن یعلیٰ بن مرة الثقفی ابو نعیم عن ابی ثابت ایمن بن یعلیٰ الثقفی

۳۰۳۶۲ جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اسے گلے کا طوق بنائیں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عائشة واحمد بن حنبل والدارمی والبخاری وابن حبان عن سعید بن زید الخطیب عن ابی ہریرة والطبرانی عن شداد بن اوس

۳۰۳۶۳ جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے اس کی بالشت برابر بھی زمین غصب کی وہ اس زمین کو سر پر اٹھانے تا قیامت دھنتا رہے گا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۳۰۳۶۴ جس شخص نے بالشت برابر یا اس سے زیادہ زمین غصب کی قیامت کے دن یہ زمین اس سے زبردستی کھودوائی جائے گی حتیٰ کہ کھودتے کھودتے مانی تک پہنچ جائے پھر زمین کے اس حصہ کو اٹھا کر محشر میں لائے۔ رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن مرة

۳۰۳۶۵ جس شخص نے ظلماً کسی کی زمین غصب کی تو سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ رواہ ابن جریر عن سعید بن زید

۳۰۳۶۶ جس شخص نے کسی کی زمین غصب کی اور اس پر ظلم کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن وائل بن حجر

## زمین غصب کرنے والا لعنت کا مستحق ہے

۳۰۳۶۷ جو شخص زمین کی حدود میں دھوکا دے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کرے گا اور نہ سفارش۔ رواہ ابن جریر والطبرانی عن کنیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ

۳۰۳۶۸ جس شخص نے بھی بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی اور اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کریں گے اور نہ سفارش۔ رواہ ابن جریر عن سعد

۳۰۳۶۹ زمین کی حدود میں اضافہ ہرگز مت کرو چونکہ قیامت کے دن سات زمینوں کی مقدار کے بقدر گردن پر لادے لاؤ گے۔

رواہ ابن جریر عن امیة مولاة رسول اللہ ﷺ

۳۰۳۷۰ تم اسے نصیحت کرو اور اپنے مال کا دفاع کرو۔ رواہ ابن قانع عن قابوس بن حجاج عن ابیہ

کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا مال چھیننا چاہتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۳۰۳۷۱ جب کوئی شخص اپنا چوری کیا ہو مال کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو چاہے تو وہ قیمت دے کر اپنا مال لے لے چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔ رواہ ابو نعیم عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۲ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چوری شدہ مال جب کسی شخص کے پاس پایا جائے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو مالک چاہے تو قیمت خرید لے اگر چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔ رواہ الطبرانی عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۳ جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے عمارت کی قیمت ہوگی اور جس شخص نے بغیر اجازت کے عمارت بنائی اس کے لیے صرف ملبہ ہے۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی السنن عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرہ۔

۳۰۳۷۳..... جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر عمارت بنائی اور اب وہ قوم اسے نکالنا چاہتی ہو تو اس کے لیے عمارت کا

ملکہ ہوگا اور اگر اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے خرچہ ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق عن حمزہ الجوزی مرسلًا

۳۰۳۷۵..... جس شخص کا مال گم ہو گیا یا اس سے چوری ہو گیا وہ اسے کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے وہ اسے واپس لینے کا زیادہ حقدار ہے پھر مشتری

بائع سے اس کی قیمت لے لے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن سمرة

## حرف غین..... کتاب الغصب..... از قسم افعال

۳۰۳۷۶..... مجاہد کی روایت ہے کہ ایک قوم نے دوسری قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر باغات لگائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق فیصلہ کیا کہ زمین کے مالکان کاشتکاروں کو باغات کی قیمت دے دیں۔ اگر وہ انکار کریں تو پھر کاشتکار مالکان کو زمین کی قیمت دے دیں۔

رواہ عبدالرزاق و ابو عبید فی الاموال

۳۰۳۷۷..... زاذان کہتے ہیں میں نے ام یعفور سے اس کی تسبیح لی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام یعفور کو اس کی تسبیح واپس کر دو۔

رواہ ابن ابی خیشمہ و ابن عساکر

۳۰۳۷۸..... حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات غزوات کئے ہیں آخری غزوہ حنین ہے میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے باشت برابر بھی راستہ غصب کرے گا وہ سات زمینوں سے اس کا حصہ اٹھائے گا۔

رواہ ابو نعیم و عبدالرزاق

۳۰۳۷۹..... از مر اسیل ابن سیرین معمر ایوب، ابن سیرین کی سند سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ایک مہاجر کو اپنے گھر میں جگہ دی کچھ عرصہ

بعد انصاری کو اپنے گھر کی حاجت پیش آئی اور مہاجر سے گھر کا مطالبہ کیا مہاجر نے دینے سے انکار کر دیا دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس فیصلہ کے

لئے حاضر ہوئے انصاری کے پاس گواہ نہیں تھے البتہ مہاجر نے قسم اٹھالی، کچھ عرصہ بعد انصاری مر گیا اور مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا: مہاجر

اللہ کی طرف سے اس گھر پر راضی ہے اور میں اللہ کی طرف سے راضی ہوں عنقریب مہاجر نام ہو کر تمہیں گھر واپس کر دے گا تم گھر واپس نہ لو جب

انصاری وفات پا گیا مہاجر کو سخت ندامت ہوئی اور انصاری کے بیٹوں کے پاس آیا اور کہا: اپنا گھر لے لو بیٹوں نے گھر لینے سے انکار کر دیا مہاجر

نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بیٹوں کو بلا کر وجہ دریافت کی انھوں نے کہا: ہمارے باپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ گھر واپس نہ لینا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سات زمینوں سے اس گھر کو اٹھانے کی طاقت رکھتے ہو تاہم آپ نے انصاری کے بیٹوں کو گھر پہ قبضہ کرنے کا حکم

نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی توفیق سے کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کی جلد ۱۰ کا اردو ترجمہ آج صفر المظفر

۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۳ فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعہ المبارک تمام ہوا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ التجاء ہے اس حقیر خدمت

کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

فقط..... ابو عبد اللہ محمد یوسف تنولی



تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم  
**دارالاشاعت** کی مطبوعہ مستند کتب

**تفاسیر و علوم قرآنی**

تفسیر عثمانی بدر تفسیر مع عنوانات جدیدہ جلد ۱	_____	مکاتیب احمد عثمانی "اننا من آباء جنات محمدی ماری
تفسیر مظہری اردو	_____ ۱۲ جلدیں	قاضی محمد حسن اللہ پانی پتی
قصص القرآن	_____ ۳ حصے ۲ جلد کال	مولانا حفص الرحمن سیوہادی
تاریخ ارض القرآن	_____	علامہ سید سلیمان ندوی
قرآن اور ماحولیات	_____	انجینئر شیخ سعید دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن	_____	ڈاکٹر حقتانی میاں قادری
لغات القرآن	_____	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	_____	قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی)	_____	ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	_____	حسبان پینسر
اعمال قرآنی	_____	مولانا شرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	_____	مولانا امجد سعید صاحب

**حدیث**

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	_____ جلد ۲	مولانا خیر السبیری اعظمی فاضل دیوبند
تفسیر مسلم	_____ جلد ۲	مولانا زکریا اقبال فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	_____ جلد ۲	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد و شریف	_____ جلد ۳	مولانا سرور احمد صاحب، مولانا محمد شہید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی	_____ جلد ۳	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	_____ جلد ۲، حصے کال	مولانا محمد منظور نقوی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	_____ جلد ۲	مولانا عبدالرحمن کاندھلوی مولانا عبداللہ صاحب دیوبند
ریاض السالین مترجم	_____ جلد ۲	مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہری
الادب المفرد کال مع ترجمہ و شرح	_____ از امام بخاری	
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف	_____ جلد کال ملی	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بنہاری شریف	_____ ۲ حصے کال	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجدید بخاری شریف	_____ ایک جلد	علامہ حسین بن شاہک زبیدی
تنظیم الاشتات	_____ شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی	_____ ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق ابی البرقی
قصص الحدیث	_____	مولانا محمد زکریا اقبال فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر:- دارالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۶۳۱۳۷۸-۲۲۱۳۷۸-۰۲۱

خداوندی تعلیم و ہدایت کا جو سرمایہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دنیا کو ملا اس کے دو حصے ہیں، کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے وہ ارشادات اور تمام قولی و عملی ہدایات و تعلیمات جو آپ نے بحیثیت نبی و رسول اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے معلم و شارح ہونے کی بحیثیت سے امت کو دی ہیں۔ دنیا کی ہمیشہ کے لیے رہنمائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دو حصے چھوڑے ہیں جن کی ظاہری و باطنی حفاظت کے انتظامات اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء و محدثین نے مختلف مجموعے تیار کیے ہیں۔ کنز العمال کا شمار بھی انہی مجموعوں میں ہوتا ہے جو علامہ علاء الدین علی المصطفیٰ کی تالیف ہے۔ آپ نے امت مسلمہ کی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے اور ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے مذکورہ مجموعہ تیار کیا، ہر دور میں اس کی افادیت مسلم رہی امت نے اس سے بھرپور استفادہ کیا، واعظین، خطباء، علماء، مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا۔ بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب کنز العمال کے حوالے سے خالی نہیں۔

ذخیرہ احادیث کے اس عظیم مجموعہ سے براہ راست استفادہ عربی میں ہونے کی وجہ سے علماء تک محدود تھا۔ کتاب کی افادیت اور عصر حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ کے مشورہ سے کتاب ہذا کا اپنے انتظامات سے اردو ترجمہ مختلف جید علماء سے کروایا گیا۔ جس کی پہلی حدیث کا ترجمہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ نے فرمایا تھا۔ جو بعینہ شامل ہے۔

### پہلی فصل

#### ایمان کی حقیقت کے بارے میں

۱ " ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، ادا کے فرشتوں پر، ادا کے کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر  
اطمان لادو، نینر جنبت، جہنم اور نازلہ اصل ماہر انکا نلاؤ، اور مرنے کے بعد وہ باہر اٹھائے  
طمانہ سیرا طیل نلاؤ، اور اچھی بڑی تقدیر سیر ایمان نلاؤ "

الحمد للہ اردو ترجمہ کا یہ کام تقریباً نو سال کی محنت کے بعد مکمل ہوا۔ آسان، عام فہم و سلیس ترجمہ اس انداز سے کیا گیا کہ مفہوم بآسانی سمجھ میں آجائے۔ نیز روایۃ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا ہے اس سے اردو نسخہ کی افادیت میں اضافہ ہو گیا۔ مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دارالافتاء جلدیہ الرشید کراچی نے مکمل ترجمہ پر نظر ثانی و بالا استیعاب موازنہ کیا اور عنوانات کا اضافہ بھی فرمایا، جاہجا تصحیحات کے مزید نافع بنادیا۔ نبی کریم ﷺ کی قولی و عملی تعلیمات و ہدایات پر بے مثال کتاب اور ہر زمانے کے طالبان ہدایت کے لیے مشعل راہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی آخر الزمان ﷺ کی اتباع اور آخرت میں شفاعت نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا محض فضل و کرم ہے کہ ذخیرہ احادیث کی ۱۶ جلدوں پر مشتمل کتاب کا اردو ترجمہ علماء کرام کی جماعت کے ذریعہ کر کے اردو داں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں جہانوں کے لیے قبول فرمائیں۔ آمین

